# القرآن الحکیم

مع اردو ترجمہ مستند اردو

از مترجمین

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ - و - حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ

اور

# تفسیر سراج البیان

از

مولانا محمد حنیف صاحب ندوی

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار - لاہور (۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



۴۷- إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ○

۴۸- وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ○

۴۹- لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○

۵۰- وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا

۴۷- قیامت کی خبر کا خدا ہی کی طرف حوالہ ہے اور جو میوے اپنے غلافوں میں سے نکلتے ہیں اور جو عورت حاملہ ہوتی اور جنتی ہے وہ اسی کے علم میں ہے اور جس دن اللہ انہیں پکاریگا کہ میرے شریک کہاں ہیں تو کہیں گے کہ ہم نے تجھے جتا دیا ہے کہ ہم میں سے کوئی اس کا اقرار کرنے والا نہیں ہے ○

۴۸- اور جنہیں وہ پہلے پکارتے تھے وہ ان سے گم ہو گئے اور گمان کر بیٹھے کہ ان کو کہیں خلاصی نہیں ○

۴۹- آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور جو اسے برائی چھوئے تو مایوس نا امید ہو جاتا ہے ○

۵۰- اور اگر ایک تکلیف کے بعد جو اس کو لگی ہوئی ہو ہم اپنی طرف سے اسے رحمت چکھائیں تو کہتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا۔ تو میرے لئے اسکے یہاں بھلائی ہے سو ہم کافروں کو

## پورا پورا علم صرف اللہ کو ہے

یہ تو ظاہر ہے کہ کوئی انسان یہ نہیں جان سکتا۔ کہ مستقبل میں کیا ظہور پذیر ہونیوالا ہے۔ اور فیروں کی آغوش میں کون حوادث پنہاں ہیں۔ کوئی یقینی طور پر اسکے متعلق پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ اور نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئندہ چل کر تقدیر کے کیا تو آند ہونیوالا ہے۔ اس باب خاص میں سب کے سب نادانستہ اور بے بہرہ ہیں۔ ہاں انبیاء علیہم السلام کو بعض حالات سے مطلع کر دیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کیا ہونیوالا ہے۔ مگر ہر واقعہ اور ہر بات کے متعلق وہ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ قیامت کے وقوع کے متعلق بار ہا منکروں نے پوچھا کہ کب تک ہے۔ ایَّانَ مُرْسٰھَا۔ مگر حضور قرآن کی زبان میں یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ میں نہیں جانتا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ سے مختص ہیں۔ وہی بتا سکتا ہے۔ کہ کب یہ دنیا اپنی زیبائش و آرائش سمیت فنا کے پردوں میں منہ چھپالے گی۔ غرض یہ کہ انسانی علم تو یہ بھی نہیں بتا سکتا۔ کہ کوئی پھل اپنے خول اور شگوفوں سے کب اور کس طرح باہر نکلے گا۔ اور یہ کہ ماں کے پیٹ میں کس طرح کا بچہ ہے۔ یہ ساری باتیں اللہ کے دائرہ علم سے تعلق رکھتی ہیں۔ انسان ان کو جاننا بھی چاہے تو نہیں جان سکتا۔ پھر اگر ان لوگوں کی جہالت کس درجہ افسوسناک ہے۔ جو ایسے علیم خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہیں۔ جن میں سرے سے علم کی استعداد ہی نہیں ہے یہی فطرت کے لحاظ سے علم کی صلاحیتوں سے یکسر محروم ہیں۔ یہ کیونکر انکی راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اور کیونکر ان کی معروضات سن سکتے ہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انکو پکار کر پوچھے گا کہ بتاؤ تمہارے وہ معبود کہاں ہیں۔ جن پر تم کو دنیا میں بڑا ناز تھا۔ اسوقت انکی آنکھیں کھلیں گی۔ اور کہیں گے کہ ہم تو اب ایسا اعتقاد نہیں رکھتے۔ اور وہ معبودان باطل غائب ہو جائیں گے جیسے یہ کہ انکی مخلصی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ (باقی صفحہ ۱۱۵۵ پر)

**حل لغات:** الاکمام - کمّ کی جمع ہے۔ پھل کا غلاف۔ شگوفے۔
لا یسئم۔ اکتا نہیں جاتا ہے۔
یؤس۔ نا امید۔
قنوط۔ ہراساں۔ نا امید۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۷۶۳

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ○
۵۱- وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ
بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ○
۵۲- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ
كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ
بَعِيدٍ ○
۵۳- سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ
حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ
يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○
۵۴- أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ○ ع

جتائیں گے جو وہ کرتے تھے اور ہم انہیں ایک گاڑھا
عذاب چکھائیں گے ○
۵۱- اور جب انسان پر نعمت بھیجتے ہیں تو وہ ٹلا جاتا ہے دور
اپنی کروٹ موڑ لیتا ہے اور جب بُرائی پہنچے تو چوڑی دعائیں کرنے لگتا ○
۵۲- تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہوا، پھر
تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے زیادہ گمراہ کون ہے
جو دور کی مخالفت میں ہے ○
۵۳- عنقریب ہم ان (قریش) کو اطراف (دنیا) میں اور خود ان کی
جانوں میں اپنی نشانیاں دکھلائیں گے یہاں تک کہ ان پر کھل جائیگا کہ
وہ (قرآن یا خدا) حق ہے یا تیرا رب کافی نہیں کہ وہ ہر شئے پر گواہ ہے ○
۵۴- سنتا ہے وہ اپنے رب کی ملاقات سے شک میں ہیں سنتا
ہے وہ ہر شئے کو گھیر رہا ہے ○

آیاتہا ۵۳ | (۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۶۲) | رکوعاتہا (۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

## (۴۲) سورۂ شوریٰ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

بقیہ کا حاشیہ صفحہ ۵۳ ۱۱

ف قرآن مجید میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ان تمام نفسیاتی کمزوریوں سے آگاہ ہے جو انسان میں پائی جاتی ہیں۔ اور ایک ایک کر کے ان سب چیزوں کو بیان کرتا ہے تاکہ بشر کے تمام مواقع اسے معلوم رہیں۔ اور وہ کسی حالت میں بھی [illegible] سے محروم نہ رہے۔ فرمایا کہ یہ انسان اپنی فلاح و بہبود کے لئے [illegible] اور ترقی کی خواہش سے اس کو کبھی بھی [illegible] ہوتا ہے۔ اور [illegible] کا موقع [illegible] ہے۔ تو [illegible] کا اظہار کرتا ہے۔ اور اگر تکلیف کے بعد پھر اللہ آسائش و تنعم کے سامان مہیا کرے۔ تو غرور و نخوت کے مرض میں مبتلا ہو کر کہنے لگتا ہے۔ کہ یہ سب [illegible] میری عقلمندی اور [illegible] کا نتیجہ ہے۔ اور یہ قیامت کا مسئلہ [illegible] ہے۔ [illegible] اپنے اعمال لیکر اللہ کے سامنے جواب دہ نہیں ہوں۔ اور اگر وہاں جانا پڑا۔ تو پھر آخر وہاں بھی یہی جگہ مل کر رہے گی۔ ارشاد فرمایا۔ کہ یہ وہم باطل ہے۔ وہاں [illegible] کا اعتبار نہ ہوگا۔ وہاں صرف اعمال دیکھے جائیں گے۔ اور یہ لوگ جو سرمایہ داری کے نشہ میں۔ [illegible] انکار کرتے ہیں۔ شدید ترین عذاب کے مستحق ہونگے۔ اور ان سے کوئی رعایتی سلوک نہیں روا رکھا جائیگا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

واپس اللہ کی طرف ہی ہو۔ اور تم یہ شور سرکشی اور [illegible] پر قائم رہو۔ تو پھر [illegible] کیا ہوگی۔ تم شک کیا جواب دو گے۔ [illegible] ہیں۔ یا [illegible] کا الزام نہیں ہے۔ [illegible] ہے۔ اس صورت میں بھی اس کو تسلیم کر لینا اس لحاظ سے مفید ہے کہ اس میں جو تعلیمات ہیں۔ وہ انسانیت کی [illegible] کے لئے ہیں۔ [illegible] ہے۔ اور [illegible] ہے۔ تو پھر تمہارے پاس اس محرومی اور [illegible] کا کیا جواب ہوگا۔

### قرآن کی صداقت پر خارجی اور باطنی شواہد

ف یہ پیشگوئی ہے۔ کہ ہم قرآن کی حقانیت کے ثبوت میں پوری کائنات کو حرکت میں لے آئینگے۔ اور آفاق میں ایسے ایسے دلائل مہیا کرینگے۔ کہ [illegible] اس کا قائل ہو جائیگا۔ نیز [illegible] نفسیات میں ایسا عظیم انقلاب پیدا کریں گے۔ اور [illegible] روحانی اور [illegible] کہ وہ خود بخود اسلامی نظریات [illegible] کی تصدیق کرنے لگیں گے۔ چنانچہ [illegible] ہیں۔

۱- اسلامی فتوحات کی کثرت [illegible] بے سرو سامان جماعت کا ساری دنیا پر چھا جانا۔ اور [illegible] بے پناہ غلبہ و اقتدار سے [illegible] کی ایک نمایاں دلیل ہے۔ [illegible] نازل ہوتے تھے اور اسلامی [illegible]
۲- ان دلائل فطرت کو اسلام کی تصدیق میں پیش کرنا۔ جو آفاق میں [illegible] ہیں ان مظاہر [illegible] کے ساتھ بیان کرنا [illegible] تسلیم کیا گیا ہے۔
۳- آئندہ زمانے میں [illegible] [illegible] نبوت کی تصدیق کریں



حل لغات [illegible]۔ شقاق۔ [illegible]۔ الآفاق۔ [illegible]۔ [illegible]

www.KitaboSunnat.com



۱-۲- حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝

۳- كَذٰلِكَ يُوحِيٓ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

۴- لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

۵- تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ أَلَآ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

۶- وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِٓ أَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝

۷- وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

۱-۲- حٰم ۝ عسق ۝

۳- اللہ غالب حکمت والا تیری طرف اور تجھ سے اگلوں کی طرف اسی طرح وحی بھیجتا ہے ۝

۴- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُسی کا ہے اور وہی بلند مرتبہ سب سے بڑا ہے ۝

۵- قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے اور زمین والوں کے گناہ بخشاتے ہیں۔ سنتا ہے اللہ جو ہے۔ وہی بخشنے والا مہربان ہے ۝

۶- اور جنہوں نے اللہ کے سوا رفیق بنائے ہیں۔ وہ اللہ کو یاد ہیں (انہیں ضرور سزا دے گا) اور تو ان پر داروغہ نہیں ہے۔

۷- اور اسی طرح تجھ پر عربی زبان میں قرآن نازل کیا۔ تاکہ تو بڑی بستی (مکہ) اور اُس کے آس پاس والوں کو ڈرائے اور جمع ہونے کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵۴ ... ہماری رائے یہ ہے کہ ... تفسیر ... زیادہ صحیح ہے۔ آج کا سائنس اور تجربہ اسلامی نظام حیات کو درست ... کے قریب سمجھتا ہے ... سے پہلے کوئی قیامت کا حرف تھا ... نظری ہے۔ سائنس ان کی ... کہ ہر وقت اسکا امکان ہے ... میں حیات کا ... آج لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ ان پر ... انسان نہیں ... اقتصادی نظام ... ہے۔ اور تمام دنیا کو تسلیم کرنا ... اسی طرح نفسیاتی طور پر ... عملی ... علم انسانی ... منظر عام پر آ رہے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے ... قرآن نے جو کچھ پیش کیا تھا۔ وہی صحیح ہے۔ اور اگر ... کوئی ... ہے۔ اقتربت ... وقت بہت قریب ہے ... اَنَّہُ الْحَقُّ ...

## سُورۃ الشوریٰ

ف۱ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں ... زندگی کے اہم مسائل بیان فرمائے گئے ہیں ... رسالت کا ... توحید کی ... کا بیان ... اور ... شبہات کا ازالہ ہے۔ ... کے دلوں میں پیدا ہوتے ...

تم یا آتے پیدا ہو سکتے ہیں۔

## خدا کا جلال و جبروت

ف۲ ... دو معنے ہیں ... کہ جہاں تک ... اللہ تعالیٰ کے جلال و جبروت کا تعلق ہے آسمان اس کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے اگر اسکی زبردست قدرت اسکو نہ تھامے رکھے۔ ... کا تقاضا یہ ہے کہ ... زمین پر آ پڑے۔ ... شرک ... خدا کی جناب میں سخت گستاخی کا اظہار کرتے ہیں۔ ... جرم ہے کہ قریب ہے کہ ... سماوی ... برداشت نہ کریں ... یہ خدا تعالیٰ کی مہربانی اور کرم ہے کہ اس نے ہر شخص کو ... آزادی دے رکھی ہے ... اور وہ مجبور نہیں کرتا۔ کہ ہر شخص اسکے آستانہ جلال و تقدس پر ... فطرت اور عقل کا مطالبہ یہی ہے کہ انسان اپنے ... کو ... اور صرف اللہ کے سامنے تذلل و عبودیت کا اظہار کرے۔ اور ... آپ کو سب سے افضل و اعلیٰ قرار دے ... انسان اللہ تعالیٰ ... سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا ... ملائکہ ... یعنی فرشتے ... اسکی تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں۔ ...

حل لغات: ... اُمّ القریٰ ... یوم الجمع قیامت ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ○

دن سے ڈرائے جس میں شک نہیں۔ ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں ○

۸- وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

۸- اور اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت میں بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور جو ظالم ہیں ان کا نہ کوئی رفیق اور نہ مددگار ○

۹- أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

۹- کیا انہوں نے اللہ کے سوا رفیق پکڑے ہیں۔ سو اللہ جو ہے وہی کام بنانے والا اور وہی مُردے جلاتا ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ○

۱۰- وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○

۱۰- اور جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالہ ہے۔ یہ اللہ ہی ہے جو میرا رب ہے۔ اسی پر مجھ کو بھروسہ ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○

۱۱- فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○

۱۱- آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اس نے تم ہی میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چارپایوں کے بھی جوڑے بنائے وہ تمہیں اس طرح بنانے میں پھیلاتا ہے اس کی مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا اور دیکھتا ہے ○

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵۵- الٰہی زندگی کا نصب العین یہی ہے۔ کہ وہ ہر اطاعت نہ یعنی اور ان کے حکموں کی قطعاً مخالفت نہ کریں۔ پھر انکی یہ خوبی ہے کہ یہ انسانوں کیلئے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور حظیرۃ القدس سے انوار چھینٹتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ باوجود لغزشوں کے بے شمار گناہوں کے خطاب ہی سے محفوظ ہے۔

ف حضور کو ان مشرکین سے بڑی ہمدردی تھی آپ دل سے یہ چاہتے تھے کہ یہ لوگ ہدایت پذیر ہو جائیں۔ اور پھر جب آپ دیکھتے کہ یہ لوگ قرآن کو نہیں مانتے اور توحید کے اسرار کو نہیں سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو سخت کوفت ہوتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپ ہدایت کے ذمہ دار نہیں اگر لوگ نہیں مانتے۔ تو نہ مانیں۔ آپ کیوں فکر کریں۔ اور بہرحال اپنے فرائض تبلیغ میں مصروف رہیے یعنی قرآن کتب سابقہ کی طرح صداقت اور حقانیت کا حامل ہے۔ اسکو عربی میں اس لئے نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ مکہ والوں کیلئے اتمام حجت ہو جائے اور وہ یہ عذر نہ کر سکیں۔ کہ ہم قرآن کو سمجھ نہیں پاتے ہیں اگر عجمی زبان میں ہوتا تو اس کے سمجھنے والے لوگ یہ اعتراض کرتے کہ ہماری زبان میں حائل ہوئی۔ اگر عجمی زبان میں قرآن نازل ہوتا تو ہم ضرور تسلیم کر لیتے یہ سمجھتے نہیں ہیں۔ کہ قرآن کو عجم کے لئے بھی صرف اپنا [illegible] کیلئے ہی۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ وہ ایک قوم کو اللہ تعالیٰ باسلیقہ بنائے [illegible]

قیامت کیلئے منتخب کر لیا جاتا ہے۔ جن کی نقل و حرکت کے لئے اسوۂ اور نمونہ ہو۔ اور غرض ہے کہ یہ پہلی جماعت کو ایسی ہونی چاہیے۔ کہ وہ مطالب قرآن کو پہلے حرف تک سمجھ سکے! ولالت کیلئے کوئی غلط مشروع نہ ہو۔ جلال کی رسالت سے ساری دنیا میں جو اسلام پہنچے وہ یقینی عملی اور قطعی ہو۔

حاشیہ صفحہ ھذا:- ف غرض یہ ہے۔ کہ نفوس انسان کی تقسیم بالکل فطری ہے۔ اور اللہ کی مصلحت کے مطابق ہے۔ وہ اگر چاہتا تو ہر نوع کے خصوصیات کو مٹا دیتا۔ اسکے لئے یہ بہت آسان اور سہل تھا۔ وہ جب کہ اس نے ان اختلافات کو باقی رکھا ہے۔ تو اس سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ شدید چیلنج کا کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے۔ اسکا نتیجہ یا وہ صحیح نہ ہو سکے۔

## وہ حکم خدا ہے

ف جب اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ اختلاف خیالات بالکل فطری اور طبعی بات ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ کیا پھر فیصلہ کی کوئی صورت نہیں اور کیا حق و باطل میں کوئی امتیاز نہیں معلوم ہو سکتا۔ اس کا جواب دیا ہے کہ فیصلہ کی صورت یہ ہے۔ کہ اللہ کے حکم کو مان لیا جائے اور اپنے ذاتی خیالات و افکار کو ترجیح نہ دی جائے۔ کیونکہ سارے جھگڑے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب ہر شخص اپنی اپنی رائے پر اصرار کرے اور اپنے سے ہم



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲- لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

۱۲- آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جس کے لیئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ بیشک وہ ہر شے کو جانتا ہے ○

۱۳- شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ
الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ
مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

۱۳- اس نے تمہارے لیے دین کی وہ راہ مقرر کی جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے اے محمدؐ تیری طرف وحی کی ہے اور جو ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر وہ بات بھاری ہے جس کی طرف تو انہیں بلاتا ہے۔ اللہ جسے چاہے اپنی طرف چن لے اور اپنی طرف اُسے راہ دکھاتا ہے جو رجوع ہوتا ہے ○

۱۴- وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

۱۴- اور انہوں نے آپس کی ضد سے علم آنے کے بعد پھوٹ ڈالی۔ اور اگر وہ بات نہ ہوتی جو تیرے رب کی ایک وقت مقرر تک کے لیے نکل چکی ہے تو ان میں فیصلہ ہو جاتا۔ اور وہ جو اُن کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ان کی طرف سے قوی شک میں ہیں ○

---

حاشیہ صفحہ ۱۱۵۶ [illegible] ہم نے اجداد و بزرگان کی شخصیت کو کوئی اہمیت نہیں [illegible] ہر راہ راست پر ہیں [illegible] میں اللہ کی اطاعت کو ضروری [illegible] اور انکے [illegible] کو بلا شرط و قید تسلیم کرتے ہیں۔ تو [illegible] وہ ہو سکتے [illegible] خیالات میں وحدت پیدا ہو سکتی ہے۔ [illegible] انسان کی ذہنی و فکری مشکلات میں [illegible] وجہ استشباہ ہے۔ یہی [illegible] پروردگار ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور اسی کی جانب تمام [illegible] سے جھکتا ہوں۔

## وہ بے نظیر ہے

[illegible] صفات الٰہی کا تذکرہ ہے۔ کہ وہ خدا برحق ہے۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا [illegible] بھی ہے۔ اسکو وسائل و ذرائع کی قطعاً احتیاج نہیں۔ اس نے بلا تکلف [illegible] کائنات کو پیدا کیا۔ اور وہ جو کے قدرت سے [illegible] پھر اس نے [illegible] جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ تاکہ اس طرح اس کی نسل میں افزائش ہو۔ وہ [illegible] بے مثل اور بے نظیر ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بھی ذات میں اور صفات میں اس کی [illegible] نہیں کر سکتی۔ وہ سارے عالم امکان کو پیدا کرنیوالا ہے۔ اور ساری [illegible] وہ لوگوں کی سنتا ہے اور حالات و کوائف کو [illegible]

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اس کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہے زیادہ روزی سے بہرہ مند کرے۔ اور جس کو چاہے کم۔ وہ ہر مصلحت سے آگاہ ہے۔ اور ہر بات کو کامل طور پر جانتا ہے۔

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا سے اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ تم لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک روا رکھو کیونکہ وہ تم ہی میں سے ہیں۔ ان کے ساتھ برابر خوشگوار تعلقات استوار کرو۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ میں بظاہر یہ اشکال ہے کہ نفی تو اس بات کی گئی ہے کہ اللہ کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ اس بات کی کہ اس کے مثل کا جوڑ ہی ممکن ہے اس لئے یہ بالکل خلاف مقصد ہے۔ جواب یہ ہے کہ عرب جب کہتے تھے کہ مِثْلِیْ لَا يَفْعَلُ كَذَا کہ میری طرح کا آدمی یوں نہیں کر سکتا تو اس کے معنے یہ ہوتے تھے۔ کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ محاورہ ہے۔ اس طرح اس کے معنے بھی یہی ہونگے۔ کہ اللہ کی ذات کے مانند کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ مثل سے مراد ذات ہے۔ شئی مماثل نہیں۔

## حل لغات

وَصّٰى۔ تاکید فرمائی۔ وحدت ادیان کی طرف تلمیح ہے۔ کہ جو کچھ بتایا گیا ہے حق۔ صداقت کے اعتبار سے بالکل وہی چیز ہے جو پہلے انبیاء کو دی گئیں۔ سَبَقَتْ۔ یعنے پہلے طے ہو چکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵- فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا
تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۗ
اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ
بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝
۱۶- وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ
لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ
غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝
۱۷- اَللّٰهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۗ
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝
۱۸- يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ

۱۵- سو تو اسی کی طرف بلا اور قائم رہ جیسے تجھے حکم ملا ہے
اور ان کی خواہشوں کا پیرو نہ ہو اور کہہ کہ میں ہر کتاب پر ج
اللہ نے نازل کی ہے ایمان لایا اور مجھے حکم ملا ہے کہ تم
بیچ انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے اعمال ہما
لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں
اللہ ہم سب کو جمع کریگا۔ اور اسی کی طرف پھر جانا ہے ○
۱۶- اور جو لوگ اللہ کے بارے میں اسکے بعد کہ خلق اس کو
مان چکی حجتیں نکالتے ہیں۔ انکی حجت انکے رب کے نزدیک باطل
ہے اور ان پر غضب ہے اور انکے لئے سخت عذاب ہے ○
۱۷- اللہ وہ ہے جس نے کتاب سچے دین پر اتاری اور ترازو بھی
نازل کی۔ اور تو کیا جانے شاید قیامت قریب آگئی ہو ○
۱۸- جو قیامت کو نہیں مانتے وہ اسے جلد مانگتے ہیں اور جو اسے
مانتے ہیں وہ اس سے کانپتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے

## اہل کتاب کی بددیانتی

ف۱ یعنی اہل کتاب خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور صدق وحقانیت کا پیغام لے کر آئے ہیں ان پر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ یہ تمام علوم و معارف نبوت کو دیکھ چکے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ اس میں کسی طرح کے شک وشبہ کو دخل نہیں ہے یہ محض انکی ضد ہے غرور وعلم کا غرہ ہے۔ کہ حق کو اپنی مصالح وغیرہ کی وجہ سے نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات طے نہ ہوتی۔ کہ تو ہر ایک کو انکی تکذیب کا بدلہ قیامت میں دیا جائیگا۔ تو یہ اپنی خیانت اور بددیانتی کی وجہ سے کبھی کے نیست ونابود ہو چکے ہوتے۔ یہ تو اللہ کا کرم ہے۔ کہ تمام گناہوں کی سزا کو ایک مقررہ دن کیلئے اٹھا رکھا ہے۔ ورنہ یہ ممکن تھا۔ کہ قانون حق و صداقت سے انکار کریں۔ اور فطرت کے انتقام سے بچ جائیں۔ فرمایا۔ انکی اس بددیانتی کی وجہ سے متوسلین بھی پریشان ہیں۔ کہ کیا کریں۔ مانیں یا نہ مانیں۔ جب یہ لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ اہل کتاب کے علماء جو جانتے بوجھتے ہیں وہ اسلام کی صداقتوں کو قبول نہیں کرتے۔ تو پھر لا محالہ انکے دلوں میں اس طرز عمل سے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ اسکی ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

## پیغمبر کا استقلال

ف۱ ارشاد ہے۔ کہ ان لوگوں کی محرومی اور مخالفت کی وجہ سے آپکے عزم وہمت میں کوئی کمزوری نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔ آپ بدستور انکو اللہ کی طرف بلاتے رہیئے بلیغ انداز ہو کہ آپکے پائے استقلال میں ذرہ بھی لغزش پیدا ہونے پائے۔ آپ انکے جذبات اور خیالات کی پرکاہ برابر بھی پرواہ نہ کریں بس یہی کہتے جائیے۔ کہ میرا ایمان تو اللہ کی تنزیل پر ہے میں اسی کو مانتا ہوں اور مکلف اس امر کا ہوں۔ کہ اسی کی روشنی میں تمہارے درمیان عادلانہ طرز عمل اختیار کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں اور تم اپنے اعمال کے اور صورتاً تم میں اور ہم میں کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ایک وقت مقررہ پر ہم سب کو جمع کریگا۔ اسکے حضور میں سب کو جانا ہے۔ وہاں جا کر معلوم ہو گا۔ کہ کون حق وصداقت پر ہے اور کون گمراہ ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱۵۹ پر ملاحظہ)

**حل لغات :-** داحضۃ - باطل ۔
المیزان - یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو نازل فرمایا ہے اسی طرح انکی صداقتوں کو تولنے کیلئے معیار بھی مقرر فرمائے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي
السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝
١٩- اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝
٢٠- مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ
فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ۝
٢١- أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ
مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ
الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
٢٢- تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا
وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

سنتا ہے جو لوگ قیامت کے بارہ میں جھگڑا کرتے ہیں۔ وہ
پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں ۝
۱۹- اللہ اپنے بندوں پر نرمی کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے
رزق دیتا ہے اور وہ قوی غالب ہے ۝
۲۰- جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی میں اُسے بڑھا
دیتے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسے اس میں کچھ
دیتے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ بھی نہیں ۝
۲۱- کیا ان (اہل مکہ) کے اور شریک ہیں جنہوں نے ان کیلئے دین میں
وہ راہ ڈالی ہے جس کا اذن اللہ نے نہیں دیا اور اگر فیصلہ کی بات
(قیامت پر) نہ ہوتی تو ان میں (ابھی) فیصلہ ہو جاتا اور بیشک جو
ظالم ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے ۝
۲۲- تو ان ظالموں کو دیکھیگا کہ جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اس سے ڈرتے
ہونگے اور وہ اُن پر پڑ کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵۸۔ یہ انداز بیان کو اشارہ کا ہے بجز مقصود خیر ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ پیغمبر سے تم غلط قسم کی توقعات نہ رکھو۔ وہ بہرحال اللہ ہی رہیگا۔ اور عزیمت و استقامت کے ساتھ اللہ کے پیغام کو تم تک پہنچائیگا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ تمہاری خواہشات نفس کی پیروی کرنے لگے اہل کتاب جھوٹے جاتے مسلمانوں سے کہتے تھے۔ کہ کیوں نہ ہم اور تم ان انبیاء پر متفق ہو جائیں۔ جن پر تمہارا بھی ایمان ہے اور حضورؐ کی نبوت کو جو مختلف فیہ ہے۔ چھوڑ دیں۔ اس کا جواب دیا ہے کہ حضورؐ میں اور گزشتہ انبیاء میں کوئی فرق نہیں۔ سب کے پیغام میں یکسانی اور وحدت ہے اور جب تم دوسروں کی تائید میں قسم و کھاتے ہو۔ تو پھر کیوں ان کی نبوت کو تسلیم کر لیا جائے ۝ (حاشیہ صفحہ ھذا)

## اللہ نہایت شفیق ہے

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں بدرجہ غایت مہربان ہے۔ جس کو چاہتا حسب ضرورت اپنی ربوبیت عامہ سے بہرہ مند کرتا ہے۔ رزق اور دولت کے تم ضرورت مند ہیں ہو۔ چاہے تو فقیروں کی جھولیاں اللہ تعالیٰ سے بھر دے کوئی شخص بنگاہ اوں میں اس کی مزاحمت نہیں کر سکتا۔ وہ صاحب قوت و اقتدار ہے اور عزیز ہر بڑی قدرت ہے۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو۔ اور اس کی مہربانیاں کو حاصل کرو۔ اور قوت و منفعت کے ذریعہ اللہ رحمت کو پالو۔ تو اس کی صورت یہی ہے کہ دین۔ ہاں کہ تم وقتی طور [illegible] اس کے حکم پر چلو۔ اور اس کے منشاء کو پورا کرو۔ پھر دیکھو کہ تم میں قوت پیدا ہو جاتی ہے یعنی طرح کہ [illegible] پھیلاتے ہو۔ یہ کہ اس پر تم کو اقتدار حاصل ہوتا ہے وہ کیونکہ اس منبع فیوض و برکات کے ساتھ ذاتی انتساب بھی برتری اور علو حاصل کرنے کیلئے کافی ہے یہ نا ممکن ہے کہ تم اس کے ساتھ عبودیت اور نیازمندی کا تعلق جوڑو اور تم دنیا میں مارے مارے پھرو۔ جیسا ایک معمولی دوست اپنے دوست کی توہین گوارا نہیں کرتا۔ تو وہ کیونکر اپنے دوستوں، عقیدتمندوں اور اپنے غلاموں کی توہین برداشت کر سکتا ہے ۝

دوستاں را کجا کنی محروم ۝ تو کہ با دشمناں نظر داری

وہ لطف و شفقت کا پیکر ہے اس نے اپنے اوپر عفو و کرم گستری کو لازم قرار دے لیا ہے۔ وہ ماں باپ سے زیادہ اپنی مخلوق کو چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے ایوان جلال میں سب کو بلاتا ہے۔ اور وہ دعوت و اجابت کا تمنا ہے ہے تم محبت اگر تم نہیں۔ وہ [illegible] باب قبولیت کو کشادہ ہی ہوئے [illegible] تمہاری معروضات کو سنیں گے ۝

حل لغات:- لطیف۔ باریک بھی اور نہایت درجہ شفیق اور مہربان بھی

ھ تہذیب ۔ حصہ ۔ بہرہ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۝

انہوں نے نیک کام کئے وہ بہشت کے سبزہ زاروں میں ہوں گے۔ اُن کے لئے جو بھی، وہ اپنے رب کے پاس چاہیں گے موجود ہے۔ یہی تو بڑا فضل ہے ۝

۲۳- ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝

۲۳- یہ وہ ہے جس کی بشارت اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے تو کہہ میں تم سے اس (قرآن) پر سوائے رشتہ کی محبت کے اور کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور جو نیکی کمائے گا ہم اسکے لئے اس نیکی میں خوبی بڑھائینگے۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے ۝

۲۴- اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

۲۴- کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ سو اگر اللہ چاہے تو تیرے دل پر مہر لگادے اور اللہ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو ثابت کرتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے ۝

۲۵- وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

۲۵- وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور برائیاں معاف کرتا اور جو تم کرتے ہو جانتا ہے ۝

۲۶- وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

۲۶- اور ایماندار وں کی جو بھلے کام کرتے ہیں دعا قبول کرتا ہے

## زندگی کی دو راہیں

ف فرمایا کہ دو قسم کی زندگیاں ہیں اب یہ تمہارے انتخاب پر موقوف ہے کہ تم لوگ کس نوع کی زندگی کو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اختیار و انتخاب میں پوری پوری آزادی دے رکھی ہے۔ اگر کشت آخرت چاہتے ہو۔ تو اس کی مہربانیاں تمہارے شامل حال ہوں گی۔ وہ تم کو ہر نوع کی اعانت سے نوازے گا۔ [illegible] اور اگر کشت آخرت کی ضرورت نہیں ہے۔ دنیا کی خواہش ہی پیدا ہو چکی ہے اور اسی زندگی کو اچھا جانتے ہو۔ تو یہ بھی تم کو مل سکتی ہے۔ مگر [illegible] آخرت کے حصول [illegible] تم دنیا کو کسی شرط سے محروم نہیں رہو گے۔ اگر تم نے صرف دنیا کو حاصل کیا۔ تو پھر وہاں کچھ نہیں ملے گا۔ ان دونوں باتوں کو سمجھ لو اور اپنے لئے ایک راہ متعین کر لو۔ دنیا کی راہ تو عقبیٰ کی نعمتوں سے یکسر محروم کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی راہ میں دونوں سعادتیں موجود ہیں۔

## حضورؐ کے اقرباء کی محبت

ف اہل بیت سے محبت اور عقیدت رکھنا بلا ریب جزو ایمان ہے۔ اور وہ بد بخت ہے جو اس سعادت سے محروم رہنا پسند کریگا۔ حضورؐ کے اقارب سے تعلقات ارادت اس بات کی علامت ہے۔ کہ دلوں میں تقویٰ اور پاکیزگی موجود ہے اور حب پیغمبر کا جذبہ موجزن ہے۔ اور درحقیقت یہ عشق نبوی کا لازمی نتیجہ ہے جب حضورؐ سے محبت ہو گی۔ تو پھر آپ کے اقرباء سے عداوت رکھنا کوئی معنے ہی نہیں رکھتا۔ یہ ایسا پاک جذبہ ہے کہ امام شافعیؒ اور دوسرے متقی اس بات پر فخر و ناز کرتے ہیں کہ ؎

ان کان رفضاً حب آل محمد     فلیشهد الثقلان انی رافضی

کہ اگر آل محمد سے محبت رکھنا رفض ہے۔ تو زمین و آسمان گواہ رہیں۔ کہ میں رافضی ہوں [illegible] نہیں ہیں۔ کہ اس آیت میں آل کی محبت کی طرف اشارہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغام سے ایسا مقصد نہیں رکھتے۔ جس کا تعلق اساسی دین سے ہو۔ اقارب کی عزت و حرمت تقاضائے ایمان ضرور ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱۶۱ پر)

حل لغات: روضات۔ روضہ کی جمع ہے۔ یعنی باغ۔ جنت [illegible] الا المودۃ [illegible]

[illegible]

وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ○

اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے اور جو منکر
ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے ○

۲۷- وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي
الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ
إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ○

۲۷- اور اگر اللہ اپنے بندوں کا رزق کشادہ کرے تو وہ زمین
میں سرکشی کرنے لگیں۔ لیکن جس قدر چاہتا ہے اندازہ
سے اُتارتا ہے وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا دیکھتا ہے ○

۲۸- وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا
وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ○

۲۸- اور وہی ہے جو لوگوں کے نا اُمید ہونے کے بعد بارش
نازل کرتا اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہی کام
بنانے والا لائق تعریف ہے ○

۲۹- وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ
إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ○

۲۹- اور اُسکی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین اور ان
جانوروں کی پیدائش ہے جو اُن دونوں کے درمیان پھیلائے
ہیں اور وہ جب چاہے انہیں جمع کرنے پر قادر ہے ○

۳۰- وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ○

۳۰- اور جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی
کا بدلہ ہے اور بہت باتوں سے وہ درگزر کرتا ہے ○

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶۰ [illegible] اس سے اس کو تعلق نہیں ہے
دین نام ہے صرف اللہ کی اطاعت اور حضور کی پیروی کا۔ [illegible] آخر میں
اسلام کے سامنے نظام حیات کے [illegible] علاوہ تمام پاک شخصیتیں اپنی جگہ
بیشک بزرگ ہیں مگر دین نہیں ہیں۔ اسلام صرف حقائق کا نام ہے۔ [illegible]
سے تعبیر ہے۔ شخصیتوں کو اس میں دخل نہیں ہے۔ پھر اگر آیت کے
یہ معنے ہوں۔ جو عام طور پر پیش کئے جاتے ہیں تو اس میں شبہ پیدا
ہوتا ہے۔ کہ [illegible] حضور نے یہ سارا کھڑاگ ہی اس لئے کھڑا کیا تھا۔
کہ [illegible] فتوحات [illegible] فائدہ اٹھائیں۔ حالانکہ
وہ ایسا نہیں ہے حضور دوسرے انبیاء کی طرح اپنی تبلیغی مساعی پر [illegible]
[illegible] نہیں چاہتے۔ کہ لوگ ان کی [illegible] دنیا میں۔ اور
اسلام کو قبول کریں لیکن اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کے معنے یہ ہیں کہ [illegible]
چاہتا ہے کہ لوگ مجھے اپنا عزیز اور قریبی سمجھیں اور مجھ سے وہی سلوک روا
رکھیں جو [illegible] سے روا رکھا جاتا ہے۔ مجھے اپنا دشمن قرار نہ دو۔ اپنا ہمدرد سمجھو
اور [illegible] شکور کرو۔

يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ۔ [illegible] معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ [illegible]
ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ [illegible] آپ کے قلب پر مہر کرنے [illegible]
جس طرح [illegible] ہے کہ آپ غلط سلط [illegible] اللہ
کی طرف منسوب کریں۔ [illegible] لوگ [illegible] الزام [illegible]

آپکو دل برداشتہ کر دیتے ہیں۔ اگر اللہ چاہیگا۔ تو آپکے دل پر تسکین
طمانیت کی مہر ثبت کر دیگا۔ تاکہ [illegible] کا اثر آپ تک نہ پہنچے
اور آپ استقلال و عزیمت کے ساتھ اللہ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاتے
رہیں۔

## مادیات میں غور و فکر

[illegible] قرآن حکیم اس بات پر بہت زور دیتا ہے۔ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے [illegible]
کو غور و فکر کی نظر سے دیکھیں جو کارگاہ حیات کو زندگی بخش رہے ہیں۔
[illegible] جس طرح یہ ضروری ہے کہ شریعت اور فقہ کا مطالعہ کیا جائے
[illegible] کی [illegible] غور کیا جائے۔ [illegible]
[illegible] لایا جائے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ قدرت، طبیعت اور
[illegible] مطالعہ کیا جائے۔ [illegible] کو منکشف کیا جائے۔ [illegible]
جس طرح [illegible] اور اخلاقی تعلیم سے انسان کو روحانی سعادت
حاصل ہوتی ہے اور [illegible] مسائل [illegible]
نہایت پُرسکون اور [illegible] ہو جاتی ہے۔ اسی طرح [illegible] قدرت
کی [illegible] مسائل [illegible] اضافہ کرتا ہے۔ اور
[illegible]
حل لغات: [illegible]
[illegible]

www.KitaboSunnat.com



۳۱ - وَمَآ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۖۚ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۝

۳۱ - اور تم زمین میں بھاگ کر عاجز کرنیوالے نہیں ہو، اور اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے ۝

۳۲ - وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الۡجَوَارِ فِى الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ۝

۳۲ - اور اسکی نشانیوں میں سے سمندر میں چلتے جہاز ہیں جیسے پہاڑ ۝

۳۳ - اِنۡ يَّشَاۡ يُسۡكِنِ الرِّيۡحَ فَيَظۡلَلۡنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝

۳۳ - اگر وہ چاہے تو ہوا بند کردے پس جہاز سمندر کی پشت پر کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں ہر صابر شاکر کیلئے نشانیاں ہیں ۝

۳۴ - اَوۡ يُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا كَسَبُوۡا وَيَعۡفُ عَنۡ كَثِيۡرٍ ۝

۳۴ - یا انکو انکی کمائی کے سبب تباہ کردے اور بہت تقصیروں معاف کردیتا ہے ۝

۳۵ - وَّيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ۝

۳۵ - اور تاکہ وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں جان لیں انکے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ہے ۝

۳۶ - فَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ

۳۶ - سو جو تمہیں کچھ دیئے گئے ملی ہے سو حیات دنیا کی بہرہ مندی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶۱- قرآن کا منشا یہ ہے کہ مسلمان مذاہب سے جو دنیا میں یکے بعد دیگرے کا وجود اور تعقل پیدا کرتا ہے۔ وہ دور ہو اور غور و فکر کیلئے فضا اور شاداب میدان مہیا ہوں۔ تاکہ انسانی تجربات اور فتوحات کیلئے انہیں نئے نئے ایسے تعلیم و سعود کرنا ہیں۔ کہ کھٹک وہ نہیں ختم نہ ہو۔ اسی لئے آپ اس کتاب عزیز میں دیکھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کی وسعتوں پر غور کرنے کیلئے بار بار آمادہ کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا کہ تم مظاہر قدرت پر غور و فکر کرو۔ اور سوچو۔ تاکہ اس نتیجہ پر پہنچو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں کس درجہ وسیع اور وہ کس درجہ لائق اکرام و احترام ہیں ۔

فرمایا اس نے اجرام سماوی کو پیدا کیا ہے۔ زمین کو بھی تمہارے پاؤں تلے بچھایا۔ اور جہاں جہاں زندہ کائنات میں پھیلا رکھی ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ وہ جب چاہے ان انسانوں کو اکٹھا کرنے کیلئے جمع کر سکیگا۔ کہ بتاؤ تم نے دنیا میں رہ کر بچشم خود اس سے کس حد تک استفادہ کیا؛

اسی طرح اس کی نشانیوں میں سے بڑی بڑی کشتیاں اور جہاز ہیں۔ کہ سمندر میں پہاڑوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کھینچنے کیلئے ہوا مقرر کر رکھی ہیں۔ اگر وہ ہواؤں کو روک لے اور ان قانونوں کو حرکت میں نہ لائے تو کشتیاں اور یہ جہاز ایک قدم آگے نہ بڑھ سکیں۔ وہ لوگ جو صبر کے زیور سے آراستہ ہیں اور جو اس کی نعمتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ان مظاہر قدرت سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اہل یورپ ان کو قرآن سے

کرتا ہے۔ اور سمندروں پر حکومت دوسری قوموں کی ہے۔ آج وہ جانتے ہیں۔ کہ کیونکر بڑے بڑے جہازوں کو سمندر کی سطح پر چلایا جا سکتا ہے اور جن کو انکی طرف توجہ دلائی تھی۔ وہ محض نا آشنا ہیں۔

درمیان میں بعض دوسرے حقائق کو بھی بیان فرمایا ہے اور بعض غلط فہمیاں دور کیا ہے۔ مثلاً وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو مصیبتیں آتی ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا ہے۔ کہ جہاں تک جسمانی مصائب کا تعلق ہے۔ وہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ اور تمہارے اکثر جرائم تو ایسے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سے چشم پوشی فرماتے ہیں۔ اور ان کی سزا نہیں دیتے۔ ورنہ تمہارے لئے جینا مشکل ہو جائے۔ اسی طرح ان کی اس غلط فہمی کو دور کیا ہے۔ کہ تمہاری مخالفانہ کوششوں سے۔ اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے۔ فرمایا یقین رکھو۔ کہ تم اللہ کو عاجز اور مجبور نہیں کر سکتے۔ پھر اسی طرح دنیا کے دولت کے متعلق جو ان لوگوں کا خیال تھا۔ اس کی تردید فرمائی۔ اور کہا کہ حقیقی زندگی عقبیٰ اور آخرت کی زندگی ہے۔ اور اللہ کے نیک بندے اسی زندگی کے حصول میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

حل لغات:- کَالْاَعْلَامِ۔ پہاڑوں کی طرح۔ اعلام جمع علم کی ہے۔

یُوْبِقْهُنَّ۔ تباہ کردے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝

ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ایماندار اور ان کیلئے جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں بہتر اور پائیدار ہے ۝

۳۷- وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝

۳۷- اور ان کیلئے جو کبیرہ گناہ اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔ اور جب انہیں غصہ آتا ہے۔ تو وہ معاف کر دیتے ہیں ۝

۳۸- وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

۳۸- اور ان کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا فرمان مان لیا اور نماز پڑھی اور ان کا کام انکے درمیان مشورے سے چلتا ہے اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۝

۳۹- وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝

۳۹- اور انکے لئے کہ جب ان پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں (یعنی کفار سے جہاد کرتے ہیں) ۝

۴۰- وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ

۴۰- اور بدی کا بدلہ اسی کی مانند بدی ہے۔ پھر جس نے معاف کیا اور صلح کی تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ بیشک وہ

## اہل عقبیٰ

ف ان آیتوں میں ان لوگوں کی صفات کا تذکرہ ہے۔ جن کے لئے عاقبت کی زندگی ہے۔ اور جو آخرت میں روحانی سعادتوں سے بہرہ مند ہونگے۔ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور صاحب رشد ہونے میں اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور سراسر پاکباز ہیں۔ — کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کا دامن کبیرہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔ ان میں یہ صلاحیت اور قوتِ برداشت ہوتی ہے۔ کہ جب جذبات میں اشتعال پیدا ہو۔ غصہ و غضب رونما ہو۔ تو اس وقت وہ اپنے خصم اور مخالف کو معاف کر دیں۔ جو لوگ اللہ کے حکم کے تابع ہیں ہر ابتلاء کو جو اس کی طرف سے ہو۔ خندہ پیشانی برداشت کریں۔ جو نماز کو اس کی تمام شروط ظاہری و باطنی کے ساتھ ادا کریں۔ پابندیٔ وقت کے ساتھ پڑھیں۔ سمجھنے اور مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور مقام احسان کو حاصل کریں۔ جہاں بندہ اپنے مولا کے قرب کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اس طرح عبادات میں معروف ہوتا ہے۔ کہ گویا اپنی بصیرت کی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہا ہے۔ جو زکوٰۃ دیں اور اپنے مال و دولت کو اسی راہ میں خرچ کریں۔ اور وہ لوگ جو شریر دشمن کے مقابلہ میں عاجز اور کمزور نہ ہوں۔ جو بلا دریغ اس سے بزور بدلہ لے سکیں۔ اور ان کو ان کے مفسدانہ طرز عمل سے باز رکھ سکیں۔ کیونکہ برائی اور شرارت کی جزا بھی اسی قدر ہونی چاہیئے۔ ہاں جو شخص چاہے کہ باوجود قابو پالینے کے اور غصہ و غضب کے اپنے مخالف کو معاف کر دے۔ تو یہی اور مستحسن اور بہتر اور پسندیدہ ہے۔ اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اور عفو کا درجہ ایسا ہے۔ جس کا مرتبہ عام لوگوں سے بلند اور برتر ہے ۝

یہ واضح رہے۔ کہ اسلام نے جو دین فطرت ہے ایک طرف تو عفو کی فضیلت کو بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ عادت عزیمت کی عادت ہے۔ اور دوسری طرف سزا اور بدلہ کی بھی تعریف کی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اصل میں نہ عفو بہتر ہے۔ اور نہ سزا و انتقام دیکھنا یہ ہے۔ کہ مقام اور حالات کے مطابق ان دونوں حربوں میں سے کون حربہ زیادہ مفید رہیگا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عفو مہربانی اور کرم سے شرارت کم ہو جاتی ہے۔ اور مقصد حاصل ہو جاتا ہے! اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شریر کا مقصد نرمی سے اور بڑھ سکتا ہے! اور وہ عفو کو عاجزی اور ضعف پر محمول کرتا ہے۔ لہٰذا اسلام کہتا ہے کہ تم ان دونوں چیزوں کو اپنے سامنے رکھو اور جو موزوں سمجھو کرو۔ تمہیں کسی ایک چیز کیلئے مجبور نہیں

حل لغات: الفواحش۔ بے حیائیاں۔ استجابوا۔ یعنی انہوں نے حکم کی ... مقدم ہوا ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○

ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○

۴۱- وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ○

۴۱- اور جو کوئی ظلم سہنے کے بعد بدلہ لے گا تو ان پر کوئی راہ (ملامت) نہیں ہے ○

۴۲- اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

۴۲- راہِ ملامت صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ انہیں کیلئے دکھ کا عذاب ہے ○

۴۳- وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

۴۳- اور البتہ جس نے صبر کیا۔ اور بخش دیا۔ بیشک یہ بات ہمت کے کاموں میں سے ہے ○

۴۴- وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ وَتَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ○

۴۴- اور جسے اللہ نے گمراہ کیا۔ اسکے لئے اللہ کے بعد کوئی کارساز نہیں اور تو ظالموں کو دیکھیگا کہ جب وقت وہ عذاب دیکھیں گے کہیں گے کہ بھلا پھر جانے کی بھی کوئی راہ ہے ○

---

ف یعنی وہ لوگ جن سے بد اعمالیوں کی وجہ سے اللہ توفیق ہدایت چھین لے۔ وہ چارہ سازی سے محروم رہینگے

## گھاٹے میں کون ہے

وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کیا۔ اور کفر و شرک اختیار کرکے اپنے قلب و وجدان پر ظلم کیا ہے۔ ان سے عالم عقبیٰ میں بہت ہی ذلیل کن طرز عمل روا رکھا جائیگا ان کی روح افتخار کو کچل ڈالا جائے گا۔ اور اس تمام غرور و کبر کو جسکی وجہ سے یہ قرآن حکیم تسلیم نہ کرتے پاؤں تلے مسل دیا جائے گا۔ محسوس کریں گے۔ کہ ذلت و نکبت نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ دوزخ روبرو لائے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سخت غصے اور غضب کا اظہار کریں

(باقی ۱۱۶۵ پر)

## حلِ لغت

اِنْتَصَرَ- بدلہ اور انتقام لیا۔ انتصار سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۵- وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ
الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ○
۴۶- وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ سَبِيْلٍ ○
۴۷- اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ
لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ○

۴۵- اور تو انہیں دیکھے گا کہ دوزخ پر ذلت سے عاجزی
کرتے ہوئے پیش ہونگے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوئے
اور ایمان والے کہیں گے بیشک زیان کار وہ ہیں -
جنہوں نے قیامت کے دن آپکو اور اپنے لوگوں کو نقصان
میں ڈالا سنتا ہے ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہونگے ○
۴۶- اور اللہ کے سوا کوئی اُن کے دوست نہ ہونگے،
کہ اُنکی مدد کریں اور جسے اللہ نے گمراہ کیا۔ اُس کے
لئے کوئی راہ نہیں ○
۴۷- اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے
وہ دن آئے جس کا پھیرنے والا کوئی نہیں اس دن تمہارے
لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم انکار ہی کر
سکو گے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶۴
جس وقت ان کی نظریں اوپر کو نہ اٹھیں گی۔ مسلمانوں کو
یہ دیکھیں گے۔ مگر دزدیدہ نگاہوں سے۔ وہ بھی آڑے جائیں گے
اور ان سے کہیں گے۔ کہو آج کون خسارے میں ہے۔ دنیا
میں تو تم لوگ کہتے تھے۔ کہ مذہب کو قبول کرکے اپنی آزادی
کو کھوتا ہے۔ قذوں اور مسرتوں سے محروم ہوتا اور گھاٹے
کو قبول کرتا ہے۔ آج بتاؤ کون ہر طرح کی نعمتوں سے بہرہ مند
ہے۔ کون باغوں اور نہروں میں رہتا ہے۔ کس کے عفیف اور
جمیل حوریں تابع ہیں۔ کون رب رحیم کے الطاف گوناگوں سے
مشرف ہے۔ کس کے لئے جابجا شراب مہیا ہیں۔ کس کی
روح میں پاکیزگی اور نکھار ہے۔ کس کے لئے روحانی ترو تازگی
اور نزہت ہے۔ اور کون ہے۔ جو ہر قسم کی مسرتوں سے محروم
ہے۔ دکھ اور تکلیف میں ہے۔ دوزخ کے طبقوں میں مبتلا
ہے۔ اللہ کی رحمتوں سے دور ہے۔ یاد رکھو۔ ظالم اور برے
لوگ اللہ کے مقام رضا کو کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور ان میں
یہ اہلیت ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ جنات نعیم کی آسائشوں
کو آزما سکیں۔ یہ محل اور جنتی زندگی یہ ہے۔ کہ اللہ کے ان بندوں نے

وہ انعامات کے لئے پسند کرے۔ اور وہ وہ رضامندی خلد میں بجز
اس کے جو تنگی نہیں ہے۔ کہ دنیا میں متاع عارضی کی وجہ سے
اتنے سرمست اور مدہوش ہو جاؤ۔ کہ اللہ سے بالکل غافل ہو جاؤ
اور اس کے حکموں کو کوئی وقعت نہ دو۔ سب سے بڑی کوفت ان
کے لئے یہ ہوگی۔ کہ جن لوگوں کو دنیا میں اپنا چارہ ساز سمجھتے تھے
جن سے عقیدت تھی۔ اور جن کو یہ اپنا نجات دہندہ قرار دیتے
تھے۔ یہ اُن سے بالکل بیزاری کا اظہار کریں گے۔ اور قطعاً ان کو
سزا اور عذاب سے نہیں بچا سکیں گے ● حاشیہ صفحہ ہٰذا
ملہ اس دن سے پہلے پہلے اللہ کی اطاعت کا عہد کرو۔ اور کامل اتقاء
اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ کیونکہ اس دن گنہگاروں کے لئے کوئی
پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ اور نہ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص اس دن تمہارے
بارے میں اللہ سے جھگڑ سکے اور بحث کر سکے ●

حل لغات:- طَرْفٍ خَفِيٍّ دزدیدہ نگاہ۔ بے بس
نگاہ سے ● مُّقِيْمٍ - دائمی ● اَوْلِيَاۗءَ - ولی کی جمع ہے۔ بمعنے دوست
اور مددگار۔ چارہ ساز ●
مَرَدَّ - ہٹنا۔ رکنا ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۸- فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ○

۴۸- پھر اگر وہ منہ موڑیں تو ہم نے تجھے اُن پر نگہبان نہیں بھیجا تیرے ذمہ صرف پہنچانا تھا اور جب ہم اپنی طرف سے آدمی کو رحمت چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور جو اُنکے کاموں کے بدلے میں اُنپر کوئی مصیبت آتی ہے تو ناامید ہوتے ہیں سو آدمی بڑا ناشکرا ہے ○

۴۹- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○

۴۹- آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہے بیٹیاں بخشے اور جسے چاہے بیٹے دے ○

۵۰- اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○

۵۰- یا انہیں جوڑے دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کرے بیشک وہ جاننے والا ہے قدرت والا ہے ○

۵۱- وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا

۵۱- اور کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اُس سے باتیں کرے لیکن تو اسی سے کرنا چاہیئے۔

## اولاد اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کاملہ کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان جملہ تمام اختیارات کو اسی جانب منسوب کرے۔ اور ہر حالت میں خوش و خرم رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لڑکیاں دے۔ جب بھی اعتراض نہ کرے۔ اور اگر لڑکے ہی عطا کرے۔ تو بھی کبر و غرور کا اظہار نہ کرے۔ اگر دونوں قسم کی اولاد یعنی لڑکے اور لڑکیاں ملیں۔ تو بھی خوش رہے۔ اور اگر اولاد سے محروم رکھا جائے۔ تب بھی گلہ نہ کرے۔ اور بہر حال اللہ ہی کی حکمتوں پر بھروسہ رکھے۔ اور سمجھے۔ کہ وہ میرے حالات اور میری ضروریات سے مجھ سے زیادہ آگاہ ہے۔ اگر وہ مجھے اولاد سے بہرہ مند کرنا چاہے گا۔ تو میں ضرور صاحب اولاد ہو جاؤں گا۔ اس کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اولاد کا ہونا محض اللہ کا فیضان ہے۔ اسلئے اس پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیئے

## حل لغات

كَفُوْرٌ ۔ نہایت ناشکر گذار ۔
يَهَبُ ۔ بخشتا ہے ۔
عَقِيْمًا ۔ بانجھ ۔
مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ ۔ پس پردہ ۔
رُوْحًا ۔ یعنی کتاب حیات ۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ○

مگر بذریعہ وحی کے یا پردہ کے پیچھے سے یا کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیجے پھر وہ (فرشتہ) اسکو اللہ کے حکم سے جو چاہے پہنچا دے بیشک وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے ○

٥٢ - وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَٰبُ وَلَا الْإِيمَٰنُ وَلَٰكِن جَعَلْنَٰهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِيٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○

٥٢ - اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تیری طرف ایک روح (یعنی فرشتہ جبرائیل) بھیجی تو نہ جانتا تھا کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے لیکن ہم نے اسے ایک نور بنایا (رسولنے نبیوں) میں جسے ہم چاہیں اُس (کتاب) کے ذریعہ سے ہدایت کریں۔ اور تو البتہ راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے ○

٥٣ - صِرَٰطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ○

٥٣ - اور اس اللہ کی راہ کی طرف جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے بستا ہے۔ اللہ ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں ○

## مکالمہ کی تین صورتیں

ان بندوں کو اللہ تعالیٰ جب شرف مکالمہ سے نوازتے ہیں۔ تو اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو قلب میں القا ہوگا۔ اور روح دل پر منشاء الٰہی مرتسم ہو جائیگا۔ یا پیغمبر اور الہام کے درمیان کوئی حجاب اور واسطہ ہوگا جس سے وہ پیغام بیچوں بیچ پیغمبر تک پہنچ جائے گا۔ اور یا یہ صورت ہوگی کہ جبرئیل امین بنفس نفیس تشریف لائیں گے۔ اور بات ذہن میں سے آگاہ فرمادیں گے۔ جہاں تک نفس الہام کا تعلق ہے۔ یہ عقلاً ممکن ہے۔ کیونکہ اپنے سینے کے خیالات کو دوسرے تک منتقل کر دینا بالکل ممکن ہے۔ مسمریزم میں یہ ہوتا ہے۔ کہ عامل وسیط (معمول) میں اپنے خیالات کو منتقل کرتا ہے۔ اور یہ وسیط آدمی بالکل عامل کے نقطۂ نگاہ سے سوچتا اور دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کی تمام حرکات اس کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جن بندوں کو نبوت کے لئے چن لیتے ہیں۔ اور اپنے الہامات، ہدایات اور تعلیمات کو ان تک پہنچا دیتے ہیں۔

## کتاب زندگی

یعنی آپ کی نبوت میں کوئی ندرت اور انوکھا پن نہیں۔ بلکہ وہی انواع الہام کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور سابقہ پیغمبروں کی طرح آپ کو گویا یہ شرف حاصل ہوا ہے۔ کہ اللہ نے آپ سے گفتگو فرمائی ہے اور اس چیز کو آپ کی طرف منتقل فرمایا ہے۔ جو انسانیت کے لئے بمنزلہ روح کے ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی ہیئت اجتماعیہ میں زندگی اور حرکت کی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرت اور تہذیب وتمدن کا چرچا ہے۔ آپ اس سے قبل کتاب و صحیفہ کے نام سے آگاہ نہیں تھے۔ اور نہ آپ یہ جانتے تھے۔ کہ ایمان کی حقیقت مقصد کیا ہے۔ ہم نے آپ کو ایک کتاب عنایت کی ہے۔ جو نور اور روشنی ہے۔ اور اس سے استفادہ وہی لوگ کر سکیں گے۔ جن کو ہم توفیق دیں گے۔ آپ لوگوں کو صراط مستقیم کی جانب دعوت دے رہے ہیں۔ یعنی اس صراط مستقیم کی جانب جو اس اللہ کی مقرر کردہ ہے۔ جس کی ملک آسمانوں اور زمین میں پادشاہت ہے۔ اور انجام کار سب امور جس کی جانب لوٹیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیاتہا (۸۹) — (۴۳) سورۃ الزخرف مکیۃ (۶۳) — رکوعاتہا (۷)

## (۴۳) سورہ زخرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

ع ۱- حٰمٓ ○

۱- حٰمٓ ○

۲- وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○

۲- واضح کتاب کی قسم ○

۳- اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

۳- ہم نے اُسے عربی قرآن بنایا۔ تاکہ تم (اہل عرب) سمجھو ○

۴- وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○

۴- اور بیشک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں بلند مرتبہ حکمت بھرا ہے ○

۵- اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ○

۵- تو کیا ہم اس بنا پر کہ تم لوگ حد سے باہر نکلے ہوئے ہو منہ موڑ کر تم سے اس کا ذکر ہٹا لیں گے؟ ○

۶- وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ○

۶- اور ہم نے پہلوں میں بہت نبی بھیجے تھے ○

### سورہ زخرف

کتاب مبین کی قسم کھائی اور اس کے بعد یہ کہا کہ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ عربی زبان میں وضوح مطالب کی استعداد دنیا کی تمام زبانوں سے زیادہ ہے یعنی قرآن کو عربی زبان میں خدا نے نازل کر کے تمام دنیا پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اس وقت بھی جتنی زبانیں موجود ہیں۔ ان میں چند ہی زبانیں ایسی ہیں۔ جو دینیات کے اظہار کے لئے بدقت کارگر ہو سکتی ہیں۔ ان میں دو بنیادی نقص ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بوجہ قدامت کے زندہ نہیں ہیں۔ اور ان کے اسالیب بیان کہنہ اور بوسیدہ ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ناقابل فہم ہو گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اسلام کو جس وضاحت و سادہ انداز بیان کی ضرورت تھی۔ جو توحید و رسالت ایسے مسائل کو پوری طرح جامعیت کے ساتھ پیش کر سکے۔ ان کہن زبانوں میں بننا محال ہے۔ عبرانی اور کلدانی زبانیں بہت پرانی ہیں۔ ان کا ادب غیر مکمل ہے۔ سنسکرت میں زندگی نہیں۔ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنے ہیں۔ اور بالخصوص بیان توحید کے لئے۔ تو قطعاً غیر کافی ہے۔ سب سے بڑی دقت تو یہ ہے۔ کہ اس زبان میں خدا کے متعلق زندہ اور بھرپور تخیل کو پیش کرنا بدرجہ غایت مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ عربی ہی میں اسلامی حقائق کی تخم ریزی کے لئے جس قدر عمدہ زمین مہیا تھی اس کا دوسری جگہ پانا قطعاً ممکن نہیں تھا۔ اس لئے مصلحت الٰہی کا تقاضا یہی تھا کہ کلام کے لئے ایک زندہ، موثر، جامع اور واضح انداز بیان رکھنے والی زبان کو منتخب کیا جائے اور ایک ایسی قوم میں اس کی تبلیغ کی جائے۔ جو صحیح معنوں میں اس پیغام کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اس لئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہم نے کتاب مبین کو عربی میں اس لئے نازل فرمایا ہے۔ تاکہ لوگ اس کے پیش کردہ معارف سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکو۔ اور اچھی طرح سمجھ سکو۔ یہ اللہ کے ہاں نہایت بلند پایہ اور پر از حکمت کتاب ہے۔ کیا بعض لوگوں کی اس وجہ سے کہ تم لوگ حد اعتدال سے آگے بڑھ چکے ہو ہم تم سے تعرض کرنا چھوڑ دیں۔ عذاب نہ بھیجیں اور تم کو ہلاک نہ کریں یاد رکھو۔ تم سے پہلے بھی قوموں میں انبیاء آئے ہیں۔

### حل لغات

اُمّ الکتاب۔ لوح محفوظ۔

مُسرفین۔ حد سے تجاوز کر جانے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷- وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ○

۷- اور جو نبی ان کے پاس آتا اُس سے ٹھٹھا ہی
کرتے تھے ○

۸- فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا
وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ○

۸- سو ہم نے ان (قریش) سے زیادہ زور والوں کو ہلاک
کیا اور اگلوں کی کہاوت گزر چکی ہے ○

۹- وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ
الْعَلِيمُ ○

۹- اور البتہ اگر ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو
کس نے پیدا کیا، تو ضرور کہیں گے۔ کہ ان کو غالب
دانا نے پیدا کیا ہے ○

۱۰- الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا
وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُونَ ○

۱۰- وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا
بنایا اور اس میں تمہارے لئے راہیں بنائیں
تاکہ تم راہ پاؤ ○

۱۱- وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ

۱۱- اور جس نے آسمان سے اندازہ سے پانی اتارا۔

---

اور ان کو بھی سمجھ
لو۔ سر بچے کی پوری پوری مہلت
دی گئی ہے۔ پھر جب انہوں نے
ان کو ٹھٹھا بنایا۔ تو اللہ کی
گرفت نے اُن کو آلیا، تم بھی
ہی چاہتے ہو؟ سو سُن رکھو۔ کہ
یہ بات بھی دور نہیں ہے۔
ط بتی یہ لوگ جہاں تک ان
کی نظرت عالم کا تعلق ہے خدا
کی توحید کے منکر اور معترف ہیں
جب ان سے پوچھا جاتا ہے۔
کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس

نے پیدا کیا ہے۔ تو صاف کہہ
دیتے ہیں۔ کہ خدائے عزیز و علیم
نے جس نے زمین کو فرش کی
طرح پاؤں تلے بچھا رکھا ہے۔
اور اس میں مختلف راہیں پیدا
کی ہیں۔ جس نے آسمان سے
اندازہ کے ساتھ پانی اتارا ہے۔

## حلِ لغات

بطشا۔ سخت گرفت۔ پکڑ۔

www.KitaboSunnat.com



فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

۱۲- وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝

۱۳- لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝

۱۴- وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

۱۵- وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ؑ

پھر ہم نے اس سے مُردہ شہر کو اُبھارا۔ اسی طرح تم جِلائے جاؤ گے ۝

۱۲- اور جس نے کل چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو ۝

۱۳- تاکہ تم ان کی پُشت پر چڑھ بیٹھو، پھر جب ان پر بیٹھ چکو تو اپنے رب کی نعمت یاد کرو اور کہو کہ وہ پاک ہے جس نے اسے ہمارے قابو میں کیا اور (حالانکہ) ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے ۝

۱۴- اور ہم اپنے رب کی طرف ضرور لَوٹیں گے ۝

۱۵- اور انہوں نے اللہ کیلئے اُسکے بندوں میں سے اولاد قرار دی ہے بیشک آدمی بڑا ہی صریح ناشکرا ہے ۝

اور مُردہ زمینوں کو اس سے زندگی بخشی ہے؛ فرمایا۔ اگر یہ حقیقت درست ہے۔ تو پھر تمہیں حشر و نشر میں کیا شبہ ہے؛ کیا وہ اسی طرح تمہیں دوبارہ زندہ کر دینے پر قادر نہیں؟

## ایک چھوٹا سا مگر عظیم القدر سبق

ف اسلام میں ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پھونکتا ہے۔ کہ وہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کریں۔ ہر منزل اور ہر مقام میں اللہ کو یاد کریں۔ اس کا نام لیں۔ اور اس کے ذکر سے زبان کو حلاوت بخشیں۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہو یا گھوڑے پر بیٹھو۔ تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور زبان سے ان تشکر کا اظہار کرو۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ؛ یعنی وہ خدا شرک کی ہر آلودگی سے پاک ہے۔ جس نے ان سرکش قوموں کو ہمارے مسخر کر دیا ہے۔ حالانکہ ہم ان کو اپنے قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔ اور بالآخر ہم سب لوگوں کو اس کے حضور میں جانا ہے

یہ چھوٹا سا سبق کتنا عظیم الشان سبق ہے۔ اس سے ایک طرف تو انسان میں احسان مندی پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارا خدا ہمارے لئے کس درجہ شفیق ہے۔ اس نے ہمارے آرام اور ہماری سہولتوں کے لئے طرح طرح کی سواریاں بنائی ہیں۔ اور دوسری طرف تفاخر و غرور کا جذبہ مٹ جاتا ہے۔ جب کہ وہ عین مسرت کے وقت یہ کہتا ہے۔ کہ بالآخر ہمیں اس کے پاس جانا ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ تیاری کریں۔ اور اپنے میں وہ قابلیت پیدا کریں۔ جو ہم کو اس کے سامنے پیش ہونے کے لائق بنا دے۔

## حلِ لغات

مُقْرِنِیْنَ۔ مسخر کرنے والے۔ قابو میں کرنے والے۔

كَظِیْمٌ۔ غصہ پی جانے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٦- اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ○

١٧- وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○

١٨- اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ○

١٩- وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْــَٔـلُوْنَ ○

٢٠- وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ

١٦- کیا اس نے مخلوقات میں سے آپ بیٹیاں رکھ لیں اور تمہیں بیٹوں کیلئے چن لیا! ○

١٧- اور جب ان میں کسی کو ایک چیز کی بشارت دی جاتی ہے جو رحمٰن کیلئے کہاوت ٹھہراتا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل میں گھٹ کر رہ جاتا ہے ○

١٨- کیا جو شخص کہ زیور میں پالا جائے اور وہ جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے (یعنی لڑکی)؟! ○

١٩- اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں، عورت ٹھہرایا ہے۔ کیا وہ انکی پیدائش کو دیکھتے تھے؟ انکی یہ گواہی لکھی جائیگی اور ان سے پوچھ ہوگی ○

٢٠- اور کہتے کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان فرشتوں کو نہ پوجتے

## اللہ کے بیٹیاں نہیں ہیں

ف عرب والوں میں کچھ لوگ ایسے تھے۔ جو محض جہالت کی وجہ سے فرشتوں کو سمجھتے تھے۔ کہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان آیات میں اس مسلک کی تردید فرمائی ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ یہ اللہ کی کس درجہ ناشکر گذاری ہے۔ اور یہ کس درجہ غلط اتہام ہے۔ کیا تم لوگ بیٹیوں کے انتساب سے خوش ہوتے ہو۔ تمہاری حالت تو یہ ہے۔ کہ اگر تم یہ سن لو۔ کہ تمہارے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ تو تمہارا چہرہ مارے غصہ کے سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور تم اس وقت اپنے جذبات غیظ وغضب کو چھپا نہیں سکتے ہو۔ پھر جب تمہارے نزدیک ان کا انتساب بھی اور قابل تعریف نہیں ہے۔ تو پھر میری جانب ان کو منسوب کرنے کے کیا معنی ہیں؟ کیا میں ان کمزور اور ناتواں عورتوں کو اپنی بیٹیاں بناؤں گا۔ جو بلند مشغلہ کی خواہش میں پلتی اور جوان ہوتی ہیں۔ اور جن میں یہ استعداد بھی نہیں ہوتی۔ کہ کھل کر بات چیت بھی کر سکیں۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر میرے اولاد ہوتی تو تمہارے معتقدات کے مطابق اولاد ذکور ہونا چاہیئے تھی۔ کیونکہ عورتوں کو تم قدر ومنزلت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ہو۔ ان آیتوں سے غرض یہ نہیں۔ کہ ان کا انتساب باپ کے لئے وجہ رسوائی ہے۔ بلکہ ان کے طرز عمل کے تضاد کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ یہ کیا تماشا ہے۔ کہ ایک طرف تو تم ان کو ذلیل سمجھتے ہو۔ اور دوسری جانب ان کی پوجا کرتے ہو۔ اور ان کو خدا کی جانب منسوب کرتے ہو۔ کیا یہ عقیدہ اور عمل کا تضاد تمہارے نزدیک قابل غور نہیں ہے۔ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ کہہ کر حقیقت واقعی کے خصوصیت کا اظہار کیا ہے۔ کہ عورتوں کو زیبائش کا بہت زیادہ شوق ہوتا ہے اور یہ اپنے اظہار جذبات پر قادر نہیں ہوتیں۔ وہ مردوں کی طرح طلاقت لسانی سے بہرہ مند نہیں ہوتیں۔ اسلئے ان کا خدا کی بیٹیاں ہونا تو اور بھی بعید از عقل ہے۔

حل لغات: اَلْخِصَامِ۔ جھگڑا۔ بحث ومباحثہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ
إِلَّا يَخْرُصُونَ ○
۲۱- أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ
بِهٖ مُسْتَمْسِكُونَ ○
۲۲- بَلْ قَالُوٓا إِنَّا وَجَدْنَآ آبَآءَنَا عَلٰٓى
أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى آثٰرِهِمْ مُّهْتَدُونَ ○
۲۳- وَكَذٰلِكَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ
إِنَّا وَجَدْنَآ آبَآءَنَا عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰى
آثٰرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ○
۲۴- قٰلَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدٰى مِمَّا

انہیں اس بات کا کچھ علم نہیں یہ سب اٹکلیں دوڑاتے ہیں ○
۲۱- کیا ہم نے اس قرآن سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اُسے مضبوط پکڑ رہے ہیں؟ ○
۲۲- بلکہ یہ یوں کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر پایا اور ہم اُن ہی کے نقشِ قدم سیدھی راہ پر چل رہے ہیں ○
۲۳- اور اسی طرح ہم نے تجھ سے پہلے جو ڈرانے والا کسی بستی میں بھیجا۔ وہاں کے آسودہ لوگوں نے یہی کہا۔ کہ بیشک ہم نے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا۔ اور ہم انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں ○
۲۴- وہ بولا اور جو میں تمہارے پاس ایسی چیز لایا ہوں جو بہت

## قدامت پرستی

ان مشرکوں میں ایک بہت بڑا نقص یہ تھا۔ کہ ان میں جمود و تقلید کا مرض ہو چکا تھا۔ اُن سے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں چھن چکی تھیں۔ انکے ذہن منجمد ہو چکے تھے حتیٰ کہ جب انکے سامنے اسلام کے حقائق پیش کئے گئے۔ تو انہیں محض اسلئے ان چیزوں میں تامل ہوا کہ ان کے آباء علم انکی تائید نہیں کرتے تھے۔ کہ ہم تو باپ دادوں کے مسلک پر قائم رہیں گے۔ اور قطعاً یہ جرات نہیں کریں گے۔ کہ ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ تعجب یہ ہے کہ یہ حق و صداقت کا مجموعہ تھے اور ذہنی و فکری تقاضا کا ایسا کوئی وزن نہ تھے۔ کہ بلکہ مخالفت محض ... کی مخالفت کرنا چاہتے۔ سامنے عقل کی دلیلیں پیش کی جاتیں۔ قرآن ترجمہ کر سنایا جاتا۔ معجزات خوارق دکھائے جاتے۔ مگر وہ یہی کہے جاتے۔ کہ ہم مجبور ہیں ہم کیا کریں۔ کہ ہمارے آباء ان باتوں کے قائل نہیں تھے۔ حالانکہ محض قدامت پرستی کوئی معقول دلیل نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اس کو ٹھکرا دیا جائے اور بہتر قوم کی زندگی اختیار کی جائے جب کہ ... ہو کر منطقی ہو جائے۔ تو ... جب کپڑا کہنہ اور بوسیدہ ہو جائے۔ تو ... بے تکلف پھینک دیا

جاتا ہے اور قطعاً خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ گزشتہ دور میں اس لباس نے ساتھ دیا ہے۔ اسی طرح کہنہ اور بوسیدہ خیالات ناکارہ اور منسوخ ہو جاتے ہیں۔ تو چونکہ یہ ذہن کی پوشاک اور لباس ہوتے ہیں۔ اسلئے جس قدر جلد ہو سکے ان سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے اور نئے اور تازہ افکار کو قبول کر لینا چاہئے۔ اس بات میں یہ درست ہے کہ صداقت کبھی کہنہ نہیں ہوتی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ صداقت کو نئی کہنہ جو سمجھے وہ غور کرتا ہے اس لئے اصل میں کسی چیز کا پرانا اور نیا ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اصل معیار قیمت ہے۔ یہ اس حقیقت کا اظہار فرماتا ہے۔ کہ انبیاء ہی دین کی مخالفت اُن لوگوں کی طرف سے ہوتی ہے جو مترفین سے نسبت رکھتے ہیں۔

## حلِ لغات

یخرصون۔ خرص سے ہے۔ یعنی اٹکل سے اندازہ کرنا۔
آثارھم۔ نقوش قدم۔
مترفوھا۔ سرمایہ دار۔ آسودہ حال لوگ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

میں اس سے بہتر کرو جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، تو بھی نہ مانو گے، وہ بولے جو پیغام تمہارے ہاتھ بھیجا گیا ہے ہم اسکے منکر ہیں ○

۲۵- فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○

۲۵- پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا سو دیکھ کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ○

۲۶- وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ
اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○

۲۶- اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان کی عبادت سے جنہیں تم پوجتے ہو بیزار ہوں ○

۲۷- اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○

۲۷- مگر جس نے مجھے پیدا کیا سو وہ مجھے راہ دکھلائے گا ○

۲۸- وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

۲۸- اور ابراہیم یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گیا۔ تاکہ وہ رجوع رہیں ○

۲۹- بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○

۲۹- بلکہ میں نے اُن (قریش) کو اور ان کے باپ دادوں کو بہرہ مند کیا یہاں تک کہ اُن کے پاس حق اور کھول کر سنانے والا رسول آپہنچا ○

---

ف۱ یعنی اجداد سے لوگ اس مذہب قدامت پسند رہے ہیں۔ کہ جب ان کے انبیاء نے انہیں تعلیم دی۔ کہ ہم یہ چیز تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ تمہارے قدما کے پیش کردہ چیزوں سے بہتر ہے۔ مگر انہوں نے یہی جواب دیا۔ کہ ہمیں یہ منظور نہیں۔

ف۲ ان کی اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ منوذ ہستی سے مٹ گئے۔ اور قدامت پرستی کے عمیق غاروں میں مدفون ہوگئے۔

ف۳ ان آیات میں حضرت ابراہیم کے مواعظ کا تذکرہ ہے۔ کہ کیونکر انہوں نے اپنی مشرکانہ اشغال و عواطف رکھنے والی قوم کی دلیرانہ مخالفت کی۔ اور علی الاعلان اللہ کی توحید کو پیش کیا۔

## حلِ لغات

عَقِبِہٖ ۔ اولاد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۰- وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

۳۰- اور جب اُن کے پاس حق (قرآن) آیا تو بولے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے ○

۳۱- وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○

۳۱- اور بولے کہ یہ قرآن ان دو بستیوں (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے شخص پر نازل کیوں نہ ہوا؟ ○

۳۲- اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

۳۲- کیا وہ لوگ تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے اُنکے درمیان دُنیا کی زندگی میں اُنکی معیشت تقسیم کر دی ہے اور ہم نے انہیں بعض کے بعض پر درجے بلند کیے ہیں تاکہ بعض بعض کو محکوم بنائیں اور تیرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو وہ لوگ جمع کرتے ہیں ○

۳۳- وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ

۳۳- اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی دین پر ہو جائیں گے تو جو لوگ رحمٰن کے منکر ہیں اُنکے لیے ہم اُنکے گھروں کی

## نبوت خدا کی دین ہے

وہ سمجھتے تھے کہ اس بات کی بہت جلن تھی۔ کہ نبوت اور رسالت کیلئے حضورؐ کو کیوں منتخب کیا گیا۔ حالانکہ مال و دولت اور دنیوی وجاہت و عزت کے لحاظ سے ہم زیادہ استحقاق رکھتے تھے چاہیے تو یہ تھا کہ مکے اور طائف میں جو آدمی زیادہ وجیہہ اور دنیا وی دنیوی مسرتوں کا حامل نظر آتا اس کے سر پر تاج نبوت رکھا جاتا۔ یہ بات کبھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ایک یتیم اور بیکس انسان کو اس منصب جلیلہ کیلئے کیوں چن لیا گیا ہے۔ جس کے پاس دولت ہے نہ اعوان و انصار۔ نہ وہ بڑے بڑے لوگوں کی صف میں شمار ہونیکے لائق ہے۔ ارشاد فرمایا۔ کہ نبوت اللہ کا انعام ہے اور ایک نوعے کی بخشش و احسان ہے۔ تم حسد کیوں کرتے ہو۔ وہ جس کو چاہے اس منصب پر فائز کرے۔ اور جس کو چاہے محروم رکھے۔ یہ تمام اختیارات اُس کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ جس طرح دنیا کے انعامات میں تفاوت ہے۔ کوئی مال و دولت کے انبار اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ اور کوئی نان شبینہ کا محتاج ہے۔ اسی طرح ان بخششوں میں جن کا تعلق اقلیم روحانیت سے ہے تفاوت ہے۔ کہ کچھ لوگ تو اس درجہ سعادتمند ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے مکالمہ اور گفتگو کا شرف حاصل ہے۔ اور کچھ ایسے بدبخت اور محروم ازلی ہیں۔ کہ نشہ دولت میں سوائے کفر و حسد کے اور کچھ نہیں۔ کائنات کا نظام ہی

تو ترجیح اسی اقتدار پر قائم ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اس انتخاب کیلئے بھی کچھ معیار ہے۔ اور ان معیاروں سے تم آگاہ نہیں ہو۔ جس شخص کو تم حقیر سمجھتے ہو۔ یہ ضرور نہیں کہ وہ اللہ کی نظروں میں بھی حقیر ہو۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بہ لحاظ روحانی سعادت اور قوت کے سب سے فائق ہو۔ تم جس مال و دولت پر فخر کرتے ہو۔ وہ مال اس کے قدم چومے گا۔ اور وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔ اپنے رفقاء اور دوستوں پر بھی نہیں نازاں ہے۔ مگر اس کے صحابہ خدائیت اور عرفانی میں حیرت انگیز انجذاب کا مظاہرہ کریں گے۔ اور تاریخ اُن کی مانند فضلاء کا پیدا نہیں کر سکے گی۔ تمہیں اپنے اثر و رسوخ پر غرہ ہے۔ مگر جانتے ہو۔ کہ مستقبل قریب میں اس کا قبضہ دلوں پر اور ملک کی عمارتوں پر ہوگا۔ اور کروڑوں نفوس ان کے ساتھ عقیدت رکھنے کو مدار نجات قرار دیں گے

## حل لغت

سُخْرِيًّا - محکوم ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝

چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور زینے بھی جن پر وہ چڑھتے رہتے ۝

۳۴- وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝

۳۴- اور اُن کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ۝

۳۵- وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

۳۵- اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ اس سے زیادہ نہیں کہ صرف دُنیا کے جیتے جی کا فائدہ ہے اور آخرت تیرے ربّ کے پاس متقیوں کے لئے ہے ۝

۳۶- وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝

۳۶- اور جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں چُرائے گا ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے سو وہ اس کا ہم نشین ہی جائے گا ۝

۳۷- وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

۳۷- اور شیاطین آدمیوں کو راہ سے روکتے ہیں اور آدمی سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں ۝

---

ف ارشاد فرمایا۔ تمہارے نزدیک سونے اور چاندی کی بڑی قدر و منزلت ہے اور تم ان چیزوں کو معیارِ عظمت قرار دیتے ہو۔ مگر ہم اس کو نہایت حقیر جانتے ہیں۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ کمزور عقل و دین والے ابتلاء اور آزمائش میں گرفتار ہو جائیں گے۔ اور اپنے لئے کفر کو اختیار کر لیں گے۔ تو ہم یہ ساری دولت اپنے دشمنوں کو دے دیتے۔ ان کے گھر چاندی اور سونے کے ہوتے۔ گھروں کی چھتیں چاندی اور سونے کی ہوتیں۔ صندوقے اور سیڑھیاں اور استعمال میں آنے کی تمام چیزیں چاندی اور سونے کی ہوتیں۔ اور بحیثیت مجموعی ان کی زندگی بڑی آرائش اور ٹھاٹ کی ہوتی۔ ہم اس متاع کو متاعِ غرور سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے پاکباز بندے بھی ان اشیاء کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک آخرت زیادہ قابلِ اعتنا اور بیش قیمت ہے۔

## حلِ لُغات

زُخْرُفًا۔ سونا۔

نُقَيِّضْ۔ مقرر کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۸- حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○

۳۸- یہاں تک کہ جب آدمی ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان سے) کہیگا کاش کہ مجھ میں اور تجھ میں مغرب و مشرق کی دوری ہوتی تو کیا برا ساتھی ہے ○

۳۹- وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

۳۹- اور آج جبکہ تم ظالم ٹھہر چکے یہ بات تمہیں کچھ مفید نہ ہوگی کہ تم سب عذاب میں شریک ہو ○

۴۰- اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

۴۰- سو کیا تو بہروں کو سنا سکیگا یا اندھوں کو اور اس کو جو صریح گمراہی میں ہے راہ دکھا سکیگا ○

۴۱- فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○

۴۱- پھر اگر ہم تجھے (دنیا سے) لے جائیں تو بھی ہمیں ان سے بدلہ لینا ہے ○

۴۲- اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ○

۴۲- یا ہم تجھے وہ دکھلادیں جو ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بھی ہم ان پر قادر ہیں ○

۴۳- فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

۴۳- سو جو تیری طرف وحی کی گئی ہے اسے مضبوط پکڑے رہ۔ بیشک تو سیدھی راہ پر ہے ○

## یہ بہرے اور اندھے ہیں

ف یعنی ہر چند ان لوگوں کو اسلام کے معارف و حقائق سے آگاہ کیا گیا ہے مگر یہ ہیں کہ ان میں پذیرائی اور قبولیت کی استعداد موجود نہیں ہے۔ یہ کانوں کے بہرے ہیں۔ کلمۂ حق کو سننا ہی نہیں چاہتے۔ آنکھوں سے اندھے ہیں۔ مظاہر صدق و صفا اور خوارق و معجزات کو دیکھنے کے بھی روادار نہیں ہیں۔ اس صورت میں اور گمراہی کی اس منزل میں ان کو سمجھانا بالکل بے کار اور عبث ہے۔ جب قومیں اس درجہ پست اور ذلیل ہو جائیں۔ کہ سچائی کو قبول کرنا ان کے لئے موجب ننگ ہو۔ تو پھر بہترین سزا قدرت کی طرف سے یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو مٹا دیا جائے۔ چنانچہ ان لوگوں کی اشد ترین سزا کے لئے بہر لحظہ تیار رہنا چاہیئے۔ اور جاننا چاہیئے۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ یہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہوں۔ یہ لوگ دنیا میں تمہارے سامنے ہی محسوس کریں گے۔ کہ ہم سے اللہ تعالیٰ ناراض ہیں۔ اور آپ کے بعد آخرت میں بھی محسوس کریں گے کہ ہم عذاب الیم میں گرفتار ہیں۔ آپ بہرحال نہایت استقلال اور عزیمت کے ساتھ اللہ کے احکام کو پہنچاتے رہیئے۔ اور یہ یقین رکھیئے۔ کہ اللہ کی جانب سے آپ صراط مستقیم پر گامزن ہیں۔ ان لوگوں کی قسمت میں اگر یہ نہیں ہے۔ کہ یہ اس نور ہدایت سے اکتساب کریں۔ تو قوم میں اور بہت سی سعید روحیں ہیں جو اس کو تسلیم کر لینے کے لئے بے قرار ہیں۔

## حل لغات

قرین۔ ساتھی۔ ہمنشین۔

غرض یہ ہے۔ جب آدمی خدائے رحمٰن سے تعلقات عبودیت کو منقطع کر لیتا ہے۔ تو پھر خود بخود شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو برباد کر لیتا ہے اسکے دل پر غفلت اور تساہل کے پردے پڑ جاتے ہیں۔ اور روحانی احساسات یکقلم مردہ ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر نیکی کی باتوں سے اسکے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور برائی مرغوب ہو جاتی ہے۔ الصُّمّ۔ اصم کی جمع ہے۔ یعنے بہرے۔ العمی۔ اعمی کی جمع ہے یعنی اندھے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۴- وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ
وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝

۴۴- اور یہ تیرے اور تیری قوم کے لئے ایک نصیحت ہے
اور عنقریب تم سے پوچھا جائیگا ۝

۴۵- وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ
مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ
الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝

۴۵- اور جو رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے ہیں ان
سے پوچھ کہ کیا رحمٰن کے سوا اور معبود مقرر کئے
ہیں کہ پوجے جائیں؟ ۝

۴۶- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

۴۶- اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور
اسکے سرداروں کی طرف بھیجا تو کہا کہ میں جہانوں کے رب کا رسول
ہوں ۝

۴۷- فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم
مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ۝

۴۷- سو وہ جب ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس
آیا تو وہ ان نشانیوں کی ہنسی اڑانے لگے ۝

۴۸- وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ

۴۸- اور جو نشانی ہم انہیں دکھاتے تھے، وہ اپنی بہن

## کیا ایک خدا ساری دُنیا کا مالک ہے؟

ف ان لوگوں کے لئے جو تعلیم سب سے زیادہ ناقابل قبول تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ ایک خدا کی پرستش کرنا چاہیئے۔ اور صرف اسی کی چوکھٹ پر جھکنا چاہیئے۔ یہ لوگ کہتے تھے۔ کہ ہم کیونکر اپنے آباء و اجداد کی تقلید چھوڑ دیں۔ اور اپنے معبودان باطل ترک کر دیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پرانے عقائد سے دست بردار ہو جائیں۔ اور ایک و تنہا خدا کو ساری دنیا کا مالک قرار دے لیں۔ فرمایا۔ یہ توحید کا عقیدہ کوئی نادر اور انوکھا عقیدہ نہیں ہے۔ بڑا پرانا عقیدہ ہے۔ تمام انبیاء اسی کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے آئے ہیں۔ سب کی زندگی کا مقصد یہی رہا ہے۔ کہ خدا سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو مولا کے آستانۂ جلال پر لا کھڑا کریں۔ اس لئے اگر تمہیں قدامت ہی سے محبت ہے۔ جب بھی پرانا عقیدہ یہی توحید ہے۔ تم کو بلا تأمل اسکو قبول کر لینا چاہیئے ۔

ف ان آیات میں یہ بتایا ہے۔ کہ صرف تم لوگ ہی حق و صداقت کے منکر نہیں ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے بھی بڑی سرکشی اور تمرد کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر اللہ نے ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا ہے۔

فرعون کو اور اس کے بڑے بڑے سرداروں کو جب حضرت موسیٰ تشریف لائے۔ اور انہوں نے ان کو اللہ کا پیغام سُنایا۔ تو وہ از راہ تحقیر ہنسنے لگے۔ انہوں نے معجزات دکھلائے۔ تو ان کو جادو اور سحر سے تعبیر کرنے لگے۔ اس پر اللہ کی غیرت جوش میں آئی اور یہ خدا کے غضب و غصہ کا شکار ہو گئے ۔

## حل لغات

يَضْحَكُونَ ۔ خندہ و تحقیر مراد ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

(دوسری نشانی) سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے اُنہیں عذاب میں پکڑا شاید وہ رجوع لائیں ○

۴۹- وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ○

۴۹- اور کہنے لگے کہ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب کو پکار جیسا اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ ہم بیشک راہ پر آئیں گے ○

۵۰- فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○

۵۰- پھر جب ہم نے اُن سے عذاب ہٹا لیا۔ تو فوراً ہی انہوں نے اپنا عہد توڑ ڈالا ○

۵۱- وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○

۵۱- اور فرعون نے اپنی قوم میں پکارا، کہا اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں؟ اور یہ نہریں میرے نیچے بہتی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں؟ ○

۵۲- اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّ لَا يَكَادُ يُبِيْنُ ○

۵۲- بلکہ میں اس شخص سے بہتر ہوں کہ وہ عزت نہیں رکھتا اور صاف نہیں بول سکتا ○

## یہ پرانا اعتراض ہے

قریش والوں نے حضور پر یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ یہ امیر اور بڑا آدمی نہیں ہے۔ اس لئے ہم ایسے صاحب دولت و ثروت لوگ کیونکر اس کی اطاعت کرسکتے ہیں۔ اس کا جواب دیا ہے۔ کہ یہ اعتراض انبیاء کے باب میں بہت پرانا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائے اور فرعون کو ایمان کی دعوت دی۔

تو اس نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ میں ارض مصر کا بادشاہ ہوں۔ جس میں نہریں رواں ہیں۔ میں اس سے بہتر ہوں۔ اور یہ میرے مقابلہ میں کہیں کم حیثیت ہے ●

## حل لغت

مَھِیْنٌ۔ ضعیف۔ ذلیل۔ کم حیثیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۳- فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ
جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ○
۵۴- فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمًا فَاسِقِينَ ○
۵۵- فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ
أَجْمَعِينَ ○
۵۶- فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ○ ع
۵۷- وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا
قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○
۵۸- وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ
إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ○
۵۹- إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ

۵۳- پھر اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے یا
اسکے ساتھ پرا باندھ کر فرشتے آتے ○
۵۴- غرض اس نے اپنی قوم کی عقل کھو دی سو انہوں نے
اس کا کہا مانا۔ بیشک وہ فاسق لوگ تھے ○
۵۵- پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے
بدلہ لیا۔ سو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ○
۵۶- پھر بنے انہیں گیا گزرا اور پچھلوں کیلئے کہاوت بنا دیا ○
۵۷- اور جب مریم کے بیٹے (مسیح) کی مثال بیان کیجاتی ہے
تب ہی تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں ○
۵۸- اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ یہ جو اس کو
مثال کے طور پر تیرے سامنے پیش کرتے ہیں تو محض جھگڑے
کے لئے پیش کیا۔ بلکہ یہ جھگڑالو لوگ ہیں ○
۵۹- وہ کیا ہے صرف ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس پر فضل کیا

ف: یعنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں۔ اور نہ یہ آثار وعلامات ہیں جن سے پہچانا جائے کہ خدا کے ہاں مقبول ہے۔ کہ اسکے آگے پیچھے فرشتے نظر آتے ہوں۔ قوم نے فرعون کے اس طرز استدلال کی تائید کی۔ اور موسیٰ کی تعلیمات سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ با وصف اس عجز و بے سر و سامانی دنیا نے حضرت موسیٰ کو سارے بنی اسرائیل کا قائد قرار دے دیا۔ اور اسکی زندگی کو فتح و اطاعت بنایا گیا۔ اور یہ فرعون اپنی مغرور قوم سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ آج وہ موسیٰ بنی اسرائیل کی شکل میں اور اپنی تعلیمات کی شکل میں زندہ ہے۔ جو دنیوی وجاہت سے محروم تھا۔ اور وہ فرعون جس کے سونے کے کنگن تھے۔ جو شاندار محلوں میں رہتا تھا۔ مردہ ہے۔

لا یکاد یبین سے مراد یا تو یہ ہے۔ کہ موسیٰ اپنے دعاوی کو واضح طور پر بیان نہیں کرتا۔ اور یہ نہیں بتلاتا۔ کہ آخر اس کی غرض و غایت کیا ہے۔ کیا وہ مصر کا بادشاہ بننا چاہتا ہے؟ قیادت و سیادت کا خواہاں ہے یا مال و دولت کا طالب ہے؟ اور کیا بنی اسرائیل کا وہ حاکم مقتدا بننا چاہتا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ بچپن کے زمانے میں ہکلاتے تھے تو اسکو یہ خیال ہو۔ کہ شاید ابتک ان میں یہ مرض موجود ہے۔ حالانکہ انہوں نے اللہ سے دعا مانگی تھی۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي کہ اے اللہ میری زبان کی گرہ کھول دے۔ اور اللہ نے فرمایا تھا۔ اُوتِیْتَ سُؤْلَکَ یٰمُوْسٰی کہ اے موسیٰ تیری دعا قبول ہے۔ کیونکہ منصب نبوت کیلئے یہ ضروری ہے کہ فصاحت لسانی سے بہرہ وافر حاصل ہو۔ اور نبی اپنے زمانے کا بہترین خطیب ہو۔

ف: حضورؐ نے جب قرآن کی آیتوں میں حضرت مسیح کا ذکر کیا۔ تو مکہ والے یہ سمجھے۔ کہ شاید انکا مطلب یہ ہے۔ کہ مسیح کی طرح انکی بھی پوجا ہو۔ اس خیال سے انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے معبود تو بہر حال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہتر ہیں۔ کیوں نہ انہی کی پرستش کی جائے؟ انکے جواب میں فرمایا انہیں محض غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور یہ محض دھوکا ہے۔ حالانکہ مسیح تو ہمارے ایک بندے تھے جنکو ہم نے نبوت کے انعام سے نوازا تھا اور بنی اسرائیل کیلئے مقتدا قرار دیا تھا اور مقام عبودیت کی تشریح و توضیح کیلئے انکا وجود تھا۔ یہ مقصود نہ تھا۔ کہ تم خواہ مخواہ اس کو غلط معنے پہنچاؤ۔

حل لغات:- اَسْوِرَةٌ۔ سونے کے کنگن۔ یہ سلطنت و تمول کی نشانی تھی۔ اِنْتَقَمْنَا۔ یعنے سزا دی۔ انتقام سے ہے جسکے معنے عربی میں ہیں ۔۔۔

یَصِدُّوْنَ۔ اظہار مسرت کرنے لگے۔ چلانے لگے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؕ۝

اور اُسے بنی اسرائیل کیلئے ایک مثال (یعنی نمونہ) ٹھہرایا ہے ۝

۶۰- وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ۝

۶۰- اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے نکالیں کہ وہ زمین میں جانشین ہوں ۝

۶۱- وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝

۶۱- اور وہ عیسیٰ تو قیامت کی نشانی ہے سو تم قیامت میں شک نہ کرو اور میرے تابع ہو جاؤ۔ یہ سیدھی راہ ہے ۝

۶۲- وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

۶۲- اور تمہیں شیطان نہ روکے بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے ۝

۶۳- وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝

۶۳- اور جب عیسیٰ روشن دلیلیں لیکر آیا تو کہا کہ بیشک میں تمہارے پاس پکی بات لایا ہوں اور اسلئے آیا ہوں کہ تمہارے لئے بعض وہ باتیں بیان کروں جن میں تم اختلاف کرتے ہو سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝

۶۴- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝

۶۴- بیشک جو ہے میرا رب ہے اور وہی تمہارا رب ہے سو تم اسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے ۝

## حضرت مسیح کی دوبارہ آمد

ف۱ اس آیت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت مسیح قرب قیامت میں تشریف لائیں گے۔ اور انکی یہ تشریف آوری قیامت کی شروط میں سے ہے۔ اس لئے تم لوگ اس میں مطلقاً شک نہ کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ اور یاد رکھو۔ کہ شیطان عقل و خرد کو اس عقیدہ سے باز رکھنے کی کوشش کریگا۔ اور کہیگا۔ کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں۔ اور قیامت کے علائم میں سے ہوں تمہیں یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور اسکی باتیں محض تمہیں گمراہ کرنے کیلئے ہیں۔ اسلئے ان پر اعتماد نہ کرو ۔

یہ واضح ہے کہ جن لوگوں کی نظریں اس وقت یورپ والوں پر ہیں۔ اور وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ سرقت اس عالم کیلئے ایک وجود زبردست خطرہ ہے اور یہی لوگ ہیں جو اوقات سے مسلح ہو کر نہ جانے کتنے قلوب پر تلوار ہیں۔ اور آج انکی وجہ سے روحانیت کے تمام نظریے پامال ہو رہے ہیں۔ انکے نزدیک ضرورت ہے۔ حضرت مسیح کی جو دنیا میں آکر انہی ہاتھوں کے ان لوگوں کو جلا دیں۔ کہ حرص و آز کی آگیں اور جسم و قالب کی آلائشیں ختم ہونی ہی مشکل کمال نہیں۔ وہ مادیت اور تمدن کے اس ہلاکت آفرین پہلو کو یکسر بدل دیں۔ اور یورپ کو روحانیت سے معمور کر دیں۔ آج یہ سفید فام قومیں گمراہی میں ڈوب گئی ہیں۔ کہ انکو پھر سے واپس لانا عام انسانوں کے بس میں نہیں۔ تبیح حالات کا اقتضاء اور زمانے کے داعیات یہ ہیں۔ کہ کوئی زبردست روحانی شخصیت مبعوث ہو اور دنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا کرے۔ جس کی وجہ سے انسانیت اپنی کھوئی ہوئی سعادتوں کو دوبارہ حاصل کرے ۔

ف۲ ان آیات میں حضرت مسیح کی پہلی بعثت کا ذکر ہے۔ کہ جب یہ تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ میں آیات و براہین کے ساتھ آیا ہوں۔ تاکہ تمہیں نسل کے عجائب بتاؤں ہوں آگاہ کروں۔ اور ان وجوہ جن سے تم نے اختلافات پیدا کر رکھے ہیں۔ انکو مٹا دوں۔ اور تقویٰ و اطاعت کے جذبات تم میں ترقی کی روح پھونک دوں۔ دیکھو اللہ ایک ہے۔ وہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ اسکی عبادت سے منہ نہ موڑو۔ اس تک پہنچنے کی سیدھی راہ یہی ہے۔ کہ توحید کے اسرار سے واقفیت حاصل کرو۔ اور اپنے تم جو آگے اس کے جلال و قدس کے اور کسی کے سامنے نہ جھکاؤ۔

حلِ لغات:- الشیطٰن۔ یعنی گمراہ کن شخص۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٥- فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝
٦٦- هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم
بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝
٦٧- الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝
٦٨- يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا
أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ۝
٦٩- الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝
٧٠- ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝
٧١- يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ
وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

٦٥- پھر جماعتوں نے اپنے درمیان اختلاف ڈال لیا سو دکھ دینے والے دن کے عذاب سے ظالموں کیلئے افسوس ہے ۝
٦٦- کیا یہ لوگ قیامت ہی کا انتظار کررہے ہیں کہ اچانک ان پر آ کھڑی ہو اور انہیں خبر بھی نہ ہو؟ ۝
٦٧- متقیوں کے سوا جتنے باہم دوست ہیں اس دن ایکدوسرے کے دشمن ہوں گے ۝
٦٨- اے میرے بندو۔ آج نہ تم پر کچھ خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے ۝
٦٩- جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے ۝
٧٠- تم اور تمہاری عورتیں جنت میں داخل ہوجاؤ کہ تمہاری عزت کیجائیگی ۝
٧١- ان پر سونے کے طباق اور آبخورے لئے پھرینگے اور وہاں وہ چیز ہوگی جسکو دل چاہے اور جس سے آنکھیں لذت پائیں،

انکی قوم نے یہ باتیں نہ سنیں۔ اور حب دستور انکو کوئی اہمیت نہ دی۔ انکار و تمرد کو شیوہ بنالیا۔ اور مسیح کی جان کے لاگو ہوگئے۔ اللہ تعالے نے فرمایا۔ یہ لوگ ظالم ہیں۔ اور عذاب الیم کے مستحق ہیں۔ یعنی قیامت میں لوگوں کی یہ حالت ہوگی۔ کہ ہر نوع کے باہمی تعلقات مودت و عقیدت منقطع ہوجائیں گے۔ بلکہ یہ ایک دوسری کی مخالفت کرینگے۔ سوائے مومنین کے ان کے دل جس طرح دنیا میں حسد و بغض کے جذبات سے پاک تھے۔ یہاں بھی پاک رہیں گے۔ انکے لئے جنت میں ہر طرح کی آسودگی مہیا ہوگی۔ اور ان کو کسی قسم کا خوف اور غم نہ ہوگا۔

## جنت اسلامی نقطۂ نگاہ سے

اسلامی نقطۂ نگاہ سے جنت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ وہ زندگی کا کامل اور جامع ترین مفہوم ہے۔ جہاں نفس کی تمام خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے جہاں وہ سب کچھ مہیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے انسان دنیا میں تگ و دو کرتا ہے۔ جہاں غم و اندوہ اور احتیاج کا نام نہیں ہوتا ہے۔ جہاں مسرت و ابتہاج کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ اور تسکین و طمانیت کی نہریں رواں ہیں جہاں مادہ اپنی پوری رعنائش کے ساتھ موجود ہے۔ اور روح اپنی ساری آرائش کے ساتھ جلوہ گر۔ جہاں انسان باہم دشمن نہیں ہوتے جہاں پورا امن و سکون ہوتا ہے۔ اور اللہ کا قرب اور اسکی خوشنودی میسر ہوتی ہے۔ جہاں ہر لحظہ اور ہر آن اسکے جلوہ ہائے گوناگوں نظر اور فکر کو نزہت بخشتے ہیں۔ اور جہاں انسان کو ظاہر و باطن کے لحاظ سے شادابیاں عطا ہوتی ہیں۔

## حل لغات

الْأَحْزَابُ ۔ گروہ ۔ حزب کی جمع ہے۔
بَغْتَةً ۔ اچانک خلاف توقع ۔ ناگاہ۔
صِحَافٍ ۔ طبق ۔ تھال پیالہ ۔ صحفۃ مفرد ہے۔
أَكْوَابٍ ۔ آبخورہ ۔ کوب کی جمع ہے۔
وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۔ اور آنکھیں لطف اندوز ہونگی۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞
اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے ○

۷۲- وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞
۷۲- یہ وہی بہشت ہے[ف۱] جسکے تم ان نیک کاموں کے بدلے جو تم کرتے تھے وارث کیے گئے ○

۷۳- لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۞
۷۳- وہاں تمہارے لئے بہت میوے ہونگے انہیں سے تم کھاؤ گے ○

۷۴- اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۞
۷۴- البتہ جو گنہگار ہیں وہ ہمیشہ دوزخ[ف۲] کے عذاب میں رہینگے ○

۷۵- لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۞
۷۵- ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائیگا اور وہ اسمیں نا امید بیٹھے ○

۷۶- وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۞
۷۶- اور ہمنے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ آپ ہی ظالم تھے ○

۷۷- وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۞
۷۷- اور پکاریں گے کہ اے مالک (دوزخ کے داروغہ) چاہیئے کہ تیرا رب ہم پر موت بھیجدے وہ کہیگا تم ہمیشہ رہنے والے ہو ○

۷۸- لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۞
۷۸- ہم تمہارے پاس سچا دین لائے ہیں لیکن تم میں بہت ہیں کہ سچی بات کو مکروہ جانتے ہیں ○

۷۹- اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۞
۷۹- کیا انہوں نے ایک بات کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو ہم بھی پختہ ارادہ کرنے والے ہیں ○

---

ف۱ جنت کے معنے اللہ کے مقام رضا کے ہیں۔ اور جب خوش ہو جائے۔ جو آسمانوں اور زمینوں کا رب اور مالک ہے۔ جس کے خزانے بے شمار اور بے حد ہیں جو بجز اپنے ارادے کے ہزار در ہزار عوالم پیدا کر سکتا ہے۔ تو پھر نعمتوں اور مسرتوں کا احاطہ کیونکر کیا جا سکتا ہے، یہ کھانے پینے کی چیزیں محض اس لئے ہیں۔ کہ وہاں کی زندگی کا کچھ اندازہ کر سکو۔ ورنہ یہ ظاہر ہے۔ کہ وہاں وہ بو قلموں نعمتیں ہیں۔ کہ جن کو دنیا کی زبانوں میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ مسرتیں ہیں جن کی تعبیر کے لئے الفاظ میسر نہیں۔ بس یوں سمجھ لیجئے۔ اُس وقت وہ خوش ہو گا۔ جو ساری کائنات کا پروردگار ہے ●

ف۲ یہ جہنم ہے۔ جو اللہ کے مقام غضب غصہ کا مظہر ہے۔ جہاں تکلیف ہے۔ دکھ ہے، سزا ہے۔ توہین ہے۔ اور زندگی کا وہ مفہوم ہے۔ جو نہایت ذلت وہ ہوتا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے۔ بدعملی کا۔ فسق و فجور کا۔ سرکشی کا اور نافرمانی اور معصیت کا ●

## حل لغات

فَاكِهَةٌ۔ وہ کھانا جو بطور نقل کے کھایا جائے۔ پھل میوہ وغیرہ ●
مُبْلِسُوْنَ۔ ابلاس سے ہے۔ یعنی مایوس ●
يٰمٰلِكُ۔ فرشتہ جہنم سے خطاب ہے ●

www.KitaboSunnat.com



۸۰- اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ
بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ○
۸۱- قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ
الْعٰبِدِیْنَ ○
۸۲- سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○
۸۳- فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا
یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ○
۸۴- وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ
اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ○
۸۵- وَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۚ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

۸۰- کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انکا بھید اور مشورہ نہیں سنتے!
کچھ نہیں اور ہمارے رسول انکے پاس لکھتے ہیں ○
۸۱- تو کہہ اگر رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتو میں اسکی سب سے پہلے
عبادت کرنے والا ہوں ○
۸۲- آسمانوں اور زمین کا رب اُن اوصاف سے پاک ہے'
جو وہ بیان کرتے ہیں ○
۸۳- سو تو انہیں چھوڑ کہ بک بک کریں اور کھیلیں۔ یہانتک کہ اپنے
اسدن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ملاقات کریں ○
۸۴- اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہے اور وہی حکمت والا
اور جاننے والا ہے ○
۸۵- اور بڑی برکت والا ہے وہ جسکی بادشاہت آسمان اور
زمین میں ہے اور ان چیزوں میں بھی جوان دونوں کے درمیان

ط ان لوگوں سے خطاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
کی جلالتِ قدر سے آگاہ نہیں ہیں۔ اور اس
کے لئے اولاد کو ثابت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ یہ باطل
غلط عقیدہ ہے۔ آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے
کہ اگر اللہ کے کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں انکار کرنے
سے کیا بنتا۔ آپ لوگ دیکھتے۔ کہ ہم سب سے پہلے
اس کی پوجا اور پرستش کرتے۔ کیونکہ ہمیں جب
اُس سے محبت ہے۔ تو ان لوگوں سے بھی قدرتاً
محبت ہوتی۔ اور جو اس کے عزیز اور رشتہ دار
ہوتے۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس کی ذات
ہر نوع کے شرک سے پاک اور بلند ہے۔
اس کا کوئی رشتہ دار نہیں۔ وہ مجرد اور بسیط

حقیقت ہے۔ آسمان کی بلندیوں سے لیکر
زمین کی پستیوں تک ہر چیز اسکے تابع اور
مسخر ہے۔ وہ عرش بریں کا مالک ہے۔ اسکو
کسی طرح کی احتیاج اور ضرورت نہیں۔ یہ
لوگ اس قسم کے خیالات کا اظہار کرکے اس
کے حضور میں گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان
کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس سرکشی کی سخت
سزا پائیں گے۔

**حل لغات:۔** اَلْعٰبِدِیْنَ۔ عبادت کرنیوالے۔
اور عبد کے معنے انکار کرنیکے بھی ہوتے ہیں۔ اس صورت
میں آیت کا ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ اگر اللہ کے کوئی بیٹا ہوتا تو
ہم ایسے اللہ کا سب سے پہلے انکار کر دیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○
۸۶- وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن
دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○
۸۷- وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ
اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○
۸۸- وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ○
۸۹- فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ
يَعْلَمُونَ ○ ع

| آیاتہا (۵۹) | (۴۴) سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) | رکوعاتہا (۳) |
|---|---|---|

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○
۱- حمٓ ○

میں ہیں اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○
۸۶- اور جن کو (اہل عرب) اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت
کا اختیار نہیں رکھتے۔ مگر وہ جنہوں نے سچی گواہی دی
اور ان کو علم بھی تھا ○
۸۷- اور البتہ اگر تو ان سے پوچھے کہ انہیں کس نے پیدا کیا؟ تو
ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ○
اور رسول کے یوں کہنے کی قسم کہ اے رب یہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان
۸۸- نہیں لاتے۔ (واقعی تقریر درست ہوئی) ○
۸۹- سو تو ان سے منہ موڑ لے اور کہہ سلام ہے عنقریب وہ
معلوم کرلیں گے ○

## (۴۴) سورہ دخان

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- حم ○

ف۱ یعنی جس خدا کی آسمانوں میں بھی پرستش ہوتی ہو اور زمین میں بھی۔ جو سینے کے بھیدوں کو جانتا ہو۔ جس کے ہر چیز تابع اور مسخر ہو۔ جو کائنات کو رد و بدلا کر دینے پر قادر ہو۔ اور اس کے متعلق کامل معلومات بھی رکھتا ہو۔ جس کے پاس سب چھوٹوں اور بڑوں کو جانا ہو۔ اور اپنے اعمال کو محاسبہ کے لئے پیش کرنا ہو۔ جس کے ہاں کسی کی سفارش نہ چلے۔ بجز ان لوگوں کے جو اہل حق و صداقت ہیں۔ اور جن کو وہ خود اجازت دے گا۔ اور جس کی وحدانیت کی گواہی فطرت انسانی دے۔ اور پکار اٹھے۔ کہ اس کے سوا اور کوئی کائنات کا خالق نہیں ہے۔ اس کو اولاد کی بھلا کیا ضرورت ہے؟ اور عزیز داری کی کیا حاجت؟ اس کی ذات کی بلندی اور رفعت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ یہ ہر چیز سے بے نیاز ہو۔ اور اپنی صفات عالیہ میں کسی دوسری شخصیت کا شریک و سہیم نہ ہو۔ خود تو فرمائیے جو ساری کائنات کا مالک اور آقا ہو۔ اس کو بیٹوں اور بیٹیوں کی کیا حاجت؟ اس کی ذات والا جلال کے سامنے سب حقیر اور عاجز ہیں اور اس کی صمدیت کے قائل اور معترف ہیں۔ تو پھر کون ہے جو اپنے کو اس کا ہم کفو اور ہمسر کہہ سکے۔

## حل لغات

وَقُلْ سَلَامٌ۔ یعنی ان لوگوں کی بے ہودگیوں کے متعلق آپ کوئی اثر نہ لیں۔ اور قطعاً ان سے بیزاری کا اعلان فرما دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲- وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

۲- واضح کتاب کی قسم ۝

۳- اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝

۳- کہ ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں اُتارا ہم ہیں ڈرانے والے ۝

۴- فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝

۴- اسی مبارک رات میں حکمت والے ہر ایک کام فیصل کیا جاتا ہے ۝

۵- اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝

۵- ہمارے پاس سے حکم ہو کر بیشک ہم ہی بھیجنے والے ہیں ۝

۶- رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

۶- تیرے رب کی مہر سے۔ وہی سننے والا جاننے والا ہے ۝

۷- رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

۷- آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا رب اگر تم کو یقین ہے ۝

۸- لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

۸- اُسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا رب ۝

۹- بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

۹- بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ۝

۱۰- فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝

۱۰- سو تو اُس دن کا انتظار کر جس دن آسمان صریح دھواں لے آئیگا ۝

## سورۃ الدخان

بعض راتوں کو بعض اوقات پر فضیلت حاصل ہے۔ اسکے ساتھ کچھ اوقات و ساعتیں خاص ہیں، اور کہیں نہیں پائی جاتیں۔ پھر جس طرح شخصیتوں کے مراتب میں تفاوت ہے حضورؐ کو وہ مقام رفیع حاصل ہے۔ جو ابد تک کسی انسان کی قسمت میں نہیں ہو سکتا اسی طرح کچھ دن اور کچھ راتیں ایسی ہیں جو برکات کی حامل ہیں۔ ان میں لیلۃ القدر کا رتبہ سب سے زیادہ ہے۔ یہ وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور انسانوں کو آخری پیغام رشد و ہدایت دیا گیا جس میں انسانی فلاح و بہبود کا پورا نقشہ ہے اور اس کے ارتقاء اور تقدم کیلئے ایک آخری پروگرام تجویز کیا گیا۔ یہ وہ رات ہے جس میں کائنات کے لئے فرائض کی تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ہر امر مہم کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس میں فرشتوں کو بتایا جاتا ہے۔ کہ ان کو سال بھر کے لئے کیا کرنا ہے یہ رات عبادت و رضوان کی رات ہے۔ اللہ سے کچھ مانگنے اور طلب کرنے کی رات ہے [illegible] کے نزدیک اس کا تعلق [illegible] لیلۃ القدر [illegible] اللہ تعالیٰ کی یاد [illegible]

چل رہا ہے۔ جو انکے نزدیک [illegible] حیثیت رکھتی ہے ۔

ف قرآن کا استدلال توحید کے متعلق یہ ہے۔ کہ وہ خدا جو احیاء و اماتت پر قادر ہے۔ جو زندگی کو موت سے بدل سکتا ہے اور موت کو زندگی کا لباس پہنا دیتا ہے وہی عبادت اور پرستش کے لائق ہے اور اسی کو تمہارے آباء پوجتے چلے آئے تمکو اس کی ذات کے متعلق شکوک و شبہات ہیں۔ تو وہ محض جہالت پر مبنی ہیں۔ ورنہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن ہی نہیں ۔

[illegible]

حل لغات۔ [illegible]



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱- يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
۱۲- رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ○
۱۳- أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ○
۱۴- ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ○
۱۵- إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ○
۱۶- يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ○
۱۷- وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ○
۱۸- أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ○
۱۹- وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُمْ

۱۱- جو لوگوں کو ڈھانپ لیگا۔ یہ دکھ دینے والا عذاب ہے ○
۱۲- اے ہمارے رب ہم سے عذاب ہٹا۔ ہم ایمان لاتے ہیں ○
۱۳- مگر انکے لئے نصیحت پکڑنا کہاں ہے اور ان کے پاس کھول کر سنانے والا رسول آچکا ○
۱۴- پھر انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور کہا کہ سکھلایا ہوا دیوانہ ہے ○
۱۵- ہم تھوڑے دنوں عذاب ہٹاتے ہیں مگر تم پھر وہی کرنے والے ہو ○
۱۶- جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں ○
۱۷- اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کو آزمایا اور ان کے پاس عزت والا رسول آیا ○
۱۸- کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کر دو۔ میں تمہارے لئے رسول امانت دار ہوں ○
۱۹- اور یہ بھی فرمایا کہ تم خدا سے سرکشی مت کرو۔ میں تمہارے

## دھوئیں کا عذاب

مکے والوں نے جب حضورؐ کے پیغام توحید کو ٹھکرایا اور انتہائی تحقیر و تذلیل کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کیا۔ تو اس وقت آپ کی زبان الہام ترجمان سے یہ کلمات بے اختیار نکل گئے۔ کہ اے اللہ ان لوگوں پر اس قحط کا عذاب نازل کر جو تو نے یوسفؑ کے زمانہ میں نازل کیا تھا۔ بس ان الفاظ کا حضورؐ کے منہ سے نکلنا تھا۔ کہ اجابت نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ آسمان نے رحمت کے دروازوں کو ان پر بند کر لیا۔ زمین خشک ہو گئی۔ اور قحط و جوع نے قریش کو آزمائش میں ڈال دیا۔ اس قدر فاقے ہونے لگے۔ کہ بھوک کے مارے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دھواں سا معلوم ہونے لگا۔ تنگی سے یہ لوگ مجبور ہو گئے۔ کہ مردار کھائیں۔ اور کتوں کے گوشت تک کو نہ چھوڑیں۔ جب صورت حالات یہ ہو گئی۔ تو اس وقت انہوں نے یہ محسوس کیا۔ کہ یہ عذاب ہے۔ اور ہماری بغاوت اور سرکشی کا نتیجہ ہے۔ اس وقت ان کو ندامت ہوئی۔ اور انہوں نے درخواست کی۔ کہ ہم پر سے عذاب دور کر دیا جائے۔ ہم حق و صداقت کو تسلیم کر لیں گے۔ اور حضورؐ کی نبوت پر ایمان لے آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ تو ہم کو معلوم ہے۔ کہ یہ عذاب سے اس وقت ضرور متاثر ہوں گے۔ مگر پھر سرکشی اور تمرد ان میں عود کر آئے گا۔ پھر آئندہ ہماری رحمت کا تقاضا ہے۔ کہ عذاب ان پر سے ختم کر دیں۔ اور دیکھیں کہ یہ کہاں تک اپنے عہد کی پاسداری کرتے ہیں۔

ان آیات میں اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ آیتیں اس وقت نازل ہوئیں۔ جب کہ یہ لوگ اپنے تمول اور دولت مندی پر فخر و غرور کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ یہ اس طرح بھوک اور افلاس سے دوچار ہوں گے۔

### حل لغات

اَلذِّکْرٰی۔ نصیحت پذیری۔
اَلْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی۔ سخت پکڑ۔ بہت بڑی گرفت۔ یوم حساب سے تعبیر ہے۔
رَھْوًا۔ سکون کی حالت میں یعنی اپنی حالت پر۔
جُنْدٌ۔ لشکر۔
عُیُوْنٍ۔ بہتے چشمے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝
۲۰- وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝
۲۱- وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝
۲۲- فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝
۲۳- فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝
۲۴- وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝
۲۵- كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝
۲۶- وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ۝
۲۷- وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ۝
۲۸- كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا

سامنے ایک واضح دلیل (اپنی نبوت کی) پیش کرتا ہوں ۝
۲۰- اور میں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں
۲۱- اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے پرے ہو جاؤ ۝
۲۲- پھر اپنے رب کو پکارا کہ یہ لوگ مجرم ہیں ۝
۲۳- (جواب ملا) سو میرے بندوں کو رات میں لے کر چل (البتہ) تمہارا پیچھا کریں گے ۝
۲۴- اور سمندر کو خشک چھوڑ جا البتہ وہ لشکر غرق ہونے والے ہیں ۝
۲۵- کتنے باغ اور چشمے وہ چھوڑ گئے ۝
۲۶- اور کھیت اور نفیس گھر ۝
۲۷- اور نعمت جس میں باتیں بناتے تھے ۝
۲۸- یوں ہی ہوا اور ہم نے ان چیزوں کا دوسرے لوگوں کو

## ایمان وکفر کی آویزش

ف ان آیات میں حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا قصہ ہے۔ کہ کیونکر ان کو فرعون ایسے ظالم و مستبد بادشاہ کے چنگل سے رہائی نصیب ہوئی۔ اس کو اپنی قوت پر ناز تھا اپنے عساکر اور فوجوں پر فخر تھا۔ اپنے محلوں اور اونچے اونچے محلوں پر فخر تھا۔ یہ بات اس کے ذہن سے بہت دور تھی کہ غریب اور مفلس و مظلوم قوم کبھی اتنے مال قدر بادشاہ کا مقابلہ کر پائے گی۔ اور اس کی مخلصی کے سامان غیب سے مہیا ہو سکیں گے۔ مگر اللہ کی طرف سے مقدر ہو چکا تھا۔ کہ ایمان و کفر کا تصادم ہو۔ افلاس اور تمول میں ٹھن جائے۔ موسیٰ اور با جبروت و سطوت شخصیت میں معرکہ آرائی ہو۔ اور فتح ہو ایمان کی۔ کامیابی کا تاج رکھا جائے۔ غریبوں اور مفلسوں کے سر پر اور کامرانی بخشی جائے ضعیف اور ناتوان موسیٰ کو۔ چنانچہ ایک رات جب فرعون اور اس کے سپاہی آسودگی اور تنعم کی نیند میں سرمست تھے۔ اللہ کی طرف سے حکم ملا۔ کہ اب ارض مصر سے چل نکلو تمہارا تعاقب کیا جائیگا۔ اور بالآخر دشمن تمہارے سامنے دریا میں غرق ہو جائیگا۔ چنانچہ بنی اسرائیل دریا کے پار ہو گئے۔ اور دریا کے پایاب ہو کر ان کے لئے راستہ بنا دیا۔

### حل لغات

فٰکِهِیْنَ۔ لطف اندوز ہونے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اٰخَرِیْنَ ○ — وارث کر دیا ○

۲۹- فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ○
۲۹- سو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مہلت نہ ملی ○

۳۰- وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ○
۳۰- اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی ○

۳۱- مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ○
۳۱- جو فرعون کی طرف سے تھی۔ بیشک وہ سرکش حد سے باہر نکلا ہوا تھا ○

۳۲- وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ○
۳۲- اور ہم نے بنی اسرائیل کو جان بوجھ کر سارے جہان کے لوگوں سے پسند کیا ○

۳۳- وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـؤٌا مُّبِيْنٌ ○
۳۳- اور ہم نے ان کو وہ معجزات دیئے جن میں صریح آزمائش تھی ○

لیکن جب فرعون کے لاؤ لشکر نے اس میں سے گزرنا چاہا۔ تو دریا جوش میں آکر زوروں سے بہنے لگا۔ عقل و خرد کے لئے یہ بات اب تک حیران کن ہے۔ کہ دریا میں یہ طرح کا انقلاب کیونکر ہوگیا۔ کہ وہ تھم گیا۔ اور اس میں بنی اسرائیل کے استقبال اور خیر مقدم کے لئے جگہ بن گئی۔ مگر ایمانی اس کو یُوں حل کر لیتا ہے۔ کہ وہ خدا جس نے چٹانوں میں سے پانی کے چشمے جاری کئے ہیں۔ جس نے زمین میں سے سوتے پیدا کئے۔ جس نے پانی کو یہ روانی بخشی۔ اس میں یہ استطاعت بھی ہے۔ کہ وہ دریا کو روک دے۔ پانی کی روانی اس سے چھین لے۔ اور اُنچے پشتوں کے لئے پانی میں آنے جانے کے لئے دروازے پیدا کر دے۔ وہ ان چیزوں کو نہایت آسانی کے ساتھ کر سکتا ہے۔ وہ خود یہ قانون اور ضابطہ ہے۔ وہ چاہے تو لوہے کی نرمی روا کر دے۔ اور پانی میں پتھر ایسی صلابت پیدا کر دے اور چاہے تو آسمان کی بلندیوں کو زمین کی پستیوں سے بدل دے۔ اور فرش زمین کو عرش تک بلند کر دے۔

فرمایا۔ یہ فرعون جب غرق ہوا ہے۔ تو اُس وقت نہ تو آسمان نے غم کا اظہار کیا۔ اور نہ زمین روئی۔ اور نہ اُن کو مہلت دی گئی۔ اس طرح ہم نے ان لوگوں کو کامل آزادی اور استقلال کی نعمت سے بہرہ مند کیا۔

### حلِ لغات

بَلٰٓؤٌا ۔ آزمائش ۔ امتحان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۴۔ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ○

۳۴۔ یہ لوگ کہتے ہیں ○

۳۵۔ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ○

۳۵۔ کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ صرف ہماری یہی پہلی موت ہے اور ہمیں پھر اٹھنا نہیں ○

۳۶۔ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

۳۶۔ سو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لا موجود کرو ○

۳۷۔ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ○

۳۷۔ بھلا یہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور جو ان سے پہلے ہو گزرے کہ ہم نے انہیں ہلاک کیا بے شک وہ لوگ گنہگار تھے ○

۳۸۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ○

۳۸۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان میں ہے اس کو کھیل نہیں بنایا ○

۳۹۔ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

۳۹۔ ہم نے تو ان کو ٹھیک کام پر پیدا کیا ہے۔ لیکن ان میں بہت لوگ نہیں جانتے ○

۴۰۔ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ○

۴۰۔ بیشک ان سب کا وعدہ فیصلے کا دن ہے ○

## ہم نے کائنات کو بلا مقصد نہیں پیدا کیا

مادیت کا نظریہ ہے۔ کہ یہ کارگاہ حیات کا نتیجہ ہے۔ محض بخت و اتفاق کا اور مجازفہ و تخمین کا۔ یہ عالم حیات یونہی بلا کسی غرض اور غائیت کے پیدا کر دیا گیا ہے۔ یا پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس کی تخلیق میں کسی اخلاقی نصب العین کو کوئی دخل نہیں۔ قرآن حکیم اس نظریہ کی مخالفت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو محض لعب و عبث کے طور پر نہیں پیدا کیا ہے۔ کہ اس کا کچھ مقصد بھی نہ ہو۔ بلکہ ان کے بنانے میں حکمت ضرور ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ زندگی کی تکمیل ہو۔ اور انسان کو مواقع دیئے جائیں۔ کہ وہ آخرت کے لئے تیاری کرے۔ اور اپنی روح میں اتنی قوت اور بالیدگی پیدا کرے۔ کہ اس کو اللہ کا قرب حاصل ہو۔ اس ضمن میں یہ واضح رہے۔ کہ غرض اور مقصد کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ کو کائنات کے پیدا کرنے سے اپنی ذات کی تکمیل منظور ہے۔ اور اس نے اس لئے انسان کو منصۂ شہود پر جلوہ گر کیا ہے۔ کہ اس سے اس کا کوئی اپنا مطلب نکلتا ہے۔ اور ایک یہ کہ جہاں تک اس عالم پر غور کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ انسان کو جو اتنی نعمتوں سے نوازا گیا ہے۔ تو آخر فاطر السموات کی طرف سے کچھ مطالبہ ہونا چاہئے۔ جس کی تکمیل خود اس کے لئے مفید ہو۔ ورنہ اتنا بڑا آسمان پیدا کرنا بے کار ہے۔ یہ عریض اور وسیع زمین جو انسان کے پاؤں تلے بچھا دی گئی ہے۔ بے سود ہوگی۔ اور یہ نجوم و کواکب جو اس کے لئے سرگرداں ہیں۔ بے معنے ہوں گے۔ ذرا غور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غرض اور مقصد کی یہ دوسری تعبیر صحیح ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ معلل بالاغراض نہیں ہے۔ ان کو اپنی ذات کی بڑائی و رفعت کے لئے اس ساری کائنات میں کسی چیز کی بھی احتیاج نہیں۔ یہ سب کچھ اگر فنا ہو جائے۔ اور مٹ جائے۔ تو اس کی عظمت اور جلالت قدر میں کوئی کمی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اپنی ذات میں بہمہ وجوہ کامل اور لائق ستائش ہے۔ پیرایۂ ان آیتوں کا مفہوم یہ ہے۔ کہ انسان دنیا پر اس نقطۂ نظر سے غور کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں اس کو پیدا کیا۔ اور اس کو بنی آدم سے کیا توقعات ہیں؟ کیونکہ ایک دن مقرر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۱- يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝
۴۱- جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُنہیں مدد ملے گی ۝

۴۲- إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝
۴۲- مگر جس پر اللہ نے رحم کیا بے شک وہی ہے غالب مہربان ۝

۴۳- إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝
۴۳- کچھ شک نہیں کہ تھوہر کا درخت ۝

۴۴- طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝
۴۴- گنہگار کا کھانا ہے ۝

۴۵- كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝
۴۵- پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے ۝

۴۶- كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝
۴۶- جیسے کھولتا پانی ۝

۴۷- خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝
۴۷- پکڑو اس آدمی کو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ ۝

۴۸- ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝
۴۸- پھر اس کے سر پر پانی کا عذاب ڈال دو ۝

۴۹- ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝
۴۹- مزا چکھ تو ہی بڑا عزت والا سردار ہے ۝

۵۰- إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ۝
۵۰- بیشک یہ وہی ہے جس میں تم شک کرتے تھے ۝

جب سب لوگ اس کے حضور میں بھیج کئے جائیں گے۔ اور ان سب سے پوچھا جائے گا۔ کہ انہوں نے نفیس حیات کو کس حد تک مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کہ انہوں نے عمر عزیز کے لمحات گرانقدر کن مشاغل میں صرف کئے ہیں۔ پھر اعمال کے اعتبار سے وہاں دو ہی جگہیں ہیں۔ دوزخ جہاں بدعمل لوگ جائیں گے۔ اور جنت جہاں اہل اور صالح لوگ سکونت رکھیں گے۔ اب سوچنا یہ ہے۔ کہ تم اپنے لئے کس مقام کو پسند کرتے ہو۔ جہنم کو جو مقام غضب و غصہ ہے۔ جہاں تھوہر کھانے کو ملے گا۔ یا جنت کو جو جائے رحمت اور رافت ہے۔ جہاں زندگی کے تمام تکلفات مہیا ہوں گے۔

## حل لغات

کالمہل۔ تیل کی تلچھٹ کی طرح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۱- إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ○
۵۲- فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○
۵۳- يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ○
۵۴- كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ○
۵۵- يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ○
۵۶- لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○
۵۷- فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○
۵۸- فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○

۵۱- بےشک متقی چین کی جگہ میں ہوں گے ○
۵۲- باغوں اور چشموں میں ○
۵۳- باریک اور گاڑھے ریشم کی پوشاک پہنیں گے۔ ایک دوسرے کی طرف منہ کئے ہوں گے ○
۵۴- اسی طرح ہوگا اور گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ان سے بیاہ دیں گے ○
۵۵- ہر ایک میوہ خاطر جمعی سے وہاں منگوا لیں گے ○
۵۶- وہاں سوائے اس موت کے جو پہلے مر چکے اور موت نہ چکھیں گے اور انہیں عذاب جہنم سے اللہ نے بچا لیا ○
۵۷- یہ تیرے رب کا فضل ہے۔ یہی بڑی مراد ملنی ہے ○
۵۸- سو ہم نے یہ قرآن تیری بولی میں آسان کر دیا۔ شاید وہ نصیحت قبول کریں ○

## قرآن کیونکر سہل اور آسان ہے

اس آیت میں ایک نہایت ہی لطیف انداز میں یہ بتایا ہے۔ کہ قرآن حکیم کو ہم نے سہل اور آسان قرار دیا ہے۔ تو تیری تشریحات کے ساتھ اور تیری بیان کردہ تفصیلات کی وجہ سے، یعنی اگر درمیان میں تیرا وجود نہ رہے۔ رموز و اسرار کی عقدہ کشائی کے لئے تیری زبان فیض ترجمان نہ موجود ہو۔ تو پھر محض عربی ادب کے بھروسہ پر اس کو سمجھنا اور اس کے معارف و نکات تک رسائی حاصل کر لینا سخت دشوار ہے۔ اس کی تعلیمات سے صحیح معنوں میں تذکیر اور عبرت پذیری اسی وقت ممکن ہے۔ جب مشکوٰۃ نبوت کی روشنی سے دل و دیدہ منور ہوں۔ اور جب کہ یہ دیکھا جائے۔ کہ اللہ کے پیغمبر اور کلام الٰہی کے اولین مخاطب نے اس کو کیونکر سمجھا ہے؟ یہ بات کس درجہ بعید از عقل اور محال ہے کہ ایک کتاب کو اس کے ماحول سے قطع نظر کرکے اور اس کو پیش کرنے والے کی توضیحات سے بے نیاز ہو کر سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ یہ درست ہے کہ یہ صحیفہ رشد و ہدایت بدرجہ غایت سہل اور آسان ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ اس کو سمجھنے کے لئے ضروری شروط اور لوازم کی بھی احتیاج نہیں۔ آسان سے آسان کتاب کو بھی اگر آپ اس کی ضروری شرائط سے الگ کر لیں گے۔ تو وہ چیستان ہو کر رہ جائے گی پھر قرآن سے یہ کیونکر توقع رکھتے ہو۔ کہ اس کو عصر نبوی کی روایات سے بالکل جدا کرکے محض لغت کی رو سے آپ سمجھ سکیں گے۔ جس کو بہت بعد میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے جن لوگوں نے حدیث کا انکار کیا ہے۔ اور پیغمبر کو یہ حق نہیں دیا۔ کہ وہ ہم کو اللہ کا پیغام تفصیل کے ساتھ سنائیں۔ وہ اختلاف و تشتت کی سخت الجھنوں میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور معروف و متعین باتوں میں بھی، عام مسلمانوں سے اختلاف کرنے لگے ہیں۔ بلکہ خود آپس میں ان مسائل کا کوئی تصفیہ نہیں کر سکے۔ جن کا تعلق دین کی اولیات سے ہے ◆

### حل لغات:

سندس۔ نازک اور لطیف ریشم ◆
استبرق۔ دبیز ریشم ◆
وزوجنٰھم بحور عین۔ یعنی گوری گوری بڑی آنکھوں والی حوریں، ان سے نکاح میں دیدی جائیں گی ◆
بلسانک۔ یعنی تیری زبان کی تشریحات کی مدد سے ◆

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۹- فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ۝

۵۹- اب تو بھی راہ دیکھ اور وہ بھی راہ دیکھتے ہیں ۝

| آیاتہا (۳۷) | (۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵) | رکوعاتہا (۴) |
|---|---|---|

## (۴۵) سورۂ جاثیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- حٰمٓ ۝

۱- حٰم ۝

۲- تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝

۲- اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو غالب حکمت والا ہے ۝

۳- إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

۳- بیشک آسمانوں اور زمین میں مومنوں کیلئے نشانیاں ہیں ۝

۴- وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

۴- اور تمہاری پیدائش میں اور جتنے جانور وہ بکھیرتا ہے۔ ان میں یقین کرنیوالوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝

۵- وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

۵- اور رات دن کے بدلنے میں اور جو اللہ نے آسمان سے رزق اتارا۔ پھر اس سے زمین کو، اسکے مرگئے پیچھے جلایا اس میں اور ہواؤں کے پھرنے میں عقل مند لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝

## سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

ف۱ قرآن کتاب فطرت ہے۔ اس لئے یہ اپنی تصدیق میں صحیفہ قدرت کو پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تم سب کائنات کو عمیق نگاہوں سے دیکھو گے۔ اور آسمانوں اور زمین کے متعلق وقت نظر سے مطالعہ کروگے اور خود اپنی ذات کے متعلق سوچو گے۔ اور علم الحیوانات کو حاصل کروگے۔ تو تمہیں اس کی صداقت میں بہت دلائل مل جائیں گے۔ تمہیں یہ نظر آئے گا۔ کہ لیل و نہار کے ردّ و بدل میں اور ہم الریاح میں خصوصیت کے ساتھ غور و فکر سے کام لو۔ یہ سب مظاہر قدرت اپنے اندر عقل و ایقان کا بہرہ وافر رکھتے ہیں۔ قرآن کو علوم طبعی کے ارتقاء میں نہ صرف کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ بلکہ قرآن کی خواہش ہے۔ کہ لوگ ان علوم میں بیش از بیش ترقی کرینگے۔ مذہب کے حقائق زیادہ روشنی میں آتے جائیں گے ۔

## حل لغت

فارتقب۔ پس انتظار کیجئے۔ ارتقاب سے ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٦- تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝
٧- وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝
٨- يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ
مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
٩- وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨاتَّخَذَهَا
هُزُوًا ۗ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
١٠- مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ
عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـــًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ۝

٦- یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنہیں ہم ٹھیک ٹھیک تجھے پڑھ کر سناتے ہیں پھر یہ لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے ○
٧- ہر جھوٹے گنہگار کے لئے خرابی ہے ○
٨- کہ اللہ کی آیتیں جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں سنتا ہے پھر تکبر سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں سو تو اسے دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا ○
٩- اور جب ہماری آیتوں میں سے کوئی شے معلوم کرتا ہے تو اسے ٹھٹھے میں اڑاتا ہے ایسوں ہی کیلئے ذلت کا عذاب ہے ○
١٠- ان کے پرے جہنم ہے اور جو انہوں نے کمایا ان کے کچھ کام نہ آئے گا، اور نہ وہ کام آئیں گے جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے کارساز ٹھہرایا تھا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ○ ف١

## قرآن صحیفہ رشد و ہدایت ہے

ف١ نضر بن حارث ایک شخص تھا جس کو حضورؐ سے سخت عداوت تھی۔ یہ عجمی قصے اور افسانے خرید لاتا۔ اور جب حضورؐ لوگوں کو قرآن سناتے، تو وہ کہانیاں لے بیٹھتا۔ اور لوگوں سے کہتا۔ کہ قرآن سے تو یہی داستانیں دلچسپ ہیں۔ ان کو سنو، اور قرآن کی طرف توجہ نہ کرو۔ اس کا خیال تھا۔ کہ یہ قرآن کی مؤثریت کا جواب ہے۔ ان آیات میں اسی قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہے۔ کہ جو جھوٹے قصے سنتے ہیں۔ اور لوگوں کو جھوٹی اور بے سروپا کہانیاں سناتے ہیں۔ قرآن کی آیتوں کو بوجہ کبر و غرور سنی ان سنی کر دیتے ہیں۔ اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ ان لوگوں کے لئے خدا کے ہاں دردناک عذاب ہے۔ جو ان کے لئے نہایت درجہ رسوائی ہے۔ جو اپنی کیفیات کے لحاظ سے عظیم ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ جن لوگوں پر کہ ان کو اعتماد ہے۔ کہ وہ وہاں ان کی نجات اور خلاصی کا باعث ہوں گے۔ وہ وہاں ان سے قطعی بیزاری کا اظہار کریں گے یا ان کے ساتھ جہنم میں مبتلائے عذاب ہوں گے۔ یہ قرآن ہی صحیفہ رشد و ہدایت ہے۔ یہ زندگی کا پورا پروگرام ہے۔ اس میں تمام انسانی مشکلات کو سلجھایا گیا ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ ہر زمانے کے لوگ اس کو اپنا دستور العمل قرار دیں۔ اس لئے جو شخص اس کا انکار کرتا ہے۔ وہ صرف ایک کتاب کا انکار نہیں کرتا۔ بلکہ ایک نظام حیات کی مخالفت کرتا ہے۔ جو خیر و صلاح کا نظام ہے۔ اور ایک صحیح لائحہ عمل کو ماننے سے انکار کرتا ہے۔ جس پر سعادت انسانی کا انحصار ہے۔ اس لئے یہ پوری انسانیت کا دشمن ہے۔ اور پوری حیثیت اجتماعیہ کا مخالف۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ مجرم اس قابل ہے۔ کہ اس پر شدید ترین سزا دی جائے۔

## حل لغات

**بَعْدَ اللّٰهِ**۔ مضاف محذوف ہے۔ یعنے اللہ کی توضیحات کے بعد۔
**اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ**۔ دروغ گو۔
**يُصِرُّ**۔ اصرار سے ہے۔ یعنی جاننے کے باوجود گناہ پر جما رہنا اڑا رہنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱- هٰذَا هُدًىۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

۱۱- یہ ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہوئے اُنکے لئے سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہے ۝

۱۲- اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

۱۲- اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کیا۔ تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (روزگار) تلاش کرو۔ اور شاید کہ تم شکر کرو ۝

۱۳- وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

۱۳- اور اسی نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ بیشک اس میں دھیان کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝

۱۴- قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

۱۴- تو ایمانداروں کو کہہ کہ جو لوگ اللہ کے دنوں کی اُمید نہیں رکھتے ان کو معاف کریں۔ تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کے موافق سزا دے ۝

۱۵- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ

۱۵- جس نے نیک کام کیا تو اپنے ہی لئے ہے اور جس نے بدی کی تو اسکا

## قرآن کا عقلمندوں سے خطاب ہے

ف قرآن حکیم ایک ایسی کتاب ہے۔ جو اپنے لئے اُن لوگوں کو منتخب کرتی ہے۔ جو صاحب غور و فکر ہیں۔ وہ ان کو دعوت دیتی ہے۔ جو مظاہر کائنات پر فکر و تدبیر کی تقریبیں و دعائیں۔ اور دیکھیں۔ کہ کہاں تک اسلامی حقائق فطرت کے مطابق اور موافق ہیں۔

فرمایا۔ کہ تم جن لوگوں کی پرستش کرتے ہو۔ وہ قطعاً اس احترام کی اہلیت نہیں رکھتے۔ پوجا کے لائق وہ ذات ہے جس نے تم کو تسخیر بحر کے علوم سے بہرہ ور کیا ہے۔ جنکی وجہ سے تم سمندر کے سینہ پر کشتیاں اور جہاز چلاتے ہو۔ اور اللہ کے فضل اور اسکی رحمت کی تلاش میں کہاں سے کہاں نکل جاتے ہو۔ اور وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے۔ کیا ان حقائق میں تمہارے لئے فکر و تدبر کا سامان نہیں؟

ف منافقین میں کچھ ایسے ذلیل لوگ تھے۔ جن میں یہ جرأت تو نہ تھی۔ کہ اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیں۔ مگر محض تسکین نفس کے لئے وہ مسلمانوں کو گالیاں دے کر دل کے پھپھولے پھوڑ لیتے۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ان کے بلند اخلاق کے نام پر کہا ہے۔ کہ وہ ان حقیر اور غیر مہذب حرکات کو بالکل ناقابل اعتناء سمجھیں۔ اور قطعاً ان سے تعرض نہ کریں۔

## حل لغت

مِنْ فَضْلِهٖ۔ مال و دولت کو اس سے تعبیر کیا ہے۔ تاکہ مسلمان ازدیاد و جاہلیت اسکے حصول میں کوتاہی نہ کریں۔

اَيَّامَ اللّٰهِ۔ خدا کے وہ دن جن میں وہ مجرموں کو سزا دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ○

وبال، اسی پر ہے۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹو گے ○

۱۶- وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ○

۱۶- اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت دی اور اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ اور تمام جہانوں پر انہیں فضیلت ف بخشی ○

۱۷- وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○

۱۷- اور دین کے بارہ میں ہم نے انہیں روشن دلائل دیئے، پھر پھوٹ جو ڈالی تو علم آنے کے بعد آپس کے حسد سے ڈالی۔ بےشک تیرا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا۔ جس بارہ میں کہ وہ اختلاف کرتے تھے ○

۱۸- ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ

۱۸- پھر ہم نے تجھے دین کی ایک شریعت پر کر دیا۔ تو تو اسی شریعت (یعنی) راستے کا تابع رہ، اور

## بنی اسرائیل پر انعامات

ف اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ہر طرح کی نعمتوں سے مشرف فرمایا تھا۔ انہیں تورات دی۔ خاص فقہ اور فصل خصومات کی قابلیت بخشی۔ اور نبوت کے فیض عمومی کو ان میں جاری رکھا۔ فراغت کے مال و دولت کا ان کو وارث بنایا۔ اور من و سلویٰ ایسی لطیف چیزیں بلا محنت اور بغیر طلب کے ان کو دیں۔ اور اس زمانے کے لوگوں پر ان کو فضیلت دی۔ اور پھر اصل دین اور نفس شریعت سے ان کو آگاہ کیا۔ ان کو بتایا۔ کہ جہاں پہ صداقتیں پائی جاویں تم تسلیم کرو۔ اور بغیر ادنیٰ تامل اور جھجک کے اللہ کے پیغام کے سامنے جھک جاؤ۔ مگر ہوا یہ کہ جب حضور تشریف لائے۔ اور آپ نے شریعت موسوی کی تکمیل کی۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نبوت کے دروازوں کو بند کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ میں وہی روح لے کر آیا ہوں۔ جو سابقہ قوموں اور نسل کے لئے باعث حیات ثابت ہوئی۔ میرے پاس وہی قانون اور فقہ ہے۔ جو صحف انبیاء میں مذکور ہے۔ بجز آخری تفصیلات کے ساتھ۔ تم لوگ اللہ کے انداز بیان سے واقف ہو۔ اس لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ مجھ پر ایمان لانے میں سبقت کرو۔ اور اپنی پاک نفسی اور مذہب شناسی کا ثبوت دو۔ اور اللہ کی نعمتوں کا عملاً شکر ادا کرو۔ تو انہوں نے محض بغض اور حسد میں کہ حضور نے یہ باتیں کیوں کہی ہیں۔ انکار کر دیا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ نبوت محض بنی اسرائیل سے متعلق ہے۔ اور بنی اسمٰعیل کو یہ استحقاق نہیں ہے۔ کہ وہ اس منصب جلیل کے حامل ہو سکیں۔ فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن بتائیں گے۔ کہ تمہارے مزعومات غلط تھے۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب تھا۔ جس کے ماننے والے آج میرے انعامات کے وارث ہیں ۔

## حل لغات

اَلْحُکْمَ۔ حکمت۔ علم۔ معاملات میں قطع عداوت کا سلیقہ۔

مِنَ الْاَمْرِ۔ یعنی تفصیلی دین۔ اور اصل دین۔

شَرِیْعَۃٍ۔ اسلوب۔ جادہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَا يَعْلَمُوْنَ ○
۱۹- اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ
وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○
۲۰- هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○
۲۱- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ
سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○
۲۲- وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ
لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

نادانوں کی خواہشوں پر نہ چل ○
۱۹- وہ اللہ کے سامنے تیرے کچھ کام نہ آئیں گے اور ظالم لوگ
آپس میں بعض بعض کے دوست ہیں۔ اور اللہ متقیوں کا
دوست ہے ○
۲۰- یہ لوگوں کیلئے سوجھ کی باتیں اور یقین کرنے والوں
کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ○
۲۱- وہ جنہوں نے برائیاں کمائی ہیں کیا ایسے سمجھتے ہیں۔
کہ ہم انہیں ان کے برابر کر دیں گے۔ جو ایمان لائے اور
انہوں نے نیک کام کئے۔ ان سب کا مرنا جینا ایک سا ہوگا!
برے دعوے ہیں جو وہ کرتے ہیں ○
۲۲- اور خدا نے آسمانوں اور زمین کو جیسا چاہیے پیدا کیا اور تاکہ
ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

## پیغمبر تابع عوام نہیں ہوتا!

ف حضورؐ کو بتلایا ہے۔ کہ آپ شریعت موسوی کی آخری کڑی ہیں۔ اور اصل دین اور معین امر کے حامل ہیں۔ اس لئے یہ جاہل اور حقائق مذہب سے ناآشنا لوگ آپ سے یہ توقع نہ رکھیں۔ کہ آپ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے۔ کیونکہ پیغمبر کا یہ منصب نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کے جذبات کو ٹٹولے۔ اور ان کے خیالات وافکار کی اطاعت کرے۔ وہ لوگوں کے رجحانات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتا۔ وہ حق وصداقت کی تعلیم دیتا ہے۔ کامل راہنما ہوتا ہے۔ لوگوں کے پیچھے پیچھے نہیں دوڑتا۔ اور دنیا والوں سے بالکل بے نیاز ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا پیغام خالصتاً اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی شخص کی یا کسی شخصی تقریر کو احترام کی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہ یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اس کی تعلیمات عوام کے لئے قابل پذیرائی ہوں۔

ف قرآن کی ایک حیثیت یہ ہے۔ کہ اس میں ہر انسان کے لئے بلا لحاظ دین اور بلا تفریق مذہب عقل و دانش کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ اور دوسری حیثیت یہ ہے کہ جو لوگ کا بلا اس کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں زندگی کے تمام شعبوں پر مشتمل ہدایت اور راہنمائی ہے۔ اور ایسے ذرائع ووسائل کا ذکر ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔

## حل لغت

اِجْتَرَحُوا۔ اجتراح سے ہے۔ جس کے معنے اکتساب کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳ - اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ
اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ
وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ
یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

۲۳ - بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھہرا لیا اور
جانتا بوجھتا اللہ نے اُسے گمراہ کیا اور اسکے کان اور دل پر مُہر
لگائی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈالا پس اللہ کے بعد کون ہے کہ اُسے
ہدایت کرے؟ پھر کیا تم سوچتے نہیں؟ ○

۲۴ - وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ
وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ○

۲۴ - اور کہتے ہیں کہ اور زندگی نہیں ہے صرف ہماری یہی دُنیا
کی زندگی ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں سوائے زمانے کے اور
کوئی نہیں مارتا اور انکو اس کی بھی کچھ خبر نہیں نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں ○

۲۵ - وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا
كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

۲۵ - اور جب اُنکے سامنے ہماری کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو
اُن کا یہی جھگڑا ہوتا ہے کہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے
باپ دادوں کو لے آؤ ○

۲۶ - قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ

۲۶ - تو کہہ اللہ تمہیں جلاتا ہے، پھر تمہیں مارتا ہے۔ پھر تمہیں

## خطرناک روگ

ق روحانی طور پر سب سے بڑا مرض اور سب سے زیادہ خطرناک بیماری اعجاب نفس اور غرور ہے۔ جس کی وجہ سے انسان اللہ کے احکام کو بھی عزت و احترام کی نگاہوں سے نہیں دیکھتا۔ اور یہ سمجھتا ہے۔ کہ میرا محدود دماغ اس قابل ہے کہ تمام مصالح و حِکم کا بیک وقت احاطہ کر سکے۔ اور مجھ کو کسی اور کی ہدایات کی قطعاً ضرورت نہیں۔ میں خود دانا اور سمجھ دار ہوں۔ معاملات میں بصیرت تامہ رکھتا ہوں۔ اور خیر و شر میں جو فرق ہے۔ اُسکو خوب محسوس کرتا ہوں۔ اس لئے مذہب اور دین اگر میرے عندیے کے مطابق ہے۔ تو درست ہے۔ اور اگر میرے عندیے میں اس میں توافق نہیں ہے۔ تو پھر وہ درست نہیں۔ کیونکہ میرے افکار و تصورات میں تطبیق و تحقیق کی پوری استعداد موجود ہے۔ اس میں کسی غلطی کا امکان نہیں۔ ماننے والوں کی بالکل یہی ذہنیت تھی۔ اور اسی روحانی روگ میں مبتلا تھے۔ کہ جا رہے خرافات دینی ہی قرین عقل و دانش ہیں۔ یہ اپنی خواہشات اور خیالات کو انہوں نے خدا سمجھ رکھا تھا اور ان کا احترام اسی طرح کرتے تھے جس طرح خدا کے احکام کا احترام کیا جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ یہ لوگ باوجود جاننے اور علم رکھنے کے بھی گمراہ ہیں۔ کیونکہ ذہنی و کبر و غرور یہ حق کی ماننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ اور دراصل اس کے شقاوت مادہ ہیں۔

کہ اگر کچھ شبہ پائیں۔ تو اس کو دل میں جگہ دیں۔ یہ عمداً آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ تاکہ واقعات اور حالات کی زندہ شہادت اور گواہی انکو ایمان و ایقان پر مجبور نہ کرے۔ اور جب مریض اس منزل پر پہنچ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ توفیق ہدایت چھین لے۔ تو پھر صحت کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔

ق یہ انکے ملحدانہ عقائد کی تشریح ہے۔ کہ ان میں سے بعض لوگ خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کا نظریہ ہے کہ سوائے مادی تغیرات کے اور دنیا میں کسی چیز کا وجود نہیں۔ یہ زندگی یونہی ایک ہے۔ اسکے بعد کا حساب و مکافات کا اصول ناقابل فہم ہے۔ اور ہماری موت و حیات میں صرف زمانہ اثرانداز ہے۔

(ربانی صفحہ ۱۹۸ جلد ۲)

## حل لغات

اَضَلَّهُ اللّٰهُ - یعنی اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے اُس سے توفیق ہدایت چھین لی۔

خَتَمَ - مُہر کر دی۔ یہ تعبیر ہے۔ سامعہ و قلب کی اس کیفیت سے جس کے بعد انہیں قبولیت کی استعداد باقی نہیں رہتی۔

غِشٰوَةً - حجاب کبر و غرور۔ اَلدَّهْرُ - زمانہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

قیامت کے دن جس میں شبہ نہیں جمع کریگا۔ لیکن
اکثر آدمی نہیں جانتے ۝

٢٧- وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَوْمَ تَقُومُ
السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝

٢٧- اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور
جسدن قیامت قائم ہوگی اسدن جھوٹے خراب ہونگے ۝

٢٨- وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ
إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝

٢٨- اور تو ہر امت کو زانو پر بیٹھا دیکھے گا۔ ہر امت اپنی کتاب
کی طرف بلائی جائے گی۔ جیسا تم کرتے تھے۔ آج
بدلہ پاؤ گے ۝

٢٩- هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ
إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝

٢٩- یہ ہماری کتاب ہے۔ تم پر سچ بولتی
ہے۔ جو کچھ تم کرتے تھے لکھواتے جاتے
تھے ۝

٣٠- فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

٣٠- سو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ١١٩٧۔ فرمایا۔ کہ ان عقائد کے لئے یہ کسی علمی ثبوت کو پیش نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس دہریت کے لئے کوئی دلیل موجود نہیں۔ یہ محض حقائق کے ساتھ ایک نوع کا سوء ظن ہے۔ اور تخمین و قیاس ہے۔ جہاں تک دلائل کا تعلق ہے۔ ایک رب کائنات کو تسلیم کیا جائے۔ جو اس کارگاہ عظیم کو اپنی حکمتوں اور قاعدوں کی بناء پر چلا رہا ہے ؀

ف٣ یعنی جب ان کے سامنے حشر و نشر کی کیفیات سے متعلق دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو جب مانیں گے۔ جب ہمارے سامنے آباؤ اجداد آ کر کھڑے ہو جائیں۔ اور وہ شاہد ہوں کہ اس عقیدے کی صداقت پر گواہی دیں۔ فرمایا۔ کیا زندگی اور موت کا ردوبدل تم روزانہ ملاحظہ نہیں کرتے۔ کیا یہ نہیں دیکھتے۔ کہ کروڑوں انسان ہر روز کتم عدم سے عالم وجود میں آتے ہیں۔ اور لاکھوں زندگی کی دنیا سے موت کی دنیا میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ کیا اس بات کا بین ثبوت نہیں۔ کہ سب لوگوں کو اسی طرح ایک وقت زندہ ہونا ہے۔ اور خدا کے حضور میں اپنے اعمال کا حساب پیش کرنا ہے ؀

(حاشیہ صفحہ ھذا)

## کامیابی کا اصلی مفہوم

ف١ قرآن حکیم منکرین کے مدہوش لوگوں کو کہتا ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں کہ تمہاری دولت مندی ہمیشہ تمہارا ساتھ دے۔ اور تم اپنی بداعمالیوں پر نازاں فخر کرتے رہو۔ بلکہ ایک وقت آئے گا۔ جب تم نہایت تضرع والحاح کے ساتھ زانو کے بل گر پڑو گے۔ اور اپنے نامۂ اعمال کو دیکھو گے۔ اس وقت تم سے کہا جائے گا۔ کہ آج مکافات کا دن ہے۔ آج تم سے تمہاری مدہوشیوں اور غفلتوں کا انتقام لیا جائے گا۔ آج تم کو بتایا جائے گا۔ کہ غرور و نخوت کا انجام کیا ہے۔ یہ نامۂ اعمال اور صحیفۂ کردار ہوگا۔ اور ایک ایک کر کے تمہارے گناہوں کو شمار کرتا جائے گا ؀

## حل لغات

جاثیۃ ۔ زانو کے بل ؀

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهٖ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

کرے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کریگا۔ یہ جو ہے یہی بڑی مراد ملنی ہے ۝

۳۱- وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

۳۱- اور جو منکر ہوئے ان سے کہا جائیگا، کہ کیا تم پر ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں۔ پھر تم نے تکبر کیا اور تم گنہگار لوگ ہو رہے ؟ ۝

۳۲- وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝

۳۲- اور جب کہا گیا کہ اللہ کا وعدہ سچ ہے اور قیامت جو ہے اس میں شک نہیں تو تم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہوتی ہے ہم ایک ضعیف سا گمان کرسکتے ہیں۔ اور ہمیں تعین نہیں آتا ۝

۳۳- وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

۳۳- اور جو کام انہوں نے کئے تھے۔ اس کی برائیاں ان پر ظاہر ہوں گی۔ اور جس پر

ف اُس وقت اللہ کے وہ بندے جنہوں نے دنیا میں ایمان کی دولت کو پایا تھا۔ اور ایقان و تسکین نفس کی نعمتوں سے جھولیوں کو بھر لیا تھا۔ ان کو اللہ کی رحمتوں اور بخششوں کے سایہ تلے تصور کریں گے۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا۔ کہ غور سے دیکھو، کھلی اور واضح کامیابی یہ ہے۔ جو ان سعید روحوں کے حصہ میں آئی ہے۔ اور محروم لوگوں سے صاف صاف کہہ دیا جائے گا۔ کہ آج تمہارے لئے کوئی آسودگی نہیں۔ کیا تمہارے پاس ہمارا پیغام نہیں پہنچا تھا۔ اور تم نے متکبرانہ اس کو ٹھکرا نہیں دیا تھا۔ اور جب تم سے کہا گیا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور ایک دن قیامت آکر رہے گی۔ تب یہ دنیا کے دول اپنی تمام دلچسپیوں سمیت کتم عدم میں جا منہ چھپائے گی۔ تم نے بڑی بے نیازی کے ساتھ کہا تھا۔ ہم نہیں جانتے۔ قیامت کیا بلا ہے۔ ہمیں اسکے واقع ہونے میں قطعی شبہ ہے آج تمہارے گناہ رونما ہو کر تمہارے سامنے ہیں۔ اور تمہارے لئے تکلیف و اذیت کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ اور تم کو تمہارے مذاق اور تمسخر کی پوری پوری سزا مل رہی ہے ۔

## حل لغات

مُّجْرِمِيْنَ۔ گناہ گار ۔

مَا السَّاعَةُ۔ قیامت۔ متعین گھڑی ۔

وَحَاقَ۔ احاطہ کرے گا۔ گھیر لے گا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یَسْتَهْزِءُوْنَ ○

۳۴- وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

۳۵- ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○

۳۶- فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۳۷- وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ٹھٹھا کرتے تھے وہ انہیں گھیر لیگا ○

۳۴- اور کہا جائیگا کہ آج ہم تمہیں بھلائیں گے جیسے تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ○

۳۵- یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا ٹھہرایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا سو آج وہ دوزخ سے نکالے نہ جائینگے اور نہ ان سے توبہ طلب کی جائے گی ○

۳۶- سو سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو آسمانوں کا زمین کا رب اور سارے جہاں کا رب ہے ○

۳۷- اور آسمانوں اور زمین میں اسی کو بڑائی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ○

آج جس طرح تم لوگوں نے قیامت کو بھلا رکھا تھا۔ اور آج کے مقتضیات کی پرواہ نہیں کی تھی۔ تمہیں فراموش کر دیا جائے گا۔ اور قطعاً نظرِ عنایت و التفات سے نہیں دیکھا جائے گا۔ آج کا دن تمہارے لئے سزا کا دن ہے۔ تم نے جس دن کا انکار کیا تھا۔ آج دیکھ لو۔ کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ آج وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کی نصرت اور اعانت پر تمہیں بھروسہ تھا۔ یہ سزا اس بنا پر ہے۔ کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو استہزاء کے ساتھ سنا۔ اور اس دنیا کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دی۔ اور مغرور ہوئے۔

## حلِ لغات

نَنْسٰكُمْ۔ ترکِ التفات کریں گے۔
اَلْكِبْرِيَآءُ۔ عظمت۔ ورفعت۔ بڑائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیاتہا ۳۵ (۴۶) سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ۶۶ رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱- حٰمٓ ۝

۲- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

۳- مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

۴- قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

## (۴۶) سورہ احقاف

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- حٰمٓ ۝

۲- کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے۔ جو غالب حکمت والا ہے ۝

۳- ہم نے جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو پیدا کیا ہے تو ایک ٹھیک کام کیلئے اور ایک وقت مقرر تک کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور جو کافر ہیں وہ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں ۝

۴- کہہ بھلا دیکھو تو اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو۔ مجھے دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا یا آسمانوں میں ان کو کچھ ساجھا ہے۔ اگر تم سچے ہو تو میرے پاس اس قرآن سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علمی روایات لاؤ ۝

### عالم بے مقصد نہیں

ف قرآن حکیم بار بار اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ یہ کائنات جو آسمانوں اور زمین کی وسعتوں سے تعبیر ہے۔ یونہی بلا مقصد اور بغیر غرض کے نہیں پیدا کی گئی ہے۔ یہ مادہ کے اندھے تصورات کا نتیجہ نہیں ہے۔ اس کو محض فطرت کے مجازف کے نام سے نہیں موسوم کیا جا سکتا۔ یہ اپنی ساخت کے اعتبار سے اس درجہ کامل اور معقول ہے۔ کہ دیکھنے والا بادی تامل پکار اٹھتا ہے۔ کہ یہ کسی خلاق اور صاحب حکمت و صنعت کی کار فرمائیاں ہیں۔ اس تصویر میں ایسی جبر مندی اور تخیل کا اظہار ہے۔ کہ بجز خلاق اکبر یہ باور کرنے کے اور کوئی چارہ کار ہی نہیں۔ آپ غور فرمائیے۔ کہ دنیا میں یہ جو حسن و جمال ہے۔ کہاں سے آیا ہے۔ کیا یہ مادہ کی مجاز نوازی ہے؟ اور کیا آپ اس چیز کو عقل تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ بے شعور مادے میں یہ سلیقہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس دنیائے بسیط کو اس طرح سنوار دے۔ اس عالم رنگ و بو کو دیکھ کر یہ استدلال خود بخود ذہن میں آ جاتا ہے۔ کہ کوئی بڑی حسین ذات ہے۔ جس نے آفتاب و ماہتاب کو پیدا کیا ہے۔ اور بڑی عقل و حکمت والی ذات ہے۔ جس نے ہر چیز کو ایک خاص استفادے کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ قرآن کا مطالبہ ہے۔ کہ تم لوگ اس غرض و غایت کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ جو دنیا کی تعمیر اور تخلیق کا موجب ہے۔ اور منکرین کی طرح دانستہ اس سے اعراض نہ کرو۔ کیونکہ یہ زندگی اور زندگی کے تمام مظاہرات ایک وقت مقررہ تک ہیں۔

**حل لغات:**

بِالْحَقِّ۔ یعنی غرض و مقصد کے ساتھ۔

اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ میعاد مقررہ کے لئے۔

شِرْكٌ۔ ساجھا۔

اَثٰرَةٍ۔ منقول۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵- وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ
مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ○
۶- وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً
وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ○
۷- وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ
هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ○
۸- أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ
فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ

۵- اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا ایسے
لوگوں کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُسے جواب
نہ دیں، اور وہ ان کی پکار سے غافل ہیں ○
۶- اور جب آدمی جمع کئے جائینگے۔ تو وہ معبود اُن کے
دشمن ہونگے اور انکی عبادت کا انکار کریں گے ○
۷- اور جب ہماری واضح آیتیں انکے سامنے پڑھی جاتی ہیں
تو کافر حق بات کو جب وہ اُن کے پاس آئی کہتے ہیں
کہ یہ تو صریح جادو ہے ○
۸- کیا یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ (قرآن) اس نے اپنی طرف سے
بنالیا ہے؟ تو کہہ اگر میں نے وہ بنالیا ہے تو تم میرا اللہ
کے سامنے کچھ بھلا نہیں کرسکتے جن باتوں میں قرآن کے بارے
میں لگے ہو اللہ خوب جانتا ہے، وہ میرے اور تمہارے درمیان

## بُت پرستوں سے سوالات

وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو خدا سمجھتے ہیں۔ یا دوسرے معبودانِ باطل کو حاجت روا قرار دیتے ہیں۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے۔ کہ تم یہ بتاؤ، ان معبودوں کا تخلیق کائنات میں کتنا حصہ ہے۔ کیا انہوں نے زمین کے کسی گوشہ کو بنایا ہے۔ یا آسمانوں کی تکوین میں ان کا حصہ ہے؟ یا کسی مذہبی صحیفہ میں لکھا ہے۔ کہ غیر اللہ کو پکارو۔ یا عقل و دلائل کا تقاضا یہ ہے۔ کہ رب السموٰت والارض کو چھوڑ دیا جائے۔ اور محض بے جان چیزوں کو مقدس جان لیا جائے؟ یعنی اگر جب تم اتنی کھلی ہوئی حقیقت کی مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر کچھ تو اس کی وجہ ہونی چاہئیے؟ وہ بتان سنگ جن کو تم اپنی فطرت قوتوں کا مالک سمجھتے ہو۔ کیوں کائنات کی تعمیر و تخریب میں اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو صرف نہیں کرتے۔ کیوں نئی زمین ان کے پاؤں تلے نہیں بچھا دیتے۔ تاکہ یہ توحید کے احسانات سے سبکدوش ہو سکیں۔ اور یہ طاقتیں ان معبودوں پر فخر کر سکیں۔ یا اگر تقرب الی اللہ کے لئے ان درمیانی وسائل کی ضرورت اور اختیار سمجھتے ہو۔ اور تمہارے خیال میں انسان اس وقت تک معرفت کی منزلوں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ اپنے نفس کو ذلیل نہ کرے۔ اور ان اصنام بے اختیار کے سامنے نہ جھک جائے۔ تو پھر الہامی کتابوں میں اس کا ذکر ضرور ہونا چاہئیے تھا۔ یا کوئی عقلی دلیل ہی ہوتی۔ جو اس دعویٰ شرک کی تائید میں پیش کی جاسکتی، اور جب کیفیت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ تو پھر یہ کتنی بڑی گمراہی ہے۔ کہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کی جائے۔ جو قیامت تک آرزوؤں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ●

## حلِ لغات

تُفِيضُونَ فِيهِ۔ یعنی قرآن کے باب میں جس طرح تم درازی سے باتیں کرتے ہو ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الرَّحِيْمُ ○

۹- قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ
اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۚ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○
۱۰- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ
فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○
۱۱- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ

کافی گواہ ہے۔ اور وہی گناہ بخشنے والا ہے ○
۹- تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں ہوں اور میں (محض قیاس سے) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ (البتہ جو جانتا ہوں وہی خدا سے یقینی جانتا ہوں) میں تو اسی کا تابع ہوں۔ جو بذریعہ وحی مجھ پر نازل ہوتا ہے اور میں تو صرف کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ○
۱۰- تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ کے یہاں سے ہو اور تم نے اسکو نہ مانا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایک ایسی کتاب (یعنی توراۃ) کی گواہی بھی دے چکا پھر وہ یقین بھی لے آیا اور تم نے تکبر کیا۔ تو اس صورت میں کیا تم ظالم نہ ہوگئے؟ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ○
۱۱- اور کافروں نے ایمانداروں کے حق میں کہا اگر یہ (اسلام) کچھ بہتر ہوتا تو اس کی طرف سے وہ ہم سے پہلے نہ دوڑتے

## میں جھوٹا نہیں ہوں

… ماننے والے آخر تک یہ فیصلہ نہیں کر پاتے۔ کہ قرآن کو کتب سماوی میں کس درجہ پر رکھا جائے کبھی وہ اس کی آیتوں کو سنتے۔ تو بجائے اس کی قدر کرنے کے اس کو جادو سے تعبیر کرتے۔ کبھی یہ کہتے۔ کہ حضور کے دماغ کا افترا و اختراع ہے۔ کبھی یہ کہتے۔ پہلی کتابوں میں سے نقل اور کچھ جمع کر کے کر دیا گیا ہے۔ اور کبھی کہتے۔ کہ در اصل دوسرے شخص کی دماغی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ اور حضور نے اس سے سیکھ لیا ہے۔ اور اپنے نام سے منسوب کر لیا ہے۔ غرضیکہ انہوں نے اس بات کا فیصلہ نہیں کیا۔ کہ ان میں کتاب اللہ کی حیثیت کو محسوس کرنے کی ذرہ برابر بھی صلاحیت نہیں۔ وہ کتاب جو انسانی عقل سے بالا ہے۔ جس میں فصاحت و بلاغت کا وہ التزام ہے۔ جو طاقت بشری سے باہر ہے جس میں زندگی کا وہ قانون مذکور ہے۔ جس کی نظیر صدیوں کے تجربے بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اور تمام دینی کتابیں جس میں اصل پایہ کی تعلیمیں ہیں۔ اسکے متعلق اس نوع کے شبہات کا اظہار محض نادانی اور جہالت ہے۔ فرمایا۔ آپ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ مجھ ایسے آدمی کو تمہیں افترا کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ جب کہ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ میں سے کوئی بھی اس کی گرفت سے بچا لینے والا نہیں۔ اور کسی میں یہ قدرت نہیں۔ کہ اگر وہ مجھے اس جھوٹ کی پاداش میں پکڑنے تو وہ کہہ سکے کہ چھوڑ دیجئے میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ میں اپنے دعوے میں جھوٹا نہیں ہوں۔ کیونکہ اگر میں اس کی جانب سے نہ ہوتا۔ اور یہ آوازے نبوت محض افترا ہوتا۔ تو پھر اللہ کی رحمتیں اور بخششیں جنکو تم بھی محسوس کرتے ہو میرے شامل حال نہ ہوتیں۔ اور اس عزیمت و استقلال کے ساتھ میں اس کے پیغام کو تم تک نہ پہنچا سکتا۔ اور پھر قول و فعل لوگ اس دین میں داخل نہ ہوتے۔ یہ اس کی تائید اس بات کا صریح ثبوت ہیں۔ کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے حضور میں جھوٹا نہیں ہوں بہی سمجھو۔ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ہے۔

## حل لغات

بِدْعًا۔ انوکھا۔ نادر۔

www.KitaboSunnat.com



يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ
قَدِيْمٌ ○

اور جب انہوں نے قرآن سے ہدایت نہ پائی تو اب یوں کہیں گے کہ یہ تو پرانی مدت کا جھوٹ ہے ○

۱۲- وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ
لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ○

۱۲- اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت اور یہ ایک کتاب ہے، جو اسکو سچا کرتی ہے۔ عربی زبان میں ہے تاکہ جو لوگ ظالم ہیں انکو ڈرائے اور نیکی کرنے والوں کے لئے بشارت ہو ○

۱۳- اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

۱۳- بیشک جنہوں نے دل کی زبان سے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت رہے۔ انہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

۱۴- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

۱۴- وہ بہشت کے لوگ ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ بدلہ اُن کے اعمال کا ○

۱۵- وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ

۱۵- اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیکا حکم

## پیغمبر بشر ہوتا ہے

ف قرآن میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس نے نبوت کے مفہوم پر کوئی غبار نہیں پڑنے دیا۔ صاف صاف اس حقیقت کا اظہار کر دیا ہے۔ کہ پیغمبر باوجود جلالت قدر کے ایک انسان ہوتا ہے اور اس میں وہی بشری لوازم ہوتے ہیں جنکا ہونا انسانوں میں ضروری ہے۔ مکہ والے اس بناء پر کہ پیغمبر فوق البشر ہونا چاہئے۔ حضور سے بعض مخصوص معجزات کا مطالبہ کرتے تھے اور یہ کہتے تھے۔ کہ آپ ہم کو چند غیب کی باتوں سے اطلاع دیں۔ اس آیت میں اس چیز کو واضح کیا ہے۔ کہ حضور کی بعثت میں کوئی جدت اور انوکھا پن نہیں ہے۔ آپ بھی اس قسم کے پیغمبر ہیں۔ جس طرح کہ پہلے انبیاء گزر چکے ہیں۔ جس طرح وہ محض وحی اور الہام کے تابع تھے۔ اس طرح آپ بھی پابند ہیں۔ اپنی جانب سے کسی خرق عادت پر قادر نہیں۔ اور نہ بغیر اللہ کے آگاہ کرنے کے کسی غیب کی بات سے مطلع ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ باوجود قرآن ایسے عظیم الشان غیب کے حامل ہونیکے یہ نہیں جانتے۔ کہ مستقبل میں کیا ظہور پذیر ہونے والا ہے ○

## رَبُّنَا اللّٰهُ کہنے کے معنی

ف۲ خدا کو پروردگار مان لینے کے بعد بہت سی ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں جنکا نباہنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ضمن میں عزیمت و استقامت کی شدید احتیاج لاحق ہوتی ہے۔ خدا کو اپنا رب قرار دینے کے معنے یہ ہیں۔ کہ اسکے ہر آستانہ عظمت کا انکار کر دیا جائے۔ ہر ربوبیت کو ٹھکرا دیا جائے۔ اور ہر خوف و ہراس کو دل میں سے دُور کر دیا جائے اسکے احکام کی تعمیل میں بڑی سے بڑی قوت سے دوچار ہونا پڑے تو دریغ نہ ہو۔ اور بڑی سے بڑی مصیبت کو جھیلنا پڑے تو تامل نہ ہو۔ اور مرد مومن ہر چیز سے بالا اور بے نیاز ہو جائے۔ اس کا مطمح نظر نصب العین ہو کہ اپنے اعمال سے اس کو خوش کیا جائے اور اس سلسلہ میں اگر ساری دنیا ناراض ہو جائے تو پرواہ نہ کرے۔ گویا رَبُّنَا اللّٰهُ کہنے کے معنے کامل بے نیازی، اور کامل عزیمت و استقامت کے ہیں۔ اسی لئے ارشاد فرمایا۔ کہ جو خدا کی بنا چارہ ساز مان لیتا ہے۔ اور پھر اس عقیدہ پر علاً بجا رہتا ہے اسکے لئے آخرت میں قطعاً اعمال کا خوف نہیں اور نہ اسکے لئے کسی نوع کا غم و حزن مقدر ہے۔ وہاں فرشتے

حل لغات:- رَبُّنَا ۔ قائد، راہ و رَوَصَّيْنَا ۔ توصیۃ سے ہے۔

م جس کے معنے حکم موکد کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ
وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ
اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ
اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ -
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ
فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ
الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○

دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے اسے جنا اور اس کا حمل میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں ہے یہاں تک کہ جب اپنی قوت (یعنی جوانی) کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا تو کہا کہ اے رب مجھے توفیق دے کہ تیری اس رحمت کا شکر کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو دی اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد مجھ کو نیک دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں (یعنی فرمانبرداروں) میں ہوں ○

۱۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جن سے ہم ان کے عمدہ سے عمدہ عملوں کو جو انہوں نے کئے ہیں قبول کرتے اور ان کی برائیوں سے درگذر کرتے وہ جنت کے لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدہ کے موافق جو انہیں دیا گیا تھا ○

شبہ بقیہ صفحہ ۴۔ ... واضح ہے۔ کہ اس بے نوری کا تعلق ... اعمال و حیرت سے نہیں ہے بلکہ ان اوہام و تشکک سے ہے جو آئندہ زندگی میں ... سکتے ہیں۔ کیونکہ مومن جنت میں پہنچنے کے بعد بھی ہیبت کبریائی سے مرعوب ... ہے۔ اور اس کی شان وعظمت سے متاثر۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ سے مراد ہے۔ کہ مذہب کا دائرہ صرف عبادات تک ... محدود نہیں۔ بلکہ اس کی حدود اخلاق و آداب کی جزئیات تک ... جس طرح حقوق اللہ میں نماز کو اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح ... ضروری ہے۔ کہ والدین کی خدمت کی جائے۔ اور فرائض سے کچھ زیادہ ... کے ساتھ سلوک روا رکھا جائے۔ اور حتی المقدور ان کو خوش کرنے کی ... کی جائے۔ کیونکہ یہ والدین بڑی تکلیفوں اور مشقتوں کو برداشت کر کے ... اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ اپنی اولاد کی ضروریات سے بہرہ مند ہوں ... اولاد کو سمجھنے کہ کر بچاری تیس مہینوں تک برابر حمل اور تربیت ... سنبھل کو سہتی ہے۔ تب جاکر کہیں بچہ اس لائق ہوتا ہے۔ کہ دنیا ... اور رہنے کے لئے اپنے میں تھوڑی سی استعداد پیدا کرے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا کے معنے یہ ہیں۔ کہ حمل کی اقل مدت چھ مہینے ہیں۔ اور باقی دو سال دودھ پلانے کے لئے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ جب حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ جب کہ اس نے چھ مہینے کے بعد وضع حمل سے فراغت پائی۔ تو حضرت علیؓ نے ان کو روک دیا۔ اور ثبوت میں یہ آیت پیش فرمائی۔

## حل لغات

کُرْهًا۔ مشقت و کلفت ۔ اَشُدَّهٗ۔ پوری عمر۔

وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ (واقعہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے مطابق عمر کا وہ حصہ جس میں انسان صحیح معنوں میں شکر و امتنان کی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ چالیس سال کا ہے یہی وجہ ہے۔ انبیاء بھی اسی عمر میں پہنچ کر عہدۂ نبوت پر فائز ہوتے ہیں۔ اور اصل کام کرنے کا وقت اس منزل سے گزر جانے کے بعد ہوتا ہے۔ مگر آج کل ہمارے نوجوان تیس سال کی عمر میں خاصے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں زندگی کا کوئی ولولہ موجود نہیں رہتا۔ اور چالیس سال کی زندگی میں تو وہ تبرکاً قبر میں جا سوتے ہیں۔ فَاِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى

www.KitaboSunnat.com



۱۷- وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ
اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ
مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○
۱۸- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ○
۱۹- وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ
وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ○
۲۰- وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ

۱۷- اور جس نے اپنے والدین سے کہا۔ کہ میں تم سے بیزار ہوں
کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا اور
مجھ سے پہلے اتنی امتیں گزر چکیں (اور کوئی بھی قبر سے
نکلتا نہیں دیکھا) اور اسکے والدین اللہ سے فریاد کرتے
ہیں ہائے تیری خرابی ایمان لا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔
پھر کہتا ہے کہ یہ سب اگلوں کی کہانیاں ہیں ○
۱۸- یہ وہ لوگ ہیں جن پر جنوں اور آدمیوں کی دوسری
اُمتوں کے سمیت جو ان سے پہلے ہو گزری ہیں۔ وعدہ
عذاب ثابت ہوا ہے بیشک وہ لوگ زیاں کار ہیں ○
۱۹- اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہر کسی کے لئے درجے
ہیں تاکہ خدا ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور
اُن پر ظلم نہ ہوگا ○
۲۰- اور جس دن کافر آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

## بدبخت بیٹا

ف اس سے قبل کی آیتوں میں ماں باپ کی خدمت کی رغبت پر
زور دیا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ ان کے ساتھ بہترین اور حسن سلوک روا
رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اپنے جذبات شفقت و محبت میں ربوبیت
کبریٰ کا مظہر ہیں۔ ان آیتوں میں اُس بدبخت اور ناخلف لڑکے
کا ذکر ہے۔ جس کے والدین ایمان کی دولت سے بہرہ مند ہوں
اور اس کو بھی دعوت دیتے ہوں۔ کہ وہ بھی اپنے دامن کو اللہ کے ان
انعامات سے بھرلے۔ اور وہ بجائے اس نیک مشورہ کو قبول کرنے
کے تمسخر کے ساتھ ان کی اس پاک خواہش کو ٹھکرا دے۔ اور کہہ
دے کہ میں تو حشر و نشر کے نظام کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں
میرے نزدیک تو محض افسانہ ہے۔ جس کو پہلے لوگوں نے وضع
کر رکھا ہے۔ فرمایا۔ ایسے ناعاقبت اندیش گھاٹے اور خسارے
میں رہیں گے۔ ان کے باب میں اللہ کا فیصلہ پورا ہو چکا ہے۔ اور
طے شدہ ہے۔ جس میں کوئی تبدیلی اور ترمیم نہیں ہو سکے گی۔
یہ واضح رہے۔ کہ بعض لوگوں نے آیات کو حضرت عبدالرحمٰن
بن ابی بکر پر محمول کیا ہے۔ کہ اولاً انہوں نے اسلام کی دعوت کو
تسلیم نہیں کیا تھا۔ اور اسی لئے امیر معاویہ نے جب یزید کو اپنا
نائب مقرر کیا۔ تو عبدالرحمٰن نے کہا۔ کہ کیا تم اسلام میں ہرقلیت کی
ابتداکرنا چاہتے ہو۔ تو اس پر امیر معاویہ نے جواب دیا۔ کہ تم وہی ہو۔
جن کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ سو یہ غلط بات ہے حضرت
عائشہ تک جب یہ واقعہ پہنچا۔ تو آپ نے اس کی تردید فرمائی۔ اور
کہا۔ کہ آل ابی بکر کے متعلق سوائے سورہ نور کی آیات کے اور کوئی آیت
نازل نہیں ہوئی۔ خود سیاق یہ بتا رہا ہے۔ کہ کسی متعین شخص کا ذکر نہیں
ہے۔ یہ تو ایسا نافرمان اور ناہنجار شخص ہے۔ جس کے حق میں فیصلہ ہوچکا
ہے۔ کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

## حل لغات

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ پہلوں کی کہانیاں۔ اُسْطُوْرَةٌ
کی جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝
۲۱- وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ
بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
۲۲- قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

(تو کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے مزے
اڑا چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے سو آج تم ذلت کے
عذاب کی سزا پاؤ گے اس لئے کہ تم ملک میں ناحق
تکبر کرتے تھے۔ اور اس لئے کہ تم
نافرمان تھے ○
۲۱- اور قوم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کر جب اس نے
احقاف میں (کہ ملک یمن میں ایک میدان ہے) اپنی
قوم کو ڈرایا اور ہود کے پہلے اور پیچھے بہت
ڈرانے والے گزر چکے ہیں یہ کہ اللہ کے سوا کسی
کی عبادت نہ کرو مجھے تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○
۲۲- وہ بولے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے
معبودوں سے پھیر دے۔ سو اگر تو سچا ہے

جہنم والوں سے کہا جائے گا۔ کہ تم نے دنیا کو دین پر مقدم جانا۔
منافع عاجلہ کو اخروی ثواب واجر پر ترجیح دی۔ تم دنیا میں تمام
اور مسرتوں سے شاد کام ہو چکے۔ اس لئے آج تمہارے لئے
اور رسوائی کا عذاب ہے۔ اور یہ اس تکبر کا عوض ہے۔ جو تم
روا رکھا۔ اور اس فسق کی پاداش ہے۔ جس کا تم نے ارتکاب کیا ۔
حضرت ہود ایسی قوم میں تشریف لائے۔ جو ریگستانوں میں
تی تھی۔ اس مناسبت سے ان کی جگہوں کو احقاف کے نام سے
کیا گیا۔ جس کے معنے ریت کے تودے کے ہوتے ہیں۔ ان کی
بھی انبیاء کی طرح یہی تھی۔ کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اور
ف ایک معبود کو اپنا پروردگار قرار دو۔

## حضرت ہودؑ کی قوم

تذکیر بایام اللہ کے اصول کے مطابق گزشتہ قوموں کے حالات
بیان فرمائے ہیں۔ کہ کیونکر نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے ان پر اللہ
عذاب آیا۔ حضرت ہود کا ذکر تھا۔ کہ انہوں نے آکر اپنی قوم کو
وں کی پرستش سے روکا۔ اور کہا۔ کہ اگر تم ایک اللہ کی عبادت نہیں

کرو گے۔ اس خالق ارض و سما کے سامنے نہیں جھکو گے۔ اور
اپنی بندگی اور معبودیت کا ثبوت نہیں دو گے۔ تو مجھے ڈر ہے کہ
اس یوم عظیم میں تمہارے لئے عذاب مقدر نہ ہو۔ ایسا نہ ہو تم لوگ
اپنی گمراہی کی وجہ سے اللہ کے غضب و خشم کو آزماؤ۔ انہوں نے
بجائے اس کے کہ اس خیر و برکت کی تعلیم کو تسلیم کر لیتے۔ اور عقیدۂ
توحید کو مان لیتے۔ صاف انکار کر کے کہہ دیا۔ کیا آپ ہم سے ہمارے
معبودوں کو چھڑاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ہم ان دیوتاؤں سے
بدظن ہو جائیں۔ جن کو برسوں کو جا ہے۔ اور عمریں گزری ہیں۔ کہ انہیں
کی عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔

## حلِ لغت

عَذَابَ الْهُوْنِ۔ ذلت و رسوائی کی سزا ۔
تَفْسُقُوْنَ۔ فسق سے ہے۔ جس کے معنے حدود اخلاق اور
شریعت سے تجاوز کرنے کے ہیں ۔

www.KitaboSunnat.com



الصّٰدِقِيْنَ ○

۲۳- قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ
اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○

۲۴- فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ
مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ
بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

۲۵- تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا
لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○

۲۶- وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ

تو جس عذاب کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے ہم پر لے آ ○

۲۳- بولا یہ خبر (کہ عذاب کب آئیگا) تو اللہ ہی کو ہے اور جو پیغام
میری معرفت بھیجا گیا ہے وہ تمہیں پہنچا دیتا ہوں لیکن میں
دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کرتے ہو ○

۲۴- پھر جب انہوں نے عذاب (ایک بادل کی صورت میں) دیکھا
کہ انکے میدانوں کی طرف آ رہا ہے تو کہا کہ یہ ایک بادل ہے
ہم پر برسے گا۔ (کوئی نہیں) بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکی تم جلدی
طلب کرتے تھے ایک ہوا ہے جسمیں دردناک عذاب ہے ○

۲۵- اپنے رب کے حکم سے ہر شے کو اکھاڑتی پھر وہ ایسے
ہو گئے کہ سوائے انکے مکانوں کے کوئی نظر نہ آتا تھا گنہگاروں
کو ہم یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں ○

۲۶- اور ہم نے انہیں وہ مقدور دیا تھا جو تمہیں نہیں دیا۔ اور

جب سے ہم نے آنکھیں کھولی ہیں۔ باپ دادا کو انہیں کا
حلقہ بگوش پایا ہے۔ آج آپ کے کہنے پر ان دیرینہ تعلقات کو ترک
کیسے کر چھوڑ دیں۔ اور کیونکر گوارا کر لیں۔ کہ یہ معبود ہم سے ناراض
ہو جائیں۔ آپ کو اختیار ہے۔ آپ اپنی سی کر دیکھیں۔ اور اللہ کو خوش
دیں۔ کہ وہ ہمیں اس گستاخی کی پاداش میں عذاب سے دوچار کرے۔
اگر واقعی آپ اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔ تو پھر عذاب کو ہم پر ضرور
نازل کروائیے۔ ہم اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت
ہُود نے ان کی اس جہالت اور بے وقوفی پر ترس کھا کر کہا۔ کہ
پورا علم تو خدا ہی کو ہے۔ کہ وہ کب تم پر عذاب بھیجنا چاہتا ہے۔
میں تو اس کا پیامبر ہوں۔ اور میرا کام تو صرف یہ ہے۔ کہ اس
پیغام کو تم تک پہنچا دوں۔ جس کو لے کر میں مبعوث ہوا ہوں۔ اور
حتی الامکان کوشش کروں۔ کہ تم اللہ کی ناراضی سے بچ جاؤ۔
مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ تم بالکل جاہل ہو۔ اور خود اپنے نفع و ضرر
سے آشنا نہیں ہو۔ تم ضرور عذاب کو حاصل کر کے رہو گے۔
چنانچہ ایک دن انہوں نے دیکھا۔ کہ بادل افق سے اُٹھا۔ اور انکی
وادیوں کے بالکل مقابل آ گیا۔ یہ اس پر خوش ہونے لگے۔ کہ خوب
بارش ہوگی۔ اور ہمارے کھیت سرسبز و شاداب ہو جائیں
گے۔ حالانکہ وہ عذاب تھا۔ اور ان کی جلد بازی کا نتیجہ تھا۔
بادل کے ساتھ تیز اور تند ہوا چلی۔ اور ان کی آبادیاں چند لمحوں
میں ہلاک ہو کر رہ گئیں ۔

## حل لغات

عَارِضٌ۔ بادل۔ ابر ۔

تُدَمِّرُ۔ ہلاک کر دے گا۔ تدمیر سے ہے ۔

مَكَّنّٰهُمْ۔ تمکنت اور قوت عطا کر رکھی تھی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

۲۷- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

۲۸- فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

۲۹- وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا

ہم نے ان کو ہاتھ اور کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے سو نہ اُن کے کان کچھ کام آئے اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ ان کے دل۔ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور جس بات پر وہ ٹھٹھا کرتے تھے اُسی نے اُن کو آگھیرا ۞

۲۷- جتنی بستیاں تمہارے آس پاس ہیں انکو ہم نے ہلاک کیا اور ہم نے ان سے پھیر پھیر کر آیتیں بیان کیں شاید وہ رجوع کریں ۞ ف۱

۲۸- پھر کیوں نہ مدد کی انکی ان لوگوں نے پکڑے سوائے اللہ کے واسطے تقرب کے معبود۔ بلکہ کھوئے گئے اُن سے اور یہ جھوٹ انکا اور جو کچھ تھے باندھ لیتے ۞ ف۲

۲۹- اور جب ہم نے جنوں ف۳ میں سے کئی شخص تیری طرف متوجہ کر دیئے کہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ اسکے پاس حاضر

فرمایا۔ ان لوگوں کو ہم نے زمین میں وہ قوت اور ملک میں وہ اختیارات دے رکھے تھے۔ کہ تم اس سے بہرہ ور نہیں ہو۔ پھر جب انہوں نے اُن اختیارات سے ٹھیک ٹھیک کام نہ لیا۔ اور حق وصداقت کی طرف سے انہوں نے اپنی توجہ کو دوسری طرف پھیر لیا۔ تو اللہ کی ناراضی شکار ہو گئے۔ اس طرح تمہارے لئے بھی یہ ممکن ہے۔ کہ اگر تم توبہ نہ کرو۔ اور حضورؐ کے پیغام کو تسلیم نہ کرو۔ تو باوجود تمہاری دولت وشوکت کے تم حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔

ف۲ قوم ہود کو یا تو اپنے معبودوں اور دیوتاؤں پر اتنا ناز تھا۔ کہ ہر آن ان کے تقرب کو حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو ذلیل کرتے اور ان کے سامنے جھکتے۔ یا ان کی طرف سے ایسی سرد مہری کا ظہور ہوا۔ کہ پوری قوم مٹ گئی۔ اور انہوں نے دست اعانت دراز نہ کیا۔ قرآن حکیم پوچھتا ہے۔ ان مشرکین سے کہ وہ بت جو مشکلات اور مصائب میں تمہارا ساتھ نہیں دیتے۔ تم کو موت اور عذاب سے بچا نہیں سکتے۔ وہ خدا کیونکر ہو گئے۔ اور اس قابل کیسی طرح بن گئے۔ کہ ان کی پوجا کی جائے۔

## جنات کا وجود

ف۳ جنوں کے متعلق آج سے پہلے اہل تاویل کا مسلک یہ تھا۔ یہ انسانوں کا ایک گروہ ہے۔ جو عام طور پر پہاڑوں اور جنگلوں میں رہتا ہے۔ انہیں لوگوں نے طائف سے واپسی کے وقت قرآن کو سنا۔

## حل لغت

یَجْحَدُوْنَ۔ جحود سے ہے۔ یعنی انکار کرنا۔
نَفَرًا۔ ایک جماعت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ○

ہوئے تو آپس میں بولے کہ چپ رہو۔ پھر جب پڑھنا تمام ہوا تو اپنی قوم کی طرف ڈراتے ہوئے واپس لوٹے ○

۳۰۔ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ

۳۰۔ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے (اور) دین حق اور راہِ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے ○

۳۱۔ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○

۳۱۔ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ۔ کہ تمہارے گناہ بخشے اور دکھ دینے والے عذاب سے تمہیں بچاوے ○

۳۲۔ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

۳۲۔ اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کو نہ مانے گا تو وہ زمین میں بھاگ کر تھکا نہ سکے گا اور نہ خدا کے سوا اس کے لئے کوئی مددگار ہے وہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں ○

۳۳۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

۳۳۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں

---

قوم جن نے تعجب اور حیرت سے اپنی قوم کو قرآن کے سننے کا مژدہ سنایا۔ ان کو جن اس مناسبت سے کہا گیا۔ کہ یہ لوگ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ اور مستتر رہتے ہیں۔ اور شہر والوں سے ان کے تعلقات زیادہ نہیں ہوتے۔ مگر یہ تاویل اب بالکل بے اصل ثابت ہو چکی ہے۔ کیونکہ جو مجبوری اس مسئلہ میں تھی۔ اب وہ دور ہو گئی۔ تجربات کی روشنی میں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ جنات ایک مستتر اور نظر نہ آنے والی مخلوق ہے۔ اب خود یورپ کے علم النفس و عقل کا سب سے زیادہ قدیمی ہے۔ جنات کے وجود کو تسلیم کر لیا ہے۔ بلکہ ان کے رنگ اور اعمال تک معلوم کر لیا ہے۔ جدید تحقیقات یہ ہے۔ کہ جن ایک لطیف ذی روح مخلوق ہے جس کا وزن ہے۔ سوچتی اور سمجھتی ہے۔ اور جس کی قوتیں اور حواس انسان سے زیادہ تیز اور عمدہ کریں۔ وہ دیکھی نہیں جا سکتی البتہ جب وہ عالم مادی اشیاء کو اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے استعمال کرتی ہے۔ تو اس وقت اس کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تاویل کہ جن انسان ہی کی ایک صنف کا نام ہے۔ نہ صرف واقعات کے اعتبار سے غلط ہے۔ بلکہ نص قرآن اور حدیث کے اعتبار سے بھی غلط ہے! اور اصل میں یہ تعجب ہے۔ کہ ایک طرح کی

ہر حقیقت اور شوق اجتہاد کا۔

غرض یہ ہے۔ کہ جب حضورؐ کے پیغام کو مکہ والوں نے تسلیم نہ کیا تو آپ برداشتہ خاطر ہو کر طائف کی طرف چل دیئے کہ شاید ان لوگوں کو قبول ہدایت کی توفیق حاصل ہو۔ جب وہاں پہنچے تو ان لوگوں نے اور کھلی بدبختی محرومی اور شقاوت کا ثبوت دیا۔ وہاں سے بھی مایوس لوٹ کر آ رہے تھے۔ کہ راستہ میں جنوں کے گروہ نے قرآن کی سماعت کی۔ اور تسلیم کر لیا کہ یہ خدا کا پیغام ہے۔ بلکہ قرآن کے داعی بن گئے۔ چنانچہ جب یہ قوم کے پاس گئے۔ تو انہوں نے برملا کہا۔ کہ ہم نے ایک عجیب صحیفہ ہدایت کو سنا ہے۔ جو موسیٰ کے بعد نازل ہوا ہے۔ اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اور حق و صداقت کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ صراط مستقیم کی جانب بلاتا ہے! وہ اللہ کی آواز ہے اے قوم ضرور اس کو قبول کرو۔ خدا تمہارے گناہوں کو اسکے صلہ میں بخش دیگا۔ اور آخرت کے دردناک عذاب سے بچا لیگا۔ یاد رکھو۔ اگر تم نے نہ مانا۔ تو یہ تمہاری بدقسمتی ہوگی۔ اللہ کو ان سے حرج نہ پہنچے گا۔ اور تمہاری پوری قوت بھی اسکو روک دینے پر قادر نہیں ہے۔

حل لغات۔ من بعد موسیٰ۔ موسیٰ کے بعد۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ جنات یہودی تھے۔ اور حضرت مسیح کے متعلق یا تو کچھ جانتے ہی نہ تھے۔ یا انکو

م تسلیم نہ کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى
اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
۳۴- وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
۳۵- فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا
يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ
بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہ تھکا
وہ اس بات پر قادر ہے کہ مُردے جلا دے اور کیوں نہیں
وہ ہر شے پر قادر ہے ○
۳۴- اور جس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے لائے جائینگے
(تو) اُن سے کہا جائیگا کیا یہ (عذاب) حق نہیں۔ کہیں گے کیوں نہیں ہمیں
رب کی قسم حق ہے کہا جائیگا تو یہ کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○
۳۵- پس جیسے عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا تو بھی صبر کر اور ان کے
لیے جلدی نہ کر جس دن وہ لوگ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ایسے ہو جائینگے کہ گویا وہ سوائے دن کی
ایک گھڑی کے دنیا میں نہیں رہے تھے۔ یہ پہنچا دینا ہے۔ پس ہلاک
وہی لوگ ہوں گے جو بے حکم ہیں ○

| اٰیاتها ۳۸ | (۴۷) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ (۹۵) | رکوعاتها ۴ |
|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

## (۴۷) سورۃ محمد

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

## نبوت و عزیمت

ف منصب نبوت کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ جو شخص اس انعام سے سرفراز ہوتا ہے تمام قسم کی مخالفتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔ ہر نوع کی مشکلات و مصائب پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ بالطبع نبوت نام ہے۔ باطل کی مخالفت کا۔ جھوٹ کے ساتھ اظہار دشمنی کا۔ اور فواحش کے ساتھ جنگ کرنے کا۔ اس لئے ناممکن ہے کہ پیغمبر قوم کی بیہودگیوں کو آسانی کے ساتھ قبول کرے۔ قوم اس کی شدید مخالفت کرتی ہے۔ اس کے خلاف سارے گروہ انسانی کو مشتعل کر دیتی ہے۔ اور سیہ کاریوں سے اس کو ناکام رکھنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ قوم جذبات عداوت وحسد میں اس درجہ ترقی کر جاتی ہے۔ کہ نبی کو زندگی تک کا حق اتفاق نہیں بخشتی اور چاہتی ہے۔ کہ اس کو وہ حقوق زیست بھی حاصل نہ ہوں جو دوسرے عام انسانوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ منکرین آپ کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ تو آپ بھی صاحب عزیمت انبیاء کی طرح اس کو برداشت کیجئے۔ وہ عذاب طلب کرتے ہیں عجلت نہ فرمایئے۔ کیونکہ جب عذاب کا دن آیا تو پھر باوجود اس کے اب زندگی باپائدار کو دائمی تصور کر رہے ہیں۔ اور ابدی سمجھتے ہیں اس وقت یہ سمجھیں گے کہ شاید ایک گھڑی دو گھڑی تک اس عالم میں رہے ہیں۔ یہ عذاب پھر کامل مستند ہو گا۔ اور اس سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اللہ فاسق و متمرد کو پنپنے نہیں دیتا۔ اور یہ لوگ زیادہ دیر تک اس کی بخشش اور فضل سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ ان کا عذاب آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔

## حل لغت

لَمْ يَعْيَ: نہ تھکا۔ درماندگی محسوس کی۔
مِنَ الرُّسُل: یہ مِنْ تبعیضیہ نہیں ہے تبیینیہ ہے کیونکہ تمام انبیاء اولوالعزم ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱- اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○
۲- وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ
اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ
اَصْلَحَ بَالَهُمْ ○
۳- ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ
اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ
كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ○
۴- فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ
فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

۱- جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اور لوگوں کو اللہ کی راہ
سے روکا اللہ نے اُن کے اعمال اکارت کر دیئے ○
۲- اور جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور محمدؐ پر اترا
ہے اُسے مان لیا اور وہی اُنکے رب کی طرف سے حق
(یعنی سچا دین) ہے اس نے اُن کی بدیوں کو اُن سے
دُور کیا اور اُن کا حال سنوار دیا ○
۳- یہ اس لئے کہ جو کافر ہیں وہ جھوٹی بات پر چلے اور جو
ایمان لائے وہ اس دینِ حق کے پیرو ہوئے جو اُنکے رب
کی طرف سے ہے یوں اللہ لوگوں کو اُنکے حال بتاتا ہے ○
۴- سو جب تم کافروں سے بھڑو۔ تو اُنکی گردنیں مار دیا تاآنکہ
کہ جب تم اُن میں خونریزی کر چکو تو اُنکی مشکیں باندھ لو۔
اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر۔

## سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ

ف۱ اس سورۃ کے آغاز کو سورہ احقاف کے آخری
مضمون کے ساتھ ایک باریک تعلق ہے۔ اور وہ
یہ ہے۔ کہ اختتام سورت کے موقعہ پر فرمایا تھا۔
کہ جو لوگ فسق وفجور کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور
اللہ کے قوانین رشد وہدایت کو نہیں مانتے۔ وہ
ہلاک ہوں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس حقیقت کے
اظہار کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ آخر یہ لوگ
کچھ نیک کام بھی تو کرتے ہوں گے۔ پھر کیا یہ
قرین عدل وانصاف ہے۔ کہ ان کو ایک دم ہلاکت
وموت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ جواب یہ ہے۔
کہ یہ لوگ بحیثیت نظام کے اسلام کو تسلیم نہیں کرتے
اور اس طرح خیر وبرکت کی اشاعت میں زبردست
رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اعمال
مقبول نہیں ہیں کیونکہ اعمال کی قبولیت کے لئے

سب سے زیادہ نیت کا درست ہونا ضروری ہے
اور لازم ہے۔ کہ ان کے محرکات نیک اور بلند
ہوں۔ چونکہ یہ بات کفر وانکار کی حالت میں ممکن
ہی نہیں۔ اس لئے اعمال کا ضائع ہونا ناگزیر۔ اور
طبعی ہے ○

یعنی جہاں حسن عمل کیلئے زور دیا ہے۔ کہ اس
ضمن میں تمام غیر رشد کی شخصیتوں کا انکار کر دیا گیا
وہاں ایک شخصیت ایسی ہے۔ جس کا ماننا جس سے
محبت رکھنا۔ اور جس کی اطاعت کرنا راہ نجات ہے
اور وہ شخصیت ہے جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ○

## حلِ لغت

علیٰ محمّد۔ جو سنتا ہے۔ اس تصریح سے اس طرف
بھی اشارہ ہو۔ کہ قرآن وہی شخص پڑھا اور اس دعوت پر قائل
ہوا ہے جو کائنات میں سب سے بہتر اور سب سے افضل ہے ○

و الرقاب۔ گردنیں۔ اثخنتموھم خونریزی سے ہو جیسے مشغلہ خونریزی کرچکو۔ مَنًّا احسان کرکے۔ فِدَآءً۔ فدیہ لیکر معاوضہ لے کر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ
لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ
بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ○
۵- سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ○
۶- وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ○
۷- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ
يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ○
۸- وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ
أَعْمَالَهُمْ ○
۹- ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ○

یہاں تک کہ لڑائی میں اپنے ہتھیار رکھ دے یہی حکم ہے اور
اگر اللہ چاہتا۔ تو خود اُن سے بدلے لیتا لیکن وہ یہ چاہتا
ہے کہ تم میں سے بعض کو بعض سے آزمائے اور جو لوگ اللہ کی راہ
میں مارے گئے ان کے اعمال وہ ہرگز نہ کھوئے گا ○
۵- انہیں ہدایت کریگا اور ان کا حال درست کریگا ○
۶- اور انہیں بہشت میں داخل کریگا جو معلوم کروادی ہے انکو ○
۷- مومنو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد
کریگا اور تمہارے پاؤں جمائے رکھیگا ○
۸- اور جو لوگ کافر ہوئے انکو ٹھوکر لگی اور اللہ نے ان کے
اعمال کھو دیئے ○
۹- یہ اس لئے کہ جو اللہ نے نازل کیا انہوں نے اُسے ناپسند
رکھا۔ سو اللہ نے اُنکے اعمال اکارت کر دیئے ○

## جہاد کی حقیقت

ف یہ آیات مقام جہاد میں نازل ہوئی ہیں۔ انکو سمجھنے کیلئے پہلے چند امور کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ:

۱۔ اسلام کی غرض دنیا میں تسکین و طمانیت کی فضا کو پیدا کرنا ہے اور نوع انسانی کو ایسے نقطہ پر مرکوز کرنا ہے۔ جہاں رنگ و بو کے تمام اختلاف مٹ جاتے ہیں۔

۲۔ ہر عقیدہ خیر کو اور ہر نظام برکات القیام کو پھیلانا نہ صرف جائز بلکہ انسانیت کے لئے ضروری ہے۔

۳۔ تشدد کی تعریف یہ نہیں ہے۔ کہ زندگی کے عمدہ پروگرام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے قوت اور طاقت کا استعمال کیا جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ بری باتوں کو پھیلانے کیلئے حرب و جنگ کے معرکے قائم کئے جائیں۔

۴۔ اسلام اس روش کو پسندیدہ نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ کہ جبراً کسی شخص کو اسلام کے حقائق کی طرف مائل کیا جائے۔ چنانچہ وہ صاف طور پر کہہ چکا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ کہ دین کے باب میں جبر و اکراہ کو دخل نہیں

۵۔ باوجود اس کے کہ افراد کے معاملہ میں جبر و تسخیر کی حکمت عملی جائز نہیں۔ جب کوئی قوم اسلامی حقائق کو تسلیم نہ کرے۔ اور اپنی قوت و طاقت سے افراد کے اس حق کو چھین لے۔ کہ وہ آزادی کے ساتھ کسی مذہب کو قبول کر لیں۔ تو پھر جہاد ضروری ہو جاتا ہے۔

۶۔ جہاد بعض حالات میں دفاعی ہوتا ہے۔ اور بعض حالات میں جارحانہ اور اسکی غرض و غایت بہر حال یہ رہتی ہے۔ کہ مختلف انسانی جماعتوں اور طبقوں میں امن و مساوات کے توازن کو قائم رکھا جائے۔

۷۔ جہاد بہرنوع ایک وسیلہ ہے مقصد نہیں ہے۔ جب لوگوں کی روحانی اور اخلاقی قوتیں اس حد تک ترقی پذیر ہو جائیں۔ کہ سچائی کو قبول کرنے کیلئے ان پر کسی نوع کی پابندی عائد نہ ہو۔ تو اس وقت اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ان تصریحات کی روشنی میں آیات جہاد پر غور فرمایئے۔ قرآن کہتا ہے۔ اگر دشمنوں کا سامنا ہو۔ اور جنگ کی آگ مشتعل ہو۔ تو پھر مسلمان بہادر سپاہی کی طرح لڑے۔ اور متمرد اور سرکش گردنوں کو اڑا دینا تجویز کیا جائے۔ (باقی صفحہ ۱۲۱۴ پر)

### حل لغات

حتی تضع الحرب اوزارھا۔ جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں۔ کنایہ ہے امن و سکون سے۔

www.KitaboSunnat.com



۱۰- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ○

۱۰- کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی۔ کہ دیکھیں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہُوا۔ جو اُن سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ اللہ نے انہیں تہس نہس کر دیا اور کافروں کو ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے ○

۱۱- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ○

۱۱- یہ اس لئے کہ ایمانداروں کا رفیق اللہ ہے اور کافروں کا کوئی رفیق نہیں ○

۱۲- اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ
كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ○

۱۲- بیشک اللہ اُن لوگوں کو ایمان لائے اور نیک کام کئے ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ (دنیا میں) فائدہ اُٹھاتے ہیں اور جیسے چارپائے کھاتے ہیں وہ بھی کھاتے ہیں اور آگ اُنکا گھر ہے ○

۱۳- وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ
قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ
فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ○

۱۳- اور بہت ایسی بستیاں تھیں جو تیری اس بستی سے جس نے تجھے جلاوطن کیا زور میں بڑھی ہوئی تھیں۔ ہم نے انہیں ہلاک کیا۔ پھر کوئی ان کا مددگار نہ ہُوا ○

---

**بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۱۳** — اور شوخ و نزیبی سے [illegible] ذکر ے اور جس شخص کو گرفتار کرے۔ پھر چاہے تو اپنی حسن کر کے ان کو چھوڑ دے اور چاہے تو فدیہ لے۔ یہ سرگرمی اس وقت تک رہے۔ جب تک کہ فضا امن و طمانیت کی صورت نہ اختیار کرے۔ اس طرح شر پر قرآن نے جا بجا [illegible] اور فساد کا قلع قمع ہو جائے گا۔ اور پھر امکان نہیں رہے گا کہ اس کی فضا میں کفر و معصیت کسی نوع کی ابتری پیدا کر سکے۔
اللہ کی مدد کرنے کے معنے یہ ہیں کہ اس کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنا سب کچھ بہا دیا جائے۔ [illegible] کیا کہ اللہ کو اس کی حمایت حاصل نہ تھی۔ اور مسلمانوں سے پیش [illegible] ہے کہ یہ اللہ کی اعانت و نصرت پر یقین رکھتے تھے۔ [illegible]

## مردِ مومن کے رجحانات

دل مومن اور کافر کی تو بہت فرق ہیں۔ فرق ہے۔ کہ مومن کے سامنے صرف [illegible] چیز دنیا نہیں ہوتی۔ اس کی نگاہ [illegible] جس سے جنتی کی [illegible] رکھتا ہے۔ جبکہ کافر صرف دنیا تک اپنی نگاہ [illegible] وہ محدود رکھتا ہے۔ مومن جہاں جسم کی بالیدگی کا خواہاں ہوتا ہے۔ وہاں روح کی بالیدگی اور بشاشت بھی چاہتا ہے کافر کی توجہ صرف جسم اور اس کے مقتضیات کی طرف لگی رہتی ہے۔ مومن اس لئے کھاتا پیتا اور حظوظ دنیا سے استفادہ کرتا ہے۔ کہ آخرت کے لئے اس میں قوت و نشاط باقی رہے اور کافر دُنیوی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوتا ہے کہ نفسانی جذبات شہوت و حرص کی تسکین کر سکے۔ زیادہ واضح الفاظ میں یوں سمجھئے کہ مومن کے سامنے زندگی کا ایک مقصد اور نصب العین ہوتا ہے۔ اور کافر اکل حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی اخلاقی اور روحانی نصب العین نہیں ہوتا۔ پھر چونکہ دونوں میں غرض و مقصد کا یہ تفاوت ہے اس لئے ضروری ہے کہ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بھی دونوں میں فرق ہو۔ چنانچہ جس کی خواہشات دنیا میں [illegible] جذبات کی تکمیل [illegible] جہنم میں جائے گا۔ اور اس کا مادی جسم آتش دوزخ کی نذر ہو گا۔ جس کی پرورش کے لئے اس نے اپنی عمر کا اکثر حصہ ضائع کیا۔

(باقی صفحہ ۱۲۱۵)

### حلِ لغات

دَمَّرَ - ہلاک کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۴- أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن
زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم ۝
۱۵- مَّثَلُ ٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَآ
أَنْهَٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَٰرٌ مِّن لَّبَنٍ
لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشَّٰرِبِينَ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ
وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَمَغْفِرَةٌ
مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَٰلِدٌ فِى ٱلنَّارِ وَ
سُقُوا۟ مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ۝
۱۶- وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰٓ إِذَا خَرَجُوا۟
مِنْ عِندِكَ قَالُوا۟ لِلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ
مَاذَا قَالَ ءَانِفًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ

۱۴- بھلا جو لوگ اپنے رب کے کھلے رستے پر ہیں ان جیسے ہو جائیں گے۔ جنکے برے عمل انکو اچھے دکھلائے گئے ہیں۔ اور وہ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں ؟ ۝

۱۵- اس بہشت کا بیان جس کا متقیوں سے وعدہ ہوا ہے یہ ہے کہ وہاں پانی کی نہریں ہیں جس میں بدبو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں جو پینے والوں کو لذت دیتی ہے اور صاف رہجان کیے ہوئے، شہد کی نہریں ہیں، اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کا میوہ اور انکے رب کی طرف سے معافی۔ کیا یہ لوگ انکی مانند ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں جلینگے اور وہ کھولتا ہوا پانی پلائے جائینگے جو ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالیگا ۝

۱۶- اور بعض ان میں ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں۔ یہانتک کہ جب تیرے پاس سے نکلتے ہیں تو ان سے جنہیں علم ملا ہے پوچھتے ہیں کہ ابھی نبی نے کیا کہا تھا ؟ یہ وہی لوگ ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگائی ہے اور وہ اپنی

حاشیہ صفحہ ۱۲۱۴۔ ف۲ حضور کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اگر ان لوگوں نے آپ کو اپنے محبوب ترین شہر سے باہر نکال دیا ہے۔ تو آپ گھبرائیں نہیں۔ پہلی قومیں ان سے زیادہ تنومند اور مضبوط تھیں بجرم کے ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور کوئی چارہ ساز ان کی حمایت نہیں کر سکا۔ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی اسی نوع کا سلوک روا رکھنا پڑے۔ اور ان کو بتانا پڑے۔ کہ پیغمبر کو اس کے گھر سے نکال باہر کرنا اللہ کے نزدیک کوئی معمولی جرم نہیں ۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف۱ یعنی اہل حق وصداقت ہمیشہ دلائل اور براہین کی روشنی میں اللہ کے دین کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہوتے۔ جو بلا ہر بوالفضول کی تیج و پیج سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی خواہشات نفس کی پیروی میں عقل وخرد سے کام نہیں لیتے ۔

ف۲ یہ ان ارکان کے وجہ کی تشریح ہے۔ جن کا مطمح نظر صرف جذبۂ حیوانیت کی تسکین وتکمیل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ روح کی بالیدگی کے لئے بھی جدوجہد کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مقام تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں ہر نعمت وثروت کے ساتھ موجود ہے۔ وہاں صاف، شیریں، اور ٹھنڈے پانی کی نہریں، خوش ذائقہ دودھ کے دریا، اور نہایت لذیذ شراب اور عسل مصفےٰ کی نہریں ہوں گی۔ اور ہر قسم کے پھل اور میوے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ خدا کی رضامندی کو میسر ہوگی۔ واضح رہے۔ کہ خدا گائے اور بھینس کے تھنوں میں دودھ پیدا کر سکتا ہے۔ وہ بہشت میں نہروں میں بھی اس کو بہا سکتا ہے۔ اور جس کی قدرت میں یہ ہے۔ کہ وہ مکھیوں کو شہد جمع کرنے کی قابلیت عطا کر دے۔ وہ یقیناً اس سے زیادہ عمدہ ذرائع بھی اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے ان چیزوں پہ اعتراض کرنا درحقیقت اپنی کوتاہ نظری کا ثبوت دینا ہے ۔

## حل لغات

آسِن - وہ پانی جس کا مزہ اور رنگ تبدیل ہو جائے ۔
عَسَلٍ مُّصَفًّى - خالص شہد ۔

www.KitaboSunnat.com



طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝
۱۷- وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ
اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝
۱۸- فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ
اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝
۱۹- فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝
۲۰- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ

خواہشوں کے پیرو ہوئے ہیں ۝
۱۷- اور جنہوں نے ہدایت پائی وہ انکی اور ہدایت بڑھاتا ہے اور
انہیں ان کی پرہیزگاری عطا کرتا ہے ۝
۱۸- سو کیا یہ لوگ قیامت ہی کی راہ دیکھتے ہیں کہ ان پر اچانک آ جائے
تو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں۔ پھر جب وہ انکے پاس آ پہنچے گی تو
انکو نصیحت قبول کرنا کہاں سے نصیب ہوگا ۝
۱۹- سو تو جان رکھ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی لغزش
کی معافی مانگ اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لئے بھی
اور اللہ تمہارے پھرنے کی جگہ اور تمہارا ٹھکانا جانتا ہے ۝
۲۰- اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ جہاد کے متعلق

## اللہ کا قانون

ف رشد و ہدایت اور ضلالت و گمراہی کے متعلق اس کا قانون یہ ہے۔ کہ وہ کسی شخص کے افعال میں مداخلت نہیں کرتا۔ اور کسی شخص کو مجبور نہیں کرتا۔ کہ وہ اپنے لئے ان دو راہوں میں سے کسی ایک راہ کو ضرور اختیار کرے۔ اس کا کام صرف یہ ہے۔ کہ وہ حقیقت حال سے آگاہ کر دے۔ پیغمبروں کو بھیجے۔ اور کتابوں کو نازل کرے۔ تاکہ انسان عقل و بصیرت کی روشنی میں اپنا نصب العین تجویز کرے۔ اور پھر کچھ سوچ کر کسی پگ ڈنڈی پر ہو لے۔ جب یہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص جذبات و خواہشات کی پیروی کے جنون میں حق و صداقت کی آواز کو نہ سننا چاہے۔ اور آفتاب کی طرح روشن حقائق کو ٹھکرا دے۔ تو پھر وہ اس سے توفیق ہدایت کو چھین لیتا ہے۔ اور یہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ وہ بدبختی اور گمراہی میں اس منزل تک پہنچ گیا ہے۔ جہاں اب حصول ہدایت کے لئے کوئی موقع باقی نہیں رہا۔ اور جب کوئی اللہ کا بندہ حق و نیت و نیکی کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ کہ حق و عمل میں کون راہ منزل مقصود تک لے جانے والی ہے۔ تو پھر وہ اس کی اعانت کرتا ہے۔ اور اس کے لئے ہدایت کی راہوں کو روشن اور واضح کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ میرے ساتھ اللہ کی امداد

ہے۔ اور یہی اس کی بہمہ وجوہ سے بدرجہ غایت بہرہ مند ہوں۔

ف فرمایا۔ یہ سمجھنے والے کیوں بڑھ کر اور لپک کر رشتہ ہدایت کو نہیں تھام لیتے؟ آخر رشتہ ہدایت کو تھام لینے ؟ آخر یہ کس بات کے منتظر ہیں۔ جہاں تک دلائل اور شواہد کا تعلق تھا۔ وہ سب ان کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ اور ان کو کئی بار بتا دیا گیا۔ کہ بت پرستی گمراہی اور ذلت اور رسوائی کی راہ ہے۔ اور انسانیت کی توہین اور تذلیل کا راستہ ہے۔ اب کیا یہ چاہتے ہیں۔ کہ قیامت اچانک آ جائے۔ اور ان کے اور مسلمانوں کے درمیان آخری فیصلہ صادر فرما دے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں۔ اور جب وہ آ جائیگی تو اس وقت ان کے لئے تذکیر و نصیحت کا کوئی امکان باقی نہیں رہیگا۔

## لفظ استغفار پیغمبر کے حق میں

ف لفظ استغفار کئی معانی کا حامل ہے۔ جہاں تک اس کا تعلق حضور کے ساتھ ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ بیکم گناہوں کے عدم صدور کی توفیق عنایت فرمائے۔ (راغب ۲۱۲ ص)

### حل لغات

اشراطہا۔ یعنی علامتیں۔ اشراط۔ جمع ہے شرط کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ
فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝
۲۱- طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ
الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ ۝
۲۲- فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝
۲۳- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ
وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝
۲۴- أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ

کوئی سورت کیوں نہ اُتری۔ پھر جب ایک صاف
معنی سورت اُتری اور اس میں لڑائی کا ذکر آیا تو انہیں
جن کے دلوں میں مرض ہے دیکھتا ہے کہ تیری طرف یوں
تکتے ہیں جیسے وہ تکتا ہے جس پر مرتے وقت موت کی
بیہوشی طاری ہوتی ہے سو خرابی ہے ان کی ۝
۲۱۔ حکم ماننا اور معقول بات کہنا (بہتر ہے)، پھر جب لڑائی
کا پختہ ارادہ ہو گیا تو اس وقت اگر وہ اللہ کے آگے
سچے رہیں تو ان کے لئے بہتر ہے ۝
۲۲۔ اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم حاکم بنائے جاؤ تو زمین
میں فساد کرو اور اپنے رشتے توڑ دو ۝
۲۳۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن پر اللہ نے لعنت کی۔ پھر انہیں بہرا
اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ۝
۲۴۔ سو کیا وہ قرآن میں ۞ دھیان نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۲۱۶ ۔ یعنی آپ کو نور و عرفان سمجھتے ۔ کہ کیوں
کر قریب ہو آپ کی نظروں سے اوجھل اور ڈھکے رہیں ۔ اور آپ ان
سے قطعاً متاثر نہ ہوں ۔ اور جہاں اس کا تعلق عام مومنین اور مومنات
سے ہے ۔ اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ان کے لئے مغفرت طلب کریں
اور خدا سے دعا کریں کہ کوئی تقصیر ہو تو درگزر فرمائے ۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)
ف ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ جو لوگ مخلص مسلمان ہیں ۔ ہمیشہ اللہ کے
احکام کے منتظر رہتے ہیں ۔ بہ جوش و خروش ان کے احکام کی اطاعت
کر کے قرب الٰہی کے درجات عالیہ کو حاصل کریں ۔ مگر جو منافق ہیں
وہ دل میں لرزاں و ترساں رہتے ہیں ۔ اور جب کوئی سورت نازل
ہوتی ہے جس میں جہاد و قتال کا حکم ہو تو ان کی کیفیت مارے خوف کے
یہ ہوتی ہے ۔ کہ جیسے غش آ گیا ہو ۔ فرمایا جب نہیں ، تو بزدلی کا عالم
ہو کر جہاد کا نام سن کر لرزہ طاری کر دے ۔ تو پھر اس زندگی سے
موت زیادہ بہتر اور معقول ہے ۔

## دعوتِ غور و فکر

ف قرآن حکیم دنیا میں وہ پہلی اور آخری کتاب ہے ۔ جو اپنے ماننے
والوں کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے ۔ اور جس کی تعلیمات قاطعہ
دانائی اور علوم و فنون کی قطعیت پر مبنی ہیں ۔ یہ کتاب سب
لوگوں سے کہتی ہے ۔ کہ تم فطرت کے حقائق کے متعلق سوچو اور
غور کرو ۔ پھر یہ دیکھو کہ ہماری تعلیمات کہاں تک ان کے موافق ہیں
اور اگر تمہیں معلوم ہو ۔ کہ اس صحیفہ رشد و ہدایت میں جو کچھ لکھا
ہے ۔ وہ عین قرینِ عقل ہے ۔ اور تجربے کے مطابق تو اس کو تسلیم کرو ۔
ورنہ معقول اعتراض پیش کرو ۔ قرآن کا دعوٰی ہے کہ بس
کے مخاطب ہی وہ لوگ ہیں ۔ جو بصیرت سے بہرہ وافر رکھتے
ہیں ۔ اور جتنی مجلسیں ۔ ۔ درس ہیں ۔ اس کتاب کو آئندہ علوم
کے ارتقا سے نہ صرف کوئی خطرہ نہیں ۔ بلکہ توی امید ہے ۔ کہ
لوگ ان معلومات کی روشنی میں اس کے زیادہ قریب آ جائیں
گے ۔ اسی لئے ، ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ کیوں قرآن میں تدبر و فکر
کرتے اور کیوں اس تک نہیں پہنچتے ۔ کیا ان کے دلوں پر جہالت
اور اندھی تقلید کے قفل لگ رہے ہیں ؟ کہ ان میں سوچنے اور
سمجھنے کی صلاحیت ہی پیدا نہیں ہوتی ۔

حل لغات ۔ مَّرَضٌ ۔ نفاق ۔ تُزِيلٌ اور دین ۔
تَدَبَّرُوا ۔ تحقیق ۔ سو ان کے لئے ہلاکت زیادہ موزوں ہے ۔ سورۃ تو ۔ ابھی

۲۴ کم بختی آئے تالے ہیں ۔

www.KitaboSunnat.com



اَقْفَالُهَا ○

۲۵- اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ
سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ○

۲۶- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ○

۲۷- فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ○

۲۸- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ
كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○

۲۹- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ

قفل لگے ہوئے ہیں ○

۲۵- بیشک جو لوگ بعد اسکے کہ ان پر ہدایت کھل چکی اپنی پیٹھوں
پر الٹے پھر گئے (یعنی مرتد ہو گئے) شیطان نے انکے دل
میں بات بنائی اور انہیں دیر کے وعدے دیئے ○

۲۶- اور یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کے نازل
کئے ہوئے سے بیزار ہیں کہا بعض امور میں ہم تمہاری بات بھی
مانیں گے اور اللہ انکی چھپ کر باتیں کرنا جانتا ہے ○

۲۷- سو اس وقت کیا ہوگا۔ جب فرشتے انکی جان اسطرح نکالیں گے
کہ انکے منہ اور پیٹھ پر مارتے جاتے ہوں گے ○

۲۸- یہ اسلئے کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جس نے اللہ کو غصہ دلایا
اور خود اسکی خوشنودی کو ناپسند کیا پس اسکے کام اللہ نے اکارت کر دیئے ○

۲۹- جن کے دلوں میں مرض ہے کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ اللہ

## منافقین کا جہاد سے فرار

ف ان آیات میں اس گروہ کا ذکر ہے۔ جن کو منافقین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ لوگ بظاہر مسلمانوں کے ساتھ تھے بجز بباطن اہل کفر و شرک کے ساتھ ساز باز رکھتے تھے۔ اور موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ کہ جب مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا احتمال و امکان ہو۔ تو اس وقت اپنی تمام قوتوں کو صرف کر دیا جائے۔ اور اپنی دوستی کی وجہ سے دشمنوں کو مدد پہنچائی جائے۔ فرمایا کہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی جب ان لوگوں نے مسلمانوں سے تعلقات مودت و اخوت منقطع کر رکھے ہیں۔ اور میدانِ جہاد سے فرار اختیار کیا ہے۔ تو محض اس لئے کہ یہ شیطان کے چکر میں آ گئے ہیں۔ اور اس نے ان کو ڈھیل دے دی ہے۔ تاکہ اپنی تدبیروں میں وہ کامیاب ہو سکے۔ ان لوگوں اور مشرکین کے درمیان گہرے تعلقات ہیں۔ اور انہوں نے پوشیدہ طور پر ان سے دوستی کا عہد کر رکھا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ ان خفیہ کاروائیوں کو جانتے ہیں۔ اس لئے یہ قطعاً ممکن نہیں ہے۔ کہ اس طرح یہ لوگ مسلمانوں کو نقصان پہنچا سکیں۔ ارشاد فرمایا۔ کہ جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے کے لئے آئیں گے۔ اور ان کے منہ اور پشت پر کوڑے برسائیں گے۔ اس وقت ان کے پاس کیا عذر ہوگا۔ اور کس طرح یہ لوگ اس تکلیف سے بچ سکیں گے؟

## حل لغت

سَوَّلَ لَهُمْ - تجویز بتائی۔

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ - یعنی چونکہ دلوں میں کفر و نفاق کا مرض موجود تھا۔ اس لئے اللہ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝

۳۰- وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝

۳۱- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ۝

۳۲- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝

۳۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

ان کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا ؟ ۝

۳۰- اور اگر ہم چاہیں تو وہ اشخاص تجھے دکھلا دیں سو تو انہیں انکی پیشانی سے پہچان لیے اور آئندہ کو تو انہیں انکی بات کے ڈھب سے پہچان لیگا۔ اور اللہ تمہارے کام جانتا ہے ۝

۳۱- اور ہم ضرور آزمائیں گے۔ یہانتک کہ ہم تم میں مجاہدین اور صابرین کو معلوم کریں اور تمہاری خبروں کو آزمائیں ۝

۳۲- جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا۔ اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان کو رستہ نظر آچکا تھا۔ یہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کی کوششوں کو مٹا دے گا ۝

۳۳- اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو ۝

ف فرمایا۔ کہ یہ منافقین یہ نہ خیال کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلی جذبات غم و غصہ کو جو مسلمانوں سے متعلق ہیں۔ کبھی ظاہر نہیں کرے گا۔ بلکہ ہم چاہیں۔ تو آپ کو ان کے چہروں کو دیکھ کر اور اُن کی گفتگو کو سُن کر بھانپ جائیں۔ کہ یہ منافق ہیں۔

چنانچہ مسند امام ابن حنبل میں ہے۔ کہ حضورؐ نے ان سب کے نام ہم کو ایک صحبت میں بتا دیئے تھے۔ اور ہم ان کو خوب پہچانتے تھے۔

## مدینہ کا دار الضرب

ف قرآن حکیم نے طاعت اور فرمانبرداری کیلئے اصل پیش فرمائے ہیں۔ اور بار بار یہ تاکید کیا ہے۔ کہ اگر نجات چاہتے ہو۔ اور دین و دنیا کی سعادتوں کو حاصل کرنے کے خواہاں ہو۔ تو ان دو عظیم المرتبت شخصیتوں کے ساتھ وفاداری کا عہد کرو۔ یہ دو شخصیتیں اللہ اور اس کا رسولؐ ہیں اور یہی دو اصل ہیں۔ اس آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب وہ اعمال بیکار اور رائیگاں جائیں گے۔ جس کو ادا کرتے ہیں۔ احکام الٰہی اور سنت رسولؐ کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اور وہ اعمال باطل ہیں۔ جو اسوۂ رسولؐ کے موافق نہیں ہیں۔ اور وہ روشنی تاریکی و ظلمت کے مترادف ہے۔ جو مشکوٰۃ نبوت سے مستفاد نہیں ہے۔ یعنی اعمال و تعدد و قیمت۔ اسلامی نقطہ سے یہ نہیں ہے۔ کہ وہ کس درجہ وسیع اور کس حد تک مفید ہیں۔ یا ان کو بجالانے کا ارادہ کیا ہے میں کتنی مصیبتوں اور کلفتوں کو برداشت کیا گیا ہے۔ بلکہ معیار ان کی پرکھ کا یہ ہے۔ کہ ان کے اوپر مہر یہ دار الضرب کی مہر لگی ہے یا نہیں۔ جس طرح جنس سکے کی کوئی قیمت نہیں۔ اسی طرح اسلامی بازار میں بدعات کی کوئی قیمت نہیں۔ بلکہ ان کا مرتکب اسلامی قانون کے سامنے جوابدہ ہے۔

حل لغات:۔ اَضْغَانَهُمْ ۔ بغض کینہ۔ دلی عداوتیں۔ لَحْنِ الْقَوْلِ ۔ طرز گفتگو، انداز کلام، وَشَاقُّوا۔ مخالفت کی اور عناد کا مظاہرہ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۴- اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَہُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ
اللّٰہُ لَہُمْ ۝

۳۵- فَلَا تَہِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ ۝

۳۶- اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ ۭ وَاِنْ
تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا
یَسْـَٔلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ ۝

۳۷- اِنْ یَّسْـَٔلْکُمُوْہَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وَ
یُخْرِجْ اَضْغَانَکُمْ ۝

۳۸- ہٰٓاَنْتُمْ ہٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ

۳۴- بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے رستے
سے روکا پھر وہ کافر ہی رہ کر مر گئے۔ خدائے تعالیٰ ان کو
بھی نہ بخشے گا ۝ [ظلِ]

۳۵- سو تم بودے نہ ہوتے جاؤ اور صلح کی طرف نہ بلانے
لگو اور تم ہی غالب رہو گے اور خدا تمہارے ساتھ ہے
وہ تمہارے اعمال ضائع نہ کرے گا ۝ [ظلِ]

۳۶- دُنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشہ ہے اور جو تم ایمان
لاؤ اور ڈرو تو تمہاری اجرتیں دیگا اور تمہارے مال
تم سے نہ مانگے گا ۝

۳۷- اور اگر وہ تمہارے مال مانگے پھر تنگ کرے تو تم بخیل
ہو جاؤ اور تمہارے دل کی خفگیاں ظاہر کر دے ۝

۳۸- سنتے ہو تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے

---

ظلِ یعنی وہ لوگ جنہوں نے ایمان پر کفر کو ترجیح دی۔ اور نور کے بدلے ظلمت کو خرید لیا۔ اور اسی حالت محرومی و بدبختی میں مر گئے۔ تو ان کیلئے بخشش کا کوئی موقع نہیں۔ اور ان کے تمام اعمال جو کہ صحیح تقویٰ نگاہ سے صادر نہیں ہوئے۔ اس لئے مسترد کر دیئے جائیں گے اور کسی اجر کے بھی مستحق قرار نہیں دیئے جائیں گے۔

## تم سر بلند ہو

ظلِ یعنی جب یہ درست ہے۔ کہ تم حق و صداقت کی مضبوط چٹان پر کھڑے ہو۔ اور اللہ کی تائید کا ساتھ دیتا ہے۔ تو پھر تم مصلحتاً نہ گھبراؤ۔ اور کفر کا سختی کے ساتھ مقابلہ کرو کیونکہ سربلندی اور تفوق تمہارے لئے مقدرات سے ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ تمام دنیا میں جب تک جہاد و قتال کی زندگی بسر کرو۔ اللہ کی تائیدات تمہارے شامل حال ہیں۔ اور تمہارا قدم جدھر کو اٹھے کامیابیاں اس کو چومنے کیلئے آگے بڑھیں۔ یہ زندگی محض ایک تماشا اور کھیل ہے۔

اپنی مسرتوں کو زیادہ اہمیت نہ دو۔
اگر تم لوگ مومن رہے۔ اور اتقا کے دامن کو تم نے ہاتھ سے نہ دیا تو پھر اجر و ثواب تمہاری جھولیاں بھرے گا۔ اور وہ تم سے تمہاری استطاعت سے زیادہ جہاد کے مصارف کیلئے مال طلب نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر تم سے زیادہ کا مطالبہ کرے گا۔ تو تم بخل کا اظہار کرنے لگو گے۔

## حلِ لغات

اِلَی السَّلْمِ۔ صلح کی طرف۔
وَلَنْ یَّتِرَکُمْ۔ وَتْرٌ۔ یَتِرُ سے ہے۔ جس کے معنے
نقصان پہنچانے کے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com



سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ
وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ ؕ
وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ
تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۙ
ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْۤا اَمْثَالَکُمْ ۝

کیلئے بلایا جاتا ہے۔ پھر تم میں کوئی ہے جو بخل کرتا ہے، اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے، اور اللہ غنی ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو وہ تمہارے سوا اور قوم بدل لائے گا۔ پھر وہ تمہاری مانند نہ ہوگے ○

| اٰیاتہا ۲۹ | سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِیَّۃٌ (۴۸) | رکوعاتہا ۴ |
|---|---|---|

## (۴۸) سُورۃ فتح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝

۲- لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَہْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝

۳- وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۝

۱- ہم نے تیرے لئے کھلی ہوئی فتح کا فیصلہ کر دیا ○

۲- تاکہ اللہ تیری اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف کرے اور تجھ پر اپنی نعمت تمام کرے۔ اور تجھے سیدھی راہ دکھائے ○

۳- اور اللہ تیری مدد کرے زبردست مدد ○

ف یاد رکھو، کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقات وخیرات دے کر تم اس کو ممنون نہیں کرتے ہو۔ بلکہ اس میں کچھ تمہارا ہی فائدہ ہے۔ اور یہ بخل تمہارے حق میں ہی مضر ثابت ہوگا۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے۔ وہ اکمل بے نیاز ہے۔ اگر تم اپنے فرائض کو ادا نہیں کروگے۔ تو وہ تمہاری بجگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا۔ اور اُن سے اپنے دین کی حمایت کا کام لے لے گا۔ کیونکہ اس کو ہر حال اپنے دین کی بقاء اور تحفظ منظور ہے۔

## سُوْرَۃُ الْفَتْحِ

ف یہ سورہ صلح حدیبیہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اور اس میں فتح مکہ کی کھلے لفظوں میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھیں۔ کہ حدیبیہ کے مقام پر جو مصالحہ کیا گیا ہے۔ وہ شکست اور ہزیمت پر منتج ہوگا۔ یہ تمہید ہے۔ کامیابی کی اور فتح مبین کی تمہید ہے۔ مظفر و منصور ہونے کا۔ اسکے بعد غفرانِ ذنب کی بشارت ہے۔ اور اتمام نعمت کی خوشخبری ہے۔ اور اس حقیقت کا اظہار ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سعادت اور برکت کی راہوں پر گامزن ہونے کی برابر توفیق مرحمت فرما رہا ہے گا۔ اور کسی حالت میں بھی نصرت و اعانت سے دریغ نہیں کریگا۔

### حل لغات

نَصْرًا عَزِیْزًا۔ یعنی ایسی مدد جو عزت اور غلبہ عطا کرنے کا موجب ہو یا وہ نصرت جہاں مواقع پر ہو اور خصوصی ہو۔ اور جس کی شدید ترین ضرورت ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

۵- لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

۶- وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ

۴- وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین اتاری تاکہ وہ ایمان میں اپنے ایمان (سابقہ) کے ساتھ اور بڑھ جائیں اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خبردار حکمت والا ہے ۝

۵- تاکہ وہ ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کی نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ انکی برائیاں ان سے دور کرے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی مراد ملنی ہے ۝

۶- اور تاکہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا کی نسبت بُرا گمان رکھتے ہیں عذاب دے۔ یہ لوگ مصیبت کے چکر میں ہیں اور ان پر اللہ کا غصہ ہوا اور اس نے ان پر لعنت کی، اور اُن

---

۳ غفرانِ ذنب کے ضمن میں اہلِ تفسیر نے حسبِ ذیل توجیہات کا ذکر کیا ہے۔
۱۔ اس کا تعلق ہے مرد مسلمانوں کے گناہ، اور حضورؐ چونکہ مخاطب اوّل ہیں۔ اس لئے انکی وساطت سے گناہوں کی بخشش عام کا مژدہ سنایا ہے۔
۲۔ مخاطب تو حضورؐ ہیں مگر ذنب کے معنے ترک اولیٰ کے ہیں معصیت اور نافرمانی کے نہیں ہیں۔
۳۔ اس سے صغائر مراد ہیں جن کا صدور انبیاء سے ہو سکتا ہے۔
۴۔ اس سے مقصود عصمت کا ثبوت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ گناہوں کو آپکی نظروں سے اوجھل کر دیں۔
مگر ان سب تاویلوں میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ ان کا تعلق نفس واقعہ سے کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا۔ آیات میں تو فتح مکہ کا مژدہ سنایا جا رہا ہے۔ درمیان میں غفرانِ ذنب کا ذکر آگیا ہے۔ جو بظاہر بالکل غیر متعلق معلوم ہوتا ہے۔
اصل بات یہ ہے۔ کہ ذنب کے معنی یہاں گناہ، معصیت یا ترک اولیٰ کے نہیں ہیں۔ بلکہ الزام کے ہیں۔ اور اسکی نظیر خود قرآن میں ملتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ کہ قبطیوں کا مجھ پر ایک الزام ہے۔ تو اس صورت میں ظاہر ہے۔ کہ آیت کے معنے بالکل واضح ہیں۔ کہ فتح مکہ کے بعد جب حضورؐ ان مخالفوں سے نہایت نیک اور محفوظ سلوک کرینگے اور ان لوگوں کو زیادہ قریب ہو کر اسلام کا مطالعہ کرنیکا موقع ملیگا۔ تو یہ وہ الزامات جو انہوں نے آپکی جانب منسوب کر رکھے تھے۔ از خود انکا انتساب مستقبل میں محال پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ دور ہو جائیں گے اور فتح مکہ کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ ان لوگوں کو مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے براہ راست استفادہ کی توفیق میسر ہو۔ اور انکے دلوں میں جو حضورؐ کی ذات کے متعلق جو شکوک و شبہات ہیں۔ ان کا ازالہ ہو جائے۔

یہ بات اسلامی مسلمات میں سے ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام نہ صرف معصوم ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کے آنیکا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ معصوم انسانوں کے ایک گروہ کو پیدا کریں۔ پھر کیونکر ان کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ خود بھی معصوم ہوتے ہیں یا نہیں۔ انکا مقام عصمت سے زیادہ بلند ہوتا ہے۔ وہ اس پاکیزگی سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ جو عام انسانوں کے تصور میں نہیں آسکتی۔

## حلِ لغت

اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ۔ غلبہ اور تفوق کا یقین اور اللہ کی طلب مدد کا احساس قلوب میں پیدا کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝
٧- وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝
٨- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝
٩- لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَ
تُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا ۝
١٠- اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللّٰهَ ۚ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ
فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ۝
١١- سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْاَعْرَابِ
شَغَلَتْنَآ اَمْوٰلُنَا وَاَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ

کیلئے دوزخ تیار کیا اور وہ بری جگہ ہے ۝
٧- اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ غالب حکمت
والا ہے ۝
٨- بیشک ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشی اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے
٩- تاکہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو اور اس کا
ادب اور تعظیم کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بولو ۝
١٠- بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت کرتے
ہیں انکے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے کہ جس نے عہد توڑا تو وہ اپنے ہی برے
کیلئے توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا جو اس نے اللہ سے عہد کیا تھا
تو اسے وہ بہت بڑا اجر دے گا ۝
١١- جو گنوار جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے عنقریب تجھ سے یوں کہیں گے
کہ ہمارے مالوں اور گھر والوں نے کام میں لگا رکھا۔ سو تو اللہ سے

ف خدا کے ساتھ سوء ظنی کے کئی معنے ہیں۔ ایک یہ کہ اسکی اعانت اور نصرت پر بھروسہ نہ ہو۔ اسکی باتوں پر اعتماد نہ ہو۔ اور یہ بھی کہ اسکی ذات کے ساتھ شرکیہ عقیدوں کو وابستہ قرار دیا جائے۔ فرمایا۔ ان لوگوں کو اس گناہ کی پاداش میں یہ سزا دی گئی۔ کہ یہ دنیا میں مصائب اور کلفتوں میں گرفتار رہیں گے۔ اور آخرت میں ان پر اللہ کا غضب بھڑکے گا۔ اس کی رحمت سے یہ دور رہیں گے۔ اور جہنم انکا ٹھکانا ہوگا۔

ف دوبارہ اس آیت کو ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ انکے اعوان و انصار ان کو اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے۔ کیونکہ اللہ کے پاس ایسے عساکر ہیں جنکا سامنا کرنا انسان کی طاقت اور وسعت سے باہر ہے۔ پہلی دفعہ اس آیت کو مقام بشارت میں بیان کیا تھا۔ اور وہاں غرض یہ تھی کہ مسلمانوں کو بتایا جائے۔ کہ لشکر خدا و مولا کے پاس اعانت اور مدد کے بے شمار ذرائع ہیں۔ اور ان گنت فرشتے ہیں جو جب چاہے ان سے کام لے۔

## حضورؐ کے تین منصب

ف شاہد سے مراد یہ ہے۔ کہ حضورؐ تمام حقائق کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور تمام سچائیوں کو بالکل جیسا کچھ وہ ہیں۔ جب آپ کی تعلیمات میں جامعیت کی بات یہ ہے۔ کہ اس میں محض حق و صداقت پر گواہی اور شہادت ہے۔ کسی فرقہ یا جماعت کے خیالات کی تائید یا تردید نہیں۔ یعنی آپ نے پہلی دفعہ کامل وحدت عقیدے کا اعلان فرمایا ہے۔ کہ اللہ کی بخششیں عام ہیں۔ تمام قومیں اس کے فضل و کرم سے بہرہ مند ہوئی ہیں۔ اور الہام و وحی کیلئے بنی اسرائیل یا دوسری قوموں کی کوئی خصوصیت نہیں۔ آپکا مشن یہ ہے۔ کہ کائنات تک جہاں کہیں بھی … صورت اور کسی پیرایہ بیان میں ہو اس کی حقانیت پر شہادت دیں۔ اور بتائیں کہ سچائی تمام … ہے۔ اس میں جھگڑنے اور بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ مبشر سے غرض یہ ہے۔ کہ آپ ایسے صحیفہ رشد و ہدایت کو لے کر آئے ہیں۔ جس میں سعادت اور کامیابی کی خوشخبری ہے۔ آپ نے اپنی مسرتوں سے … انسانوں کو دنیا اور عقبیٰ کے میدان میں لا کھڑا کیا ہے ○ (بقیہ صفحہ ۱۲۲۴ پر)

حل لغات:- جنود۔ جمع جند۔ جیسے عساکر، جو جمعیں ○
بُكْرَةً۔ صبح ○ اَصِيلًا۔ شام ○ يَدُ اللّٰهِ۔ مجازاً ہے۔ مراد تائید و اعانت ہے ○ واضح رہے کہ بیع کے معنے لغت میں بیچنے کے ہیں۔ بیعت کے معنے بک جانے کے ہیں اور اصطلاح میں اس معاہدہ کا نام ہے۔ جس میں مطلق اطاعت کا اقرار کیا جائے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ
قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ
أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

ہمارا گناہ بخشوا دو۔ یہ) اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو انکے
دلوں میں نہیں تکلیف دینے کا ارادہ کرے یا تمہیں نفع پہنچانا
چاہے۔ تو خدا کے مقابلہ میں کون ایسا ہے جو تمہارے
لئے کسی شئے پر اختیار رکھتا ہو۔ بلکہ اللہ تمہارے کاموں سے
خبردار ہے ۝

۱۲- بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ
ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝

۱۲- بلکہ تم نے یہ گمان کیا تھا کہ رسول اور مسلمان کبھی اپنے گھروں
کی طرف واپس نہ آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں
آراستہ کی گئی تھی اور تم نے بدگمانی کی تھی۔ اور تم ہلاک
ہونے والے لوگ تھے ۝

۱۳- وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝

۱۳- اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے۔ تو ہم
نے کافروں کیلئے دوزخ تیار کر رکھی ہے ۝

۱۴- وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ

۱۴- اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے
جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ

ف حاشیہ صفحہ ۱۲۲۳ ۱۰: آپ وثوق کے ساتھ فرماتے ہیں۔ کہ اگر تمہیں
کی بشارتوں سے ہیچ اور جیفہ کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ تو میری طرف آؤ۔ اور
نصرت کی جانب پلٹو۔ نزدیک کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کا انکار محض پیغمبر کا
انکار کا انکار نہیں ہے بلکہ اللہ کا انکار ہے۔ اسکی رحمتوں اور بخششوں
کا انکار ہے اور عملاً اس مطالبہ کے مترادف ہے۔ کہ ہم کو ہمارے
گناہوں کی اور ہماری گستاخیوں کی [illegible] رسول کو
اس لئے بھیجا ہے۔ تاکہ تم اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اسکے ساتھ عقیدت
رکھو۔ اسکی مدد کرو۔ اور اسکی توقیر کرو اور اسکے بھیجنے والے کی حمد و تسبیح
میں صبح و شام مصروف رہو۔

ف۲ اس میں بیعت رضوان کا تذکرہ ہے۔ جو جہاد کیلئے کی گئی۔ فرمایا۔
تم گویا یہ نہ سمجھو۔ کہ تم نے اپنا ہاتھ محض میثاق کے لئے رسول کے ہاتھ
میں دیا ہے۔ بلکہ تم رسول کی وساطت سے اللہ کے ساتھ اقرار کر رہے
ہو۔ سو اس کا دست اعانت تمہارے لئے بڑھیگا۔ اور وہ ضرور تمہاری مدد
کریگا۔

## منافقین کی بزدلی

ف۳ یعنی ایک طرف تو مسلمانوں کی یہ حالت حضور کے ساتھ تھی جو حضور کی
معیت میں آگ کی کھڑی ہوئی تھی۔ اور ایک منافقین تھے۔ جن کی بزدلی
اور بد دلی کے جذبات غالب تھے۔ کہ یہ لوگ مکہ کی طرف بڑھے تو یہی
اگر قریش کی فوجوں کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ تو پھر واپس نہیں لوٹیں گے
گویا انکے دلوں میں مایوسی تھی۔ اور اللہ کے متعلق حسن ظن موجود نہ تھا
فرمایا۔ یہ محض تمہارا ظن تھا جو شیطان نے یقین کی شکل میں سنوار کر تمہارے
سامنے پیش کیا۔ اور تم نے تسلیم کر لیا حقیقت یہ ہے۔ کہ تم ایسی جماعت
ہو۔ جسے ہلاکت اور بربادی [illegible] تم نے اس بات [illegible] نہیں کیا
کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کیونکر ذلیل و رسوا کر سکتا ہے وہ کیونکر گوارا کرسکتا
ہے۔ کہ مومن لوگ تو اسکے دین کی حفاظت کیلئے سر بکف ہو کر اپنے
گھروں سے نکل کھڑے ہوں۔ اور وہ جو ارحم الراحمین ہے انکی کچھ
ذکر ہے۔ وہ تو اپنے ماننے والوں کو اور اپنے وابستگان عقیدت کو عزت
و احترام کے مقامات پر فائز کرتا ہے اور مخالفوں کو دکھا دیتا ہے۔ کہ کیونکر
انکی ساری تدبیریں ناکام رہتی ہیں۔ اور کس طرح باوجود ظاہری شان
و شوکت کے وہ شکست یاب ہو جاتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۲۲۵ پر)

حل لغات: - بوراً - واحد، تثنیہ اور جمع سب کیلئے استعمال
ہوتا ہے۔ یعنی ہلاک ہونے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○
۱۵ - سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ
اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا
نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ
اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ
مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ
بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○
۱۶ - قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ
اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا
تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

بخشنے والا مہربان ہے ○
۱۵۔ اب تم غنیمتیں لینے کو چلو گے۔ تو وہ لوگ جو سفر (حدیبیہ) سے پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دو کہ تمہارے ساتھ چلیں وہ چاہتے ہیں ان کا ارادہ یہ ہے کہ اللہ کا کہا بدل دیں تو تم کہہ دو کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہ چلو گے اللہ نے پہلے یوں کہہ دیا ہے۔ پھر وہ کہیں گے نہیں بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو کوئی نہیں بلکہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں ○
۱۶۔ گنواروں میں سے جو لوگ (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے اُن سے کہہ دے کہ تم عنقریب سخت جنگ آور لوگوں کی طرف بلائے جاؤ گے تم اُن سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں اچھا اجر دیگا اور اگر تم پلٹ گئے جیسے پہلے پلٹے تھے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دیگا ○

حاشیہ متعلقہ صفحہ: عارضی مسرتیں ولہ غرض یہ ہے۔ کہ یہاں کی عارضی مسرتوں میں منہمک ہو کر تم آخرت کو بھول گئے ہو۔ یاد رکھو۔ کہ وہاں تمہارے سوائے جہنم کی آتش کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکیگا۔ کہ تمہارا مال اور تمہاری عزت و وجاہت تم کو اس کی گرفت سے چھڑا سکے یا امتیازات یہاں ختم ہو جائیں گے۔ وہاں جو چیز کام آئیگی۔ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غلامی ہے۔ جس سے تمکو نفرت ہے۔ اور اس ذات کے ساتھ گہری اور عمیق محبت ہے۔ جو تم کو گوارا نہیں ○

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ھذا)

## فتح خیبر کی خوشخبری

ف۱ ان آیات میں منافقین کا ذکر ہے۔ کہ یہ لوگ حضورؐ کے ساتھ نہ گئے تھے بلکہ جب آپ حدیبیہ سے لوٹے اور راستے میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اور اس میں ان کو خوب ذلیل کیا گیا۔ اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو فتح خیبر کی خوشخبری سنائی۔ تو کچھ رسوائی کو مٹانے کی غرض سے اور کچھ مغانم کے حصول کیلئے ان کے دلوں میں شرکت جہاد کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے چاہا۔ کہ یہ بھی اس میں آپ کا ساتھ

دیں۔۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ کیا یہ لوگ کلام الٰہی کو بدلنا چاہتے ہیں۔ یہ تو پہلے ہی قرار پا چکا ہے۔ کہ اس جنگ میں صرف وہی لوگ جا سکیں گے۔ جو حدیبیہ کے سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ اس لئے ان کے لئے شرکت جہاد کا کوئی موقع ہی نہیں۔ ہاں اگر ایسا ہی شوق ہے۔ تو اس وقت تک انتظار کرو۔ جب تک ایک زبردست قوم کا سامنا ہو۔ اس وقت اگر تم گرمجوشی کے ساتھ لڑے۔ اور داد شجاعت دی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا۔۔ اور تمکو بہت بڑے اجر سے نوازے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کہ یہ موعودہ جنگ وہ تھی۔ جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مجوسیوں سے ہوئی ○

## حل لغات

اَلْمُخَلَّفُوْنَ۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والے
مَغَانِمَ۔ جمع مغنم یعنی غنیمتیں۔ مال غنیمت ال جو جنگ میں کفار سے حاصل کیا جائے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۷ - لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ۝

۱۷۔ نہ اندھے پر تکلیف ہے اور نہ لنگڑے پر تکلیف ہے اور نہ بیمار پر تکلیف ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا تو اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو پلٹ جائے گا۔ اُسے وہ دردناک عذاب دے گا ۝

۱۸ - لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ
السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

۱۸۔ بیشک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا۔ جب وہ درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔ پھر اس نے جو ان کے جی میں تھا جان لیا پھر اس نے ان پر تسکین نازل کی اور ایک قریب کی فتح (یعنی فتح خیبر) ان کو انعام میں دی ۝

۱۹ - وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّأْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

۱۹۔ اور بہت سی غنیمتیں ہیں جو وہ لیں گے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے ۝

۲۰ - وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ

۲۰۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے کہ تم ان کو لو گے پھر اس نے یہ غنیمت تم کو جلدی لا دی اور آدمیوں کے

## جہاد کب تک جاری رہے گا؟

فلہ جہاد اسلامی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ اس وقت تک جاری رہیگا جس وقت تک کہ دنیا میں کفر موجود ہے۔ اور کفر کے ساتھ آویزش ہے۔ جب تک تاریکی اور ظلمت کا دور دورہ ہے۔ جب تک مظالم کی حکومت ہے۔ جب تک جبر و استبداد انسانوں میں تحقیر و منافرت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ جب تک کہ حیثیت اجتماعیہ کو آزادی اور استقلال کی نعمتیں میسر نہیں۔ جب تک کہ غلامی اور محکومی موجود ہے۔ جب تک کہ انسان انسانوں پر ظلم و جور سے حکومت کرتے ہیں۔ جب تک کہ زمین پر ذرہ بھر بھی ناانصافی موجود ہے۔ جہاد کے معنے ایسی مساعی کو جاری رکھنے کے ہیں جن کی وجہ سے ظلم کا سر کچلا جائے۔ رعونت کے کبر و غرور کو توڑا جائے۔ اور جس سے ملکوں و سرمایہ داروں کی چیرہ دستیوں کا سدباب کیا جائے۔ جہاد اس وقت تک ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جب تک کہ عالم میں سعادت و برکت کا نزول نہیں ہوتا۔ جب تک کہ توحید و عدل کی حکومت قائم نہیں ہوتی۔ اور جب تک کفر و شرک کو ذرہ بھر بھی اختیارات حاصل ہیں۔ جہاد سے غرض یہ ہے۔ کہ اس عالم فسق و فجور میں توازن و اعتدال پیدا کیا جائے اور تمام انسانوں میں اس جذبہ کی تخلیق کی جائے۔ کہ وہ حق و صداقت کا احترام کرنے لگیں۔ اور وحدت و تعاون کے مرکز پر مجتمع ہو جائیں۔ اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ اس جہاد سے سوائے ان لوگوں کے جو فی الواقع معذور اور جنگی شرکت سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اور کوئی مستثنیٰ نہیں۔ اندھے معذور ہیں۔ لنگڑے معذور ہیں۔ اور بیمار معذور ہیں۔ بجز اس کے نہیں ہے۔ کہ یہ دوسرے امور میں رسول کی بہر طور اطاعت کریں۔ اور اپنے جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

فلہ ببول کے درخت کے نیچے سرفروشوں کی ایک مخلص جماعت نے حضرت عثمان کا بدلہ لینے کیلئے یعنی ایک مسلمان کی عزت و حرمت پر جان نچھاور کرنے کیلئے ایک عہد کیا تھا۔ یہ عہد بیعت رضوان سے موسوم ہوا۔ اور بیشک قرآن کے انمول اوراق میں اس عہد کا تذکرہ ہے۔ اور ہمیشہ تک ان کی اس وفاداری اور خلوص کا چرچا رہے گا۔ (باقی صفحہ ۱۲۳۲ پر)

### حل لغت

حرج۔ مضائقہ۔

ما فی قلوبھم۔ محل مدح میں ہے یعنی خلوص و محبت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ
يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝

ہاتھ تمہاری طرف سے روک دیئے یعنی لڑائی ہی نہ ہوئی ۔ اور تاکہ یہ (واقعہ) مومنوں کیلئے ایک نشانی ہو اور تمہیں راہ راست دکھلائے ۝

۲۱- وَّأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ
اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرًا ۝

۲۱- اور ایک فتح اور ہوئی ہے (یعنی فتح مکہ) جو تمہارے قابو میں نہیں آئی وہ اللہ کے قابو میں ہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۝

۲۲- وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

۲۲- اور اگر کافر تم میں سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر نہ کوئی اپنا حمایتی پاتے اور نہ کوئی مددگار ۝

۲۳- سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ
وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝

۲۳- اللہ کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے اور تو اللہ کی عادت میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا ۝

۲۴- وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَ
أَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ
أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا

۲۴- اور وہی ہے جس نے سرحد مکہ میں تمہیں کافروں پر فتح دینے کے بعد ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا ۔ اور وہ تمہارے کام

حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۲۲۶ :- یہ پاکباز لوگ وہ تھے ۔ جن پر اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا ۔ اور اپنی رضا کا تمغہ عنایت فرمایا ۔ کیونکہ انہوں نے اسکو خوش کرنے کیلئے اپنی زندگی تک قربان کر دینے کا تہیہ کر لیا فرمایا ۔ اسنے انپر تسکین نازل فرمائی ۔ اور فتح خیبر کی خوشخبری سنائی ۔ (ت) قریبا ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات و مغانم کے حصول کی خوشخبری سنائی ہے ۔ اس کے مقدرات میں سے ہے ۔ کہ یہ کائنات پر چھا جائیں ۔ اور اپنی قوت و سطوت سے ایک عالم پر حکومت کریں ۔ چنانچہ بعد میں آنیوالے واقعات نے ثابت کر دیا ۔ کہ صحابہ اپنے زمانے کے بہت بڑے فاتح اور شہنشاہ تھے ۔ جہاں گئے ۔ اور جدھر کو عنان توجہ اٹھ گئی ملکوں اور قوموں نے غلامی پر قبول کیا اور یہ سب محض اس لئے ہوا کہ انکے دلوں میں ایمان کی سچی تڑپ تھی ۔ وہ جہاد سے محبت تھی یہ لوگ زندگی کا بہترین مصرف یہی قرار دیتے تھے ۔ کہ اسکو اللہ کی راہ میں صرف کر دیا جائے ۔ اور انکا نصب العین یہ تھا ۔ کہ اعلائے کلمۃ الحق ہو ۝

## اللہ کا فیصلہ

ف غرض یہ ہے ۔ کہ مقام حدیبیہ پر جو صلح کا اقرارنامہ مرتب ہوا ۔ اس وقت مسلمانوں کا بھی فائدہ تھا ۔ وہ اگر جنگ کے درپے ہوتے اور صلح کیلئے آمادہ نہ ہوتے ۔ تو یہ بات یقینی تھی ۔ کہ وہ بری طرح شکست سے دوچار ہوتے نا ممکن تھا ۔ کہ وہ مجاہدان اسلام کا مقابلہ کر سکتے کیونکہ یہ اللہ کی سنت جاریہ ہے ۔ کہ پیغمبروں کے ماننے والے ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب رہتے ہیں ۔ یہ مقدرات میں سے ہے ۔ کہ جب جنگ ہوتا حق اور باطل کے درمیان ہو ۔ جب آویزش ہو ۔ نور اور ظلمت میں اور جب تصادم ہو جائے ظالم اور مظلوم کے درمیان ۔ تو پھر فتح و نصرت اس طرف ہوتی ہے ۔ جس طرف حق ہو اور صداقت و مظلومیت ہو ۔ اللہ تعالیٰ کے اس مسلک میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ اور اس قانون کے نفاذ میں صدیوں اور قرنوں کے گزرنے پر بھی خلاف نہیں ہوتا ۔ یہ اسی طرح درست ہے ۔ جس طرح یہ درست ہے ۔ کہ ہوا خس و خاشاک کو بہا کر لے جاتی ہے ۔ اور جس طرح یہ صحیح ہے ۔ کہ آگ ہر چیز کو جو اس میں ڈال دی جائے جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ہے آدم علیہ السلام سے لیکر حضور تک کئی ہزار انبیاء تشریف لاتے ہیں اور [illegible] نے ان کی مخالفت بھی کی ہے ۔ (باقی صفحہ ۱۲۲۸ پر)

حل لغات :- آیۃ ۔ نشانی ۔
اظفرکم علیہم ۔ تم کو ان پر غالب کر دیا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ○
۲۵- هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا
اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ
تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ○
۲۶- اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ

دیکھتا ہے ○ ط

۲۵- یہ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو روکا کہ بند پڑے تھے اور اپنی جگہ نہ پہنچ سکتے تھے اور اگر خیال نہ ہوتا کہ بہت سے ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں جنہیں تم نہیں جانتے رہتے ہیں، موجود ہیں نہیں تم کچل ڈالتے۔ پھر نادانستہ ان سے تم کو نقصان پہنچتا تو ابھی لڑائی سے معرکہ فتح ہو جاتا، تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اگر وہ مومن کافروں سے جدا ہو جاتے تو ہم ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب پہنچاتے ○

۲۶- جبکہ کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی سی ضد رکھی (یعنی عہد نامہ صلح حدیبیہ میں ٹیڑھی شرائط پیش

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۳۶۔ لیکن آپ نے تاریخ اقوام عالم میں اس بات کو نمایاں طور پر دیکھا ہوگا۔ کہ جب کبھی ان لوگوں نے سرکشی اور تمرد کا اظہار کیا ہے۔ اللہ کا غضب بھڑکا اور ان ظالموں اور نافرمانوں کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔ اور اس بات کی تخصیص نہیں کی گئی۔ کہ یہ لوگ قلعوں اور بڑے بڑے محلات کے مالک ہیں۔ ان کے پاس سیم و زر کے انبار ہیں۔ ان کے پاس رہنے کیلئے عمدہ عمدہ باغات ہیں۔ اور یہ زندگی کی ہر آسودگی سے بہرہ مند ہیں۔ بلکہ جب اللہ کا غضب آتا ہے۔ تو یہ لوگ زندگی کی ہر آسائش سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور ان کی بخششوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ط یعنی بعض عربیں کفار سے معاہدہ کرنیکی توفیق کو سلب کر لیا۔ اور تمہیں بھی روک دیا۔ حالانکہ بیت اللہ کی حرمت برقرار ہے۔ ان کچھ لوگ عمرہ کیلئے ابوجہل کی قیادت میں مسلمانوں پر حملہ کرنے کیلئے نکلے تھے۔ مسلمانوں نے ان کو زندہ پکڑ لیا تھا۔ اور ان کے گھروں تک پہنچا دیا۔ اور پھر چھوڑ دیا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو انہیں آسانی کے ساتھ گرفتار کر سکتے تھے ○

ط کفار کی اس حرکت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو حدیبیہ کے مقام پر روک لیا۔ اور مناسک حج کے ادا کرنیکی اجازت نہیں

دی۔ فرمایا اگر یہ احتمال نہ ہوتا۔ کہ مسلمانوں کے حملہ سے بے خبری میں بعض ان مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائیگا جو مکہ میں رہتے ہیں۔ تو فیصلہ ہو چکا ہوتا اور انکے اس اقدام کی پوری پوری سزا دیکھا دی گئی ہوتی۔ مگر اللہ کو تو منظور تھا کہ بغیر اسکے کہ ان مسلمانوں کو ابتلا اور آزمائش میں ڈالا جائے۔ مکہ فتح ہو جائے۔ اور اس طرح ان لوگوں کو وہ اپنی آغوش رحمت میں لے لے۔ ہاں اگر کفار و مسلمانوں میں کوئی امتیاز پیدا ہو جاتا۔ تو پھر یقیناً جہاد کے ذریعہ ان لوگوں کو سخت ترین سزا دی جاتی ○

## حل لغات

الْهَدْيَ۔ قربانی کا جانور ○
مَحِلَّهٗ۔ اس کے موقع میں۔ اپنے مقام پر ○
مَعَرَّةٌ۔ نقصان۔ تکلیف ○
تَزَيَّلُوْا۔ چھٹ جاتے۔ جدا جدا ہو جاتے۔ ٹل گئے ○
الْحَمِيَّةَ۔ ننگ۔ عار۔ غیرت ○

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا
وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○
۲۷- لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ
لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا
تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ
دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ○
۲۸- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ
دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ
وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ○
۲۹- مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ

کیں؛ تو اللہ نے اپنے رسُول اور مومنین پر تسلیں نازل کی
اور انکو پرہیزگاری کی بات پر برقرار رکھا اور وہی اسکے لائق اور
اہل تھے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے ○
۲۷- بیشک اللہ نے اپنے رسُول کو سچا خواب دکھایا جو مطابق واقع
کے تھا کہ تم ضرور مسجد حرام میں انشاء اللہ چین سے اپنے سر منڈاتے
اور بال کترواتے ہوئے بیخوف داخل ہوگے۔ پھر اس نے جانا
جو تم نہیں جانتے تھے۔ پھر اس نے اس سے پہلے ایک
فتح قریب ٹھہرا دی ○
۲۸- وہی ہے جس نے ہدایت اور سچا دین دے کر اپنا رسُول
بھیجا تاکہ وہ اسے ہر دین پر غلبہ دے۔ اور اللہ
کافی گواہ ہے ○
۲۹- محمد اللہ کا رسُول ہے اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ ہیں،

## حضورؐ کا خواب

ف حضورؐ نے سفر حدیبیہ سے قبل خواب میں دیکھا تھا۔ کہ آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور پوری طرح مناسک حج ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ مکہ سے پہلے یہ خوشخبری آپ نے سب مسلمانوں کو سنا دی جس سے انکے دل مضبوط ہوگئے۔ اور جذبات مسرت سے معمور ہوگئے۔ پھر جب حدیبیہ کے مقام پر روک لئے گئے۔ اور وہاں ایک معاہدہ طے پایا۔ اور واپس ہوگئے۔ تو منافقین نے ازراہ استہزاء کہنا شروع کیا۔ کہ کم خواب کے مطابق تو بیت اللہ میں داخل ہونا چاہئے تھا۔ اور ہم نے مناسک کو ادا کیا ہے۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔ کہ پیغمبر نے جو کچھ عالم رؤیا میں دیکھا ہے اسکی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں۔ انشاء اللہ قطعی اور حتمی طور پر تم لوگ مکہ میں داخل ہوگے۔ اور مناسک کو ادا کرو گے تم یہ نہیں جانتے۔ کہ اس وقت رک جانے میں اور بظاہر دب کر مصالحت کر لینے میں کیا کیا مصلحتیں ہیں۔ چنانچہ قرآن کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ اور وہی مسلمان جن کو حج کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حالانکہ اس وقت ان حالات میں اتنی پرزور پیش گوئی کرنا شوار ہی نہیں۔ بلکہ محال تھا۔

## غالب تر دین

ف فرمایا۔ کہ منافقین کو تو اس میں شبہ ہے۔ کہ حضورؐ کا یہ خواب سچا ثابت ہوگا یا نہیں۔ اور یہاں یہ طے شدہ حقیقت ہے۔ کہ ان کو ہدایت سے بہرہ ور کر کے بھیجا گیا ہے۔ اور دین حق سے نوازا گیا ہے لہٰذا ان کو اس حد تک کامیابی ہوگی۔ کہ انکا دین تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔ اور تمام مذاہب کے پیش کردہ اصولوں کو نیچے بیچ کرلیں گے۔ اور انکے لئے زندگی کی صرف یہی صورت باقی رہ جائیگی۔ کہ یا تو اسلام کی صداقتوں کے سامنے سرتسلیم جھکا دیں یا مٹ جائیں۔

## حل لغات

المسجد الحرام۔ بیت اللہ۔
اشداء۔ جمع شدید۔ یعنی سخت و دلیر و شیر دل۔

www.KitaboSunnat.com



عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ
فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۟ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ
الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۟

کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں، تو انہیں رکوع اور سجدہ میں اللہ سے فضل اور رضا مندی طلب کرتے دیکھیں گے۔ سجدہ کے اثر سے انکی پہچان انکے چہروں سے ہوتی ہے۔ یہ صفت انکی توراۃ میں ہے اور انجیل میں انکی صفت ایسی ہے۔ جیسے کھیتی جس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر اسکی کمر مضبوط کی۔ پھر موٹی ہو گئی۔ پھر اپنی نال پر کھڑی ہو گئی کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے تاکہ ان سے کافروں کا جی جلے ان میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے ○

| آیاتہا ۱۸ | (۴۹) سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) | رکوعاتہا ۲ |
|---|---|---|

## (۴۹) سورۂ حجرات ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ
۱۔ مومنو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ

## صحابہؓ کی تصویر

ف ان آیتوں میں حضورؐ کی اور حضورؐ کی پیدا کردہ جماعت کی تصویر کھینچی ہے۔ کہ یہ پاک باز نفوس اخلاق کے کن مقامات بلند پر فائز تھے۔ اور ان میں کیا خصوصیات تھیں۔ جن کی وجہ سے یہ لوگ ایک صدی میں سطح ارض پر چھا گئے۔ اور سارے عالم کے لئے اسوۂ رشد و ہدایت قرار پائے۔ فرمایا۔ ان لوگوں کے خصائص یہ ہیں کہ یہ لوگ کفر سے سخت متنفر ہیں۔ ان کی طبیعتوں میں اس کے متعلق قطعاً کوئی لچک اور نرمی نہیں۔ خدا کے مخالفین کے ساتھ ان کے تعلقات سخت کشیدہ ہیں۔ اور یہ ان کے لئے برق خاطف اور مرگ مفاجات کی مانند مہلک ہیں۔ البتہ ایمان سے ان کو محبت ہے۔ اور مسلمانوں کے بے حد شفیق اور مہربان ہیں۔ زہد کا یہ عالم ہے۔ کہ تم ان کو خدا کے سامنے ہمیشہ عبودیت اور تذلل کا اظہار کرتا ہوا پاؤ گے۔ ان کے چہروں پر سجدہ کے صاف اور نمایاں نشان ہیں۔ توراۃ اور انجیل میں ان کا یہی حلیہ مذکور ہے۔ کہ یہ لوگ شاداب اور شگفتہ کھیت کی طرح ہیں۔ جن کو کسان دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔ اور مخالف جلتے ہیں۔

اور جس جماعت میں اس نوع کی خوبیاں ہیں۔ اور جو ان مکارم کی حامل ہو۔ اس کی کامیابیوں کے لئے تو ساری زمین کی وسعتیں بھی کم ہیں۔ یہ لوگ کتنے متبرک اور کیسی قدر قدسی نفوس تھے۔ کہ پیغمبرؐ کی محبت سے دن رات کسب انوار کرتے تھے۔ اور اخلاق و روحانیت کی اعلیٰ ترین رتبوں پر متمکن تھے۔ انکی وجہ سے دنیا میں اسلام پھیلا۔ اور انکی وساطت سے تمام برکات ہم تک پہنچیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِہٖ۔

## سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ

ف اس صورت میں ان آداب اور ضوابط و تنبیہ کا ذکر ہے۔ جو مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کیلئے ضروری ہیں۔ اور جن پر عمل پیرا ہو کر دین اور دنیا کی سعادتوں سے بہرہ مندی حاصل کرتا ہے۔

حلِ لُغات:۔
رُحَمَآءُ۔ شفیق۔ مہربان۔
شَطْأَہٗ۔ سوئی۔
لِیَغِیْظَ۔ غیظ و غضب میں مبتلا کرے۔
لَا تُقَدِّمُوْا۔ آگے نہ بڑھو۔ تجاوز نہ کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سننے والا،
جاننے والا ہے ○

۲- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○

۲- مومنو! نبی کی آواز پر اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور ان کے سامنے
زور زور سے باتیں نہ کرو، جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کے
ساتھ زور زور سے باتیں کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال
اکارت ہو جائیں، اور تمہیں خبر بھی نہ ہو ○

۳- اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ
اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

۳- جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازیں پست
کرتے ہیں وہی ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری
کے لئے آزمائے ہیں، اُن کے لئے مغفرت اور
اجر عظیم ہے ○

۴- اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

۴- بیشک جو لوگ گھروں کی چار دیواری کے باہر سے تجھے
پکارتے ہیں وہ اکثر نا سمجھ ہیں ○

فرمایا سب سے پہلے تو اللہ اور اس کے رسول کی عزت اور حرمت دلوں میں موجود ہونی چاہیئے۔ اور وہ اس حد تک ہو کہ ان کے ارشادات کو انتہائی اور قطعی قرار دیا جائے۔ یعنی عقیدہ یہ ہو۔ کہ جو کچھ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ وہی بہتر ہے۔ اور وہی اجر و ثواب کا موجب ہے۔ اور جن چیزوں کو چھوڑ دیا ہے۔ ان میں قطعاً خیر و برکت نہیں ہے یعنی یہ کوشش نہ کی جائے۔ کہ ہم شریعت کی باتوں میں حضورؐ سے بھی آگے نکل جائیں۔ اور اپنے لئے اُن اعمال و افعال کو لازمی سمجھ لیں۔ جن کا سنت میں کوئی ذکر ہی نہیں۔ کیونکہ جب یہ طے ہے۔ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر کامل ہے۔ اور تمام مصالح ہر اس کی نظر ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ گو اس بات کا ثبوت حضورؐ سے نہیں ملتا۔ مگر یہ فعل بجائے خود مستحسن اور موجب ثواب ہے۔ محض غلط ہے۔ اگر اس میں خیر و سعادت کا کوئی پہلو بھی ہوتا۔ تو حضورؐ اس کو نظر انداز نہ فرماتے۔ اور ضرور اس کا ذکر کرتے۔ آیت کا منشاء یہ ہے۔ کہ اس نوع کے جدید اعمال کا ارتکاب مذہب کے نام پر اور مذہبی شکل و صورت میں حرمت نبوی کے منافی ہے۔ اور اس بات کے مترادف ہے کہ آپ پیغمبر کو اپنے لئے کامل اور جامع اسوہ نہیں سمجھتے۔ آداب

دربار نبوت میں سے دوسری چیز یہ ہے۔ کہ مخاطبین جب حضورؐ سے شرف تخاطب حاصل کریں۔ تو آواز میں دھیمی محبت اور عقیدت کا اظہار ہونا چاہیئے۔ چیخ چیخ کر باتیں کرنا۔ اور بلند آواز سے سامعہ پیغمبر کو اذیت پہنچانا درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح دل میں گستاخی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور قلب سیاہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم اپنے اعمال ضائع کرو۔ اور تمہیں معلوم بھی نہ ہو۔ کہ کیوں تم اجر و ثواب سے محروم قرار دیئے گئے۔ یاد رکھو ادب و احترام ایمان کا جزو ہے۔ اور وہ لوگ جو اس سے محروم ہیں ایمان کی حلاوت سے محروم ہیں! اب جبکہ حضورؐ تخاطب کے لئے ہم میں موجود نہیں۔ اس حکم کا منشاء یہ ہوگا۔ کہ آپ کی زبان و ادا کا پیغام سنت میں موجود ہے۔ اور وہ شخص حرمت کا سچا اور پکا ادب جو ابھی ملے گا اس آواز سے یعنی حرمت رسول سے نیا وہ ہم اور لائق احترام سمجھتا ہے۔ ع

بے ادب محروم ماند از فضل رب

(باقی صفحہ ۱۲۳۲ میں)

## حل لغات

یَغُضُّوْنَ۔ پست رکھتے ہیں۔

اَلْحُجُرٰتِ۔ حجرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵ - وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

۶ - يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِينَ ○

۷ - وَاعْلَمُوٓا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُونَ ○

۸ - فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ

۵ - اور اگر وہ صبر کرتے۔ یہاں تک کہ تو انکی طرف نکل آتا۔ تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

۶ - مومنو! اگر کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آئے تو تم اسے تحقیق کر لو ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم پر جا پڑو پھر کل کو اپنے کئے پر پچھتانے ○

۷ - اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے اگر وہ اکثر باتوں میں تمہاری مانا کرے تو تم پر مشکل پڑے لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈالی اور اسے تمہارے دلوں میں اچھا دکھلایا اور کفر اور گناہ اور بے حکمی سے تمہارے دلوں میں نفرت پیدا کی ایسے ہی لوگ چال پر ہیں ○

۸ - یہ اللہ کی طرف سے فضل اور احسان ہے۔ اور اللہ جاننے والا

حاشیہ صفحہ ۱۲۳۱ ۔ مسلمان کا شیوہ یہ ہے۔ کہ جس طرح وہ حضور کی زندگی میں متفق تھا۔ کہ اپنی آواز کو رسول کی آواز کے مقابلے میں پست رکھے اسی طرح آج بھی آپکے پیغام کے سامنے اور آپکی سنت کے سامنے لب کشائی نہ کرے۔ اور اپنے فہم و ادراک سے اس میں دخل نہ دے بلکہ یہ سمجھے کہ بہر حال خیر ہے سادی کائنات کیلئے آپ ہی کے اسوہ میں برکت و سعادت ہے۔

## حسن ادب تنقید اور صلح

وفد بنی تمیم جس میں اقرع بن حابس کوئی ستر اسی آدمیوں کے ساتھ حضور سے ملنے کیلئے آئے حضور اس وقت حرم میں تشریف فرما تھے یہ لگے زور زور سے آوازیں دینے۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔ کہ اس طرح آپکو مخاطب کرنا بے ادبی اور بے عقلی ہے ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ اطلاع کرا کے بیٹھ رہتے اور پھر انتظار کرتے کہ حضور تشریف لے آتے۔ اور اپنی معروضات کو توجہ سے سن لیتے یا سمجھ لیتے۔ بہر حال اس وقت پیغمبر کی جہالت قدر کے تقاضا کے تحت رہی تھا۔ اور اسلام چونکہ ہمہ گیر مذہب ہے اسلئے جب تہذیب و شائستگی کی اس نے اب اسکے یہ معنے ہوئے کہ دین میں کسی قسم کی مخالفانہ بات کرنا درست نہیں ہے۔ جب تک سنت خود کسی مسئلہ کی حیثیت کو واضح نہ کرے۔ جس کوئی استحقاق حاصل نہیں۔ کہ ہم اس کو مذہب کا جزو بنانے کی کوشش کریں اور اس طرح تمہیں سے اسلام کی سادگی اور اقتصاد کو نقصان پہنچے۔ سے بعد ایک اصول ارشاد فرمایا ہے جس پر تنقید اور چھان بین کی تفریعات مترتب ہوتی ہیں۔ اور جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کیلئے حالات سے باخبر رہنا کس قدر ضروری ہے۔ فرمایا کہ دیکھو تمہارے پاس کوئی فاسق اور ناقابل اعتماد آدمی خبر لائے۔ تو بلا تحقیق اس پر اعتماد نہ کر لو ایسا نہ ہو کہ تم سے اور محض حسن اعتماد سے مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے اور وہ تمہارے سوء ظن کا خمیازہ بھگتیں۔ یہ واضح ہو کہ آج اس اصول تحقیق و تنقید کے صحیح استعمال نہ کرنے سے مسلمانوں کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ بھی وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کی معلومات بے کثرت ہے۔ کہ انہیں کی پھیلائی ہوئی باتوں کو ہم کس بے دردی سے عین عدل و انصاف سمجھے گئے ہیں۔ اور ان پر یقین کر لیے گئے ہیں بعض کہ وہ وحی و الہام کی باتیں ہیں۔ اور اس طرح خود اپنے جماعتوں سے بدظنی رکھنا اپنے اوپر سے بچھڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مخلصین سے بیزار ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ انتشار ہے۔ تفرق و تحزب ہے اور پریشانی ہے۔

حل لغات:۔ فاسق۔ بدکار۔ ناقابل اعتماد۔ لعنتم۔ تو تم مشکلات میں گرفتار ہو جاؤ۔ عنت سے ہے جسکے معنے تکلیف کے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَكِيۡمٌ ○

۹- وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا
فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ
اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ
تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ
فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ
وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ○
۱۰- اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا
بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ
تُرۡحَمُوۡنَ ○ ع
۱۱- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ
قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ

حکمت والا ہے ○

۹- اور اگر مسلمانوں کے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے
درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر ایک جماعت دوسری پر چڑھ
جائے تو جو چڑھائی والی ہے تو اس سے سب لڑو۔ یہاں
تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ پھر اگر رجوع کرے
تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرا دو اور انصاف کرو کیونکہ
خدا منصفوں کو پسند کرتا ہے ○
۱۰- مسلمان جو ہیں سو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے
دو بھائیوں کے درمیان ملاپ کرا دو۔ اور اللہ سے ڈرو۔
شاید تم پر رحم ہو ○
۱۱- مومنو! ایک قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے شاید وہ
ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ بعض عورتیں

مسلمانوں کو وحدت کی سلک میں پرونے کے لئے اور ایک سطح پر لا کھڑا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ ان میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی موجود ہے۔ جو اختلافات کا جائزہ لیتی رہے۔ اور جب مسلمانوں کے دو فریق میں جنگ ہو۔ تو وہ بیچ میں پڑ کر صلح کرا دے۔ اور جو فریق نہ مانے اس کے خلاف آلات وطاقت کا استعمال کریں۔ جتنے کہ وہ فریق اپنی سرکشی سے باز آ جائے اور خدا کے حکموں کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد فرمایا۔ کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں اختلاف رائے سے جنگ وجدال کا موقع پیدا ہو جائے۔ تو تم فوراً صلح کا پرچم لہراتے ہوئے درمیان میں کود پڑو۔ اگر وہ تمہاری نہ مانیں۔ تو ان کو سختی کے ساتھ مجبور کر دو۔ کہ اسلام کی وحدت کے لئے اور اس کے مفاد کے لئے اپنی ذاتی اغراض کو یک قلم ترک کر دیں۔

## اسلامی اخوت

اسلام ایک ایسا مستحکم اور مضبوط رشتہ ہے۔ جو کسی بھی ملک۔ اور جس پر رنگ و بو کا اختلاف قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا۔ مسلمان نام ہے۔ ایک ایسی ہیئت اجتماعیہ کا جو ساری کائنات میں موجود ہے۔ اور جغرافیائی حدود اس میں دخل انداز نہیں ہوتیں۔ مومن تعبیر ہے۔ وحدت و اخوت سے۔ یک جہتی اور یکسانی سے۔ اس کا افق نیک نہاد کی عادات ہیں۔ تہذیب میں اور خیالات و افکار میں نہایت نمایاں اتحاد ہوتا ہے۔ یہ لوگ دنیا میں اس لئے آئے ہیں۔ کہ تمام نوع کی نسلی اور قومی امتیازات مٹا دیں۔ اور تمام تفریقات کو ختم کر دیں۔ جو مصنوعی ہیں۔ اور جو اتحاد انسانی کے دشمنوں نے وضع کر رکھی ہیں۔ اور ساری انسانیت کو ایک برادری اور ایک کنبہ بنا دیں۔ اسی لئے ارشاد فرمایا۔ کہ جو لوگ ایمانی نعمت سے بہرہ مند ہیں۔ وہ سب بھائی بھائی ہیں۔ ان میں اگر بتقاضائے بشریت کوئی اختلاف پیدا ہو۔ تو فوراً مٹا دو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ اسی نظم والتیام میں تمہارے لئے رحمت وبخشش ہے۔

## حل لغات

طَآئِفَتٰنِ۔ دو گروہ۔
تَفِىۡٓءَ۔ لوٹے۔ رجوع کرے۔ مصدر فی ءٌ۔
اَقۡسِطُوۡا۔ قسط سے ہے یعنی انصاف و عدل۔
قَوۡمٌ۔ مردم۔ مجموعہ رجال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ
خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ
يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○
۱۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا
مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ
وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم
بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ
لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ○

دوسری عورتوں سے تمسخر کریں۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو (یعنی ایک دوسری کی چڑ نہ ڈالو) بُرا نام ایمان کے بعد بدکاری ہے اور جس نے توبہ نہ کی وہی ظالم ہیں ○
۱۲- مومنو! تہمتیں کرنے سے بہت بچتے رہو کیونکہ بعض تہمت گناہ ہے اور جاسوسی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو، کیا کوئی تم میں سے اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ سو اس سے تو تمہیں نفرت آتی ہے اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

## استہزاء، تنابز، سوء ظن، تجسس اور غیبت

ان آیات میں اُن قیمتی اصولوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے قومی اخلاق کی تعمیر ہوتی ہے۔ اور قوموں میں باہمی ربط و اخوت کا رشتہ استوار رہتا ہے۔ فرمایا۔ کہ نہ مسلمان مرد مسلمان مردوں سے استہزاء و استخفاف کا سلوک کریں۔ اور نہ مسلمان عورتیں مسلمان عورتوں کا مضحکہ اڑائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو تم اپنا ہدف مذاق بناتے ہو۔ وہ تم سے اخلاق و عادات میں کہیں بہتر ہوں۔ اور جس طرح تم ان کی غیرت و حمیت کو آزماؤ۔ نہ یہ کرو۔ کہ ایک دوسرے کے لئے بُرے بُرے نام تجویز کرو۔ اور عجیب عجیب القاب وضع کرو۔ اور نہ آپس میں طعنہ زنی سے کام لو۔ کیونکہ اس طرح مرد مسلمان کی تذلیل سے غیور کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور ایمان کے بعد ان حرکات کا ارتکاب پھر جاہلیت کے سے اخلاق پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ اگر اس کا مرتکب توبہ نہ کرے۔ تو اللہ کے نزدیک ظالم ہے۔ سوء ظن سے بھی پرہیز کرو۔ کیونکہ اس طرح دلوں میں خواہ مخواہ کینوں کے اڈے بنتے ہیں۔ اور سوسائٹی میں افتراق و تشتت پیدا ہوتا ہے۔ تجسس اور شغل بھی کمینہ حرکات ہیں۔ تمہیں یہ زیبا نہیں ہے۔ کہ لوگوں کی عیب جوئی کرو۔ اور یہ دیکھو کہ فلاں شخص رات کو کہاں جاتا ہے! اور دن کہاں بسر کرتا ہے۔ اس کے مشاغل کیا ہیں۔ اور کہاں سے کھاتا پیتا ہے۔ تمہیں محتسب بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ تم اپنی اصلاح کرو۔ اور لوگوں کو بُری نظر سے نہ دیکھو۔ غیبت بھی بُرائی ہے۔ کسی کی غیر حاضری میں عیوب بیان کرنا ایک تو بزدلی ہے۔ دوسرے اس کے ساتھ چھپی دشمنی ہے۔ اور تیسرے اس کی تذلیل ہے۔ اور گویا اس کو ختم کر دینا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ مسلمان کو اس کی غیبت کرکے مار ڈالو۔ اور پھر اس کی میت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس کا گوشت کھاؤ۔ حالانکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔

## حل لغات

وَلَا تَنَابَزُوا۔ بدنام نہ کرو۔

وَلَا تَجَسَّسُوا۔ شغل میں نہ رہو۔

وَلَا يَغْتَب۔ غیبت سے ہے۔ جس کے معنے کسی کی غیر حاضری میں توہین و تذلیل کی خاطر بُرائی کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

۱۳۔ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو۔ تم میں سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سب سے زیادہ پارسا ہے ۱؎ بے شک جاننے والا خبردار ہے ○

۱۴۔ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

۱۴۔ دیہاتیوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں تو کہہ کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوئے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ کچھ کم نہ دیگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

## فضیلت کا تعلق روح سے ہے

۱؎ اس آیت میں اس حقیقت کبریٰ کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ معیار فضیلت جنسیت نہیں ہے۔ مرد ہونا نہیں ہے۔ اور نہ عورت ہونا نہ کنبہ اور قبیلہ کا اختصاص ہے۔ اور یہ اس لئے کہ یہ سارے امتیازات محض تعارف کے لئے ہیں۔ معیار فضیلت یہ ہے۔ کہ تمہارے دلوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری کے جذبات موجزن ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ تمام تفریقات جو انسانوں نے فضیلت اور برتری کے اظہار کے لئے وضع کر رکھی ہیں سب بے معنی ہیں۔ وہ دولت کو بزرگی کا معیار قرار نہیں دیتا۔ تمول اور دنیا وجاہت کو وجہ عزت نہیں سمجھتا۔ اس کے نزدیک سیادت اور فخر کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ بڑی بڑی تعلیمی ڈگریوں کا حامل ہونا بے سود ہے۔ کالے اور گورے کی تمیز ہی مہمل ہے۔ اس کے نزدیک وہ معزز اور محترم ہے۔ جس کا دماغ خشیت الٰہی کے خیالات سے معمور ہے اور جس کا قلب تقویٰ وصلاح سے معمور ہے۔ گویا وہ فضیلت اور بزرگی کے لئے جو معیار مقرر کرتا ہے۔ وہ جسم کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا روح سے وابستہ ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ ظاہری ٹھاٹ اور وجاہت کو نہ دیکھو۔ چہروں کے رنگ و روغن کو ملاحظہ نہ کرو۔ اور کھال کی سفیدی اور صفائی سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ بلکہ یہ دیکھو۔ کہ باطن کیسا ہے۔ ان خوبصورت جسموں میں جو روح موجود ہے۔ وہ کن محاسن سے متصف ہے۔ کھال کی شدگی پر نہ جاؤ۔ اندر کی طرف جھانک کر دیکھو۔ کہ اس گوری اور چٹی کھال کے اندر کس قدر مکروہ اور نفرت انگیز روح تو نہیں ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ جس کے پاس بے اندازہ دولت ہو۔ وہ اخلاق کے لحاظ سے بالکل قلاش ہو۔ اور بظاہر وہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھے۔ مگر خصائل کے اعتبار سے ذلیل اور کمینہ ہو۔ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے کوئی ظاہری تفریق، انسانوں کو عزت اور ذلت کے دو گروہوں میں تقسیم نہیں کر سکتی۔ اور کوئی معنوی امتیاز یہ صلاحیت نہیں رکھتا کہ اس کی وساطت سے انسانیت کو دو حصوں میں بانٹا جائے۔ بجز قلب کی صفائی اور دماغ کی پاکیزگی کے ○

## حل لغات

شُعُوبًا۔ جمع شَعْبٌ۔ یعنی خاندان ○

وَقَبَائِلَ۔ جمع قَبِیلَۃٌ۔ یعنی قوم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

١٥- إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَ
جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّادِقُونَ ○

۱۵- سوائے اسکے نہیں کہ مومن صلى وہ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول
پر ایمان لائے اور پھر شبہ نہ کیا۔ اور اللہ
کی اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے
جہاد کیا۔ وہی سچے
ہیں ○

١٦- قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ
مَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمٌ ○

۱۶- تو کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے
ہو؛ اور حالانکہ اللہ جانتا ہے۔ جو کچھ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
اور اللہ ہر شئے کو جانتا ہے ○

١٧- يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا
قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ

۱۷- وہ تجھ پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوئے
ہیں تو کہہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان

## حقیقی حلاوتِ ایمانی

بنی اسد کے چند دیہاتی حضورؐ کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ ہم آپ کے پاس آتے ہیں ہم مومن ہیں۔ اور دیکھئے ہم نے دوسرے قبائل کی طرح آپ کی مخالفت نہیں کی۔ ہمارے ساتھ ہمارا اہل و عیال بھی ہے۔ غرض یہ تھی۔ کہ آپ ہمارے ممنون ہو کر ہماری مدد کریں۔ اور قحط سالی میں ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔ کہ ایمان کے مقام بلند پر فائز ہونا آسان نہیں ہے۔ تم یہ کہو۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور سرسری طور پر ہم نے حقائق کو قبول کر لیا ہے۔ ابھی ایمان کی حلاوت تمہارے دلوں میں پیدا نہیں ہوئی۔ مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ مضبوط عقیدت رکھتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں کسی طرح کا شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور مخلصانہ اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ تم اسلام کو قبول کرکے حضورؐ پر احسان جتلاتے ہو۔ حالانکہ تم کو خود اللہ کا ممنون ہونا چاہئے کہ جس نے تمہیں ایمان کی توفیق مرحمت فرمائی۔ اور اسلام کی نعمت سے نوازا۔

## حلِ لغات

اَلصّٰدِقُوْنَ۔ یعنی صداقت شعار۔

یَمُنُّوْنَ۔ احسان جتلاتے ہیں۔ مَنٌّ سے ہے۔

www.KitaboSunnat.com



بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے۔ کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ۝

۱۸- اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

۱۸- بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے چھپے ہوئے بھید جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے ۝

## (۵۰) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (۴۵) آیاتھا رکوعاتھا (۳)

## (۵۰) سورۂ قٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- قٓ ۚ۟

۱- قٓ ۝

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝

اس قرآن بڑے شان والے کی قسم ۝

۲- بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝

۲- بلکہ انہیں تعجب ہوا کہ ان کے انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے پس کافروں نے کہا کہ یہ عجیب شے ہے ۝

۳- ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝

۳- بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے (تو کیا ہم پھر زندہ کئے جائینگے) یہ دوبارہ زندہ ہونا تو بہت (ہی عقل) سے دور ہے ۝

ف یعنی اسد کے گنواروں کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تم یہ دیکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مقام ایمانی سے آگاہ نہیں ہیں۔ اور وہ یہ نہیں جانتے ہیں۔ کہ تم نے اسلام قبول کرکے کس قدر احسان کیا ہے؟ خدا تو وہ ہے۔ جس کے سامنے آسمانوں کے بھید اور زمینوں کے اسرار بھی پوشیدہ اور مستتر نہیں۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تمہارے دل کی گہرائیوں کو نہ جانتا ہو۔ اور تمہارے مذہبی اور دینی مرتبہ سے آشنا نہ ہو۔

## سُوْرَةُ قٓ

فرمایا۔ کہ قرآن کی لفظی و معنوی بزرگی اور عظمت خود قرآن پر دال ہے۔ اور جس شخص نے اس صحیفۂ مقدس کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس کے محاسن سے متاثر ہو کر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ اس کی سچائی پر گواہی دے۔ اور یہ کہہ دے۔ کہ اتنی بڑی کتاب۔ اتنا مکمل زندگی کا پروگرام، اور اتنے خوارق علمیہ کا حامل مجموعہ ناممکن ہے۔ کہ انسانی دماغ کی اختراع و ایجاد قرار دیا جائے مگر ان سمجھ کے نابجھ لوگوں کو اس کتاب ودنی کی عظمتوں کا اندازہ نہیں ہوتا۔ انہیں اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ان میں کا ایک آدمی کیونکر منصب نبوت پر فائز ہو سکتا ہے۔ ان کے نزدیک، پیغمبر کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ فوق البشر شخصیت ہو۔ پھر انہیں تعلیمات کا یہ بڑا حصہ عجیب غریب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے۔ تو کیونکر اٹھ کر اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ حشر اجساد کا یہ عقیدہ بالکل دور از قیاس ہے۔ اور عقل اس کو ہرگز تسلیم نہیں کرتی۔

**حل لغات:-** وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ یعنی قرآن کی بزرگی بطور استدلال اور استشہاد کے پیش ہے۔

رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ۔ دوبارہ زندہ ہونا بہت ہی بعید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ
وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ○

۴- اُن (آدمیوں) میں سے جتنا زمین گھٹاتی ہے ہمیں معلوم ہے
اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ○

۵- بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ
فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ○

۵- بلکہ انہوں نے حق کو جبکہ وہ ان کے پاس آپہنچا جھٹلایا سو
وہ الجھی بات میں پڑے ہوئے ہیں ○

۶- اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ
كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ
فُرُوْجٍ ○

۶- کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ کیونکر
ہم نے اُسے بنایا اور زینت دی۔ اور اس میں
کوئی سوراخ نہیں ○

۷- وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ
بَهِيْجٍ ○

۷- اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ
ڈال دیئے۔ اور اس میں ہر قسم کی رونق کی
چیز اگائی ○

۸- تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○

۸- مقصود اس سے ہر ایک رجوع لانے والے بندے کو راہ دکھانا اور نصیحت کرنا ہے ○

۹- وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

۹- اور ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اُتارا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس میں استبعاد اور اشکال کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ زندگی کے عناصر کہاں کہاں ہیں۔ اور کن کن اشکال وصورت میں پنہاں ہیں۔ ہمارے پاس معلومات کا کامل دفتر موجود ہے۔ اس لئے ان حالات میں نشاۃ ثانیہ کچھ بھی دشوار نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو چونکہ اسلامی تعلیمات پر اعتقاد نہیں ہے۔ اور حق و صداقت کو ٹھکراتے ہیں۔ اس لئے یہ باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ورنہ یہ بالکل سادہ اور قریب فہم مسئلہ ہے۔ کہ جب اللہ کا علم کامل ہے اور وہ زندگی کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور بغیر ذرائع و وسائل کے ہزارہا عوالم کو یک جنبش ابرو معرض ظہور میں لے آنے والا ہے۔ اور اس کو معلوم ہے۔ کہ زندگی کا عنصر کس کس شئی اور کن کن ٹکڑوں نے کھینچا ہے۔ تو پھر دوبارہ پیدا کرنے میں کیا دقت ہے؟

ف۱: ان آیات میں انسانی توجہ کو اس طرف مبذول کیا ہے۔ وہ کائنات کے مضبوط ترین نظام کو دیکھیں۔ اور بتائیں اتنے بڑے آسمان میں کہیں رخنہ ہے؟ یہ زمین ان کے پاؤں تلے بچھی ہے۔ اس پر بڑے بڑے پہاڑ استادہ ہیں۔ اور ہر طرح کی روئیدگی اور سبزہ موجود ہے۔ کیا ان میں کوئی نقص ہے؟

فطرت کے ان مظاہر میں بلاشبہ تذکیر اور عبرت پذیری کا وافر سامان موجود ہے۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے عبودیت کی اور انابت الی اللہ کے پاکیزہ جذبات کی۔

(باقی ۱۲۳۹ پر)

## حل لغت

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ۔ متزلزل حالت میں۔

فُرُوْجٍ۔ شگاف۔ رخنہ۔ بَهِيْجٍ۔ بارونق۔ خوش نما۔ نیکو۔

مِنَ السَّمَآءِ۔ مقصد اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس کا تعلق معبودوں یا دیوتاؤں سے نہیں ہے۔ جیسا کہ عام بُت پرست سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کا تعلق محض اللہ کی قدرت سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝
۱۰- وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝
۱۱- رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَأَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝
۱۲- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّأَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝
۱۳- وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوْطٍ ۝
۱۴- وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ
كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝
۱۵- أَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ
فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝
۱۶- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ

پھر اس سے باغ اور کٹنے کھیت اگائے ۝
۱۰- اور کھجور کے لمبے درخت جن پر تہ بر تہ خوشے ہیں ۝
۱۱- جو بندوں کیلئے روزی ہے اور اس پانی سے ہمنے مردہ ولہ
شہر کو جلایا اسی طرح قبروں سے نکلنا ہے ۝
۱۲- ان سے پہلے قوم نوح اور کنوئیں والوں اور ثمود نے
جھٹلایا تھا ۝
۱۳- اور قوم عاد اور فرعون اور لوط کے بھائیوں ۝
۱۴- اور بن کے رہنے والوں اور قوم تبع سب نے رسولوں کو جھٹلایا
سو میرے عذاب کا وعدہ ان پر راست آیا ۝ فلہ
۱۵- کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ کوئی نہیں بلکہ
انہیں نئی پیدائش میں شک ہے ۝
۱۶- اور ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہمیں معلوم ہیں

## بارش کی برکتیں

ف بارش کی برکات کا تذکرہ کیا ہے۔ کہ کس
قدر خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے۔ اس کی
وجہ سے باغات نشوونما پاتے ہیں۔ اناج
اگتا ہے۔ اور لمبی لمبی کھجوریں پیدا ہوتی ہیں۔
جن کے خوشے خوب گتھے ہوئے ہوتے ہیں
اور یہ سب اس لئے ہے۔ کہ اللہ کے
بندے اپنے لئے رزق اور قوت کا سامان
مہیا کریں۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ دیہات کے
دیہات بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک اور
بے آب ہو جاتے ہیں۔ اور جب ابر رحمت کے
چند چھینٹے پڑ جاتے ہیں۔ تو ان میں تر و تازگی
عود کر آتی ہے۔ گویا وہ دوبارہ زندگی حاصل
کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ
جو لوگ حشر اجساد کے منکر ہیں۔ اور جن
کی سمجھ میں یہ حقیقت نہیں آتی۔ کہ کیونکر عالم
انسانی موت کے بعد زندگی کی کیفیتوں سے
لذت اندوز ہو سکے گا۔ وہ اس واقعہ پر
غور کریں۔ کہ بارش کے چند قطرے کیونکر زمین
کے سینہ سے زندگی کو نکال کر گل و ریحان
سے بدل دیتے ہیں؟ جب یہ ممکن ہے۔ اور
ممکن کیا نہیں۔ مشاہدہ ہے۔ کہ روزانہ ہم
عدم کو وجود میں تبدیل ہوتے دیکھتے ہیں
تو پھر استبعاد کیسا؟ اسی طرح اللہ کی قدرت
سے قیامت کے دن مردے جی اٹھیں گے۔
اور اس کے حضور میں پیش ہوں گے۔

## تعلیم الٰہی کی غرض

ف تعلیمات الٰہیہ کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے۔ کہ
مردہ تنوں میں جان ڈال دی جائے۔ اور جن دلوں
میں کفر و الحاد کے خیالات کی وجہ سے زنگ پیدا ہو گیا ہے
(باقی اگلے صفحہ پر)

حل لغات:- حَبَّ الْحَصِيْدِ - غلہ جو کاٹا جاتا ہے۔ بٰسِقٰتٍ - بلند و بالا۔ نَضِيْدٌ - خوب گتھا ہوا۔ اَصْحٰبُ الرَّسِّ - ایک وادی کا نام ہے۔ قوم تُبَّع ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○

جو باتیں اسکے جی آتی ہیں اور ہم دھڑکتی رگ جان سے زیادہ اس کے قریب ہیں ○

۱۷- اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ○

۱۷- جبکہ وہ لینے والے داہنے بائیں بیٹھے لیتے رہتے ہیں۔ (یعنی انسان جو کلمہ زبان سے نکالتا ہے دو فرشتے اسکو لکھتے جاتے ہیں) ○

۱۸- مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ○

۱۸- ممکن نہیں کہ آدمی کوئی کلمہ زبان سے نکالے اور اس کے پاس ایک نگہبان، تیار نہ ہو ○

۱۹- وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ○

۱۹- اور موت کی بیہوشی جس کا آنا یقینی ہے آکر رہے گی یہ وہ ہے جس سے تو بدکتا تھا ○

۲۰- وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ○

۲۰- اور نرسنگا پھونکا جائے گا یہ عذاب کے وعدہ کا دن ہے ○

۲۱- وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ○

۲۱- اور ہر شخص آئیگا، اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا ○

۲۲- لَقَدْ كُنْتَ فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

۲۲- تو اس سے غفلت میں تھا۔ اب ہم نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۳۹- اس کو روشن اور مجلی بنا دیا جائے۔ ذہن کا تزکیہ کیا جائے اور اخلاق کو سنوارا جائے! وہ انسان کو حیثیت مجموعی اس قابل بنایا جائے کہ وہ زندگی کی مشکلات میں عبور حاصل کر سکے! وہ سارے اثاث کو اپنے بے سود کرے۔ اس مقصد کی تکمیل جب نہیں ہوتی! اور قومیں اپنے انحطاط میں جب یہ ثابت کر دیتی ہیں کہ انہیں زندہ رہنے کی قطعاً کوئی خواہش نہیں ہے۔ ہماری صلاحیتیں بیکار ہو چکی ہیں۔ اور روحانی، اخلاقی نصب العین کھو چکی ہیں۔ تو اس وقت اللہ کا عذاب آتا ہے اور قوموں کو تاتا کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ ان آیتوں میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا:-

## خدا رگ جان سے بھی قریب ہے

وا۔ رگ جان سے بھی اللہ کے قریب ہونے کے معنی یہ ہیں۔ کہ نفس کی ادنیٰ ترین تحریکات سے بھی وہ آگاہ ہے۔ اور اسکو خوب معلوم ہے۔ کہ افکار و رذائل کے اثرات کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ اور کس طرح بڑھتے ہیں۔ اس کا علم اتنا وسیع ہے۔ کہ بعض دفعہ ان خواطر کو خود ہم کو بھی محسوس نہیں ہونے دیتا وہ جانتا ہے اور درج فرماتا ہے۔ بلکہ اسکے فرشتوں کے پاس انکا کامل ریکارڈ موجود ہے۔ وہ فرشتے مامور ہیں۔ کہ کسی بات کو ضائع نہ جانے دیں۔ اور جب کوئی شخص کلمۂ خیر یا شر کہے۔ وہ اسکو محفوظ کر لیں۔ یہ نظریہ خوبصورت کا نظریہ ہے اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی آواز فضا میں ضائع نہیں ہوتی۔ اسی نظریہ کی تکمیل ہوئی ہے! وہ قرآن نے اس وقت اس چیز کو پیش فرمایا ہے جبکہ اسکو سمجھنا سخت دشوار تھا۔ یہ وہ خوارق علمیہ ہیں۔ جو اس بات کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ یہ کتاب اللہ کی کتاب ہے۔ جس کا علم بدرجہ غایت وسیع اور اکمل ہے۔

## اُس وقت آنکھیں کھلیں گی!

ف دلائل کی قسموں میں سے ایک قسم یہ ہے۔ کہ دلائل کو اس طرح مشرح اور واضح کر کے پیش کیا جائے۔ کہ اس کے سب امکانات خود بخود روشن ہو جائیں۔ قرآن حکیم نے ثابت کرنے کیلئے اکثر اس قسم کے دلائل سے کام لیا ہے۔ کہ اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سننے والا کم از کم نفس دعویٰ کی ضروری تفصیلات سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اسکو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ متکلم پیش کرنے والا اس کا کامل مرقع اپنے ذہن میں محفوظ رکھتا ہے! وہ ایسی چیز کی طرف دعوت نہیں دے رہا ہے۔ کہ جسکو وہ خود پوری طرح نہ سمجھتا ہو۔ پھر صفت مفصلہ جنہیں تبریت کی صلاحیتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (وراثی صفحہ ۱۲۴۱ پر)

حل لغات:- اَلْوَرِيْد۔ رگ جان۔ تَحِيْدُ۔ تحیدا سے ہے جسکے معنے بدکنے کے ہیں۔ سَآئِقٌ۔ ہانکنے والا۔ شَهِيْدٌ۔ گواہ۔ مرشد: شاکی۔ چمٹنے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝
۲۳ - وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝
۲۴ - اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝
۲۵ - مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ۝
۲۶ - الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝
۲۷ - قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝
۲۸ - قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝
۲۹ - مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ

تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ سو آج تیری نگاہ تیز ہے ۝
۲۳۔ اور اسکا ہمنشین فرشتہ بولیگا جو کچھ میرے پاس تھا یہ حاضر ہے اعمالنامہ ۝
۲۴۔ اے دونوں فرشتو ہر کافر سرکش کو دوزخ میں ڈال دو ۝
۲۵۔ نیکی سے روکنے والے حد سے باہر نکل جانیوالے شک ڈالنے والے کو ۝
۲۶۔ جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود ٹھہرایا سو تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو ۝
۲۷۔ اس کا ہمنشین شیطان کہیگا کہ اے ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہیں بنایا پر وہ خود پہلے سے دور کی گمراہی میں تھا ۝
۲۸۔ اللہ کہے گا کہ میرے پاس تم جھگڑا نہ کرو اور میں تمہارے پاس پہلے ہی وعدہ عذاب پہنچا چکا تھا ۝
۲۹۔ میرے پاس بات نہیں بدلتی اور میں بندوں پر ظلم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۴۰۔ ۱۔ وہ اس حیرت انگیز توضیح و تشریح کو جس کو ایمان کے وقت قریب ہو جاتی ہیں اور بسا اوقات یہ نفس تفصیل ان کے لئے ایمان کا موجب ہو جاتی ہے۔ ان آیات میں اُن واقعات کی تصویر کھینچی ہے جبکہ نرسنگا پھونکا جائیگا۔ اور کہا جائیگا۔ کہ وعید و سرزنش کا دن آ گیا ہے۔ جب کیفیت یہ ہوگی۔ کہ ہر شخص کو کشاں کشاں اللہ کے دربار عدل و انصاف کی جانب لایا جائیگا۔ ایک فرشتہ اُس کے ساتھ ہوگا۔ جو اسکو پیش کریگا۔ اور ایک گواہ ہوگا۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ط اس وقت غیب سے آواز آئیگی کہ دنیا میں تمہاری آنکھیں بند تھیں۔ اس پر دولت، عزت، اور جہالت کے حجاب چھائے ہوئے تھے۔ آج وہ نقاب اٹھا دیا گیا ہے۔ آج تیری نگاہیں تیزی کے ساتھ حالات کا جائزہ لینے میں مصروف ہیں۔ بتا کیا یہی وہ چیزیں نہ تھیں۔ جنکو تیرے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ اور تو ازراہ کبر و غرور انکا انکار کرتا تھا۔ کیا یہی وہ حقائق نہیں ہیں۔ جن سے تجھے آگاہ کیا جاتا تھا۔ اور تو انکو بڑی بے پروائی سے ٹھکرا دیتا تھا۔ آج یہ چیزیں تیری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ کیا آج بھی انکار کی جرأت ہے۔ کہا اس وقت ہر شخص کے ہمراہ فرشتہ شہادت ہوگا۔ کہ اسکے اعمال [illegible]
میں ہیں۔ یہ لکھے ہوئے موجود ہیں۔ حکم ہوگا۔ ان منکروں کو بلا دریغ جہنم میں پھینک دو۔ ان لوگوں نے دنیا میں ہر خیر اور ہر سعادت کی مخالفت کی تھی۔ اللہ کی حدود سے تجاوز کیا تھا۔ اور حقائق و واقعات میں یہ شبہات پیدا کرتے تھے۔ یہ اللہ رب العزت کے ساتھ نہایت ادنیٰ چیزوں کو شریک ٹھہراتے تھے۔ انکو خدا سمجھتے تھے۔ اور خدا سمجھ کر انکے سامنے جھکتے تھے۔ آج یہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انکو عذاب شدید میں جھونکا جائے۔ اس وقت یہ بطور معذرت کہیں گے۔ کہ اصل میں ہمیں شیطان نے بہکایا تھا۔ ورنہ ہم نہیں چاہتے تھے۔ کہ اللہ کے حکموں کی مخالفت کریں۔ جب شیطان بھی انکی مخالفت میں آ کھڑا ہوگا۔ اور جواب میں کہے گا۔ کہ مولا میں نے انکو اصل گمراہ نہیں کیا ہے تو وہ خود گمراہی میں مبتلا تھے۔ ارشاد ہوگا میرے ہاں جھگڑو نہیں۔ میں پہلے سے نیک و بد کو بتا چکا ہوں۔ تمہیں فیصلوں میں قطعاً تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ دوسری طرف دوزخ کی وسعتیں ھل من مزید کا مطالبہ کر رہی ہوں گی۔

حلِ لغات:۔ حدید۔ بہت تیز۔ اس میں اشارہ ہے۔ اس چیز کی طرف کہ جناب کی کیفیتوں میں اضافہ ہوگا ہے۔ وہ نظر و بصیرت کسی قسم کی وسعتوں کو پیدا کیا جا سکتا ہے۔

القیا۔ تثنیہ ہے۔ مگر مراد اس سے جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لِلْعَبِيدِ ○ ع

٣٠- يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ○

٣١- وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ○

٣٢- هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ○ ع

٣٣- مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ○

٣٤- ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ○

٣٥- لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ○

٣٦- وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ○

کرنے والا نہیں ہوں ○

٣٠- جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر بھی گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے ○

٣١- اور بہشت متقیوں کے قریب کی جائیگی دور نہ ہوگی ○

٣٢- یہ وہ ہے جس کا وعدہ تمہیں دیا جاتا تھا ہر ایک رجوع لانیوالے اور نگاہ رکھنے والے کیلئے

٣٣- جو بن دیکھے رحمٰن سے ڈرا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا ○

٣٤- سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو یہ ہمیشگی کا دن ہے ○

٣٥- وہاں انکے لئے جو چاہیں گے موجود ہے اور ہمارے پاس زیادہ بھی ہے

٣٦- اور ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی اُمتیں ہلاک کر ماریں جو قوت میں اُن سے سخت تھے۔ پھر اُنہوں نے شہروں میں تفتیش کی کہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانا بھی ہے؟ ○

## عجیب ترین بات

ف اس سے قبل کی آیتوں میں جہنم والوں کا ذکر تھا۔ اب ان آیات میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اللہ کے پاکباز بندے جب اُسکے حضور میں جائینگے۔ تو وہ جنت کو بہت ہی قریب پائینگے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ بلا کسی دقت اور کلفت کے وہ کس طرح ان نعمتوں سے بہرہ مند ہے ہیں جنکی نسبت ان سے دنیا میں کہا گیا تھا۔ اس مقام مسرت و بہجت میں وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں رجوع الی اللہ کے جذبات پاک سے مشرف ہیں۔ جو ہر لحظہ و ہر منزل پہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ اور کوئی عزت وہ نفس کا سوال نکو توبہ و انابت سے باز نہیں رکھ سکتا ہو۔ اس کے احکام اور اسکی بیان کردہ حدود کو اپنی نگاہ میں رکھتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ کبھی سرتابی اور انکار نہ کریں۔ وہ جو بن دیکھے خدا کو نہیں مگر یقین اس درجہ ہے کہ ہیبت و خشیت سے لرزاں اور ترساں رہتے ہیں۔ ہر وقت خشیت اور خوف سے انکے دل پر لرزہ سا طاری رہتا ہے۔ انکے دل تقویٰ سے معمور ہیں۔ جو اسکے سامنے جھکتے ہیں۔ ... ہے ... جنت میں ان لوگوں سے کہا جائیگا۔ ... یہ تمہارے لئے ... ہے۔ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کی سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے فکر کی الجھنوں سے چھوٹ جاؤ۔

یہ عجیب بات ہے کہ اسلام جس خدا کے تخیل کو پیش کرتا ہے۔ وہ ایسا ہے جسکو نہ تو محسوس کیا جا سکے نہ دیکھیں اس کو چھو سکیں اور نہ فکر و عقل اس کا احاطہ کر سکیں مگر اس پر مطالبہ یہ ہے کہ نہ صرف ایسی ذات کو تسلیم کرو بلکہ اس کے ساتھ انتہا درجہ کی محبت اور وابستگی رکھو۔ اس سے ڈرو اور ہر وقت تعلقات کو استوار رکھو۔ کسی قدر تعجب انگیز بات ہے۔ کہ بت پرستوں اور اصنام پرستوں کے دل میں اپنی محبت موجود نہیں ہے۔ جس کو وہ روزانہ دیکھتے ہیں اور پرستش کرتے ہیں۔ جتنی کہ ایک مسلمان کے دل میں اس نادیدہ خدا کی ہے۔ جو ہمیشہ اپنے کمالات جلال و جبروت میں مستور رہتا ہے۔

حل لغات:۔ اَوّاب۔ اوب سے ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ حَفِیظ۔ اللہ کے احکام کو نگاہ میں رکھنے والا۔ فَنَقَّبُوا۔ تنقیب سے ہے جس کے معنے گھومنے پھرنے کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۷۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ○

۳۷۔ بیشک اس میں اس شخص کیلئے نصیحت ہے۔ جس کے اندر دل ہے یا دل لگا کر کان لگائے ○

۳۸۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ○

۳۸۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان میں ہے چھ دن میں بنایا۔ اور ہمیں کچھ ماندگی نہ آئی ○ ف۱

۳۹۔ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ○

۳۹۔ سو وہ جو کہتے ہیں تو اس پر صبر کر اور سورج نکلنے اور چھپنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر ○

۴۰۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ○

۴۰۔ اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کی تسبیح کر اور سجدے کے پیچھے بھی ○

۴۱۔ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ○

۴۱۔ اور سُن رکھ کہ جس دن آواز دینے والا نزدیک جگہ سے پکارے گا ○

۴۲۔ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ

۴۲۔ اور جس دن ایک چنگھاڑ جو حق سے سنیں گے۔

ف۱ وما مسنا من لغوب سے مراد یہ ہے کہ موسیٰ کی کتاب تکوین میں جو لکھا ہے۔ کہ ساتویں دن خدا نے آرام کیا۔ یہ تحریف انسانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کرکے بالکل تکان محسوس نہیں کی۔ کیونکہ وہاں تھک جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں تو صرف ارادہ کی ضرورت ہے۔ اور پھر آپ سے آپ کائنات منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جاتی ہے وہ پیدا کرنے میں ذرائع کا محتاج ہے نہ وسائل کا۔ وہ حاکم اور قادر ہے۔ اور ایک جنبش ارادہ سے ہزارہا عوالم کو ظہور پذیر کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر یہ لوگ اس قسم کی باتوں کو اس کی ذات والا صفات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو آپ برداشت کیجئے۔ اور اپنے فرائض عبادت میں مصروف رہیئے۔

### حل لغات

لغوب۔ تکان۔ تھکاوٹ۔

ف اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ گزشتہ والوں سے کہیں زیادہ طاقتور لوگ تھے جب ہماری نافرمانی کی تو وہ فنا ہو گئے ہیں اور باوجود اسکے کہ وہ قومیں کئی شہروں میں گھومتی پھرتی رہتی تھیں۔ انکو کہیں پناہ نہیں ملی اسلئے مکذبین مکہ کے یہ ضرور سمجھ لینی رکھیں کہ ہمارا قانون مکافات جب حرکت میں آگیا تو پھر کوئی چیز انکے درمیان حائل نہ ہو سکے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝

یہ قبروں سے نکلنے کا دن ہے ○

۴۳- اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ اِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝

۴۳- ہم جو ہیں ہم ہی مارتے اور جلاتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے ○

۴۴- يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝

۴۴- جس دن اُن کے (سروں پر) سے زمین پھٹے گی (اور) وہ دوڑیں گے یہ اکٹھا کرنا ہم پر آسان ہے ○

۴۵- نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

۴۵- ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تو ان پر زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔ سو قرآن سے نصیحت کر جو میرے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے ○

| آیاتہا ۶۰ | (۵۱) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۶۷) | رکوعاتہا ۳ | (۵۱) سُورۂ ذاریات |
|---|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝

۱- قسم ہے اُڑا کر بکھیرنے والیوں کی ○

۲- فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝

۲- پھر بوجھ اُٹھانے والیوں کی ○

## سُورۃ الذّٰرِیٰت

ف قرآن حکیم نے کئی سورتوں کو قسمیہ الفاظ سے شروع کیا ہے جس کے متعلق عام طور پر دو خیال ہیں:- ایک تو یہ کہ اس وقت کے مخاطبین جب حضورؐ کی قوت استدلال سے متاثر ہوتے تھے۔ تو کہتے تھے۔ کہ ہم یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ نے زور خطابت سے ہم کو قائل کر لیا ہے۔ مگر ہم یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ کہ آپ کے پاس فی الواقع صداقت بھی موجود ہے۔ ان کی تسلی اور اطمینان خاطر کیلئے یہ انداز بیان اختیار کیا گیا ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ علٰی حرف بحرف درست ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ وہ منفعت کے اعتبار سے اس قابل ہیں۔ کہ ان کے متعلق غور و فکر کیا جائے۔ اور اُن سے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر استدلال کیا جائے۔

پہلی توجیہ بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے۔ اُس کو قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ وہ ایسے انداز بیان کو اختیار کرے۔ جس کو بحالت مجبوری انسان اس وقت اختیار کرتا ہے۔ جب کوئی اور چارۂ کار باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس سمجھانے کے بیشمار ذرائع اور وسائل موجود ہیں۔ وہ اُن سے کام لے سکتا ہے۔ نیز اس توجیہ کے ماننے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ حائل ہے۔ کہ جن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ وہ اپنے اندر کوئی جلالت قدر نہیں رکھتیں۔ اور باعتبار مرتبہ کے وہ بہر حیثیت اللہ سے فروتر ہیں۔ حالانکہ قسم کھانے کیلئے مقسم بہ کا معزز و محترم ہونا ضروری ہے۔ دوسری توجیہ کچھ ایسی غلط نہیں ہے مگر مشکل یہ ہے۔ کہ کسی چیز کی منفعت کو بیان کرنے کیلئے عرب اس اسلوب بیان کو اختیار نہیں کرتے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ ایک نوع کے دلائل ہیں۔ جن کو دعوے کے اثبات اور موثق بنانے کیلئے پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً دعویٰ یہ ہے کہ قیامت بالکل حق اور یقینی ہے۔ اور قرآن حکیم واقعی ہے۔ اس کو یوں ثابت فرمایا ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۲۳۵)

**حلِ لغات**

جَبَّارٍ۔ زبردستی کرنے والا۔

وَالذّٰرِيٰتِ۔ وہ ہوائیں جو غبارات اُڑاتی ہیں۔

فَالْحٰمِلٰتِ۔ وہ حالت جو غبارات کو اپنے کندھوں پر اٹھاتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲- فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝

۳- فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝

۵- اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝

۶- وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝

۷- وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝

۸- اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝

۹- يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝

۱۰- قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝

۱۱- الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝

۳- پھر نرمی سے چلنے والیوں کی ۝

۴- پھر بانٹنے والیوں کی ایک چیز کو ۝

۵- بے شک جو وعدہ تمہیں ملا ہے سو سچ ہے ۝

۶- اور بیشک انصاف ہونیوالا ہے ۝

۷- آسمان جالی دار کی قسم ۝

۸- کہ تم جھگڑے کی بات میں پڑے رہتے ہو ۝

۹- جو پھر گیا وہی اس سے باز رہتا ہے ۝

۱۰- اٹکل دوڑانے والے مارے گئے ۝

۱۱- وہ جو غفلت میں بھول رہے ہیں ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۴۴:-

کہ تمہیں اس ضمن میں سب سے بڑی قابل اعتراض چیز یہی نظر آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح عناصر حیات کو جمع کرے گا۔ جو کائنات میں منتشر ہیں اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح مختلف ہواؤں کو اس وقت بنا دیتا ہے۔ کہ وہ قطرات آب کو دوش پر لادے لادے پھریں۔ اور پھر ان کو بارش کی شکل میں مختلف مقامات پر تقسیم کر دیں۔ جس طرح یہ ممکن ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف منکرین کے تذبذب اور ذہنی انتشار کو واضح فرمایا ہے۔ کہ جس طرح آسمانوں میں ستاروں کے لئے مختلف گزرگاہیں موجود ہیں۔ اسی طرح تمہارے ذہن میں مختلف خیالات کے لئے مختلف راستے ہیں۔ اور کسی بات کو بھی تم تحقیق اور وثوق کے ساتھ پیش کرتے ہو۔

قرآن حکیم چونکہ قطعیات کو پیش فرماتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ اس کے نزدیک قابل ملامت ہیں۔ جو محض اٹکل اور تخمین کو اپنے معتقدات کیلئے بطور اساس کے قرار دیتے ہیں۔ اور مذہب کے باب میں ایسی باتوں کو مانتے ہیں۔ جن کی عقل تائید نہیں کرتی۔

## حل لغات

فَالْجٰرِيٰتِ۔ جب آہستہ آہستہ چلنے لگیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ۔ جب بارش کو حسب موقع تقسیم کرے بعض کے نزدیک اس سے مراد فرشتے ہیں۔

اَلْخَرّٰصُوْنَ۔ اٹکل سے کام لینے والے۔ دروغ گو۔ غَمْرَةٍ۔ غفلت جہالت۔ حمق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲- يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝
۱۳- يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝
۱۴- ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝
۱۵- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
۱۶- اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝
۱۷- كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝
۱۸- وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝
۱۹- وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

۱۲- پوچھتے ہیں کہ انصاف کا دن کب ہوگا ۝
۱۳- جس دن وہ آگ پر فتنہ میں پڑیں گے ۝
۱۴- اپنی شرارت کا مزہ چکھو، یہ وہ ہے جسے ت
تم جلد مانگتے تھے ۝
۱۵- بیشک متقی لوگ باغوں ط۱ اور چشموں میں ہوں گے ۝
۱۶- جو کچھ انہیں ان کے رب نے دیا ہے اُسے لے رہے ہوں گے
کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے نیکوکار تھے ۝
۱۷- رات کو کم سوتے تھے ۝
۱۸- اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے تھے ۝
۱۹- اور ان کے مال میں مانگنے اور ا
کا حق تھا ۝

## مساوات اور مقامِ احسان

ط۱ جو لوگ بہشتوں اور چشموں کے مستحق ہوں گے۔ اُن میں احسان کی استعداد ہوگی۔ یعنی جہاں تک خلقِ الٰہی کا تعلق ہے۔ ان کا رویہ نہایت مشفقانہ ہوگا۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ان کو بدرجہ غایت محبت ہوگی۔ وہ اپنی زندگی کے اکثر لمحات کو دوسروں کی ہمدردی میں صرف کریں گے۔ اور اللہ کے ساتھ اتنی وابستگی کا یہ عالم ہوگا۔ کہ بہت کم راتوں کو سوئیں گے۔ بستر پر بے قرار اور بے چین رہیں گے۔ اُٹھیں گے اور اس کے دربار میں کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کی معافی مانگیں گے۔ ان کی روح اللہ کی حمد و ستائش میں مصروف ہوگی۔ اور ان کا جسم خلق اللہ کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہوگا۔ دولت و مال کو حاصل کریں گے۔ مگر اس کو صحیح طور پر خرچ کرتے ہیں ان کو قطعاً تامل نہ ہوگا۔ وہ یہ سمجھیں گے۔ کہ اس مال و دولت میں ہر حاجت مند کا حصہ ہے۔ ہم کو یہ بالکل استحقاق حاصل نہیں۔ کہ ہم تو اپنے تموّل سے آسائش اور آسودگی کی تمام صورتوں کا احاطہ کر لیں۔ اور جمعیت اجتماعیہ کا بڑا حصہ ادنیٰ حاجات زندگی کا محتاج ہو۔ غور فرمائیے۔ اس مقامِ انتقاد میں اور اس مساوات میں جو سوشلزم پیدا کرتا ہے۔ کتنا بڑا فرق ہے۔

## حلِّ لغت

يَهْجَعُوْنَ۔ شب بسر کرنا۔ سونا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰- وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ○

۲۰- اور یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں نشانیاں ہیں ○

۲۱- وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○

۲۱- اور خود تمہارے اندر بھی پھر کیا تم کو سوجھ نہیں ؟ ○

۲۲- وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ○

۲۲- اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے ○

۲۳- فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ○

۲۳- سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم کہ یہ کلام حق ہے جیسا کہ تم بولتے ہو ○

۲۴- هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ○

۲۴- بھلا تیرے پاس ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کی حکایت بھی پہنچی ہے ○

۲۵- إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ○

۲۵- جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے کہ سلام - وہ بولا سلام یہ اجنبی لوگ ہیں ○

۲۶- فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ○

۲۶- پھر اپنے گھر کی طرف دوڑا اور ایک بچھڑا گھی میں تلا ہوا لے آیا ○

آپ جس کو مساوات کہتے ہیں۔ قرآن اسی ہمدردی کے جذبہ کو احسان کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔ جو معناً مساوات سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ احسان کے معنے یہ ہیں۔ کہ اپنے ابنائے جنس کے ساتھ واجبات سے کچھ زیادہ سلوک روا رکھا جائے۔ اور یہ محض پیٹ کے لئے نہ ہو۔ اور ارذل ترین خواہشات کی بناء پر نہ ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ اس آقا سے تعلقات عقیدت وابستہ ہیں۔ جو ساری کائنات کا یکساں پروردگار ہے۔ اور اس ارادت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ ہر سائل حاجت مند کی اس طرح اعانت کی جائے۔ گویا وہ پہلے سے ہمارے اموال میں استفادہ کا حق رکھتا ہے۔ اس نقطۂ نظر کی وسعت، اور پاکیزگی ملاحظہ ہو۔ اور اس زاویۂ نگاہ کی اہمیت اور سطحیت دیکھئے۔ جس کا تعلق محض خواہشات نفس سے ہے۔

## حلِ لغات

بعجل۔ بچھڑا۔
سمین۔ فربہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٢٧- فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

٢٨- فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

٢٩- فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝

٣٠- قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

٢٧- پھر ان کے پاس رکھ دیا۔ کہا، تم کیوں نہیں کھاتے؟ ○

٢٨- وہ بولے اندیشہ نہ کر اور انہوں نے اس کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دی ○

پھر اس کی عورت چلاتی سامنے آئی۔ پھر اپنا ماتھا پیٹ لیا اور بولی (کیا) بڑھیا بانجھ (جنے گی؟) ○

وہ بولے تیرے رب نے اسی طرح کہا ہے۔ وہ جو ہے وہی حکمت والا اور خبردار ہے ○

## اپنے اندر جھانک کر دیکھو

ٹی غرض یہ ہے۔ کہ جن حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کی واقعیت اور سچائی میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ دلائل اور شواہد کا انبار موجود ہے۔ احتیاج اس نظر کی ہے۔ جو تفتیش اور غور سے کام لے۔ زمین کو دیکھو۔ اس کے فوائد۔ وسعت اور ساخت پہ غور کرو۔ خود اندر جھانکو۔ اس عالم ضمیر میں کیا نہیں ہے؟ آسمانوں کی طرف نگاہیں اٹھاؤ۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اگر صرف آسمان اور زمین میں اللہ کی ربوبیتوں کی ذرا تفصیل کے ساتھ دیکھ جاؤ۔ تو تمہیں ہو جائے کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ حقوق کی

تسکین خاطر کے لئے قصص انبیاء کا ذکر ہے۔ تاکہ بتایا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو ہر طرح کی کامیابی اور کامرانی سے نوازا۔ اور مخالفین ہمیشہ ان کے مقابلہ میں خائب و خاسر رہے ہیں

فرمایا۔ کہ حضرت ابراہیم کے پاس اس وقت جب کہ وہ قوم کی طرف سے بہت زیادہ ملول اور دل برداشتہ تھے۔ فرشتے آئے۔ اور انہوں نے آکر حضرت اسحاقؑ کی ولادت کی خوشخبری سنائی

حل لغات:- فَصَكَّتْ وَجْهَهَا۔ یعنی فرط حیرت اور حیاء میں انہوں نے عورتوں کی عادت کے موافق اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہا کیا یہ بھی ممکن ہے۔

www.KitaboSunnat.com



۳۱- قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝

۳۱- ابراہیمؑ نے کہا پھر اے رسولو تمہارا مطلب کیا ہے ؟ ۝

۳۲- قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝

۳۲- وہ بولے ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۝

۳۳- لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ۝

۳۳- کہ ان پر مٹی کے پتھر برسائیں ۝

۳۴- مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝

۳۴- جن پر تیرے رب کے ہاں حد سے باہر نکلنے والوں کیلئے نشان دیئے ۝

۳۵- فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

۳۵- پھر وہ اس بستی میں جتنے ایماندار تھے انکو ہم نے وہاں سے نکال دیا ۝

۳۶- فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

۳۶- اور ہم نے وہاں سوائے ایک گھر کے کہ حضرت لوطؑ کا تھا، مسلمانوں کا اور کوئی گھر

۳۷- وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝

۳۷- اور ہم نے وہاں ان کے لئے جو دکھ دینے والے عذاب سے ڈرتے ہیں ایک نشان چھوڑ رکھا ۝

۳۸- وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝

۳۸- اور موسیٰ کے حال میں نشانیاں ہیں جب ہم نے اسے کھلی سند دے کر فرعون کی طرف بھیجا ۝

۳۹- فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝

۳۹- پھر اس نے اپنے زور کے بل بوتے پر منہ موڑا اور کہا یہ جادوگر یا دیوانہ ہے ۝

۴۰- فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ

۴۰- پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکریوں کو پکڑا۔ اور انہیں دریا

## سدومیوں کی بداخلاقی

جب کوئی قوم خواہشات نفس سے مغلوب ہو جائے۔ لوگوں کو روحانیت سے اور دینی تربیت کے ساتھ لگاؤ باقی نہ رہے۔ زندگی کا مقصد ارذل ترین خواہشات و جذبات کی تکمیل کا سامان قرار پائے۔ اور روح کی مقتضیات سے یکسر آنکھیں بند کر لی جائیں۔ اس وقت دلوں سے پاکبازی اور پرہیزگاری کے خیالات دور ہو جاتے ہیں۔ اللہ کا ڈر نکل جاتا ہے۔ اور نفس کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حیوانیت چھا جاتی ہے۔ انسانیت مسخ ہو جاتی ہے اور ایسے ایسے ناپاک اعمال کی جستجو رہتی ہے۔ کہ عقل سے شرافت منہ چھپالے۔ سدومیوں کی بالکل یہی کیفیت تھی۔ جب حضرت لوطؑ ان کے پاس تشریف لائے۔ تو ان لوگوں کی اخلاقی اور دینی حالت بالکل پست ہو چکی تھی۔ دن رات انکا مشغلہ یہی تھا۔ کہ غیر فطری طور پر جذبات جنسی کی تسکین کے لئے مارے مارے پھر رہا۔ چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک اور جاہلوں سے پڑھے لکھوں تک سب اسی دھن میں تھے۔ ہر مجلس اور ہر جگہ انہی باتوں کا چرچا تھا۔ انہی خیالات کی اشاعت تھی۔ اور اس حد تک یہ برائی ان کی رگ رگ میں سرایت کر گئی تھی کہ جب حضرت لوطؑ نے ان کو روکا اور متنبہ کیا۔ تو ان کو اس پاکبازی پر تعجب ہوا اور صاف کہنے لگے۔ کہ تمہیں اس قدر پرہیزگاری کا خیال ہے۔ تو اس ملک کو چھوڑ دو۔ ہم تو باز نہیں آئیں گے۔ بدبختی کی انتہا دیکھئے۔ کہ جب فرشتے انکے پاس آئے تاکہ ان کی بستیوں کو الٹ دیں۔ تو انہوں نے ان کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر اپنی ناپاک خواہشات کی تکمیل کیلئے منتخب کرنا چاہا۔ یہ فرشتے پہلے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے تھے۔ تاکہ ان کو حضرت اسحاقؑ کی ولادت کی خوشخبری سنائیں۔ چنانچہ جب وہ یہ خوشخبری سنا چکے تو حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا۔ کہاں کے ارادے ہیں۔ تو انہوں نے بتلایا۔ کہ سدومیوں کی ناپاک اور مجرم قوم کے ہاں جا رہے ہیں۔ تاکہ ان پر عذاب کے پتھر برسائیں۔ اور موت کے گھاٹ اتار دیں۔ کیونکہ انہوں نے زندگی کا نہایت ناجائز استعمال کیا ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ ان کی وبا آئندہ نسلوں تک متجاوز نہ ہو جائے •

(باقی صفحہ ۱۲۵۰ پر)

## حلِ لغات

خَطْبُكُمْ۔ حالت۔ کیفیت۔ کار۔ حال •

مُسَوَّمَةً۔ نشاندار۔ معین متعین •

بِرُكْنِهِ۔ اپنے ارکان حکومت کے ساتھ •

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَهُوَ مُلِيمٌ ۞
۴۱- وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۞
۴۲- مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۞
۴۳- وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۞
۴۴- فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۞
۴۵- فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ۞
۴۶- وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۞
۴۷- وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۞
۴۸- وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۞

میں پھینک دیا اور وہ قابل ملامت تھا ۞
۴۱- اور عاد میں بھی نشانیاں ہیں جب ہم نے ان پر خیر سے خالی تیز ہوا بھیجی ۞
۴۲- جس چیز پر وہ گذرتی تھی اس کو گلی ہوئی ہڈی کی طرح چورا کئے بغیر نہ چھوڑتی ۞
۴۳- اور ثمود میں نشانیاں ہیں جب انہیں کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھا لو ۞
۴۴- پھر وہ اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرنے لگے تو انہیں کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے ۞
۴۵- سو وہ نہ اٹھ سکے۔ اور نہ ہی بدلہ لے سکے ۞
۴۶- اور اس نے پہلے نوح کی قوم کو ہلاک بیشک وہ بدکار لوگ تھے ۞
۴۷- اور آسمانوں کو ہم نے اپنے ہاتھوں کی قوت سے بنایا اور ہم مقدور والے ہیں ۞
۴۸- اور زمین کو ہم نے بچھایا سو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں ۞

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۴۹ — واضح ہے کہ یہ جرم اتنا ذلیل، اس قدر خوفناک اور مکروہ ہے۔ کہ اس کے انسداد کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط جیسے نبی انسان کو نصیحت کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ بلاخوف قوم کو ان بدخیالات اور فحش سے روکیں۔ کیونکہ اس فعل شنیع سے قومیں صرف بداخلاق ہی نہیں ہو جاتی ہیں بلکہ [illegible] سے پست اور ذلیل بھی ہو جاتی ہیں۔ ان میں قوت و استعداد باقی نہیں رہتی۔ کہ وہ دنیا میں تو [illegible] بشاش و بشاش انسانوں کی طرح زندہ رہیں۔ اور تعلق انسانی میں کیف و نشاط [illegible] کریں۔ بلکہ اس زہر سے سارا جسم ماؤف ہو جاتا ہے۔ دل و دماغ کی صلاحیتیں چھن جاتی ہیں۔ اور حیات [illegible] مفقود ہو جاتا ہے۔ بالآخر انجام یہ ہوتا ہے۔ کہ اس [illegible] کی قوم [illegible] کی طرح زندگی بسر کرتی ہے۔ اس [illegible] علماء اور [illegible] کو اس بیماری کے [illegible] کیلئے [illegible] ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنی قوم کے [illegible] کو اس [illegible] خیالات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور [illegible] کرنا چاہیئے۔ کہ قوم [illegible] اخلاق حمیدہ کی بنا پر زندہ رہ سکتی ہے ۞ (حاشیہ صفحہ ہذا)

**مذہب کے معنے**

ط اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے۔ کہ جس وقت بھی لوگ اس حق کی مخالفت کریں انبیاء کے پیغام کو ٹھکرائیں۔ اور فطرت کی آواز کو دبائیں۔ تو اللہ کا غضب ہے۔ اور ان لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ سورہ میں [illegible] جہاں آج [illegible] قوم ثمود اور نوح کی قوم کا ذکر ہے۔ کہ جب ان لوگوں نے بھی نافرمانی کی اور نہایت سرکشی سے اللہ کی باتوں کا انکار کیا۔ تو ایسا عذاب آیا کہ یہ [illegible] تاب نہ لا سکے۔ اللہ کا قانون ہے۔ کہ قوم [illegible] کو نیا وہ [illegible] دیا جائے۔ اور ایسے لوگوں کو جو اس کے قانونوں کو توڑیں۔ اور اس کی [illegible] کی مخالفت کریں۔ [illegible] موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ کیونکہ مذہب [illegible] زندگی کا، بقا کا، اور دنیا میں ارتقاء و تقدم کا اور انبیاء کی بعثت [illegible] غرض ہوتی ہے۔ کہ وہ مردہ قوموں میں حیات اور بالیدگی کی روح پھونکیں۔ اگر یہ بدبخت لوگ اس زندگی کو موت سمجھیں اور شہد کو زہر [illegible] تو پھر ان کا علاج سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ان [illegible] کی نعمتوں سے محروم کر دیا جائے۔ کیونکہ کفر [illegible] ناقابل برداشت ہے [illegible] خدا تو انہیں زندہ رکھنا چاہتا ہے [illegible] ترقی کے بام [illegible] پہنچانا چاہتا ہے [illegible] کی جانب [illegible] گمراہی و ضلالت [illegible] کی طرف [illegible]

حل لغات: مُلِيمٌ۔ [illegible]۔ الرِّيحَ الْعَقِيمَ۔ [illegible]۔ بے فیض، بانجھ۔ [illegible]
فَعَتَوْا عَنْ ۔ بیشے سرکشی ۔ م

م الصَّاعِقَةُ۔ عذاب مہلک۔ مرگ۔ بر سے زمین پر گرنے والی آگ ۔

www.KitaboSunnat.com



۴۹- وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○

۴۹- اور ہم نے ہر شے کے جوڑے بنائے شاید کہ تم دھیان کرو ○

۵۰- فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ○

۵۰- پس تم اللہ کی طرف بھاگو میں تمہیں اسکی طرف سے صریح ڈرانیوالا ہوں ○

۵۱- وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ○

۵۱- اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں تمہیں اسکی طرف سے کھول کر ڈرانے والا ہوں ○

۵۲- كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ○

۵۲- اسی طرح ان سے پہلوں کے پاس بھی جب کبھی کوئی رسول آیا، اسی کی نسبت انہوں نے یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ○

۵۳- أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ○

۵۳- کیا یہ لوگ یکدیگر کو یہی وصیت کرتے چلے آئے ہیں کوئی نہیں بلکہ یہ [illegible] ○

۵۴- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ○

۵۴- سو تو ان سے منہ موڑ لے اب تجھ پر ملامت نہیں ہے ○

۵۵- وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ○

۵۵- اور نصیحت کئے جا کہ نصیحت کرنا مومنین کو مفید ہے ○

۵۶- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ○

۵۶- اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں ○

۵۷- مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ○

۵۷- میں اُن سے کچھ روزینہ نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں ○

## مظاہر قدرت سے استدلال

ف فرمایا آسمانوں کی وسعتوں کو دیکھو۔ نجوم و کواکب کی تابندگی اور [illegible] غور و فکر کرو۔ پھر یہ دیکھو کہ زمین کو ہم نے کس طرح تمہارے پاؤں تلے بچھا دیا ہے۔ اور ہر چیز کو دو دو قسم کا بنایا۔ تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ یہ سب چیزیں کسی توحید اور قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہیں۔ اسلئے اگر تمہارا مطالعہ صحیح اور کامل ہے۔ تو پھر تمہارا فرض ہے۔ کہ خلوص اور عقیدت کے ساتھ خدا کے حضور میں آؤ۔ اور دوسروں کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ کیونکہ وہ ذات ہر نوع کے ساجھے سے پاک اور بالا ہے۔

## پرانا الزام

ف حضور جب اللہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ تو یہ لوگ ازراہ غرور کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہیں ساحر اور دیوانہ سمجھتے ہیں یا ہمارا خیال ہے کہ تمہارے دماغ میں خلل ہے۔ اس سے زیادہ وقعت ہمارے دل میں تمہاری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ان لوگوں کے کلمات کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیجئے کیونکہ ہمیشہ سے جب انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ہیں ان کے مخالفین نے انکو یہی القاب سے ملقب کیا ہے۔ یہ بہت پرانا الزام ہے۔ آپ بہرحال سمجھاتے رہئے۔ مومنین کی ایک جماعت عقیدہ مندوں کا ایک جم غفیر یہ خود بتلائے گا۔ کہ ساحر اور مجنون کون ہے۔ اور وہ کون ہے۔ جس کے ساتھ یہ [illegible] تعلق رکھتے ہیں۔

## تخلیق انسانی کی غرض وغایت

ف یہ مسئلہ ابتدا سے بہت اہم رہا ہے۔ کہ انسانی تخلیق سے مقصد کیا ہے؟ فلسفہ سے لیکر مذاہب تک سب نے اس پر یکساں توجہ مبذول کی ہے۔ اور بالآخر عجز کا اعتراف کیا ہے۔ کہ وہ اس کا کوئی تسلی بخش حل دریافت نہیں کر سکے اور یہ جواب نہیں دے سکے۔ کہ انسان کے پیدا ہونیکا آخر مقصد کیا ہے؟ قرآن حکیم اپنی زبان میں کہتا ہے۔ کہ میں اس سوال کا جواب دیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسان کو خلعت وجود سے اس لئے نوازا گیا ہے۔ تاکہ وہ اللہ کی بندگی کرے۔ عبادات کا اتنا وسیع مفہوم ہے۔ جو اپنے اندر اتنی وسعت رکھتا ہے کہ اُسے زندگی کا نصب العین قرار دیا جاسکے۔ یہ چیز قابل غور ہے۔

حل لغات:- ذَنُوبًا۔ ڈول بھر حصہ۔ المتین۔ بڑا استوار یعنی قوت کے صاحب قوت ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۸- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ○

۵۸- اللہ تو ہے جو بیشک بڑی روزی دینے والا ہے۔ قوت زبردست ہے○

۵۹- فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ○

۵۹- سو ان ظالموں نے بھی ڈول بھرا ہے۔ جیسے انکے ہم مشربوں نے ایک ڈول بھرا تھا پس مجھ سے جلدی نہ کریں○

۶۰- فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○

۶۰- سو کافروں کیلئے انکے اس دن سے جس کا انہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ خرابی ہے○

## اٰیاتھا ۴۹ (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) رکوعاتھا ۲

## (۵۲) سورۂ طور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے○

۱- وَالطُّوْرِ ○

۱- قسم کوہ طور کی○

۲- وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ○

۲- اور لکھی ہوئی کتاب کی○

۳- فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ○

۳- کشادہ ورق میں○

۴- وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ○

۴- اور آباد گھر کی○

۵- وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ○

۵- اور اونچی چھت کی○

(پچھلے صفحہ سے آگے) چنانچہ قرآنی محاورات کو تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے عبادت کے لفظ کو صرف مخصوص اور معین ارکان کی حرکات کیلئے استعمال نہیں کیا بلکہ عبادت کا لفظ اس کے نزدیک اس سے کہیں زیادہ وسعت رکھتا ہے جیسے جہاں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ ہم اس معاملہ میں [illegible] ہیں۔ [illegible] کی [illegible] ہو جائے [illegible] کے [illegible] گی۔ [illegible] فرمایا ہے [illegible] [illegible] اس لئے [illegible] کا اعلان ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ عبادت کی حالت صرف وہاں تک محدود نہیں ہے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] کے نسبت [illegible] نہیں ہیں۔ [illegible] سے وابستہ ہوں۔ بلکہ وہ ہیں۔ جنھیں [illegible] کی حمل۔ اور جہاں [illegible] سے [illegible]۔ وہاں [illegible] [illegible] سامنے [illegible]۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے عبادت تعبیر [illegible] کی تعبیر ہے اور مظاہر باطن کی [illegible] کیونکہ [illegible] وہ ہر وقت [illegible] مطلق [illegible] ہے۔ اور وہ [illegible] مقصود وہ ہے۔ جو ایک طرف تو اللہ کی مخلوق کے حق میں نہایت

شفیق مہربان اور جلد [illegible] ہو۔ اور دوسری طرف اللہ کے مقابلہ میں نہایت عاجز و منکسر۔ اور پھر سب انوار میں یہ چیز اس کے پیش نظر ہو گی [illegible] تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اور یہی عبادت کی غرض و غایت ہے۔ اور جب وہ اس پیکر حسن و جمال اور کثرت نعمت و کمال کو اپنا مقصود ٹھہرائے گا۔ اور کوشش کریگا کہ اپنے میں اسکی تنویرات اور تجلیات کو بقدر ظرف منعکس کرے۔ اور پھر وہ حقیقی امر مقصد کو پورا کریگا۔ جس کی وجہ سے اسکو پیدا کیا گیا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

### سُوْرَةُ الطُّوْر

ف۱ دعویٰ یہ ہے کہ اللہ کے عذاب کو کوئی شخصیت ٹال نہیں سکے گی۔ وہ آئیگا اور ضرور آئیگا۔ ثبوت یہ ہے کہ طور کو دیکھو۔ اور حضرت موسیٰ کی تعلیمات کو دیکھو۔ پھر کتاب مسطور پر نظر دوڑاؤ۔ جو کھلے ورق میں مندرج ہے جس سے مقصود لوح محفوظ مراد ہے یا وہ صحیفہ واضح صفت ہے کتاب کی بیت اللہ کی آبادی اور معموری پر نظر و فکر سے کام لو کہ کیونکر اس نے مخالفین کے خلاف اسکو برکت عطا کی ہے۔ اور آسمان کی طرف نظر کرو جو چھت کی طرح ہے۔

حل لغات:- رَقٍّ- پوست آہو۔ روشن۔
مَنْشُوْرٍ- کھلی ہوئی۔ واضح و صاف کی طرف اشارہ ہے۔

۶- وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ۝
۶- اور اُبلتے دریا کی ۝

۷- إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝
۷- کہ بے شک تیرے رب کا عذاب آنیوالا ہے ۝

۸- مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ۝
۸- اس کا ہٹانے والا کوئی نہیں ۝

۹- يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝
۹- جس دن آسمان کپکپا کر لرزے گا ۝

۱۰- وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝
۱۰- اور پہاڑ چلتے پھریں گے ۝

۱۱- فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝
۱۱- سو اُس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ۝

۱۲- الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۝
۱۲- جو باتیں بناتے ہوئے کھیلتے ہیں ۝

۱۳- يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝
۱۳- جسدن دوزخ کی آگ کی طرف دھکے دیکر دھکیلے جائینگے ۝

۱۴- هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝
۱۴- یہی وہ آگ ہے۔ جسے تم جھٹلاتے تھے ۝

۱۵- أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۝
۱۵- کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ۝

۱۶- اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
۱۶- اس میں گھسو۔ صبر کرو یا نہ صبر کرو۔ تم کو برابر ہے۔ تمہیں وہی بدلہ ملے گا۔ جو تم کرتے تھے ۝

اور سمندروں کو جو ظاہر فانی ہیں۔ جو پانی کے ذخائر سے پُر ہیں۔ کیا ان قسموں میں آپ کے لئے عبرت و تذکیر کا سامان نہیں ہے۔ کیا موسیٰ کی تعلیمات اس عذاب پر گواہ نہیں۔ کیا قرآن میں اس کی تصریح نہیں ہے؟ کیا ابرہہ کو ہلاک نہیں کیا گیا جس نے بیت اللہ کے انہدام کا اقدام کیا تھا؟ کیا متلاطم سمندر اور فلک جبار شیوہ قوم نوح کی طرح ہلاکت و فنا کیلئے کافی نہیں ہے؟ فرمایا جس دن یہ عذاب آئیگا۔ اُس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائینگے۔ اُس دن ان لوگوں کیلئے بڑی تکلیف کا سامنا ہوگا۔ جو شریر ہیں۔

## اہل دوزخ

خوض کا لفظ قرآن حکیم میں ہمیشہ برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مقصود کفر و الحاد میں شغف و انہماک ہے۔ برائی اور معصیت سے لگاؤ ہے۔ اور فسق و فجور سے محبت ہے۔ غرض یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن بہت بُرے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ دنیا میں تو غفلت کے پردے اُنکی آنکھوں پر پڑے تھے۔ اور یہ لوگ سوچنے اور غور و فکر کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور سوچتے ہی تھے۔ تو پھر کس طرح اس آفتاب حقیقت کی روشنی سے لوگوں کو محروم رکھا جا سکتا ہے۔ جب عذاب دوزخ سے آنکھیں کھلیں گی۔ بصیرت کی بھی اور بصارت کی بھی۔ یہاں یہ دیکھیں گے کہ فرشتے پکڑ پکڑ کر ان کو دوزخ کی طرف لیجا رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ دیکھ لیجئے یہی وہ دوزخ ہے۔ جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ اور جسکے متعلق تمہارا یہ خیال تھا۔ کہ یہ محض ڈھکوسلا ہے۔ کہاں کی آگ اور کہاں کا عذاب۔ خوب اچھی طرح دیکھ لو کہیں جادو کی کرشمہ سازی تو نہیں۔ کوئی شعبدہ بازی تو نہیں ہے۔ اگر یہ واقعہ ہے۔ کہ خلاف توقع تمہیں جہنم میں پھینک دیا گیا ہے۔ تو چاہو اسکو برداشت کرو۔ یا نہ کرو۔ چارہ ناچار رہنا پڑیگا۔ کیونکہ تمہارے اعمال اسی جگہ کے مقتضی ہیں۔ یہ اللہ کا مقام غضب ہے۔ یہاں وہ لوگ رہتے ہیں جنہوں نے دنیا میں اسکے احکام سے انحراف کی ہے۔ اور ادنیٰ ترین آسائشوں کی خاطر ہمیشہ کے عیش و جنت کو چھوڑ کر جہنم و دوزخ کی بے کسی کو خرید لیا ہے۔ جنہوں نے وہاں کبر و غرور کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور صداقت کو محض اس لئے تسلیم نہیں کیا کہ اسکو پیش کرنیوالا ایک انہیں میں کا انسان ہے۔ محض اسلئے ایمان کی دولت سے محروم ہے۔ کہ اسکو ماننے سے ان کی تیری اغراض کا حامل نہیں ہے اور انکو چھوڑ کر انہوں نے دوسرے آستانوں پر اپنے سر کو جھکایا ہے۔ خود اپنی توہین کے مرتکب ہوئے اور باری تعالیٰ کی جناب میں بھی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔

حلِّ لغات: يُدَعُّونَ۔ دھکّاں دھکّاں لائے جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com



۱۷- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝

۱۷- بیشک متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ۝

۱۸- فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

۱۸- میوے کھانے والے جو انہیں اُنکے رب نے دیئے اور اُن کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچایا ۝

۱۹- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـــًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

۱۹- جو عمل تم کرتے تھے اسکے بدلے میں خوشگوار کھاؤ پیو ۝

۲۰- مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

۲۰- تختوں پر جو برابر بچھے ہونگے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں اور بڑے گورے گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں اُنسے بیاہ دینگے

۲۱- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٴٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝

۲۱- اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد ایمان میں اُن کے پیچھے چلی اُن کی اولاد کو ہم اُن سے ملا دینگے۔ اور اُن کے عمل میں ہم انہیں کوئی شئے کم نہیں دیں گے ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہوا ہے ۝

۲۲- وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

۲۲- اور جس قسم کا میوہ اور گوشت وہ چاہیں گے ہم اُن کے لئے ریل پیل لگا دیں گے ۝

## بہشت والے

۱۷ ان آیتوں میں پاکبازوں اور متقیوں کے مقام کی تشریح فرمائی ہے۔ کہ ان لوگوں نے دُنیا میں اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے اپنی آسائشوں اور آسودگیوں کو چھوڑا تھا۔ یہاں انکو ان مسرتوں سے تمام و کمال بہرہ مند کیا جائیگا۔ یہاں یہ اللہ کی رضا کو محسوس کریں گے۔ اور بس پر جوش ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ کہ جس چیز سے چاہو اپنے کام و دہن کی تواضع کرو۔ اطمینان و وقار کے ساتھ مزین و آراستہ تختوں پر بیٹھو۔ جو برابر بچھا ہوا ہوگا۔ تسکین روح کے لئے بڑی بڑی آنکھوں والی گوری چٹی عورتوں کو ان کی رفاقت میں دے دیا جائے گا۔ پھر ان لوگوں کی اولاد اگر مرتبہ و مقام میں اُن سے فروتر ہوگی۔ تو ان کو خوش کرنے کے لئے اس کو بھی ان کے پاس بھیج دیا جائے گا۔ اور خود اُن کے اعمال میں سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔ ہر شخص اپنے اعمال کی وجہ سے آسائش یا عذاب حاصل کرے گا۔ ان پاکباز نفوس کو عمدہ عمدہ میوے کھانے کے لئے ملیں گے۔ گوشت ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

## حل لغات

هَنِيْٓـــًٔا۔ خوشگواری کے ساتھ۔
مَآ اَلَتْنٰهُمْ۔ کم نہیں کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳- يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ○

۲۴- وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ○

۲۵- وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○

۲۶- قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ○

۲۷- فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ○

۲۸- إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ○ ع

۲۹- فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ○

۳۰- أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ○

۲۳- وہاں وہ ایک دوسرے سے پیالے جھپٹ لیتے ہیں۔ نہ اس میں (کے سرور) میں بیہودہ گوئی ہے اور نہ گناہ ○

۲۴- اور اُن کے آس پاس اُن کے جوان لڑکے پھرتے ہیں گویا وہ غلاف میں دھرے ہوئے موتی ہیں ○

۲۵- اور بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے ○

۲۶- کہیں گے کہ ہم اپنے گھر میں ڈرتے ڈرتے رہتے تھے ○

۲۷- سو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچا لیا ○

۲۸- ہم تو پہلے ہی سے اُسے پکارتے تھے۔ بیشک وہی احسان کرنے والا مہربان ہے ○

۲۹- سو اب تو نصیحت کر کہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ تو جنون سے خبر لینے والا ہے اور نہ دیوانہ ○

۳۰- کیا وہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے ہم اس کی نسبت گردش زمانہ کے منتظر ہیں ○

اور شراب کے قدحوں پر چھینا جھپٹی کریں گے۔ مگر یہ چھینا جھپٹی بے ہودگی کے ساتھ نہیں۔ دُنیا جہاں میں شفقت کی وجہ سے بلکہ محبانہ ... کے لئے۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو پاکیزگی اور خوبصورتی میں موتیوں کی طرح ہوں گے ان کے کام کاج کے لئے مقرر ہوں گے۔ جنکی خدمات سے انکا دل مسرور ہوگا۔ گویا وہ ہر چیز انکو مہیا ہوگی جس کی نفس انسانی آرزو کر سکتا ہے۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ بشرطِ اطاعت اور اللہ کی فرمانبرداری ○

## اعمال کی اصلی حیثیت

اہلِ جنت جب اللہ تعالیٰ کی نعمت ہائے گوناگوں کو دیکھیں گے اور محسوس کریں گے۔ کہ یہاں کامل مسرت اور مسرت کا سامان موجود ہے۔ تو از راہ شکر گزاری آپس میں اللہ کے اس احسانِ عظیم کا تذکرہ کریں گے۔ کہ دنیا میں ہم عاقبت سے بہت ڈرتے تھے۔ اور خشیت اور خوف کے جذبات ہم پر طاری رہتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ کہ اس نے عذاب نار سے بچا لیا۔ گویا یہ پاکباز نفوس اس وقت بھی کبر و غرور کی آسودگی سے اپنے دامن کو آلودہ نہ کریں گے۔ اسوقت بھی یہی کہیں گے۔ کہ اس مقام بلند تک رسائی جو ہوئی ہے۔ تو محض اس کے کرم اور مہربانی کی وجہ سے ورنہ ہمارے اعمال اس لائق کہاں تھے۔ کہ اس درجہ انعام و اکرام کے مستحق ہوتے۔ ہم اللہ کو دنیا میں مخاطب کرتے تھے۔ دعاؤں میں پکارتے بھی ضرور تھے۔ مگر یہ محض اس کی شفقت اور رحمت ہے۔ کہ اس نے ہم گنہگاروں کو جنت کی نعمتوں سے نوازا۔ اور ہماری سُن لی ○

اصل بات یہ ہے۔ کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے اعمال انسان کو اس قابل بنا دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے۔ اعمال براہِ راست نجات کا استحقاق نہیں پیدا کرتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان پر احسانات کا بار اتنا بڑا ہے۔ کہ اگر ہر نیکی کو اس سے وہ سپاس و شکر کے طور پر ادا کیا جائے۔ جب بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ اسکے اعمال عند اللہ محسوب ہوں۔ کیونکہ بڑے سے بڑا عمل بھی اس کے نزدیک حقیر ہے۔ اور کوئی وقعت نہیں رکھتا ○

از دست و زبان کہ برآید ۔ کز عہدۂ شکرش بدر آید

**حلِ لغات:-** لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۔ (باقی صفحہ ۱۲۵۶ پر)
غرض یہ ہے۔ کہ اہلِ جنت کا مذاق و وجدان اس درجہ ارفع و اصلح ہو جائے گا۔ کہ کسی چیز کی تشنگی میں نفسانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۱- قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝

۳۱- تو کہہ منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۝

۳۲- أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝

۳۲- کیا ان کی عقلیں انہیں ایسا حکم دیتی ہیں یا وہ لوگ سرکش ہیں؟ ۝

۳۳- أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝

۳۳- کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن بنالیا ہے؟ کوئی نہیں بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے

۳۴- فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝

۳۴- سو اگر وہ سچے ہیں تو اسی طرح کی کوئی بات بھی وہ لے آئیں ۝

۳۵- أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝

۳۵- کیا وہ بغیر کسی بنانے والے کے بن گئے ہیں یا وہ خود ہی بنانے والے ہیں؟ ۝

۳۶- أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝

۳۶- یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے! کوئی نہیں بلکہ وہ یقین نہیں کرتے ۝

۳۷- أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝

۳۷- یا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں یا وہ داروغہ ہیں ۝

۳۸- أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ

۳۸- یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر وہ سن آتے ہیں

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۵۵- نے فرمایا۔ کہ آپ ان لوگوں کے الزامات کی پرواہ نہ کیجئے۔ اور برابر ان کو اللہ کا پیغام سناتے رہئے۔ نہ آپ کاہن ہیں۔ نہ مجنون۔ آپ کی ذہنی قابلیتوں کا اندازہ یہ لوگ نہیں کر سکتے۔ نہ یہ کہ آپ شاعر ہیں۔ اگر یہ لوگ زمانہ کے حوادث کے منتظر ہیں۔ تو بات درست ہے۔ ان سے کہئے۔ کہ میں بھی منتظر ہوں۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ) اور ان سے پوچھئے۔ کہ یہ متضاد باتیں آپ کی طرف کیوں منسوب کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ کہ یہ کہانت جانتا ہے۔ جس کے لئے ذہانت کی ضرورت ہے۔ اور کبھی خلل دماغ کا طعنہ دیتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں متناقض ہیں۔ کیا ان کی عقلوں کا یہ فتویٰ ہے۔ یا محض شرارت۔ ان لوگوں سے کہئے۔ کہ اگر ان کو قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں شبہ ہے۔ تو ایسا کلام بنا کر پیش کریں۔ اور علانیہ ثابت کریں۔ کہ انسان ایسے بلند پایہ پیغام کو وضع کر سکتا ہے۔ مگر یہ تاریخ اسلام کا حیرت انگیز واقعہ ہے۔ کہ گو قرآن نے بار بار ان کی دینی غیرت اور حمیت کو ابھارا اور کہا۔ کہ وہ آئیں اور قرآن کا مقابلہ کریں۔ لیکن ان کو قطعاً اس کی جرأت نہیں ہو سکی۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں۔ کہ باوجود فصاحت و بلاغت کے چرچوں کے ان لوگوں نے ایک دفعہ بھی سنجیدگی کے ساتھ اس بات کی کوشش نہیں کی۔ قرآن جیسی کوئی چیز لکھیں۔ کیونکہ یہ لوگ جانتے تھے۔ کہ اس کا انداز بیان بالکل نادر ہے۔ اور انسانی طاقت اور وسعت سے اس کا جواب ناممکن ہے۔

ت غرض یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے مرتبہ و مقام کو پہچانیں۔ اور اللہ کے سامنے جھکیں۔ کیونکہ یہ خودبخود موجود نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلعت وجود بخشا ہے۔

## حل لغات

أَحْلَامُهُمْ۔ حلم کی جمع ہے۔ یعنے عقل۔

تَقَوَّلَهُ۔ تقول کے معنے وضع کرنے کے ہیں۔

سُلَّمٌ۔ سیڑھی۔

www.KitaboSunnat.com



مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○
۳۹- أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ○
۴۰- أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ○
۴۱- أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ○
۴۲- أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ○
۴۳- أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○
۴۴- وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ○
۴۵- فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ

پس اُن کے سننے والا کوئی صریح دلیل لائے ○
۳۹- کیا خدا کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ○
۴۰- کیا تو اُن سے کچھ مزدوری مانگتا ہے۔ کہ ان پر چٹی کا بوجھ ہے ○
۴۱- کیا اُن کو غیب کی خبر ہے۔ سو وہ لکھ رکھتے ہیں ○
۴۲- یا وہ کچھ مکر کیا چاہتے ہیں؟ سو وہ جو کافر ہیں وہی مکر میں پھنسے ہیں ○
۴۳- یا اُن کا خدا کے سوا کوئی معبود ہے؟ وہ اللہ اُن کے شریک بنانے سے پاک ہے ○
۴۴- اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں کہ تہ برتہ جما ہوا بادل ہے ○
۴۵- سو تو انہیں چھوڑ یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملاقات

## کیا خدا کے اولاد ہے؟

ولَ عرب والوں کے اس عقیدہ کی تردید ہے۔ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ فرمایا۔ اس حقیقت پر غور تو کرو۔ کہ اُس کی ذات والاصفات تو الد و تناسل سے بالکل منزا ہے۔ پھر اگر اس کے اولاد فرض بھی کر لی جائے۔ اور اس کفر کو تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لیا جائے۔ تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تم اپنے لئے تو لڑکا پسند کرو۔ اور اللہ کے لئے اولاد اناث مگر تمہارے لئے یہ بات قابل فخر نہیں۔ کہ تم بیٹی کے باپ کہلاؤ۔ تو پھر جب تمہارے عقیدہ کے اس بیہودہ کو کرنے کیلئے کیوں کر باعث عزت اور وقار ہو سکتی ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ قبائلہ اس عقیدہ میں اور دوسرے مزعومات میں صریحاً تناقض ہے۔

## پیغمبر تنخواہ دار نہیں ہوتا

ولَ جب یہ بدبختان ازلی رشد و ہدایت کے فیوض سے محروم رہتے۔ تو حضور کو بتقاضائے شفقت پیغمبرانہ بڑا دکھ ہوتا۔ اور آپ کے قلب پاک پر یہ الحاد و کفر بہت گراں ہوتا۔ اس لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپ کا کام محض میرے پیغام کو ان تک پہنچا دینا ہے۔ اگر یہ نہیں تسلیم کرتے تو نہ کریں۔ آپ ان سے کچھ معاوضہ تو وصول کرتے ہی نہیں۔ جو ان کو اس پر مطالبہ کا خطرہ لاحق ہو۔ مان جائیں۔ تو انہی میں ان کا بھلا ہے نہیں مانتے ہیں۔ تو اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ آپ بالکل بے فکر ہو کر اور طمانیت قلب کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے رہیں ●

ولَ انکار کی ایک وجہ یہ ہو سکتی تھی۔ کہ علوم نبوت کے علاوہ کچھ لوگوں کے پاس بھی اسرار و رموز ہوں۔ اور یہ ان پر قانع ہوں۔ مگر یہ بات بھی تو نہیں میسر تھی حضور پر نبوت کی نعمت تمام ہو چکی تھی اور غیب کی سب راہیں مسدود۔ یہ ناممکن تھا کہ اس ہبوط وحی والہام کے علاوہ کہیں اور بھی فیوض کا دریا جاری ہو۔ اور نبوت و رسالت کو چھوڑ کر کسی اور جگہ پہنچ کر کچھ دوسرے وسائل بھی ہوں۔ اس لئے بہتر یہی تھا۔ کہ یہ لوگ اپنے معتقدات وہم و خیال کو چھوڑ کر حضور کی اطاعت کرتے اور عقل سلیم سے اسلام کی صداقتوں کو مان لیتے ●

ولَ فرمایا۔ یہ لوگ مسلمانوں اور حضور کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ ان کی تدبیریں الٹی انہیں کے سر آئیں گی۔

حل لغات:- مغرم۔ تاوان ● کسفا۔ کسی چیز کا ٹکڑا۔ واحد اور جمع دونوں کے آتا ہے ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يُصْعَقُونَ ۝

کریں۔ جس میں وہ بے ہوش کئے جائیں گے ۝ ف

۴۶- يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝

۴۶- جس دن اُن کا فریب اُن کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ اُنہیں مدد پہنچے گی ۝ ف

۴۷- وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

۴۷- اور بے شک اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا۔ اس سے پہلے ایک اور عذاب ہے لیکن ان میں بہت لوگ نہیں جانتے ۝

۴۸- وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝

۴۸- اور تو اپنے رب کے حکم کا منتظر رہ کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور جب تو اُٹھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کر ۝

۴۹- وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝

۴۹- اور کچھ رات گئے بھی تسبیح کر اور جب ستارے پیٹھ پھیریں (اُس وقت بھی) ۝

آیاتہا (۶۲) (۵۳) سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) رکوعاتہا (۳)

(۵۳) سورۂ نجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝

۱- تارے کی قسم جب گرے ۝

۲- مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝

۲- تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بے راہ چلا ہے ۝ ف

حاشیہ صفحہ ۱۲۵۷

ف فرمایا۔ کہ کیا اللہ کے سوا ان کے پاس دوسرا خدا بھی ہے؟ یعنی کیا یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس کائنات میں کوئی دوسری شخصیت بھی کارفرما ہے جس کے ہاتھ میں دنیا کا انتظام و انصرام ہے۔ اگر نہیں، تو پھر کیوں اسی کے آستانۂ جلال پر نہیں جھکتے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف یعنی ان لوگوں کی دیدہ دلیری کا یہ عالم ہے۔ کہ اگر عذاب الٰہی کو بچشم خود دیکھ لیں۔ جب بھی نہ مانیں فرمایا۔ آپ ان لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے۔ ایک دن آنے والا ہے۔ جب ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔ اور معلوم ہو جائے گا۔ کہ اب عذاب آگیا ہے۔ اور ہماری تمام تدبیریں ناکام ہیں۔ اور اب یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ کوئی دیوتا ہماری اس آڑے وقت میں مدد کرسکے۔

ف غزوۂ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس میں صنادید قریش کو چن چن کر مار ڈالا گیا اور ان کے سارے ناز اور غرور کو خاک میں ملا دیا گیا۔

## سُورۂ نجم
## جبریل کو دیکھا

ف یعنی جس طرح ستارے غروب کے وقت سمت کا پتہ دیتے ہیں۔ اور گم گشتگانِ راہ انکو دیکھ کر اپنا راستہ پا لیتے ہیں۔

حلِ لُغات:- يُصْعَقُونَ۔ انکے ہوش اُڑ جائینگے صعق سے ہے۔ جسکے معنے بیہوش ہو جانے کے ہیں۔ بِأَعْيُنِنَا۔ یعنی آپ ہماری حفاظت میں ہیں

بقایا ص ۱۲۵۹ پر

www.KitaboSunnat.com



٣- وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ — ٣- اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا ○

٤- إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ — ٤- یہ تو وحی ہے جو اس پر نازل ہوتی ہے ○

٥- عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ○ — ٥- سخت قوتوں والے نے اسے سکھایا ہے ○

٦- ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ○ — ٦- جو زبردست ہے۔ پھر سیدھا بیٹھا ○

٧- وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ○ — ٧- اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا ○

٨- ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ○ — ٨- پھر وہ نزدیک ہوا۔ پس اتر آیا ○

٩- فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ○ — ٩- پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک ○

١٠- فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ○ — ١٠- پھر اس نے اپنے بندہ کی طرف جو وحی نازل کرنی تھی کی ○

١١- مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ○ — ١١- جو دیکھا اس میں اُسکے دل نے جھوٹ نہیں کہا ○

١٢- أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ○ — ١٢- اب کیا تم اس سے اس چیز میں جھگڑتے جو اس نے دیکھی! ○

١٣- وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ○ — ١٣- حالانکہ اُس نے اُسے اُترتے ہوئے ایک دفعہ اور بھی دیکھا ہے ○

١٤- عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ○ — ١٤- پہلی حد کی بیری کے پاس ○

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمانِ ہدایت کے کوکبِ تاباں ہیں۔ جو دور سے چمکتے ہیں۔ ان میں گمراہی اور فکر و استدلال کی لغزش کو قطعاً دخل نہیں۔ ان کی سب باتیں وحی و الہام کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ یہ اپنی طرف سے اپنی خواہش کے مطابق نہیں کہتے۔ ان کے خیالات اور انکی خواہشاتِ نفس کے تابع ہیں۔ منشاء الٰہی کے۔ ان کے معلم جبریل ذی قوت ہیں۔ جن کی القائی استعدادیت زبردست ہے۔ آپ نے ان کو اپنی پوری شکل میں دیکھا ہے۔ جب کہ یہ آسمان کے بلند ترین کنارے پر متمکن تھے۔ پھر جب قریب ہوئے۔ کچھ جھکے! ور قریب اور دو کمانوں کے برابر کم فاصلہ دونوں میں رہ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکی وساطت سے اپنے بندے کو مخاطب کیا۔ اور رشد و ہدایت کے منصب پر فائز کیا۔ اس قسم میں دل نے جو کچھ دیکھا۔ اس میں جھوٹ اور فریب قطعاً نہیں تھا۔ یہ ایک حقیقت تھی۔ اور واقعہ تھا۔ تم کو اگر تعجب ہے۔ تو سنو کہ انہوں نے جبریل کو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک جس کے قریب ہی جنت ہے۔ جبکہ اس پر انوار و تجلیات چھا رہی تھیں۔ اس وقت بھی نگاہوں نے امرِ واقعہ کا جائزہ لینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اللہ کی بڑی بڑی نشانیوں کو آپ نے دیکھا اور اس کی بے انتہا قدرتوں کا اندازہ کیا۔

صاحبکم کا لفظ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ جس پیغمبر نے تمہارے سامنے چالیس برس کی ایک عمر بسر کی ہے۔ اور کبھی اس کا دامن جھوٹ سے آلودہ نہیں ہوا۔ کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ایک دم وہ اس درجہ افتراء پرداز ہو گیا ہے۔ کہ جھوٹے واقعات کو اللہ کی جانب منسوب کرنے لگے۔

(باقی صفحہ ١٢٦٠ پر)

## حلِ لغات

اَلْهَوَىٰ۔ خواہش نفس۔

شَدِيدُ الْقُوَىٰ۔ نہایت طاقت ور۔ جبریل کا لقب ہے۔

مِرَّةٍ۔ یعنی فطری طاقت ور ہے۔ قَابَ۔ اندازہ۔

قَوْسَيْنِ۔ دو کمانیں۔ عربوں میں قاعدہ تھا۔ کہ جب دو قبیلے آپس میں معاہدہ کرتے۔ تو وہ اپنی کمانوں کو ایک دوسرے کی طرف بڑھاتے اور قریب کرتے۔ یہاں تک کہ دونوں سے باہم مل جائیں۔ اور وہ اس کو متابعت کے تعلقات سے تعبیر کرتے۔ مقصد یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام بشریت کے قریب ہوئے اور کچھ حضور بشریت ملکوتیت کی طرف بڑھے اور ان دونوں

٭ یعنی اتنا فاصلہ رہ گیا جتنا عام طور پر دو گفتگو کرنے والوں میں رہ جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵- عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ○

۱۶- اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ○

۱۷- مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○

۱۸- لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○

۱۹- اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ○

۲۰- وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ○

۲۱- اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ○

۲۲- تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ○

۲۳- اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ
سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ
مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ

۱۵- کہ اس کے پاس رہنے کی بہشت ہے ○

۱۶- جب چھا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ کہ چھا رہا تھا ○

۱۷- نگاہ نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی ○ ف

۱۸- بیشک اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ○

۱۹- بھلا تم دیکھو تو۔ لات اور عزیٰ ○

۲۰- اور منات تیسری پچھلی (یہ کیا چیزیں ہیں؟) ○

۲۱- کیا تمہارے لئے لڑکے اور اللہ کے لئے لڑکیاں؟ ○

۲۲- یہ تو بہت بھونڈی تقسیم ہے ○

۲۳- یہ بت کچھ نہیں مگر صرف چند نام جو تم نے اور تمہارے
باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے
میں کوئی سند نہیں اتاری۔ یہ لوگ صرف ڈھکوسلوں اور
نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے رب

## بت پرستی پر کوئی دلیل نہیں

ف ان آیتوں میں بت پرستی کی مذمت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بت جن کو تم نے اللہ کا نام دے رکھا ہے حقیقتاً ان میں الوہیت کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔ یہ محض پتھر ہیں۔ بالکل بے جان اور بے حس۔ ان کی پوجا اور پرستش کے لئے کوئی دلیل ہی نہیں۔ محض بربنائے ظن و تخمین تم لوگ ان سے عقیدت رکھتے ہو۔ اور ان کو خیر و شر کا مالک سمجھتے ہو ورنہ عقل و وجدان کے پاس ان کے جواز کے لئے کوئی برہان نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے۔ کہ یہ پتھر باوجود اپنی ساخت کے، اور باوجود کے اپنے اندر تاثیر رکھتے ہیں۔ کہ ان کو خدا قرار دیا جائے۔ اللہ کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

### حل لغات

ضیزیٰ۔ ناقص تقسیم۔
سلطن۔ حجت۔ قدرت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۵۹:-

کو کما ینبغی۔ ہیں۔ مراد قربیات ہیں۔ یعنی جہاں تک لوگوں کی روحانی اور اخلاق اصلاح کا تعلق ہے۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ مستفاد ہوتا ہے، جناب باری سے۔

سدرۃ المنتہٰی ایک مقام ہے۔ جہاں سالک پہنچ کر رک جاتا ہے۔ اور جبرئیل بھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ جہاں صرف حیرت ہے۔ اور عقل و خرد کا تیز رفتار پرندہ انوار و تجلیات کے ہجوم سے گھبرا جاتا ہے اور اسی وسعت علم و قدرت میں گم ہو کر رہ جاتا ہے یہ وہ مقام ہے جہاں کائنات کی سرحدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور غیب و اسرار الہیہ کا آغاز ہوتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف مازاغ البصر وما طغیٰ سے مقصود یہ ہے۔ کہ پیغمبر کے مشاہدات روحانی میں کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ روح اور نفس کو کوئی دھوکا یا فریب نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ جو دیکھتے ہیں۔ وہ سراپا حقیقت اور امر واقعہ ہی ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۝

۲۴- أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ۝

۲۵- فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۝

۲۶- وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۝

۲۷- إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ۝

۲۸- وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝

۲۹- فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا

کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ۝

۲۴- کیا انسان جس بات کی تمنا کرے پا سکتا ہے؟ ۝ ف

۲۵- سو پچھلا (جہان) اور پہلا جہان اللہ کے ہاتھ میں ہے ۝

۲۶- اور آسمانوں میں بہت فرشتے ہیں کہ ان کی شفاعت کچھ کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کیلئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے ۝ ف

۲۷- جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے عورتوں کے سے نام رکھتے ہیں ۝ ف

۲۸- اور ان کو اس کا علم نہیں صرف گمان پر چلتے ہیں۔ اور ٹھیک بات میں گمان کچھ کام نہیں آتا ۝

۲۹- سو جو ہمارے ذکر سے منہ موڑے اور سوائے دنیا

ف یہ واضح طور پر بتایا جا چکا ہے۔ کہ اس کے تخیل کے لئے کن کن مقتضیات کا ہونا ضروری ہے۔ کیا ان لوگوں کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ جو کچھ چاہیں گے وہی ہوگا۔ اور دین کو ان کی خواہشات نفس کے تابع کر دیا جائے گا۔ سو ایسا نہیں ہو سکتا۔ دنیا اور آخرت کے تمام اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ ان کو دنیا میں بھی اس ذلیل عقیدہ پر مواخذہ کریگا۔ اور عاقبت میں بتلائے گا۔ کہ تم لوگ راہ راست پر گامزن نہیں تھے۔

## فرشتے بھی جرأت لب کشائی نہیں رکھتے

ف فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو جھوٹے ان اصنام سے بڑی توقع ہے۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ان لوگوں کی سفارش کریں گے۔ حالانکہ وہاں بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ فرشتے باوجود انتہائے تقرب اور پاکیزگی کے اس کے جلال و جبروت کے سامنے لب کشائی کی جرأت نہیں رکھتے۔ انکو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ بلا اس کی اجازت کے کسی شخص کے متعلق سفارش کے کلمات کا اظہار کر سکیں۔ پھر اس صورت حال میں یہ کیونکر ممکن ہے؟ کہ ان کا یہ عقیدہ درست اور صحیح ثابت ہو۔

## فرشتے مذکر ہیں کہ مؤنث

ف خدا جانے یہ کیا جہالت تھی۔ کہ عرب والے فرشتوں کو مؤنث سمجھتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ یہ خدا کی بیٹیاں ہیں۔ حالانکہ فرشتے اپنی ذات کے اعتبار سے ایسی لطیف اور نورانی صفات کے مالک ہیں۔ کہ ان کے متعلق تذکیر و تانیث کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔ ان میں سرے سے ہی یہ جنسی جذبات نہیں ہوتے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ کائنات کے امور انکے سپرد کرے جن کو وہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا بہترین ثبوت بہم پہنچائیں۔ ان کے متعلق یہ سمجھنا کہ یہ خدا سے نسبی قرابت رکھتے ہیں محض ان کی خرافات ہیں جس میں حقانیت کا کوئی شائبہ نہیں۔ فرمایا۔ کہ آپ ان کے ان خرافات سے اعراض فرمائیں۔ یہ نتیجہ ہیں محض دنیا میں انہماک اور جہالت کا۔ اگر یہ لوگ اللہ سے محبت رکھتے اور عاقبت کے مسئلہ کو اہمیت دیتے۔ تو پھر ان میں شرک کے خرافات کے حامل نہ ہوتے۔

حل لغات:۔ مَلَكٍ۔ فرشتہ۔
اَلظَّنَّ۔ غیر یقینی بات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

٣٠- ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ
اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ الربع
٣١- وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝
٣٢- اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ
اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ
اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ ع

کی زندگی کے اور کچھ نہ چاہے اُس سے تو مُنہ پھیر لے ○
٣٠- اُن کی سمجھ کی انتہا یہیں تک ہے۔ تیرا رب ہی سے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے اور اُسے بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہے ○
٣١- اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے تاکہ بدکاروں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کرداروں کو اچھا بدلہ دے ○
٣٢- جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں سوائے نزدیک ہو جانے کے اُن گناہوں سے بیشک تیرے رب کی بخشش بڑی وسیع ہے۔ وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اُس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے تھے۔ سو تم اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھہراؤ۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے ○

## خدا کا مطالبہ

ف اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں سے سو فیصد ہی نیک ہونے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ اور یہ نہیں چاہتا۔ کہ اُن سے کسی لغزش اور کوتاہی کا صدور نہ ہو۔ کیونکہ اس نے انسان کو بنایا ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اس ظلوم وجہول انسان کی طبیعت کس قسم کی ہے۔ وہ صرف یہ توقع رکھتا ہے۔ کہ جہاں تک سنگین گناہوں اور کھلی کھلی برائیوں کا تعلق ہے۔ انسان ان سے بچے اور ان سے موافقت نہ کرے۔ زندگی کا نقطہ صحیح ہو۔ دماغ درست ہو اور عقیدہ ایسا نہ ہو جو اس کو گمراہ کر دے۔ تو پھر اللہ اتنا واسع مغفرت ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی لغزشوں پر مواخذہ نہیں کریگا۔ وہ تو یہ بھی کر سکتا ہے۔ کہ کبائر سے بھی چشم پوشی کر لے۔ اور بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کر دے۔ مگر ایسا کرنا خود انسان کے لئے مضر ہے۔ اس کے معنے صاف طور پر یہ ہیں۔ کہ دنیا میں بے خوف و خطر اللہ کے احکام کی مخالفت ہو۔ اور بلا وجہ تامل کے محاسن کو نظر انداز کیا جائے۔ اس طرح سے انسانی روح کے ناپاک اور تاریک ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا۔ کہ یاد رکھو۔ ان لغزشوں کو چھوڑ کر جو تقاضائے بشریت تم سے صادر ہوتی ہیں۔ باقی احکام شریعت کی مخالفت میں پوری پوری سزا دی جائے گی۔

اس کے بعد یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور وہ ان تمام منزلوں سے آگاہ ہے۔ جن میں سے گزر کر تم نے یہ شکل و صورت اختیار کی ہے اس لئے اس کے سامنے مشیخیت اور تقدس کا اظہار نہ کرو۔ اس کی نگاہوں سے متقی اور پرہیزگار اوجھل نہیں ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ تم میں سے کن لوگوں نے روگردانی کی۔ اور اللہ کے عذاب کے مستحق ہوئے۔

## حل لغات

اِلَّا اللَّمَمَ۔ صغائر۔ بچے کچے گناہ۔
اَجِنَّةٌ۔ جنین کی جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۳- اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۙ
۳۳- بھلا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے منہ پھیر لیا؟ ○

۳۴- وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ○
۳۴- اور تھوڑا سا دیا اور پھر سخت دل ہو گیا ○

۳۵- اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ○
۳۵- کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے سو وہ دیکھتا ہے ف؟ ○

۳۶- اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۙ
۳۶- کیا اُسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں لکھی ہے

۳۷- وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ۙ
۳۷- اور ابراہیم کی بھی جس نے اپنا قول پورا اتارا ○

۳۸- اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ
۳۸- یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا ○

۳۹- وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ
۳۹- اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہے جو اس نے کوشش کی ○

۴۰- وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۖ
۴۰- اور یہ کہ اس کی کوشش اُسے دکھائی جائے گی ○

۴۱- ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ
۴۱- پھر اُسے پورا بدلہ ملے گا ○

۴۲- وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۙ
۴۲- اور یہ کہ تیرے رب کی طرف پہنچنا ہے ○

۴۳- وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۙ
۴۳- اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے ○

۴۴- وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۙ
۴۴- اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے ○

---

ف الَّذِیْ تَوَلّٰی سے کوئی خاص شخص مراد نہیں ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے۔ کہ ان تمام لوگوں نے اللہ کے پیغام کو ٹھکرا دیا ہے۔ اور تسلیم و رضا سے روگردانی کی ہے۔ پہلے جب حضورؐ تشریف نہیں لائے تھے۔ اس وقت تو رفاہ عام کے کاموں میں یہ کچھ حصہ لیتے تھے۔ اور جود و سخا سے کام لیتے تھے۔ مگر اب ضد اور تعصب میں آکر انہوں نے وہ بھی بند کر دیا ہے۔ کیا ان لوگوں کے پاس اس طرز عمل کے جواز کے لئے کوئی سند غیب سے نازل ہوئی ہے۔ یا یہ محض بغض و عناد کا اظہار ہے۔

ف اسلام پہلا مذہب ہے۔ جس نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور یہ ناممکن ہے۔ کہ گناہوں کے بوجھ کو کوئی دوسرا اپنی پیٹھ پر لاد لے۔ اور خود تکلیف برداشت کر کے دوسروں کے لئے کفارہ ہو جائے۔ خدا کے قانون کے سامنے سب یکساں جوابدہ ہیں۔ وہاں یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ آپ اپنی طرف سے کیا پونجی لے گئے ہیں۔ آپ کے اعمال کیا ہیں۔ اور آپ نے دین کی راہ میں کس قدر مصائب کو برداشت کیا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ کمال نہیں ہے۔ کہ مسیح کو صلیب پر ٹانگ دیا جائے اور خود مزے کئے جائیں۔ بلکہ اگر یہ انداز فکر ہے۔ تو پھر خود بھی سولیوں پر چڑھنا ہوگا۔ اور دار و رسن کو بوسہ دینا ہوگا۔ جب جا کر کہیں نجات کی توقع ہو سکتی ہے۔

## حل لغات

اَکْدٰی۔ روک دیا۔ بند کر دیا۔

اَضْحَكَ۔ ہنساتا ہے۔ یہ معرض مدح میں ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہنسنا اللہ کی ایک نعمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۵ - وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ
۴۶ - مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۪
۴۷ - وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ
۴۸ - وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۙ
۴۹ - وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ
۵۰ - وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ۙ
۵۱ - وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ۙ
۵۲ - وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ؕ
۵۳ - وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۙ
۵۴ - فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۚ
۵۵ - فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ○

۴۵۔ اور اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ○
۴۶۔ نطفہ سے جب ٹپکایا گیا ○
۴۷۔ اور یہ کہ دوسری پیدائش اس کے ذمہ ہے ○
۴۸۔ اور یہ کہ اسی نے غنی کیا اور پونجی دی ○
۴۹۔ اور یہ کہ وہی شعرائے ستارہ کا رب ہے ○
۵۰۔ اور یہ کہ اسی نے پہلے عاد کو ہلاک کیا ○
۵۱۔ اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا ○
۵۲۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو کہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے ○
۵۳۔ اور الٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا ○
۵۴۔ پھر اس پر چھا گیا جو چھا گیا ○
۵۵۔ پھر تو اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس نعمت میں شبہ کرے گا ○

ف اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات یہ ہے۔ کہ وہ پہلے تو اتمام حجت کے لئے انبیاء بھیجتا ہے۔ خوارق اور معجزات دکھاتا ہے۔ تنبیہیں نازل کرتا ہے۔ اور پھر جب سرکش اور نادان انسان ان سب چیزوں سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دیتا ہے۔ تو اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اور غیرت میں تحریک ہوتی ہے۔ اس وقت وہ ان لوگوں کو زندگی کے تمام حقوق سے محروم کر دیتا ہے۔ چنانچہ تمام قوم عاد نے جب اللہ کے پیغام کو ٹھکرا دیا۔ تو ہوا کے جھکڑ اُڑا دیئے گئے۔ قوم ثمود میں سے کوئی نفس باقی نہ رہا۔ نوح کی قوم پہ چاہ آب ڈھا دی گئی۔ سدومیوں کی بستیاں الٹ دی گئیں۔ اور اسی طرح بتا دیا گیا۔ کہ اللہ کی گرفت بہت سخت ہے۔

## حل لغت

اَقْنٰی۔ یعنی پونجی باقی رکھتا ہے۔ سرمایہ برقرار رکھتا ہے۔
اَلشِّعْرٰی۔ ایک ستارہ کا نام ہے۔ جس کی پرستش ہوتی تھی۔
اَلْمُؤْتَفِكَةَ۔ وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۶- هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝
۵۷- أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝
۵۸- لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝
۵۹- أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝
۶۰- وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝
۶۱- وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝
۶۲- فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝ السجدة

۵۶- یہ تو پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے ۝
۵۷- قریب آنیوالی قریب آگئی ہے (یعنی قیامت) ۝
۵۸- سوائے اللہ کے اس کا ظاہر کرنے والا کوئی نہیں ہے ۝
۵۹- کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟ ۝
۶۰- اور ہنستے ہو اور روتے نہیں! ۝
۶۱- اور تم کھلاڑیاں کر رہے ہو ۝
۶۲- پس اللہ کو سجدہ کرو اور پوجو ۝

## آیاتہا (۵۵) (۵۴) سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷) رکوعاتہا (۳)

## سورۃ قمر (۵۴)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝
۲- وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

۱- وہ گھڑی (قیامت) نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا ۝
۲- اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھیں تو منہ پھیر لیں اور کہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے ۝

دل لگاؤ۔ قیامت بہت قریب ہے۔ کوئی غیر اللہ قوت اس کو اپنے وقت سے نہیں ہٹا سکتی۔ تمہیں چاہیئے کہ اس کے لئے تیاری کرو۔ اور بجائے اظہار تعجب اور مذاق کے اللہ کے سامنے پیش ہونے کی صلاحیت پیدا کرو۔ دل کے غبار کو آنسوؤں سے دھو ڈالو۔ غفلت و کبر سے باز آؤ۔ اور اسکے آستانۂ جلال و عظمت پر جھکو۔ عبادت کرو۔ اور مالک کے ساتھ تعلقات نیاز مندی کو استوار کرو۔

## سورۃ القمر

اس سورت کا آغاز ایک عظیم الشان خرق عادت کے طور پر ہوا ہے۔ بات یہ تھی۔ کہ کفار مکہ ایک طرف تو قیامت کے تخیل کا مضحکہ اڑاتے تھے اور دوسری طرف کسی معجزہ اور کسی معجزہ کے طالب تھے۔ جو ان کی نظروں میں خیرگی پیدا کرے۔ اور ان کے حواس معطل کر کے رکھ دے۔ جس کو وہ دیکھیں اور ان کی کوئی عقلی توجیہ پیش نہ کر سکیں۔ چنانچہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ کہ ایک بھرے مجمع میں حضور سے مطالبہ ہوا۔ کہ یہ چاند جو نظر آتا ہے اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں۔ حضور نے انگلی سے اشارہ کیا۔ تو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ لوگوں میں ہلچل مچ گئی۔ کچھ حیرت تھی کچھ ندامت کی خفت۔ اس لئے اس عظیم الشان معجزہ کو دیکھ کر بھی وہ یہی کہہ سکے۔ کہ یہ جادو ہے نظر بندی ہے۔ اور سحر ہے۔ مقصد یہ تھا۔ کہ ایک طرف تو وہ اس حقیقت کو دیکھیں اور اپنے مشاہدہ سے سامنے فلسفہ یونان کو جھٹلا دیں۔ اور دوسری طرف قیامت کے امکانات ان پر زیادہ روشن ہو جائیں۔ انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ جس طرح یہ کرۂ نورانی آن کی آن میں دو ٹکڑوں میں منقسم ہو گیا اور پھر جڑ گیا۔ اسی طرح قیامت آئے گی۔ اور یہ بزم عالم بکھر جانے کے بعد پھر سے مرتب ہو جائیگی۔ یہی وجہ ہے۔ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ سے پہلے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ کو بیان فرمایا۔ اور اس معجزہ کو قیامت کی نشانی قرار دیا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اس باریک نکتہ کو نہ سمجھا۔ اور یہ کہا۔ کہ قرب قیامت کا ذکر کرنے سے مقصد یہ ہے۔ کہ یہ واقعہ قیامت کو ہوگا۔ اس وقت چاند پھٹے گا۔ اور منشاء یہ ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس واقعہ کو قرآن نے آیت اور بہت بڑی نشانی قرار دیا ہے اور وہ لوگ جو اس کو نہیں مانتے ان سے متعلق کہا ہے۔ کہ یہ لوگ خواہش کی پیروی میں مبتلا ہیں۔ اگر اس کا تعلق قیامت سے ہوتا۔ تو پھر نہ اسکو نشانی قرار دینے کی ضرورت تھی۔ نہ سحر و جادو کہنے کی اور نہ تکذیب کا کوئی موقع تھا۔ اور نہ خواہشات کی پیروی کا۔ کیونکہ جب چاند کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور عبادیں الٹ دیا جائیگی۔ اس وقت کون زندہ رہے گا اور خود مخالفت کرنے کا وقت ہی کہاں

رہے گا۔ (باقی صفحہ ۱۲۶۹ پر)۔ حل لغات۔ سامدون۔ متکبر ہے جس کے معنے لہو و لعب میں مشغول ہونے اور تکبر سے سر اونچا رکھنے کے ہیں

www.KitaboSunnat.com



۳- وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ ○

۳- اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں پر چلے اور ہر کام ایک وقت پر ٹھہرا ہوا ہے ○

۴- وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ○

۴- اور اُنکے پاس خبروں میں سے مقدور پہنچ چکا ہے جس میں کافی تنبیہ ہے ○

۵- حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ○

۵- اور یہ قرآن پوری عقل کی بات ہے۔ پر افسوس کہ ڈر سنانے والوں کا ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا ○

۶- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ○

۶- سو تو اُنسے منہ پھیر لے جسدن بلانیوالا ان کو بھی ایک ناگوار شے کی طرف بلائیگا ○

۷- خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ○

۷- نیچی نظریں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے۔ گویا وہ پراگندہ ٹڈیاں ہیں ○

۸- مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○

۸- بلانے کی طرف دوڑیں گے۔ کافر کہیں گے۔ یہ مشکل دن آیا ○

۹- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ○

۹- اُنسے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا۔ پھر ہمارے بندہ کو جھوٹا کہا ــ اور دیوانہ بنایا۔ اور اُسے دھمکی دی گئی ○

۱۰- فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ○

۱۰- سو اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں عاجز ہوں تو ہی اُنسے بدلے

پچھلے منظر سے آگے۔ وہ تو ایک گھڑی میں سارا کھیل ہی ختم ہو جائیگا۔ ان حالات میں آنکھیں کھلیں گی۔ اور سرکش اور متمرد انسان دیکھے گا۔ کہ جس چیز کو میں جھٹلاتا تھا۔ وہ میرے سامنے آج موجود ہے۔ آیات کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی اہم واقعہ ہے۔ جو گزر چکا ہے۔ جو اس قابل تھا۔ کہ یہ لوگ اس سے عبرت حاصل کرتے۔ مگر انہوں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے نہیں مانا۔ یہ اور واضح تر احادیث میں بھی اس کی تفصیلات موجود ہیں۔ رہے وہ اعتراضات جو عقل وحکمت کے نام سے پیش کئے جاتے ہیں۔ تو ان کو صرف ایک جملہ میں یہ جواب ہے۔ کہ اگر خدا پر ایمان ہے۔ تو پھر کوئی چیز بھی ناممکن نہیں ○

## ناگوار دعوت

ف غرض یہ ہے۔ کہ ان بدبختان ازلی کے پاس سابقہ اقوام و ملل کے حالات پہنچ چکے ہیں۔ مگر انہیں معلوم ہے۔ کہ کیونکر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ اور کیونکر وہ بڑے بڑے باغیوں کو اپنے غضب جلال و جبروت پر جھکا لیتا ہے۔ مگر یہ لوگ باوجود ان تفصیلات بیان کرنے کے باز نہیں آتے ہیں۔ اور قصص وغیرہ سے ان میں کچھ بھی پیدا نہیں ہوتی ہے۔ تو آپ جانے دیجئے۔ اور ان سے تعرض نہ کیجئے۔ ایک وقت آنے والا ہے۔ جب پکارنے والا ان کو ایک غیر مانوس اور ناگوار چیز کی طرف پکاریگا۔ اس وقت آنکھیں کھلیں گی۔ وہ مارے شرم کے جھک جائینگی۔ اور اوپر کو نہیں اٹھیں گی۔ اور سارا کبر وغرور خاک میں مل جائیگا۔ وہ قبروں سے ٹڈی دل کی طرح نکلیں گے۔ اور اس بلانے والے کی جانب دوڑیں گے۔ اس وقت ان منکرین کو اس دن کی سختی کا احساس ہوگا۔ اس دن یہ کہیں گے۔ کہ آج کی کلفتیں اور شدائد ناقابل برداشت ہیں۔ مگر اس احساس سے کیا فائدہ؟ جب کہ دنیا میں عمر عزیز کے بہترین لمحات کو انہوں نے نافرمانی اور سرکشی میں صرف کیا۔ جب کہ رشد کی دعوت کو انہوں نے اپنے اعمال بد کی وجہ سے سخت نقصان پہنچایا۔ جبکہ اللہ سے دوری اور بعد کو انہوں نے پسند کیا۔ محض خواہشات نفس کی پیروی کی۔ اور عقل ودانش کی باتوں کو ٹھکرا دیا۔ ضرورت تو اس بات کی تھی۔ کہ یہ لوگ اپنے معصوم بچپن کو دانش کی خدمت میں صرف کرتے۔ اور جوانی میں دوڑدھوپ اور حوصلوں کے ساتھ دین کی اشاعت پر کمربستہ ہو جاتے۔ اور پھر بڑھاپے میں اپنے تجربات کی روشنی نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہوتے۔ مگر انہوں نے بچپن کو کھیل کود میں گنوا دیا۔ جوانی میں ہر قسم کے فسق وفجور کا ارتکاب کیا۔ (باقی صفحہ پر)

حلِّ لغات: منتشر = پراگندہ۔ وہ لوگ جو زندگی کے ایک ایک لمحہ کو اپنے عیش کی سمجھتے تھے۔ ...

مزدجر سے مشتق ہے۔ نُکُر = ناگوار، اوپری، کو اجنبی۔ مہطعین = دوڑتے ہوئے اور لپکتے ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱- فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ○

۱۲- وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○

۱۳- وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ○

۱۴- تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ○

۱۵- وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

۱۶- فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ○

۱۷- وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

۱۸- كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ○

۱۹- اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ○

۱۱- پھر ہم نے موسلا دھار پانی کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے ف۱ ○

۱۲- اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے۔ پھر پانی ایک کام پر جو مقدر ہو چکا تھا مل گیا ○

۱۳- اور ہم نے نوح کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر سوار کیا ○

۱۴- وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ اس شخص کا انتقام لیا گیا تھا جس کا انکار کیا گیا تھا ○

۱۵- اور ہم نے اس عقوبت کو ایک نشان بنا چھوڑا پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے ○

۱۶- پس میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○

۱۷- اور ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ پس کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے ف۲ ○

۱۸- عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○

۱۹- ہم نے ان پر ایک منحوس دن جس کی نحوست کسی طرح ٹلی سنانے کی آندھی بھیجی ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۶۶:- اور بڑھاپے میں ان گناہوں کی یاد تازہ کرتے رہے۔ اور زیادہ ہٹ دھرمی کے ساتھ حق و صداقت کی مخالفت کی۔ ان حالات میں زندگی کی اس منزل میں ان کے لئے تسکین اور تسلی کا کیا سامان مہیا ہو سکتا ہے۔

ف۱ حضرت نوح کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ کہ ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا۔ انہوں نے جب اللہ کے پیغام کو قوم کے سامنے پیش کیا۔ تو قوم نے کیا کیا۔ اور اللہ کے اس پاکباز بندے کے حق میں کس طرح کے خیالات کا اظہار کیا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف اور پھر آخر کس طرح اللہ نے آسمان کے دروازوں کو کھول دیا۔ پانی برسا۔ زمین سے چشمے پھوٹے۔ اور دیکھتے دیکھتے سطح سمندر سے بدل گئی۔ نوح ایک مختصر جماعت کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ اور قوم جاہ و آب کا لقمہ بن کر سو گئی۔ یہ کتنا بڑا عبرت ناک واقعہ ہے۔ مگر ظالم انسان نہ سمجھا۔ اور پھر سرکش ہو گیا۔

## قرآن آسان ہے

ف۲ قرآن کے آسان ہونے میں شبہ نہیں ہے۔ یہ ایک ایسے پیغام عمل کا حامل ہے۔ جس میں کوئی دشواری اور الجھن نہیں۔ مگر صلاحیت شرط ہے۔ یہ زندگی کا ایسا پروگرام ہے۔ جو بالکل فطرت انسانی کے موافق ہے۔ اس لئے قطعاً مشکل نہیں۔ اس میں تعذیب نفس کے اصول بیان کئے گئے۔ بلکہ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسانی روح میں کیونکر بہجت و مسرت کو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ اس کو سمجھنے کے لئے محنت درکار ہے۔ پڑھنے لکھنے کی حاجت ہے۔ اور بغیر علوم اور شروط لازمہ کے ہر شخص کو استحقاق حاصل نہیں۔ کہ وہ جس طرح چاہے اس کی آیتوں کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھال لے۔ باوجود آسان اور سہل ہونے کے اس کو سمجھنے کے لئے چند فنون سے کافی واقفیت ضروری ہے۔ جو اس ضمن میں ممد و معاون ہوں گے۔

## حل لغات

عُیُوْنًا۔ جمع عین۔ بہنے چشمے۔

بِاَعْیُنِنَا۔ یہ انداز تعبیر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہماری ہدایات کے مطابق یا ہماری نگرانی میں۔ نَحْسٍ۔ نامبارک۔ بدبخت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰- تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ○

وہ آدمیوں کو اس طرح اکھاڑتی تھی۔ کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی
۲۰- کھجوروں کے تنے ہیں ○

۲۱- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○

۲۱- تو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟ ○

۲۲- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

۲۲- اور ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے سو کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے ○

۲۳- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ○

۲۳- ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا ○

۲۴- فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○

۲۴- پھر کہا کیا ہم ایک آدمی کے جو ہمیں سے ہے تابع ہو جائیں! اس صورت میں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں ہوئے ○

۲۵- ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ○

۲۵- کیا ہمارے درمیان میں صرف اسی پر ذکر اترا ہے؟ کوئی نہیں بلکہ وہ جھوٹا بڑائی مارنے والا ہے ○

۲۶- سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ○

۲۶- ان کو عنقریب (مرے پر) معلوم ہو جائیگا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا ○

۲۷- اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ○

۲۷- ہم اُن کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجتے ہیں۔ پس تو انہیں دیکھتا رہ اور صبر کر ○

## نبوت کا تصور

ف۱ حضرت صالح کی قوم ثمود کے واقعات بیان فرماتے ہیں۔ کہ جب اللہ کے برگزیدہ نبی ان میں آئے اور انہوں نے اللہ کی توحید کو بیان کیا۔ اور تزکیۂ نفس کے طریقوں سے آگاہ کیا۔ تو ان لوگوں کی رگ کبر و غرور پھڑک اٹھی۔ انہوں نے کہا۔ کیا ہم اپنے میں سے ایک آدمی کو پیغمبر مان لیں۔ اور یہ تسلیم کر لیں۔ کہ ایک شخص جو اصل ہماری طرح کھاتا پیتا اور اٹھتا بیٹھتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ گویا ان کے نزدیک نبوت کا تصور یہ تھا۔ کہ وہ فوق البشر خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور جو کچھ ہو۔ کم از کم انسان نہ ہو۔ ان کو اصل میں دکھ اس بات سے ہوتا تھا۔ کہ آخر اللہ تعالیٰ کی نگاہ انتخاب حضرت صالح ہی پر کیوں پڑی۔ جبکہ قوم میں اور بھی معززین موجود تھے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے۔ کہ ان کے نزدیک حضرت صالح سرے سے شرافت و عظمت کے ان معیاروں پر پورے نہیں اترتے تھے۔ جن کو وہ عزت و وجاہت کے لئے ضروری قرار دیتے تھے۔ وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ چونکہ ہمارے پاس مال و دولت کے خزانے ہیں۔ اور صالح اس سے محروم ہے۔ بلکہ وہ ذی قدر کی قوم تو سائنس میں جاہل ہیں۔ اور صالح کو میسر نہیں۔ ہم اپنی قوم میں رسوم کے پابند ہیں۔ اور یہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس صورت حالات میں یہ بات ان کے لئے ناقابل فہم تھی۔ کہ ان کو نبوت کے عہدۂ جلیلہ کیلئے کیوں منتخب کر لیا گیا۔ وہ نہیں جانتے تھے۔ کہ نبوت اللہ کی دین ہے۔ اس کی بخشش و موہبت ہے۔ وہ جس کو چاہے۔ اس خدمت کے لئے چن لے اور جس سے خوش ہو۔ اس کو نواز دے۔ وہ نبوت کے لئے خدمات اور مال و دولت کی فراوانی کو نہیں دیکھتا۔ وہ تو یہ دیکھتا ہے۔ کہ کون زیادہ کامیابی کے ساتھ اس بارگراں کو اپنے کندھوں پر اٹھا سکتا ہے۔ اور کس کے دماغ میں حق و صداقت کی گنجائش ہے۔ اور کون دل اس امانت عزیز کو حفاظت اور دیانت کے ساتھ سنبھال سکے گا۔ اس کا معیار یہ نہیں ہے۔ کہ قوم میں کون وجیہ اور معزز ہے۔ بلکہ اس کی نظر استعداد اور صلاحیت پر ہوتی ہے۔ بہرکیف ان لوگوں نے حضرت صالح کی تکذیب کی۔ کہا صاف کہ یہ جھوٹا اور ہرگز نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا۔ فرمایا۔ یہ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کون جھوٹ بولتا اور اتراتا ہے۔ ہم آزمائش کیلئے ایک اونٹنی صالح کو مرحمت فرماتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۳۶۹ پر)

**حل لغات**— اَعْجَازٌ جمع عَجُزٌ بمعنی تنا۔ وہیں ہر چیز۔ مُنْقَعِرٍ۔ قَعْرٌ سے ہے۔ یعنی وہ تنے جس کی جڑیں زمین سے اکھڑی ہوں۔ سُعُرٌ۔ عذاب یعنی دیوانگی۔ اَلْاَشِرُ۔ شریر اترانے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۸- وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ○

۲۸- اور انہیں خبر دے کہ پانی ان میں بٹا ہوا ہے۔ ہر کوئی باری پر پہنچے گا ○

۲۹- فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ○

۲۹- پھر انہوں نے اپنے رفیق کو پکارا۔ پھر اسنے ہاتھ چلایا اور کونچیں کاٹیں

۳۰- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ○

۳۰- تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○

۳۱- إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ○

۳۱- ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے۔ جیسے کانٹوں کی روندی ہوئی باڑ ○

۳۲- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○

۳۲- اور ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ سو کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟ ○

۳۳- كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ○

۳۳- قوم لوط نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا ○

۳۴- إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ○

۳۴- ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی۔ مگر لوط کے گھر والے کہ ان کو سحر کے وقت نجات دی ○

۳۵- نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

۳۵- یہ نجات ہماری طرف سے مہربانی تھی۔ ہم اس کو جو شکر

(حاشیہ صفحہ ۱۲۶۸) مگر ان لوگوں نے حسکو تکلیف ہی اور بلی سے سیر ہونے دیا۔ تو بہتر ورنہ ان پر عذاب آ نکلے آپ منتظر رہیں۔ چنانچہ انکے ایک شقی نے ازراہ سرکشی اسکو ذبح کر ڈالا۔ تو عذاب نے انکو آ لیا۔ اور انکو انکے غرور و کبر سمیت نابود کر ڈالا۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

## خوبصورت مہمان

ف حضرت لوطؑ نے سدومیوں کو سمجھایا۔ کہ تمہاری یہ بدفعلیاں تمہارے حق میں اچھی نہیں۔ یہ بربادی اور تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔ جب تم فطرت کے خلاف جنگ کرو گے۔ تو لامحالہ فطرت تمہارے لئے سامان ہلاکت پیدا کرے گی۔ اور تم سے سخت ترین انتقام لے گی۔ تم اس فعل شنیع سے باز آ جاؤ۔ اور پاکبازی کی زندگی بسر کرو۔ مگر سدومیوں کے دل مسخ ہو چکے تھے۔ ان پر شیطان پورا قبضہ کر چکا تھا۔ انہوں نے نہ صرف انکار کر دیا۔ بلکہ نہایت نفس کا بدترین مظاہرہ کیا۔

چنانچہ انہوں نے جب سُن پایا۔ کہ حضرت لوطؑ کے پاس نہایت خوبصورت مہمان آئے ہیں۔ تو آتے ہی ان کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ ان کو ہمارے سپرد کر دیا جائے۔ حضرت لوطؑ نے بہتیرا سمجھایا۔ کہ کمبختو۔ یہ میرے مہمان ہیں۔ ان کی توہین کرکے مجھے رُسوا نہ کرو۔ اللہ کے عذاب سے ڈرو۔ اور پاکبازی اختیار کرو۔ لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی۔ اور برابر خواہشات بد کا اظہار کرتے رہے۔

(باقی صفحہ ۱۲۷۰ پر)

## حل لغت

فَعَقَرَ۔ کونچیں کاٹ ڈالنا۔

اَلْمُحْتَظِرِ۔ حظیرۃ سے ہے جس کے معنے باڑ کے ہیں۔ یعنی باڑ لگانے والا۔ حَاصِبًا۔ پتھروں کی بارش۔ وہ سخت ہوا جو خاک اور سنگریزے اُڑا دے۔ اور برف اور اولے برسانے والے ابر کو بھی م

م حاصِب کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَنْ شَكَرَ ۝

۳۶- وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝

۳۷- وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

۳۸- وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝

۳۹- فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

۴۰- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

۴۱- وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝

۴۲- كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

۴۳- اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ

بدل جزا دیتے ہیں ۝

۳۶- اور لوط انہیں ہماری پکڑ سے ڈرا چکا تھا پس جھگڑے ساتھ ڈرانیوالوں کے ۝

۳۷- اور اُسے پھسلا کر اس کے مہمان اُڑا لے جانا چاہے تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں پس چکھو میرے عذاب کا اور میرے ڈرانے کا مزہ ۝

۳۸- اور صبح کو سویرے ہی انکو ٹھہرے ہوئے عذاب نے آ پکڑا ۝

۳۹- تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو ۝

۴۰- اور ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ پھر کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟ ۝

۴۱- اور فرعون کے لوگوں کے پاس ڈرانے والے آئے تھے ۝

۴۲- انہوں نے ہماری ساری نشانیاں جھٹلائیں۔ پھر ہم نے ان کو اس طرح پکڑا جیسے زبردست صاحب قدرت کی پکڑ ہوتی ہے ۝

۴۳- اے قریش کیا تمہارے لئے اگلی کتابوں میں کوئی فارغ خطی

وہ ہجوم کر کے آگئے۔ اور آخر اِن خوبصورت مہمانوں نے جو درحقیقت اللہ کے فرشتے تھے۔ حضرت لوط کو تسلی دی۔ اور سدومیوں کو بصارت سے محروم کر دیا۔ اور اس کے بعد ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس وقت اُن سے کہا گیا۔ کہ یہ میرا عذاب ہے۔ اسی سے تم کو ڈرایا جاتا تھا۔ اب اس کو چار و ناچار گوارا کرو۔

ف۱ تیسیر قرآن کا مژدہ جو ہر واقعہ کے بعد سنایا جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ قرآن یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ سمجھانے کے لئے ہم انداز بیان میں کس درجہ تنوع ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور کیونکر حقائق کو مختلف اسالیب میں ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اصل میں بطور ٹیپ کے بند کے ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ تلاوت قرآن کے وقت مسلمان اس نکتہ کو سامنے رکھے۔ کہ یہ کتاب عزیز اپنے اندر فکر و عمل کی کوئی دشواری نہیں رکھتی۔ اسکو سمجھنا آسان ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونا آسان تر ہے۔

ف۲ فرعون کی قوت و سطوت سے کون آگاہ نہیں ہے۔ اس نے بھی آیات بینات کا انکار کیا۔ اور اللہ کی تعلیمات سے روگردانی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے نہایت سختی کے ساتھ اسکو پکڑا۔ اور وہ لشکر سمیت قلزم میں غرق کر دیا۔

ف۳ فرمایا۔ مکے والو! کیا تم ان لوگوں سے بہتر ہو جن کو اللہ کے غضب نے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ یا تمہارے لئے کوئی معافی نامہ سابقہ کتب میں موجود ہے۔ کہ تمہیں ہمیشہ زندہ اور باقی رکھا جائیگا۔ تمہاری سرکشی اور بغاوت کا آخر سبب کیا ہے؟

## حل لغت

طمسنا ۔ ہم نے مٹا دیا ۔ طمس کے مادہ سے مٹا دینا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِي الزُّبُرِ ○
۴۴۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ○
۴۵۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ○
۴۶۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ○
۴۷۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○
۴۸۔ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ○
۴۹۔ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ○
۵۰۔ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ○
۵۱۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○
۵۲۔ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ○
۵۳۔ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ○

لکھی ہوئی ہے؟ ○
۴۴۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سب اکٹھے ہیں بدلہ لینے والے ○
۴۵۔ عنقریب یہ جتھا شکست کھائیگا اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ○
۴۶۔ بلکہ ان کے وعدہ کا وقت وہ (قیامت کی) گھڑی ہے اور وہ بڑی بلا اور بڑی کڑوی ہے ○
۴۷۔ بیشک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○
۴۸۔ جس دن آگ میں مُنہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ دوزخ کی آگ کے لگنے کا مزہ چکھو ○
۴۹۔ ہم نے ہر شے ایک اندازہ سے پیدا کی ہے ○
۵۰۔ اور ہمارا حکم صرف ایک بات ہے جیسے آنکھ کی جھپک ○
۵۱۔ اور ہم تمہارے ساتھ والوں کو ہلاک کر چکے ہیں سو کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے ○
۵۲۔ اور ہر شے جو انہوں نے کی ہے کتابوں میں لکھی ہے ○
۵۳۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھنے میں آ چکا ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷۰۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ تمہاری جماعت ہر بار مظفر و منصور رہے گی۔ اگر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ تو سمجھ لو۔ کہ شکست و ہزیمت تمہارے لئے مقدرات میں سے ہے۔ عنقریب تم حق و صداقت کے سپاہیوں کے مقابلہ میں آؤ گے۔ اور دُم دبا کر بھاگو گے۔ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ اور اس کا اظہار اس وقت کیا گیا۔ جب کہ مسلمان نہایت کمزور اور بے سرو سامانی کے عالم میں تھے۔ پھر یہ کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ غزوہ بدر میں واقعی یہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے اور اللہ کا بول بالا ہوا۔ (حاشیہ صفحہ ھٰذا)

## قضا و قدر کیا ہے۔!

ف صدیوں سے یہ مسئلہ متکلمین کے نزدیک مابہ النزاع رہا ہے۔ کہ قضا و قدر کا مفہوم کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بندوں کے تمام افعال کو خود پیدا کرتا ہے۔ یا بندے اپنے افعال میں آزاد اور خود مختار ہیں۔ اس باب میں اول شرعی احتساب اور بازپرس کی حدود سمجھ لیجئے۔ اگر یہ فیصلہ ہے۔ کہ سب کچھ پہلے سے مقدر ہو چکا ہے۔ اور حرکت اور جنبشِ فکر پہلے سے متعین اور مقرر ہے۔ تو پھر گناہ اور معصیت کے کچھ ہیں۔ اور اگر ہم بالکل آزاد اور خود مختار ہیں۔ تو اس قضا و قدر کے مسئلہ کی حیثیت کیا ہے۔

جواب یہ ہے۔ کہ قرآن کے نقطۂ نگاہ سے انسان کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کو بوجہ اسکے علیم ہونے کے معلوم ہے۔ اور مقرر و متعین بھی ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ وہ تقرر و تعین جو بمرتبہ علم کے ہے۔ ہمارے اعمال و افعال پر اثر انداز بھی ہوتا ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں۔ چونکہ وہ خدا ہے۔ اور اس نے کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اس لئے وہ اس کی ہر چیز سے پورے طور پر آگاہ ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی میں کن اعمال کا ارتکاب کریگا۔ اور کس طرح کے عقائد رکھے گا۔ یہ علم اس لئے ہے۔ کہ وہ خدا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کا تعلق ہمارے اعمال و افعال سے ہے۔ یعنی علم مؤثر نہیں بلکہ نتیجہ ہے۔ اس کی ذات معارف صفات کا۔ (باقی صفحہ ۱۲۷۲ پر)

**حل لغات**
اَدْھٰی۔ بہت سخت دشوار سے ہے۔
یُسْحَبُوْنَ۔ کشاں کشاں لے جائے جائینگے۔
سَقَر۔ دوزخ کا نام ہے۔ کَلَمْحٍ۔ جیسے آنکھ کا جھپکنا۔
اَشْیَاعَکُمْ۔ ہم مسلک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۴- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝

۵۵- فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ع

۵۴- بیشک متقی باغوں اور نہروں میں ہوں گے ۝

۵۵- صاحب قدرت بادشاہ کے پاس سچی بیٹھک میں بیٹھیں گے ۝

| آیاتہا (۷۸) | (۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) | رکوعاتہا (۳) |
|---|---|---|

## (۵۵) سورہ رحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اَلرَّحْمٰنُ ۝

۲- عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝

۳- خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝

۴- عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

۵- اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝

۶- وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝

۷- وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝

۸- اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝

۱- رحمٰن نے ۝

۲- قرآن سکھلایا ۝

۳- آدمی کو پیدا کیا ۝

۴- اُسے بولنا سکھایا ۝

۵- سورج اور چاند کو ایک حساب ہے ۝

۶- اور بوٹیاں اور درخت سجدہ میں مشغول ہیں ۝

۷- اور آسمان کو بلند کیا اور ترازو بنی رکھی ۝

۸- تاکہ تم ترازو میں زیادتی نہ کرو ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷۱ ہ

مسئلہ کا یہ پہلو ایسا ہے۔ کہ تمام خداپرست اس کو تسلیم کریں گے۔ کیونکہ خدا کے لئے کائنات کے متعلق بالتفصیل معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق براہ راست اس کے تخیل کے ساتھ وابستہ ہے۔ کوئی شخص جو خدا کو مانتا ہے۔ اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں اس آیت میں ایک امر زائد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ معلومات لوح محفوظ میں ثبت فرما رکھی ہیں۔ تاکہ فرشتے جو کائنات میں نظم و نسق پر مامور ہیں۔ اس کے مطالعہ سے بہرہ مند ہوں۔ اور اس میں کوئی عقلی استحالہ موجود نہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ انسان مجبور ہے۔ یا مختار۔ یہ ایک جداگانہ بحث ہے اس کا تعلق اس مسئلہ کے ساتھ نہیں ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

### سُورَۃ الرحمٰن

ف۱ جیسا کہ سورۃ کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فیوض رحمت کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور انسانی ذہن و فکر کو متوجہ کیا ہے۔ کہ وہ اللہ کے بوقلموں انعامات پر غور دکھے۔ اور اس کی شان رحمانیت کو سارے عالم میں جلوہ ریز دیکھے۔ فرمایا۔ کہ اس فیوض میں سب سے بڑا فیض قرآن ہے۔ جس کی روشنی اور برکات سے کائنات عقل و خرد میں توازن قائم ہے۔ اس نے جب انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کو قوت گویائی سے بہرہ مند کیا۔ تو مقصد یہی تھا۔ کہ یہ اللہ کے پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچائے۔ اس عالی فیض سے سارے عالم کو مشرف کرے۔ اور بیان و اظہار کی قوتوں کو اس کی تفصیلات کی اشاعت کیلئے وقف کر دے۔

### حل لغات

بِحُسْبَانٍ۔ یعنی سورج اور چاند کی حرکت کے اندازے مقرر ہیں۔

یَسْجُدٰنِ۔ سجدہ کے معنے ذوق اور انقیاد محض کے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ مقصود ہے۔ کہ بوٹیاں اور بڑے بڑے تناور درخت بھی اللہ کے احکام کے تابع ہیں جس طرح انسان کیلئے ایک شریعت ہے۔ اسی طرح ان کے لئے بھی ایک قانون طبعی قوانین ہے جس کی اطاعت ان پر فرض ہے۔

www.KitaboSunnat.com



۹- وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝
۱۰- وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝
۱۱- فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝
۱۲- وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝
۱۳- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
۱۴- خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝
۱۵- وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝
۱۶- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
۱۷- رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝
۱۸- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
۱۹- مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝

۹- اور انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو اور ترازو میں کم نہ تولو ۝
۱۰- اور زمین کو خلقت کے لئے بچھا رکھا ۝
۱۱- اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت جن پر غلاف ہیں ۝
۱۲- اور دانہ ہے بھس والا اور خوشبودار پھول ۝
۱۳- پھر تم دونوں (یعنی جن اور آدمی) اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝
۱۴- آدمی کو ٹھیکری جیسی کھنکھناتی (یعنی بجنے والی) خشک مٹی سے پیدا کیا ۝
۱۵- اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ۝ ول
۱۶- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے ۝ وٹ
۱۷- وہ مشرقوں کا رب ہے اور دو مغربوں کا رب ہے وٹ ۝
۱۸- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝
۱۹- دو دریا چلائے جو ایک دوسرے سے مل کر چلتے ہیں وٹ ۝

## جنوں کا وجود

ول جن بھی ایک الگ مخلوق ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ ان میں لطافت زیادہ ہے۔ آج سے پچاس سال قبل تو لوگ اس مخلوق کا انکار کرتے تھے بجواب تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جنات بھی موجود ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بڑے شد و مد سے کہا تھا۔ کہ یہ محض وہم ہے۔ اب وہی کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ ہمارے ہاں بعض ایسے جاہل بھی موجود ہیں جنہوں نے اس وقت کی آواز کو تو سنا تھا مگر موجودہ وقت کے خیالات سے آگاہ نہیں۔ وہ اب تک رہے بیٹھے ہیں۔ کہ علماء مغرب کے معتقدات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ اس قدر روشن خیال ہیں۔ کہ سارا مغرب بھی ان مسائل کا قائل ہو جائے گا وہ جب بھی یہی کہے جائیں گے۔ کہ یہ مذہبی خرافات ہیں۔

## تکرار کا مقصد

وٹ اس آیت کو اس سورۃ میں بار بار بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ حقیقت ذہن انسانی میں مرتسم ہو جائے۔ کہ وہ صحیفۂ فطرت کے مظاہر جن کو ہم دیکھتے ہیں۔ اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ توجہ طلب ہیں۔ اور اس قابل ہیں۔ کہ ان پر نگاہ عبرت اور فکر کے ساتھ غور کیا جائے۔

عربوں کے ہاں قاعدہ ہے۔ کہ وہ تثنیہ بول کر عام طور پر جمع مراد لیتے ہیں۔ جیسے قفا نبک من ذکری حبیب و منزل میں اس لئے کہ خلیلان سے مراد سب رفیق ہیں۔

وٹ اس تثنیہ سے مراد بھی جمع ہے۔ یعنی مشارق و مغارب غرض یہ ہے۔ کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کے مقامات جو مختلف ہیں۔ تو اس لئے کہ حرکت میں اختلاف ہے اور وہ بھی مصالح نبوی کے مطابق ہیں۔

وٹ یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائب میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ دو دریاؤں کے مقام اتصال پر یعنی جہاں پانی کے دو دھارے بہتے ہیں تو درمیان میں ایک برزخ سا حائل رہتا ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ صبغۃ یہ دو الگ الگ پانی ہیں۔

حل لغات: ۱۔ الآلاء۔ الی کی جمع۔ بمعنی نعمت۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۰- بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ

۲۱- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۲۲- يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ

۲۳- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۲۴- وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ

۲۵- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ

۲۶- كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ

۲۷- وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ

۲۸- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۲۹- يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۚ

۲۰- ان کے درمیان ایک پردہ ہے، دونوں زیادتی نہیں کرتے (ایک دوسرے پر) ○

۲۱- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ○

۲۲- ان دونوں میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے ○

۲۳- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ○

۲۴- اور اسی کے اونچے جہاز ہیں جو گہرے دریا میں اس طرح کھڑے ہیں جیسے پہاڑ ف۱ ○

۲۵- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ○

۲۶- اور جو کوئی زمین پر ہے فانی ہے ○

۲۷- اور تیرے رب کی ذات باقی رہ جائیگی جو بزرگی و عظمت والی ہے ف۲ ○

۲۸- پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ○

۲۹- جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اسی سے مانگتے ہیں۔ ہر روز (ہر وقت) وہ ایک نئی شان میں ہے ف۳ ○

ف۱ کشتیوں اور جہازوں کو سطح سمندر پر رواں کرنا یہ بھی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہی ان جہازوں کو پانی کے اس اتھاہ ذخیرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور وہی ان پہاڑوں کی طرح بلند جہازوں کو سطح آب پر چلنے دیتا ہے۔

ف۲ اس حقیقت کا بیان ہے۔ کہ روئے زمین پر جو کچھ ہے۔ وہ سب مٹنے کو ہے۔ سب رُو بزوال ہے۔ سب فنا کے گھاٹ اُترنے والا ہے۔ سب کی قسمت میں ہلاکت لکھی ہے۔ سب کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور سب کو اس دارالقرار سے دارالبقاء کی جانب جانا ہے۔ بجز جلال و تکریم کے مالک کے۔ کہ وہ باقی ہے۔ حی و قیوم ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

ف۳ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ سے غرض یہ ہے کہ خدا کائنات کے نظم و نسق، تخلیق و ترتیب احیاء و اماتت میں برابر لگا رہتا ہے۔ اور باوجود اس کے جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ علمی میں سب کچھ متعین ہے۔ پھر بھی جہاں تک فعل کا تعلق ہے۔ وہ براہ راست ہر چیز پر قادر ہے۔ اور بقول حکماء کے فارغ نہیں ہے۔

## حلِ لغات

بَرْزَخٌ - آڑ - پردہ۔
اللُّؤْلُؤُ - موتی۔
الْمَرْجَانُ - مونگا۔ الْجَوَارِ - کشتیاں۔
شَاْنٍ - کیفیت - حال - کام۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۰- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۳۰- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○

۳۱- سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ

۳۱- اے آدمیوں اور جنّوں ہم تمہارے لئے جلد فارغ ہوتے ہیں [ف۱] ○

۳۲- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۳۲- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

۳۳- يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ

۳۳- اے جنوں اور آدمیوں کی قوم اگر تم سے ہو سکے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو۔ تو نکل کر بھاگ دیکھو، تم بن غلبے کے بھاگ نہیں سکتے۔ اور وہ غلبہ تم میں ہے نہیں ○

۳۴- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۳۴- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○

۳۵- يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ

۳۵- تم دونوں پر آگ کے صاف شعلے اور دھواں بھیجا جائیگا اور تم دونوں کچھ بدلہ نہیں لے سکو گے ○

۳۶- فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۳۶- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○

۳۷- فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

۳۷- پھر جب آسمان پھٹ جائے گا۔ تو گلابی رنگ کا ہو جائیگا۔

ف۱ یعنی اس عالم فنا کے کاروبار ختم ہونے والے ہیں۔ اور اس کے بعد ہم تمہاری جانب متوجہ ہوں گے۔ اور تم سے پوچھیں گے۔ کہ تم نے اس زندگی میں کیا کیا ہے تم باوجود اپنی طاقت و قوت کے ہمارے قبضہ اقتدار میں ہو۔ اور اگر تم چاہو بھی۔ کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل جاؤ۔ تو کیا یہ ممکن ہے؟ پھر کیوں نہیں سوچتے؟

## سُرخ تلچھٹ کی طرح

ف فرمایا۔ کہ یہ زرنگار سقف، الازرق روز ایک وقت آئے گا۔ کہ آگ کے شعلے اس کو روغن کی سُرخ تلچھٹ کی طرح تپا دیں گے۔ یہ دنیا نجوم وکواکب تیرگیٔ فنا میں گم ہو جائے گی۔ اور یہ سلا عالم رنگ و بو بٹ جائے گا۔ پھر ایک وقت آئے گا۔ جب دوبارہ بساط کون بچھا دی جائے گی۔ اور جن و انس کو کشاں کشاں حیّ و قیوم خدا کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اور ان سب لوگوں کو سزا دی جائیگی۔ جو اسکو نہیں مانتے تھے۔ جو خواہشات نفس کی تکمیل میں سرگرداں رہتے تھے۔ جنکی زندگی نصب العین محض یہ تھا۔ کہ دولت اکٹھی کریں۔ دنیا کی آسائشوں اور آسودگیوں کو سمیٹ لیں۔ اور سرور کی لذت سے عمر رواں کی آرائش کریں۔ جو مادیت میں غرق تھے۔ اور جنہوں نے بھول کر بھی کبھی اللہ کی طرف نہ جھانکا۔ اور نہیں دیکھا کہ روح کی ضروریات کیا ہیں؟

حل لغات:۔ شُوَاظٌ۔ شعلۂ آتش۔

كَالدِّهَانِ ۝ — جیسے سُرخ نری ۝

۳۸۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ — ۳۸۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۝

۳۹۔ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ — ۳۹۔ پھر اس دن آدمی اور جن سے اس کے گناہ کی بابت سوال نہ ہوگا ۝

۴۰۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ — ۴۰۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۝

۴۱۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ — ۴۱۔ گنہگار اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے۔ پھر پاؤں اور پیشانی کے بالوں سے پکڑے جائیں گے ۝

۴۲۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ — ۴۲۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۝

۴۳۔ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ — ۴۳۔ یہ وہ دوزخ ہے۔ جسے مجرم جھٹلاتے تھے ۝

۴۴۔ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ — ۴۴۔ اس کے اور گرم کھولتے پانی کے بیچ پھریں گے ۝

۴۵۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ — ۴۵۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۝

ف لا یسئل سے مراد یہ ہے۔ کہ بنظر عفو و کرم ان سے سوال نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ زجر و توبیخ کے انداز میں ڈانٹ ڈپٹ کر پوچھا جائیگا کہ دُنیا میں تم نے کیوں ہماری نافرمانی کی اور کیوں ہماری ناراضی کو خریدا۔ کیا تمہیں ڈر نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اور گناہوں کے ارتکاب کے وقت کانپ نہیں جاتے تھے

## گناہگار پہچانے جائینگے

ف غرض یہ ہے۔ کہ یہ مجرمین کا گروہ اپنی بد اعمالیوں میں ممتاز اور منفرد حیثیت رکھے گا۔ اور اپنی بے نور شکل و صورت اور سیاہ چہروں کی وجہ سے صاف پہچانا جائے گا۔ ان کو دیکھتے ہی خوف زدہ ہو کر ہر شخص کہہ اُٹھیگا۔ کہ ان لوگوں نے دنیا میں کسب نور کی سعی نہیں کی۔ انہوں نے دنیوی عزت و وجاہت کے لئے اللہ کا پیغام ٹھکرایا ہے۔ اس لئے آج زشت رو ہیں۔ اور نحوست کا پیکر ہیں۔ ان کو سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائیگا۔ اور پاؤں باندھ لئے جائینگے اور پھر جہنم میں پھینک کر کہا جائیگا۔ کہ یہ وہ مقام غضب وسخط ہے۔ جس کا تم انکار کرتے تھے۔ یہاں ہر نوع کی تکلیف کا سامنا ہے۔ اور ہر قسم کے دُکھ برداشت کرنا ہے۔ یہاں کھانے کو زقوم ملے گا۔ اور پینے کو کھولتا ہوا پانی۔ (رحمتنا اللہ)

**حل لغات:** الدھان۔ نری یا سُرخ چمڑے کو کہتے ہیں۔ اور روغن زیتون کی تلچھٹ کو بھی۔ ۴

www.KitaboSunnat.com



٤٦- وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ
٤٧- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ
٤٨- ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ
٤٩- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ
٥٠- فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۚ
٥١- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ
٥٢- فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ
٥٣- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ
٥٤- مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ
اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۚ
٥٥- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ
٥٦- فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

٤٦- اور اس شخص کیلئے جو اپنے رب کے سامنے ہونے سے ڈرا دو باغ ہیں[1] ○
٤٧- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
٤٨- ان دونوں میں بہت سی شاخیں ہیں ○
٤٩- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
٥٠- ان دونوں باغوں میں دو نہریں جاری ہیں ○
٥١- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
٥٢- ان دونوں میں ہر میوے کی دو قسمیں ہیں ○
٥٣- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
٥٤- اپنے بچھونوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر تافتے
کے ہونگے اور دونوں باغوں[2] کا میوہ جھک رہا ہوگا ○
٥٥- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
٥٦- اُن باغوں میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں۔ ان جیسیوں سے

## خوف کے معنے

[1] خوف کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ بندہ اپنے مقام و موقف کو پہچانے۔ اور اللہ کے جلال و جبروت کے مقابلہ میں اپنے کو نہایت ذلیل اور حقیر جانے۔ اور خشیت و اتقا کے جذبات سے دل کو معمور رکھے ایسے شخص کے لئے عقبیٰ اور آخرت میں دو نوع کے آرام میسّر ہوں گے۔ رُوح کا آرام اور جسم کا آرام اور اس مناسبت سے اس کو جنتیں بھی دو ہی ملیں گی۔ ایک میں جسم کی تسکین و طمانیت کا سامان ہوگا۔ اور دوسری میں روحانیت کی تکمیل کا۔ اور یا پھر اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایک جنت تو اس کو اعمال کے بدلہ میں ملے گی۔ اور دیگر بطور احسان کے ○

## دورِ عیش کا آغاز

[2] جنت نام ہے۔ پوری آسودگی اور کامل عیش کا۔ اور ایسی جگہ کا جہاں ہر آن اللہ کے فضل کی بارش ہوتی ہے۔ اور انسان کو ہر نوع کے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ یہ مقام ہے۔ اللہ کی رحمت اور عفو کا۔ یہ ٹھکانا ہے۔ ایسے لوگوں کا جنہوں نے اللہ کی رضا کے لئے ہر جذبہ کو ٹھکرایا ہے۔ اور تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کیا ہے۔ جنہوں نے مال و دولت کی پرواہ نہیں کی۔ اور فقر میں استغنا کا ثبوت دیا ہے ○ ربانی صفحہ ١٢٧/٢٨

حلِّ لغات:- اَفْنَانٍ۔ فَنَنٌ کی جمع ہے۔ یعنی شاخیں ○ دِسْتَبْرَقٍ۔ موٹا ریشم ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ۔ کسی نے چھوا نہیں ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ○
۵۷- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
۵۸- كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ○
۵۹- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
۶۰- هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ○
۶۱- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
۶۲- وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ○
۶۳- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
۶۴- مُدْهَامَّتَانِ ○
۶۵- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
۶۶- فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ○
۶۷- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○

پہلے کوئی آدمی اور جن ہم بستر نہیں ہوا ○
۵۷- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
۵۸- اور وہ ایسی ہیں جیسے یاقوت اور مونگا ○
۵۹- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
۶۰- نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں ○
۶۱- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
۶۲- اور ان دو باغوں کے سوا اور دو باغ ہیں ○
۶۳- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
۶۴- دونوں باغ نہایت گہرے سبز سیاہی مائل ہیں ○
۶۵- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○
۶۶- ان باغوں میں دو چشمے ابل رہے ہیں ○
۶۷- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷۷) جنہوں نے روح کی تسکین کیلئے جسم کی تذلیل کی ہے۔ اور مظاہر عبودیت میں اپنا سب کچھ اس کی راہ میں صرف کیا ہے۔ ان لوگوں کے لئے اب دورِ عیش و تقریب ہے۔ ان لوگوں سے کہا جائے گا۔ کہ وہ آلام و مصائب کا وقت گزر چکا۔ اب اللہ کے فضل و کرم کا عہد و عدہ ہے تاکہ اور اس کی رحمتوں سے فیضیاب ہو۔

فرمایا۔ جنت میں جو میوے ہوں گے۔ وہ جھکے ہوں گے۔ اور اہل جنت کے قریب تر ہوں گے۔ اس طرح کہ جہاں انہوں نے کسی پھل کے لئے خواہش کی۔ درخت کی شاخیں پھلوں اور میووں سے لدی پھندی ان کی جھولی میں آ رہیں گی۔ نہ چڑھنے کی فرصت ہے۔ اور نہ انتظار کی تکلیف۔ یہ عجیب لطیفہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں بے نیاز ہیں۔ عقبیٰ میں بھی اللہ ان کی شان بے نیازی کو قائم رکھے گا۔ (حاشیہ صفحہ ۱۲۷۸)

## جنت کی عورتیں

ف۔ یعنی وہاں جن عورتوں کی رفاقت نصیب ہوگی۔ وہ اتنی باحیا اور باعصمت ہوں گی۔ کہ ان کی نگاہیں صرف اپنے خاوند تک محدود رہیں گی۔ وہ دوسروں کو پیار و محبت کی نظروں سے نہ دیکھیں گی۔ اور نہ دوسروں کو چاہیں گی۔ یہ ان حورانِ جنت کی تعریف بھی ہے۔ اور نسوانی سیرت کا صحیح معیار بھی یعنی ایک عورت کی سچی تعریف یہ نہیں ہے۔ کہ اس کا حسن و فریب ہو۔

(باقی صفحہ ۱۲۷۹ پر)

## حلِ لغت

مُدْهَامَّتَانِ ۔ گہرے سبز۔
نَضَّاخَتَانِ ۔ ابلتے ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۶۸- فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ | ۶۸- ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں ۝ |
| ۶۹- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ | ۶۹- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ |
| ۷۰- فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ | ۷۰- ان باغوں میں خوبصورت نیک عورتیں ہیں ۝ |
| ۷۱- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ | ۷۱- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۝ |
| ۷۲- حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ | ۷۲- گورے رنگ کی ہیں جو خیموں میں رکی بیٹھی ہیں ۝ |
| ۷۳- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ | ۷۳- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۝ |
| ۷۴- لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ | ۷۴- ان سے پہلے کوئی آدمی اور جن ان سے ہمبستر نہیں ہوا ۝ |
| ۷۵- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ | ۷۵- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۝ |
| ۷۶- مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ | ۷۶- سبز قالینوں اور قیمتی نفیس چاندنیوں کے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں ۝ |
| ۷۷- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ | ۷۷- پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۝ |
| ۷۸- تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ | ۷۸- تیرے رب کا نام بزرگی اور تعظیم اور بڑی برکت والا ہے ۝ |

ربع

حاشیہ صفحہ ۱۲۷۸

ط اس کی محبت صرف خاوند کے دل تک محدود ہو۔ اور وہ اپنی اداؤں کے ساتھ صرف اپنے آقا کی نظروں میں محبوب ہو۔ یاقوت ومرجان کے ساتھ تشبیہ دینے کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ تندرست اور خوبصورت ہوں گی۔ اور سرخ وسفید رنگ والی ہوں گی۔

ف جنت نتیجہ ہے۔ احسان کا۔ یعنی خلوص کا۔ قربانی کا۔ اور ایثار کا۔ جب بندے اس کی رضا کے لئے تمام آسودگیوں کو چھوڑ دیں گے۔ اور آرام اور راحت کو ترک کردیں گے۔ تو آقا بھی ان کے لئے ہر نوع کے سامان عیش کو مہیا کریگا۔ اور انکو خوش رکھے گا۔ اور بتائے گا۔ کہ اس پر بھروسہ کرنا بالکل جائز اور درست ہے۔

ک برکت کے معنے عربی میں یمن ہیں۔ دوام وثبوت۔ فیوض۔ اور علوم وارتفاع۔ اور اللہ کی نسبت جب کہا جائے گا۔ کہ وہ بابرکت ذات ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ وہ خود دائمی ہے۔ اس کے فیوض روحانیت دائمی ہیں۔ اور وہ کائنات سے اعلیٰ اور بلند ہے۔

## حل لغات

خیرات۔ یعنی وہ عورتیں صورت اور سیرت کے لحاظ سے دنیا کی عورتوں سے کہیں بہتر اور اعلیٰ ہوں گی۔ انکے ہر کام میں حسن نمایاں ہوگا۔ ہر عادت میں نیکی اور خوش سگالی کا اظہار ہوگا۔ مقصورات فی الخیام۔ کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ ناز ونعمت کی زندگی بسر کریں گی۔ اور عزت ووقار کے ساتھ خیموں میں رہیں گی۔ رفرف۔ بمعنی [illegible] جابجائے سبز فرش۔ بچھونا۔
عبقری۔ نادر عجیب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیاتها (٩٦) (٥٦) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (٤٦) ركوعاتها (٣)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱- إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○

۲- لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○

۳- خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ○

۴- إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ○

۵- وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○

۶- فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ○

۷- وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ○

۸- فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○

۹- وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○

## (٥٦) سورۂ واقعہ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- جب ہونے والی ہو پڑے گی ○

۲- اس کے ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں ○

۳- وہ پست اور بلند کر دینے والی ہے ○

۴- جب زمین کپکپا کر لرزنے لگے ○

۵- اور پہاڑ ٹوٹ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ○

۶- پھر اڑتا ہوا غبار ہو جائیں ○

۷- اور تم آدمی تین قسم کے ہو جاؤ ○

۸- پھر داہنی طرف والے - کیا ہیں داہنی طرف والے ! ○

۹- اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف والے ! ○

### سورۃ الواقعۃ

ف۱ قرآن حکیم میں قیامت کے مختلف نام رکھے ہیں۔ کہیں اس کو الساعۃ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کہیں القارعۃ کہا گیا ہے۔ کبھی الحاقۃ سے موسوم ہے۔ اور کبھی الواقعۃ کی صفت سے متصف۔ کیونکہ اصل غرض یہ ہے کہ اس کے مختلف پہلوؤں کو روشن کیا جائے۔ اس لحاظ سے کہ اس کے آنے کا ایک وقت مقرر ہے۔ وہ الساعۃ ہے۔ یعنی متعین گھڑی۔ اور اس لحاظ سے کہ وہ عالم وجود میں کھلبلی مچانے والی ہے۔ القارعۃ ہے۔ اسی نسبت سے کہ اس کا تحقق مقدرات میں سے ہے۔ الحاقۃ کہا جاتا ہے۔ الواقعۃ کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ یہ قطعی خارج میں ضرور واقع ہو گا۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ فرمایا۔ جب یہ گھڑی آ موجود ہو گی تو اس وقت کتنی اکڑی ہوئی گردنیں جھک جائیں گی۔ اور کتنی جھکے ہوئے سر بلند ہو جائیں گے۔ جو لوگ دنیا کے مال و منال میں مست تھے۔ جو از راہ تکبر حق و صداقت کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔ کبر و غرور میں اس قدر پھولے پھرتے تھے۔ تو یوں کہ حشر بپا ہو۔ اور جنھیں اس طرح کہ مسند عزت و غرور ان کے قدم چومتی۔ وہ ذلت و رسوائی اور ندامت کی حالت میں سرنگوں اللہ کے حضور میں کھڑے ہوں گے۔ ان کا سارا غرور اور ناز خاک میں مل جائے گا۔ اور ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اللہ کے ہاں سرفرازی ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو دل کے عاجز ہیں۔ جن کی طبیعت میں سچائی کی تربیت کی استعداد ہے۔ اور جنکو دنیا میں نہایت ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ جنکو ہدف مذاق بنایا جاتا تھا۔ جن کی مخالفت کی جاتی تھی۔ جن کو زندگی کی تمام آسودگیوں سے محروم سمجھا جاتا تھا۔ جن کے حق میں یہ خیال تھا۔ کہ ان میں ارتقا اور ترقی کی اصلاً کوئی صلاحیت موجود نہیں۔ اور جنکو جنون اور خلل دماغ کے عارضے سے متہم کیا جاتا تھا۔ آج ان کا مقام بلند ہو گا۔ ف۲ یہ کامیاب ہوں گے۔ اور ان کو خدا کی رضا کا مقام میسر ہو گا۔ آج یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے۔ جن میں تر و تازہ اور پاکیزہ ترین روح ہوتی ہے آج ان کا شمار ان حضرات میں ہے۔ جن کی نگاہیں دور رس تھیں جنھوں نے دنیا میں رہ کر عقبیٰ کی حیثیت کے متعلق صحیح رائے قائم کی۔

### حل لغت

رجّا۔ تزلزل پیدا کرنا۔

بسّا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

ھباء۔ غبار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰- وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝
۱۱- اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝
۱۲- فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
۱۳- ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝
۱۴- وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝
۱۵- عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝
۱۶- مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝
۱۷- يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝
۱۸- بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝
۱۹- لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝
۲۰- وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝
۲۱- وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

۱۰- اور جو آگے بڑھنے والے ہیں تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں ۝
۱۱- وہی لوگ مقرب ہیں ۝
۱۲- نعمت کے باغوں میں ۝
۱۳- پہلوں میں سے ایک انبوہ ہے ۝
۱۴- اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے ۝
۱۵- جڑاؤ تختوں کے اوپر ۝
۱۶- ان کے آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہیں ۝
۱۷- سدا رہنے والے لڑکے اُن کے پاس لئے پھرتے ہیں ۝
۱۸- آبخورے اور کوزے اور نتھری شراب کے پیالے ۝
۱۹- اس سے نہ سر دُکھے گا اور نہ بکواس لگے گی ۝
۲۰- اور میوے جیسے وہ پسند کریں ۝
۲۱- اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا چاہیں ۝

ف ۱ فرمایا۔ اعمال کے لحاظ سے آخرت میں انسانوں کے تین درجے ہونگے ایک تو وہ جو صاحبین وسعادت ہوں گے۔ ان کو داہنی طرف رکھا جائیگا۔ دوسرے وہ ہیں کے حصّے میں نحوست و بدبختی آئے گی۔ ان کو بائیں طرف جگہ دی جائے گی۔ تیسرے گروہ والے سابقین میں سے ہوں گے یعنی ہر خیر و برکت کی بات میں آگے۔ ہر نیکی کی طرف سبقت کرنے والے۔ اور ہر اصلاح و تقویٰ کے معاملہ میں پیش رو۔ یہ لوگ اللہ کے مقرب ہوں گے۔ ان کے درجے بلند ہونگے۔

## اہل جنّت کی زندگی

ف ۲ دنیا میں جو لوگ اپنی خواہشات نفس پر ضبط و اقتدار رکھتے ہیں اور اپنے تمام رجحانات اقتضاء اللہ کے تابع کر دیتے ہیں۔ ان کیلئے وہاں کامل سلطانی تعیش فراہم ہوگا۔ اور یہ بتایا جائیگا۔ کہ اگر دنیا میں تم لوگ ان لذات کو چھوڑ دو۔ اور صرف ان لذتوں کے در پے رہو۔ جن کا حصول جسم اور روح کی مسرتوں میں اضافہ کر دینے کا باعث ہوسکتا ہے۔ تو یہ سب چیزیں تمہیں فراوانی اور کمال کے ساتھ یہاں ملیں گی۔ چنانچہ دیکھو۔ کہ دنیا میں شراب ممنوع اور حرام ہے۔ کیونکہ یہاں یہ نقص ہے۔ تمہارے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتی ہے تمہیں بدحواس بنا دیتی ہے۔ تمہارے جنسی جذبات کو برانگیختہ کرتی ہے۔ اور معاصی پر آمادہ کرتی ہے۔ اور مضر بھی ہے۔ اس کے استعمال سے اعضاء میں ڈھیل اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ دل جگر اور امعاء میں قوت حیات باقی نہیں رہتی۔ اور وہ ضعیف اور نکمی پیدا ہوتی ہے۔ مگر وہاں جو شراب ملے گی۔ وہ ان تمام نقوص اور تکدرات سے پاک ہوگی۔ اس کو تم آبخوروں اور آفتابوں میں پیو گے۔ قدحوں کے قدحے چڑھا جاؤ گے مگر ذرا تکلیف محسوس نہ ہوگی۔ نہ یہ ہوگا کہ عقل درست نہ رہے۔ شراب کے ساتھ عمدہ گوشت حسب ذوق ہے گا۔

## حل لغات

اَزْوَاجًا۔ اقسام۔
ثُلَّةٌ۔ جماعت۔ گروہ۔
مَّوْضُوْنَةٍ۔ بُنے ہوئے۔ بِاَكْوَابٍ۔ کوزے کی جمع ہے۔
اَبَارِيْقَ۔ آبخورے۔ اس کا واحد ابریق آفتابہ۔
كَاْسٍ۔ شراب سے معمور قدح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۲۲- وَحُورٌ عِينٌ ۝ | ۲۲- اور گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ۝ ف۱ |
| ۲۳- كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ | ۲۳- جیسے چھپے ہوئے موتی ۝ |
| ۲۴- جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ | ۲۴- یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ۝ |
| ۲۵- لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ | ۲۵- وہاں بیہودہ گفتگو اور گناہ کی بات نہ سنیں گے ۝ |
| ۲۶- إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ | ۲۶- مگر ایک بولنا سلام سلام ۝ |
| ۲۷- وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ | ۲۷- اور داہنی طرف والے۔ کیا ہیں داہنی طرف والے ۝ |
| ۲۸- فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ۝ | ۲۸- بیریوں میں رہیں گے۔ جن میں کانٹے نہ ہوں گے ۝ |
| ۲۹- وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ۝ | ۲۹- اور تہ بہ تہ کیلوں میں ۝ |
| ۳۰- وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ۝ | ۳۰- اور لمبے سایہ میں ۝ |
| ۳۱- وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ۝ | ۳۱- اور اوپر سے گرتے ہوئے پانی میں ۝ |
| ۳۲- وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ | ۳۲- اور بہت میووں میں ۝ |
| ۳۳- لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ | ۳۳- جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ بند کئے جائیں گے ۝ |

ف۱
اور گوری چٹی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ان کی۔ محفوظ موتیوں کی مانند روشن اور تابندہ انکی رفاقت میں تم تسکین و طمانیت کی پوری لذتوں کو محسوس کرو گے۔ وہاں اس فضاء رنگ و بو میں میں کوئی بیہودہ بات نہیں ہوگی۔ اور نہ گناہ کا ارتکاب کیا جائے گا۔ نفوس انسانی اس درجہ ترقی کر جائیں گے اور درجہ مہذب و شائستہ ہو جائیں گے۔ کہ باوجود ان جنتوں کی فراوانی کے۔ باوجود شراب و کباب اور شغل ناؤ نوش کے کوئی ایسی حرکت ان مجلسوں سے سرزد نہ ہوگی۔ جو آداب سے فاروہ کے منافی ہو۔ غرض یہ ہے۔ کہ انہیں چیزوں کی وجہ سے تم لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہو۔ اور انہیں چیزوں کی ہوس تمہیں اس کی خوشنودی سے محروم رکھتی ہے۔ اگر تم اس کی اطاعت کرو گے۔ اور اس کے حکموں پر چلو گے۔ تو یہ سب چیزیں وہاں زیادہ مقدار میں زیادہ کیفیات کے ساتھ ملیں گی۔

حوران جنت کے متعلق فرمایا۔ کہ ہم نے انہیں خاص پاکبازوں کی تسکین خاطر کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ معصوم حسن کی مالک ہوں گی۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہم سن اور ہم ذوق ہوں گی گویا اس دنیا میں بھی ازدواجی زندگی کا معیار یہ ہے۔ کہ رفیقہ حیات بھی [illegible] سے آگاہ ہو۔ اور ہم سن و سال اور ذوق و رجحان کے لحاظ سے تفاوت نہ ہو۔

## حل لغات

سِدْرٍ ۔ بیری ۔
مَخْضُوْدٍ ۔ وہ درخت جس کے کانٹے چھانٹ دیئے گئے ہوں ۔
طَلْحٍ ۔ کیلا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۴- وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ○
۳۴- اور اونچے بچھونوں میں ○

۳۵- إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ○
۳۵- عورتوں کو ہم نے ایک اٹھان پر اٹھایا ہے ○

۳۶- فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ○
۳۶- پھر ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ○

۳۷- عُرُبًا أَتْرَابًا ○
۳۷- شوہروں کی پیاری ہم عمر بنایا ○

۳۸- لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ○
۳۸- داہنی طرف والوں کے لئے ○

۳۹- ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ○
۳۹- انبوہ ہے پہلوں میں سے ○

۴۰- وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ○
۴۰- اور انبوہ ہے پچھلوں میں سے ○

۴۱- وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ○
۴۱- اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف والے ؟ ○

۴۲- فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ○
۴۲- گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ○

۴۳- وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ○
۴۳- اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ○

۴۴- لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ○
۴۴- جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ عزت والا ○

۴۵- إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ○ع
۴۵- یہ لوگ اس سے پہلے آسودہ تھے ○

ع ۲

ان آیات کے بعد اہل جہنم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ کہ یہ دنیا میں صرف کام و دہن کی لذتوں میں کھوئے رہے۔ انہوں نے زندگی کا نصب العین صرف یہ قرار دے لیا۔ کہ ان عارضی مسرتوں کے دور دھوپ اختیار کی جائے۔ یہ عاقبت کو بھول گئے۔ انہوں نے روح کی ضرورتوں کو فراموش کر دیا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج یہ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہیں۔

## اہل جہنم کے اوصاف

دوزخ والوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ ان لوگوں نے مال و دولت کے نشہ میں حق و صداقت کے پیغام کو ٹھکرایا ہے اور اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تعلقات زندگی سے نوازا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو جب دیکھتے ہیں، تو وہ استہزاء کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا اللہ تم ایسے قلاشوں ہی کو نعمائے کے لئے منتخب کرتے تھے۔ کیا ہمارے سوا اس کو اور لوگ نہیں ملتے تھے۔ جن کو وہ ایمان کی سعادتوں سے بہرہ مند کرتا۔ ان لوگوں کے نزدیک مالدار ہونے کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ حسن و روح کی تمام فضیلتیں بھی ان کو حاصل ہوں۔ حالانکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس طرح کے آسودہ لوگ یک قلم حق کی پذیرائی سے محروم رہتے ہیں۔ اور ان میں غور و فکر کی بہت کم صلاحیت باقی رہتی ہے۔

## حل لغات

اَبْکَارًا۔ کنواریاں۔

عُرُبًا۔ محبوبہ۔

اَتْرَابًا۔ ہم سن۔ ہم ذوق۔

یَحْمُوْمٍ۔ سیاہ دھواں۔

وَلَا کَرِیْمٍ۔ اور نہ مفید اور نہ فرحت بخش۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۶- وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ۝
۴۶- اور اس بڑے گناہ (شرک) پر اڑے رہتے تھے ۝

۴۷- وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝
۴۷- اور کہتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے ۝ ف۱

۴۸- أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝
۴۸- کیا ہمارے اگلے باپ دادے بھی اٹھائے جائیں گے ۝

۴۹- قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝
۴۹- تو کہہ اگلے اور پچھلے سب ۝

۵۰- لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝
۵۰- روز مقررہ وقت پر ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ۝

۵۱- ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝
۵۱- پھر بیشک تم اے جھٹلانے والے گمراہو ۝

۵۲- لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ۝
۵۲- سیہنڈ کے درخت سے کھاؤ گے ۝

۵۳- فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝
۵۳- پھر تم اس سے پیٹ بھرو گے ۝

۵۴- فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝
۵۴- پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے ۝

۵۵- فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۝
۵۵- پھر ایسے پیو گے جیسے تونسے ہوئے اونٹ پانی پیتے ہیں ۝

۵۶- هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝
۵۶- انصاف کے دن یہ ان کی مہمانی ہے ۝

ف۱ جہنمی لوگوں کے متعلق دوسرا الزام یہ ہے کہ یہ توحید کے اور سے منکر تھے۔ ایک خدا کے سامنے نہیں جھکتے تھے۔ بلکہ اپنے اس مسلک پر مصر تھے۔ ان کو ہر چند دلائل سے قائل کیا جاتا۔ کہ شرک و کفر کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں ہے۔ اور منطقی طور پر اس عقیدہ کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن یہ برابر اسی تاریکی میں بڑھتے چلے جاتے۔ اور مسلمانوں کو چڑاتے کے لئے بتوں کو پوجا کرتے۔ پھر ان کا یہ عقیدہ بھی تھا۔ کہ جو کچھ ہے یہی زندگی ہے۔ مرنے کے بعد حشر و نشر کا عقیدہ دور از عقل ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ جب ہم مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں۔ اور ہماری بوسیدہ ہڈیاں رہ جائیں تو اس وقت ہم کو اور ہمارے آباؤ اجداد کو قبروں میں سے اٹھ کھڑا کیا جائے۔ فرمایا۔ اس میں قطعاً استبعاد کی کوئی بات نہیں۔ تم سب پہلے اور پچھلے جمع کئے جاؤ گے۔ اور ایک وقت مقررہ پر خدا کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے۔ جہنم کے متعلق تصریح فرمائی۔ کہ دنیا میں تو کلام وحی کی توضیح کیلئے انہوں نے سچائی کو چھوڑ دیا تھا اور یہاں ان کو جو کچھ ملے گا۔ وہ قطعی ان کے ناگوار ہوگا۔ یہاں یہ زقوم کھائیں گے۔ اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر پیاسے اونٹوں کی طرح پانی کے ساتھ کھولتا ہوا پانی پئیں گے۔ اس وقت کہا جائیگا۔ کہ آج بھی تمہاری مہمانی ہے۔ کھاؤ۔ اور برداشت کرو۔

حل لغات: يُصِرُّونَ۔ اصرار کیا کرتے تھے۔ الْحِنْثِ الْعَظِيمِ۔ بڑا گناہ۔ زَقُّومٍ۔ ایک خاص قسم کا درخت کا نام ہے جس کو ہندی میں تھوہڑ کہتے ہیں سوء ہضم عرب میں ایک درخت ہے جو دوزخیوں کی خوراک ہوگا۔ الْهِيمِ۔ پیاسے اونٹ۔ نُزُلُهُمْ۔ مہمانی۔ دعوت۔ بعد حشر دو رکھ ہے۔

www.KitaboSunnat.com



۵۷- نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ○
۵۸- اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○
۵۹- ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○
۶۰- نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ○
۶۱- عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ
فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
۶۲- وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا
تَذَكَّرُوْنَ ○
۶۳- اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○
۶۴- ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○
۶۵- لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ○

۵۷- ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تم (اس کو) کیوں نہیں مانتے؟ ○
۵۸- بھلا دیکھو۔ تو تم جو منی ٹپکاتے ہو ○
۵۹- تم اسکو پیدا کرتے ہو یا ہم اسکے پیدا کرنیوالے ہیں؟ ○
۶۰- ہم نے تم میں موت کا مقدور (مقرر) کیا[ف۱] اور ہم اس بات
سے عاجز نہیں ○
۶۱- کہ تمہاری مانند اور قوم بدل لائیں اور[ف۲] تمہیں اس جہان میں
اٹھا کھڑا کریں جسے تم نہیں جانتے ○
۶۲- اور تم پہلی پیدائش جان چکے ہو۔ پھر کیوں نصیحت پذیر
نہیں ہوتے ○
۶۳- بھلا دیکھو جو تم بوتے ہو ○
۶۴- اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟ ○
۶۵- اور اگر ہم چاہیں تو اُسے چورا چورا کر دیں۔ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ○

---

ف۱ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ سے غرض یہ ہے۔ کہ موت کو بتقاضائے مصلحت و حکمت کے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ صرف عدم استعداد حیات کا نام نہیں ہے۔ اور یہ محض بعث و اتفاق ہے۔ اور نہ یہ درست ہے۔ کہ یہ اس کی ربوبیت کا نقص ہے۔ بلکہ اس کی تخلیق کائنات کے لئے ضروری ہے۔ اس کو پیدا کرنے سے مقصود یہ ہے۔ کہ خدا کسی بات سے عاجز نہیں ہے۔ وہ چاہے تو بڑے بڑے متکبروں کو آن واحد میں موت کی آغوش میں سلادے پھر جس خدا نے زندگی کی پُر لطف گھڑیوں کو سکرات موت میں تبدیل کر دیا ہے۔ وہ اس موت کو دوبارہ زندگی کے ساتھ بدل سکتا ہے۔

### سطحی واقعات اور پُراثر نتیجہ

ف۲ قرآن حکیم میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس میں ہر نوع کے ذہن کے لئے دلائل ہیں۔ اور سطحی مذاق کے افراد کے لئے سامان تسکین ہے۔ یہ عقلاء اور دانشوروں کو بھی مخاطب کرتا ہے۔ اور عوام کو بھی۔ اس میں عمیق اور دقیق فکر و خود باتیں بھی ہیں۔ اور سطحی واقعات سے استدلال بھی۔ غرض یہ ہے۔ کہ ان کا کوئی طبقہ بھی اس سے محروم نہ رہے۔ اور یہ کوئی نہ سمجھے۔ کہ یہ کتاب ہمارے لئے نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے ضمن میں ان لوگوں کے لئے جو زیادہ دانائی سے بہرہ ور نہیں ہیں۔ اور جن کی نظر صرف معمولی واقعات و حقائق تک محدود رہتی ہے۔ چند فطرت کے مظاہر بیان کئے ہیں۔ جو اس کی مہربانی اور شفقت پر دلالت کناں ہیں۔ اور جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کائنات کے پس پردہ کوئی نہایت رحیم اور شفیق ذات کارفرما ہے۔ فرمایا۔ یہ بتلاؤ۔ کہ تم جو زمین میں بوتے ہو۔ اسکو ہم اگاتے ہیں یا تم اگاتے ہو۔ ہم اگر پیداوار کو چورا چورا کر دیں۔ تو تم تعجب اور حیرت کا اظہار نہیں کرتے۔ (باقی صفحہ ۱۲۸۶ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶۶- إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○
۶۷- بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○
۶۸- أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○
۶۹- ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ○
۷۰- لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ○
۷۱- أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ○
۷۲- ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ○
۷۳- نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ○
۷۴- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ○
۷۵- فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ○
۷۶- وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ

۶۶- کہ ہم تو قرضدار رہ گئے ○
۶۷- بلکہ ہم بے نصیب ہو گئے ○
۶۸- بھلا دیکھو تو پانی جو تم پیتے ہو ○
۶۹- کیا تم نے اُسے بادل سے اُتارا ہے۔ یا ہم اُتارنے والے ہیں! ○
۷۰- اگر ہم چاہیں تو اُسے کھارا کر دیں۔ پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے ○
۷۱- بھلا دیکھو تو آگ جو سُلگاتے ہو ○
۷۲- کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں! ○
۷۳- ہم نے وہ درخت نصیحت (بنایا ہے) اور مسافروں کے فائدہ دینے کو ○
۷۴- سو تو اپنے ربّ کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔ پاکی بیان کر ○
۷۵- پھر میں تاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں ○
۷۶- اور اگر تم جانو تو یہ بڑی قسم ہے ○

بقیہ صفحہ ۱۲۸۵

اور یہ نہیں کہتے۔ کہ ہم پر تاوان پڑ گیا۔ اور ہم یکسر محروم رہ گئے۔ اور یہ پانی جو تم پیتے ہو۔ اس کو ہم نازل کرتے ہیں۔ یا تم نازل کرتے ہو۔ اگر ہم اس کو کھاری یا کڑوا کر دیں۔ تو تم کو کس درجہ تکلیف ہو۔ تم کیوں خدائے رحمان کا شکر ادا نہیں کرتے۔ آگ کے فوائد ملاحظہ کرو۔ تم اس کو سلگاتے ہو۔ اور جو کھانے اس سے تیار کرتے ہو۔ کیا اس کے لئے ایندھن کو تم نے پیدا کیا ہے۔ یا ہم نے؟ اور کیوں ہم نے جنگلوں میں اس کے لئے لکڑیاں پیدا کی ہیں۔ تاکہ تم ہماری نعمتوں کے سلسلے میں شکر گزاری کرو۔ اور مسافرت کے عالم میں ان سے استفادہ کرو۔ کیا ان حالات میں یہ زیبا ہے۔ کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر جو تمہاری روزمرہ کی ضروریات کو مہیا کرتا ہے۔ تم ایسے معبودوں کی پرستش کرو۔ جن کا تمہاری عملی زندگی میں کوئی ساجھا نہیں۔ یہ کتنے سادہ واقعات ہیں۔ اور کتنا پُر اثر نتیجہ

اور کہا ہے۔ کہ یہ بہت بڑی گواہی ہے۔

یعنی تم لوگ اگر اس حقیقت پر غور کرو۔ کہ کیونکر قرآن نے آہستہ آہستہ دلوں میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ اور کیونکر اس کو قبول عام کی نعمت میسر ہوئی ہے۔ حالانکہ اس کی شدید مخالفت کی گئی۔ اور سخت ترین عداوت اور بغض کا اظہار کیا گیا۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ محض اس لئے کہ یہ قرآن وصف کرم سے متصف ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے مفید ہے۔ اور باعث برکت وسعادت ہے۔

## حل لغت

لَمُغْرَمُونَ۔ غرامۃ سے ہے۔ بمعنی تاوان ○
تُورُونَ۔ ایراء سے ہے۔ جس کے معنے آگ پیدا کرنے کے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ا؎ نجوم سے مراد یہاں حصص قرآن ہیں۔ اور مواقع تعبیر ہے نزول سے۔ اور اس چیز کو بطور استشہاد اور استدلال کے پیش فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۷- إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝
۷۷- بے شک یہ قرآن ہے عزت والا ۝

۷۸- فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝
۷۸- چھپی ہوئی کتاب میں لکھا ہوا ہے ۝

۷۹- لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝
۷۹- اُسے وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں ۝

۸۰- تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
۸۰- جہان کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے ۝

۸۱- أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ۝
۸۱- اب کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو ۝

۸۲- وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝
۸۲- اور تم اپنا یہ حصہ ٹھہراتے ہو کہ اُسے جھٹلاتے ہو ۝

۸۳- فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝
۸۳- پھر کیوں نہیں جب جان گلے میں پہنچتی ہے ۝

۸۴- وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ۝
۸۴- اور تم اس وقت دیکھتے ہو ۝

۸۵- وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۝
۸۵- اور ہم اس کی طرف تم سے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے ۝

۸۶- فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝
۸۶- پھر اگر تم کسی کے حکم میں نہیں ہو تو کیوں نہیں ۝

۸۷- تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝
۸۷- اس روح کو پھیر لیتے۔ اگر سچے ہو ۝

۸۸- فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝
۸۸- پھر اگر وہ مقربوں میں سے ہے ۝

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۔ سے غرض یہ ہے۔ کہ جس طرح لوح محفوظ میں فرشتے اس کی حفاظت اور نگرانی پر مقرر ہیں۔ اسی طرح اس دنیا میں اسی جماعت کے سینے اس کے علوم و معارف کی روشنی سے منور ہوتے ہیں۔ جو پاکباز ہوتے ہیں۔ تاریک اور فسق و فجور سے معمور دلوں میں اس کی کرنیں نہیں پہنچتیں۔ فرمایا۔ تمہاری یہ کتنی بدبختی اور محرومی ہے۔ کہ تم اس پاک کلام کو تسلیم کرنے میں تامل کرتے ہو۔ اور تم نے یہ ٹھان لی ہے۔ کہ بہر حال اس کی مخالفت کرو گے۔

## جب ظاہری آنکھیں بند ہونگی

یعنی تم لوگ یہ اس وقت حقائق کو بے تکلف جھٹلا دیتے ہیں۔ اور خباثت نفس اور بے بصری سے واقعات کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ مگر جب یہ زندگی کے لمحات ختم ہونے کو ہوتے ہیں جب روح اس کثافت میں گھبرا جاتی ہے۔ اور تجربہ ہو کر یقین ہے۔ جب حیات کی آمد و رفت منقطع ہو جاتی ہیں۔ اور جب سکرات موت طاری ہوتا ہے۔ اس وقت یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم اللہ کے نزدیک ہیں۔ اور وہ سب باتیں درست ثابت ہیں۔ جن کا اظہار غریب کی زبان سے ہوتا تھا۔ تو اس وقت یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک صحیح طور اور مستحکم عقیدہ رکھیں گے۔ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہوگی۔ مگر یہ ایمان جو دیکھ کر اور محسوس کر کے پیدا ہو معتبر نہیں۔ معتبر وہ ایمان ہے۔ جو بن دیکھے ہو اور زندگی کے خوشگوار لمحوں میں ہو۔ تاکہ اس کے بعد اعمال صالحہ کی تکمیل کا موقع مل سکے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب ظاہر کی آنکھیں بند ہوتی ہیں تو عین اس وقت باطن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ حقائق جو زندگی بھر مجہول رہے تھے۔ اب ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ اگر تمہارے اعمال کی جانچ نہیں ہوگی۔ اور حشر و نشر محض ڈھکوسلہ ہے۔ تو پھر کیسا نہیں ہوتا۔ کہ تم موت کے چنگل سے بچ جاؤ۔ اور جب روح پرواز کرنے لگے۔ تو تم اس کو روک لو۔ اگر موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ تو پھر منطقی طور پر موت کی بھی ضرورت کیا ہے۔ اور اگر یہ سائنٹیفک تجربے اور وہ اصولوں کے ماتحت نہیں ہے۔ اور نہ تمہاری عقل کے موافق ہے۔ تم کیا ہو یا دنیا کا ہر نزول ہر آئینہ نقص اور یقینی ہے۔ کسی صورت میں بھی اس سے آگے فیصلہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیوں نہیں اس تنبیہ کے بعد تم اپنی زندگی کے دو گھڑی اٹھنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

حلِ لغات۔ مَدِيْنِيْنَ ۔ غیر محاسب مَدِيْن کی جمع ہے۔ اصل میں یہ لفظ جھکنے کے معنے حساب دہ اور ماتحت ہونے کے ہیں۔ فَرَوْحٌ ۔ مسرت، آسائش، ہمیشگی۔

۵ زنجان۔ روزی۔ رزق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۹- فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝

۹۰- وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝

۹۱- فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝

۹۲- وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝

۹۳- فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝

۹۴- وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝

۹۵- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝

۹۶- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

۸۹- تو راحت اور روزی ہے ف۱ اور نعمت کا باغ ۝

۹۰- اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے ۝

۹۱- تو داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے خاطر جمع رکھ ۝

۹۲- اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے ۝

۹۳- تو کھولتے ہوئے پانی سے مہمانی ہے ۝

۹۴- اور دوزخ میں داخل ہونا ہے ۝

۹۵- بیشک یہ بات جو ہے یہی لائق یقین کے ہے ۝

۹۶- سو تو اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے پاکی بیان کر ۝

آیاتها ۲۹ (۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۴) رکوعاتها ۴

(۵۷) سورۂ حدید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ۝

ف۱ ان آیات میں موت کے بعد زندگی کی تشریح فرمائی ہے۔ کہ اگر مرنے والا اللہ کے مقربین میں سے ہے۔ تو پھر اس کو بالکل بے خوف و خطر رہنا چاہیئے۔ اس کے لئے وہاں کامل مسرت اور بہترین زندگی ہے۔ اور جنت ہے۔ جو بجائے خود ضامن ہے۔ ہر فلاح و سعادت اور آسودگی و نعمت کی۔ اور اگر اس سے ذرا کم درجے میں ہے۔ تو بھی۔ چونکہ فرمانبردار اور اطاعت شعاروں میں ہے۔ اس لئے بھی ہر خوف و ہراس سے سلامتی ہے۔ اور اگر ان لوگوں میں سے ہے۔ جنہوں نے دنیا میں حق و صداقت کے پیغام کو ٹھکرایا۔ اور اپنے لئے گمراہی اور ضلالت کی راہوں کو تجویز کیا ہے۔ تو پھر خیر نہیں ہے۔ ان لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا۔ کھولتے ہوئے پانی اور جہنم سے ان کی تواضع کی جائے گی۔ اس لئے ابھی سے ان واقعات پر کامل یقین ہونا چاہیئے۔ اور اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کرنی چاہیئے۔ وہ نتیجہ سامنے ہے۔

## سُورۃ حدید

ف۱ سورۂ واقعہ کا اختتام اس آیت پر ہوا ہے۔ کہ پروردگار کی عظمت اور پاکی کا اظہار کرو۔ اور سورۂ حدید کی ابتداء یہ ہے۔ کہ کائنات کی ہر چیز عملاً اپنی دائمی اطاعت شعاری سے اس کی حمد و ثنا اور تسبیح میں مصروف ہے۔ اور تمام اشیاء پر حقیقتاً اسی کا قبضہ اور اقتدار ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے۔ اور وہی موت طاری کرتا ہے۔ اور اس کے احاطہ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس لئے اگر تم لوگ زبان سے اس حقیقت کا اظہار نہیں کرتے۔ تو دیکھو۔ واقعہ تو یہی ہے۔ کہ تم خود اس کے بنائے ہوئے قانونوں کے سامنے جھکتے ہو۔

## حلِ لغات

حق الیقین۔ اعتقاد کا وہ مقام جہاں شکوک نہ پیدا ہو سکیں۔

www.KitaboSunnat.com



۲- لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

۲- آسمانوں اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے اور وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○

۳- هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

۳- وہ سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور اندر ہے اور وہ ہر شے کو جانتا ہے ○

۴- هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

۴- اُسی نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں بنایا۔ پھر تخت پر قرار پکڑا۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمانوں سے نازل ہوتا اور جو آسمان میں چڑھتا ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے ○

۵- لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○

۵- آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ اور اللہ کی طرف سب کام پھیرے جاتے ہیں ○

۶- يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

۶- رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا

## خدا اوّل کیوں کر ہے؟

۱ خدا کی ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ اوّل ہے۔ اور اس کو کائنات کی ہر چیز پر تقدم حاصل ہے۔ مگر قدیم حکماء کے لئے بڑی مشکل کا سامنا تھا۔ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ اس تقدم کی نوعیت کیا ہے۔ کیونکہ یونان کے عام علماء تقدم کی پانچ قسمیں تسلیم کرتے ہیں:۔
(۱) تقدم بالتاثیر۔ (۲) تقدم بالاحتیاج (۳) تقدم بالشرف (۴) تقدم بالمرتبہ۔ (۵) اور تقدم بالزمان۔

اور پانچویں قسم کے تقدم کو تسلیم کر لینے میں انہیں عقلی مشکلوں کا ایک انبار نظر آتا تھا۔ اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ وہ ذات زمانا ہر شے سے مقدم ہے۔ تو خود اس جملے کا مفہوم کیا ہے کیونکہ اس کو اوّل کہنا۔ یہ خود زمانے کو مستلزم ہے۔ اور اس بات کا اقرار کرنا ہے۔ کہ اس وقت بھی زمانہ کا کوئی حصہ ایسا تھا جس کو آپ اوّل فرض کر رہے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے آپ خدا کو سب سے پہلے قرار دے رہے ہیں۔ ورنہ اوّل کا کچھ اور مفہوم ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سرگروہ عقلاء و اسلام یعنے امام رازی نے بھی یہاں کامل تحیر کا اظہار کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ ہم یہ اجمال کی شکل میں تو تسلیم کرتے ہیں مگر تفصیلات کا سمجھنا ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ خدا بھلا کرے۔ نظریہ اضافیت کے مصنف آئن سٹائن کا کہ اس نے اس الجھن کو دور کیا۔ اور اس حقیقت کو پالیا۔ اس نے کہا۔ کہ زمانہ کوئی ازلی اور ابدی حقیقت نہیں ہے جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔ بلکہ یہ محض ایک اضافی چیز ہے۔ اگر کائنات اشیاء موجود نہ ہوں۔ یا ان میں حرکت مفقود ہو جائے۔ تو زمانہ کا مفہوم ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا ازلاً اور ابداً موجود رہنا نہ صرف غیر ضروری ہے۔ بلکہ عقلاً باطل ہے۔ اس نظریہ نے جسم کے زمان و مکان کے تصور کو اس درجہ بدل دیا ہے۔ کہ اب وہ پہلے کے سے فرق متضاد اور نہیں ہوتے۔ (باقی صفحہ ۱۲۹۰ پر)

حلِ لغات:- ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ پھر وہ عرش تدبیر و حکومت پر قرار پذیر ہوا۔ استوی کی تفصیلی بحث کئی مقامات پر گزر چکی ہے تفسیر اوّل میں دیکھئے۔ کہ یہ ایک شان احدیت ہے۔ صفت واقعہ نہیں ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ کائنات کو پیدا کرنے کے بعد پھر اس نے اپنے مرکز تدبیر شئون کی جانب توجہ مبذول فرمائی۔ اور عرش سے مراد مقام تجلیات تخلیق ہے۔ اور مرکز کا لفظ فرمایا ہ۔ یلج۔ ولوج سے ہے۔ ۳

۳ بمعنے داخل ہونا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○

ہے۔ اور وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○

۷- آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ○

۷- اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے جس میں اللہ نے تمہیں نائب کیا ہے، خرچ کرو۔ پھر جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کیلئے بڑا اجر ہے ○

۸- وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○

۸- اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور رسول تمہیں پکار رہا ہے۔ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ وہ تم سے عہد لے چکا ہے، اگر تم ماننے والے ہو ○

۹- هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○

۹- وہی ہے جو اپنے بندہ پر کھلی آیتیں نازل کرتا ہے۔ تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر اُجالے میں لائے[1] اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر شفیق مہربان ہے ○

۱۰- وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ

۱۰- اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ تم میں

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۸۹۔ اب یہ عقیدہ کہ خدا اوّل ہے۔ بالکل واضح ہے کہ اس نے زمانے اور مقام و مکان کو بھی پیدا کیا ہے۔ مکان و مقام یعنی فضا اور وہ تمام مخلوق سے ان معنوں میں پہلے ہے۔ کہ اس کی شان صمدیت کے ساتھ وقت اور مقام کے لئے بھی کوئی جگہ نہ تھی۔ اور وہ اس وقت تھا جبکہ خود عدم بھی معدوم تھا۔ اور مکان بھی مقام الٰی قرار نہ تھا۔ آخر کے معنی جیسا کہ حدیث میں آتے ہیں۔ کہ اس کے بعد کوئی چیز نہیں ظاہر ہے کہ اس کا ثبوت بالکل بدیہی اور واضح ہے۔ وجدان و ذوق اسکو تسلیم کرتا ہے۔ اور قلب و دماغ کے تمام گوشوں پر وہ مسلط ہے۔ گو انسان چاہے بھی کہ اس کا انکار کر دے جب بھی اُس کی وضاحت اور اعتراف کی زنجیریں لازماً پہنا دیتی ہے۔ باطن کہنے سے غرض یہ ہے کہ باوجود اس تبیین اور اس تحقق کے اگر منطق اور عقود و فکر کی چھلنیوں میں اس کو چھاننا چاہو۔ تو ناممکن ہے۔ اگر حکمت اور فلسفہ کی آنکھوں سے دیکھنا چاہو۔ تو اس کا وجود سراپردہ خفا میں ہے۔ یعنی وہ مستور بھی ہے۔ اور ظاہر بھی ہے۔ وہ واضح بھی ہے اور مخفی بھی ○

**فیضانِ نبوت** [1] یعنی یہ کہ روشنی بخشش اور حرکت ہے۔ اور اس کے لئے نہایت ہی محروم ہے جسے قرآن کی آیتیں نازل فرمائی ہیں۔ تاکہ ان کی وساطت سے لوگوں کو اندھیروں اور تاریکیوں میں سے نکال کر روشنی اور ہدایت کی وادیوں میں لے جائے۔ جہل و اوہام اور خرافات کی ظلمتوں سے روکے۔ اور حقائق و معارف کی جانب رہنمائی کرے۔ یہ اس کا فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے حضورؐ کو بھیجا۔ تاکہ بنی نوع انسان کو گمراہیوں میں بھٹکنے سے باز رکھیں۔ حالات یہ تھے۔ کہ ہر طرح کی گمراہیاں اور جرم ان پر مسلط تھے۔ چاروں طرف گناہوں کا تعفن تھا۔ تعلیم الٰہی سے کلی ناآشنا تھے۔ اور طبائع متنفر، بت پرستی اور تقلید آبا کا زور تھا۔ رسوم نے ان کی زندگی کو اجیرن کر رکھا تھا۔ فواحش عام تھے۔ تفرقہ اور پارٹی بازی کا نشان تھا۔ اس حالت میں حضورؐ تشریف لائے اور آپ کے فیض سے تاریکی کے بادل چھٹ گئے۔ روشنی تقویٰ کی، عقل و ذہن میں تابندگی اور روشنی پیدا ہو گئی۔ اخلاق سنور گئے، اور رشد کی شمع روشن ہوئی۔ حضورؐ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ جو خلفا اس کے منصبی قرار پائے۔ تمام وہ جماعت لوگوں نے خدمت و شفقت کا بہترین ثبوت دیا۔ اور جو اکھڑ اور تند مزاج تھے حلیم الطبع ہو گئے۔ یہ ساری ترقی اسی فیض کا اعجاز ہے۔ کہ آج دنیا میں روشنی اور محبت موجود ہے۔ جو مسلمان ہیں وہ جزئیاتِ تعلیم کے ایک وحدت دینی سے وابستہ ہیں۔ اور ایک کعبہ کے گرد بیٹھیں۔ حل لغات: میثاق۔ عہد و اقرار ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ
دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ
وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ ۝
۱۱- مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝
۱۲- يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ
نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ۝
۱۳- يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ

جس نے فتح (مکہ) سے پہلے مال خرچ کیا اور راہ خدا میں لڑے
وہ دوسروں کی برابر نہیں ہے۔ ان لوگوں کا درجہ ان سے بڑا ہے
جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا اور لڑے۔ اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ
کیا ہے۔ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ اس سے واقف ہے ۝
۱۱- کون ایسا ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ پھر وہ اس قرض کو اس
کیلئے دونا کرے۔ اور اس کے لئے عزت کا اجر ہے ۝
۱۲- جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا۔ کہ
ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنے دوڑتا ہوگا۔ آج کے
دن تمہیں خوشخبری ہے۔ باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں
بہتی ہیں۔ وہاں ہمیشہ رہو گے۔ یہی بڑی مراد
ملنی ہے ۝
۱۳- جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے

پہلے صفوں سے آگے۔ ۔ ۔ دین کا یہ تخیل کہ صداقت سب کی مشترکہ میراث ہے۔ جس کا تخیل ہے وہ یہ عقیدہ کہ ہر پیغمبر یکساں تعظیم کا سزاوار ہے۔ جس نے پیش کیا۔ یہ خیال کہ دنیا کے ہر کرے میں انبیاء آئے اور خدا کی زمین کا کوئی گوشہ ابر رسالت کے فیض بخشیوں سے محروم نہیں رہا۔ جس کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اور وہ لفظ فی جنتی آنکھوں جن کے بیداد کا رواج قرب ترانہ کس نے گایا۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف ان آیات میں انفاق فی سبیل اللہ کے لئے مسلمانوں کو آمادہ کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جب جہاد کے لئے اور قوم کے افراد کیلئے روپے کی ضرورت ہے۔ تو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم تامل اور سوچ میں ہو۔ یاد رکھو۔ یہ سلسلہ دولت اللہ کی دی ہوئی ہے۔ اور اس کی بخشش ہے۔ پھر جب وہ تم سے خود تمہارے بھلے کے لئے طلب کر رہا ہے۔ تو تمہیں بے دریغ دے دینا چاہئے۔ اس کے بعد بتلایا ہے۔ کہ قتال و انفاق کے بارہ میں اس کی اہمیت کے لحاظ سے اجر میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جن لوگوں نے بیکسی کے عالم میں، یعنی فتح مکہ سے قبل اسلام کی مالی اور جانی مدد کی ہے وہ ظاہر ہے کہ ان لوگوں سے قطعیاً زیادہ افضل ہیں۔ کیونکہ یہ وہ پاک نفوس تھے۔ جنہوں نے اس وقت اس تجارت میں اپنا سرمایہ لگایا۔ جبکہ کامیابی کی بہت کم توقع تھی۔ اور فتح مکہ کے بعد مستقبل بالکل روشن تھا۔ اور سب کو معلوم تھا کہ اب اسلام سارے عالم پر چھا جائیگا ۔

ف اللہ کو قرض دینے کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بھی ایک نوع کی تجارت ہے۔ فرق یہ ہے۔ اس میں راس المال نقد ہے۔ اور جو کچھ ملنے والا ہے۔ وہ سراسر حق ہے یعنی موت کے بعد آنے والا ہے۔ اس سودے میں وہی لوگ شریک ہوتے ہیں۔ جن میں جرأت ایمانی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ اگر سب کچھ دے کر بھی اس کا قرب حاصل ہو جائے۔ تو یہ تجارت کسی عنوان بری نہیں ۔

## حل لغات

نُورُهُمْ۔ روشنی۔ یعنی وہ لوگ جو یہاں معارف ایمانی سے بہرہ ور تھے۔ وہ اس دنیا میں نور کے سایہ میں چلیں گے۔ اور تقدم و تقصود کی ہر راہ ان کے لئے روشن ہوگی۔ وہ عقلی کی تمام مشکلات نہایت آسانی کے ساتھ قابو حاصل کر لیں گے۔ اور وہاں کے حقائق ان پر بہ یک طرح روشن ہونگے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک خاص نوع کی ابدیت عطا کی جائے گی۔ جو ان کے جلال کو دو بالا کر دیگی۔ اور [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ
ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ
بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ
وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝
۱۴- يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ
فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ
غَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝
۱۵- فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝
۱۶- أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ
لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا

کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور میں روشنی
حاصل کریں۔ کہا جائیگا کہ اپنے پیچھے مڑ جاؤ اور نور تلاش
کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی جس کا ایک
دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر رحمت ہوگی، اور باہر کی طرف
عذاب ہوگا ۝
۱۴- منافق ایمانداروں کو پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟
وہ کہیں گے ہاں تھے مگر تم نے اپنی جانوں کو فتنہ میں ڈالا
اور راہ دیکھتے رہے اور شک میں پڑے رہے اور تم کو آرزوؤں
نے فریب دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا اور تمہیں اس دھوکے
باز شیطان نے اللہ کے بارہ میں فریب دیا ۝
۱۵- پس آج تم سے نہ فدیہ قبول کیا جائیگا اور نہ کافروں ہی سے قبول
ہوگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور بُرا ٹھکانا ہے ۝
۱۶- کیا ایمانداروں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ اور اس کے سچے
دین کی یاد کرتے وقت جو نازل ہوا ہے گڑگڑا دیں اور ان کی مانند نہ ہوں

## سزا کی صحیح ترین شکل

ف۱ منافقین کا گروہ دنیا میں جرأت بے ایمانی سے ایک قوم محروم رہا، اور ہمیشہ تا دینی مسلحتوں کو دائمی اسودگیوں پر ترجیح دیتا رہا اور کوشش کرتا رہا کہ مسلمان کبھی حقیقت حال سے آگاہ نہ ہوں۔ ظاہر کے پردے میں باطن کو چھپاتا رہا۔ اور چند صحیح کی باتوں سے اس خبث کو جو اس کی عزیز ترین دولت تھی دل کی گہرائیوں میں پنہاں رکھے رہا۔ اللہ نے دنیا میں ان سے چوکنا ہو کر کامل انتقام لیا کہ ان کے تمام اسرار ایک ایک کر کے واشگاف طور پر بیان کر دئیے۔ اور کہہ دیا کہ تمہارا انجام ہماری نظروں میں ہے۔ اور تم ہزار چالوں کے باوجود بھی ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اور آخرت میں ان کو ذہنیت نفسی کی ایسی صورت پیدا کر دی کہ ان کو اپنے اعمال کی برائی مجسم شکل میں معلوم ہو جائے۔ ارشاد فرمایا۔ کہ جب وہ لوگ شاداں و فرحاں جنت کی جانب بڑھ رہے ہوں گے، اور اپنے اعمال کے بھروسے پہ آگ کی طرف جھکے ہوئے چلے جاتے ہوں گے۔ تو ان کے دلوں میں منزل تک پہنچ کر ہو تلون تعمیر کی بہرہ مندی جو نہایت مرجانی ہوں گے۔ ان میں اور جنت میں چند قدم کا فاصلہ ہوگا کہ درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی جائے گی۔ اور ان کا نفاق مجسم ہو کر

آئے اور حسرت وائے ابدی کے درمیان حائل ہو جائیگا۔ اس وقت انہیں پہلی آخری دفعہ محسوس ہوگا کہ نفاق کتنا بڑا جرم ہے۔ اور نفاق کی وجہ سے اللہ کے بندوں کو کس درجہ تکلیف پہنچی ہے۔

ف۲ جب یہ لوگ مسلمانوں کو دیکھیں گے کہ جنت میں مزے لوٹ رہے ہیں، تو کہیں گے۔ کہ بلاوجہ ہم بھی تو دنیا میں تمہارے ساتھ تھے۔ پھر درجات میں یہ تفاوت کیوں ہے؟ مسلمان جواب دیں گے۔ کہ جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے بلاشبہ تم لوگ ہمارے ساتھ تھے مگر تمہارے دلوں میں ایمان کی حلاوت کہاں تھی؟ تم کفر و نفاق پر پکے ہوئے تھے۔ تم نے ایمان داخل کرنے کے بجائے ہمیشہ حالات کا انتظار کھینچا ہم نے تعلیمات اسلامی کو تنگ دلی اور تنگ نظری سے دیکھا اور خواہشات نفس نے تمہارے قلب اور دماغ پہ پورا پورا قبضہ جمایا۔ تم کو شیطان نے بہکایا، اور تم بہک گئے۔ حتی کہ خدا کا پیغام آ پہنچا۔ اور تمہیں جہاں پہنچنا تھا پہنچا دیا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ کیا تمہیں ان جنتوں میں داخل ہونے کا کوئی استحقاق ہے؟ جبکہ اللہ نے انہیں مخصوص بندوں کے لئے مختص کر رکھے ہیں۔

حل لغات:- بِسُوْرٍ۔ دیوار۔ فَتَنْتُمْ۔ یعنی کفر و نفاق
کی آنا نہیں ہیں وا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ○

جنہیں پہلے کتاب ملی۔ پھر ان پر مدت دراز گذر گئی۔
پھر ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور وہ بہت
اُن میں بدکار ہیں ○

۱۷- اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

۱۷- جان لو کہ اللہ زمین کو اس کے مرے پیچھے جلاتا ہے
ہم نے تمہارے لئے پتے بیان کر دیئے شاید تم سمجھو ○

۱۸- اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○

۱۸- بیشک خیرات دینے والے اور خیرات دینے والی عورتیں
اور جنہوں نے اللہ کو قرضِ حسنہ دیا انہیں دو چند دیا جائے
گا۔ اور انہیں عزت کا اجر ملے گا ○

۱۹- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○

۱۹- اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ وہی
اپنے رب کے پاس سچے ایمان والے اور شہید ہیں۔ انہیں
اُن کا اجر اور ان کا نور ملے گا۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری
آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں ○

۲۰- اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ

۲۰- جان رکھو کہ دنیا کی زندگی اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ کھیل اور

ف ہجرت کے بعد مسلمانوں کو مدینہ میں امن ملا۔ تو وہ گرم جوشی عمل کی باقی نہیں رہی۔ جو مصائب کے وقت تھی۔ اس لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عتاب نازل فرمایا۔ کہ ابھی وقت تو اظہارِ شکر اور خشیت و انفعال کا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو ہر حال میں خدا کو یاد رکھنا گویا اُسکے دین کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ تمہیں اہل کتاب کی طرح نہ ہونا چاہیئے۔ کہ جوں جوں زمانہ گزرتا گیا ان میں قساوت پیدا ہوتی چلی جائے۔ اور گویا زیادہ عمل بے روح ہو جائے۔ بلکہ تم کو یہ چاہیئے۔ کہ ہر روز زمانہ کے ساتھ تمہارے دلوں میں ایمان کا جذبہ زیادہ مضبوط ہوتا چلا جائے۔ اور زمانے کا بُعد تمہارے جذبوں کی تازگی میں کوئی تبدیلی نہ پیدا کر سکے۔

## نبوت اور مقام صدیقیت وشہادت

ف نبوت کے سوا صالحیت اور صالحیت کے جس قدر مراتب ہیں۔ وہ سب سعی و عمل اور ایمان و تقویٰ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں ہے۔ کہ تکمیل دین اور اتمام نعمت کے بعد اب کوئی شخص بلاواسطہ استفادہ الوہیت کا مدعی ہو۔ مگر یہ ممکن ہے۔ کہ ان ہستیوں کے تتبع اور اطاعت سے کہ جن کو فیضانِ نبوت سے وہ تمام رُتبے حاصل ہو جائیں۔ جو غیر انبیاء کیلئے مقدر ہیں۔ لہٰذا ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر مخلصانہ اور بے ریا ایمان رکھتا ہے۔ اور جس کے قلب میں تمام انبیاء کے لئے عزت و احترام کے جذبات موجزن ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک صدیق ہے۔ اس کا رتبہ اور مقام عام مومنین سے بلند ہے۔ اسی طرح ایک مقام فنافی اللہ کا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ حقیقتاً اللہ کی راہ میں انسان اپنے کو ذبح کر ڈالے۔ کٹ مرے اور قلب و دماغ کی تمام صلاحیتوں کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مشغول کرے۔ یہ شہید ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲۹۴ پر)

**حل لغات** — الامد۔ مدت فرق یہ ہے۔ کہ زمانہ جس طرح قوائے جسمانی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح مذہبی جذبات بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ مگر مومن کی شان یہ ہے۔ کہ وہ پوری طرح اس ضعف و اضمحلال کا مقابلہ کرے۔ اور اپنی روح کو ہر دم تازہ رکھے۔ المصدقین۔ صدقہ دینے والے۔ صدیق کی جمع ہے۔ نہایت راست گو۔ وہ شخص جس میں حق کو قبول کرنے کی [illegible] استعداد بدرجہ اتم موجود ہو۔

ہ لعب۔ بازی۔ کھیل۔ لہو۔ کھیل۔ نیک عمل سے باز رکھنے والی چیز۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ
كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ○
٢١- سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو
الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○
٢٢- مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي
أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۚ إِنَّ
ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ○
٢٣- لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا

تفاخر اور ظاہری آرائش اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر
کرنا اور اموال و اولاد میں زیادتی طلب کرنا ہے۔ جیسے وہ
بارش جس کی روئیدگی کسانوں کو اچھی لگتی ہے۔ پھر خشک ہو
جاتی ہے تو تو اُسے زرد ہوئی دیکھتا ہے۔ پھر چُورا چُورا ہو جاتی
ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ سے معافی بھی ہے اور
رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی پُونجی ہے ○
٢١- اپنے رب کی معافی اور جنت کی طرف دوڑو۔ اس جنت کا
عرض آسمان اور زمین کے عرض کی برابر ہے۔ اُن کے لئے تیار
کی گئی ہے جو اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ یہ اللہ
کا فضل ہے۔ جسے چاہے دے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ○
٢٢- ملک اور تمہاری جانوں پر کوئی ایسی مصیبت نہیں پڑتی جو
کہ ہم نے کتاب میں اسکے پیدا کرنے سے پہلے نہ لکھ لیا ہو۔
بے شک یہ اللہ پر آسان ہے ○
٢٣- تاکہ تم اس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے افسوس نہ کرو۔ اور جو

حاشیہ صفحہ ۱۲۹۳ ۔ وہ اپنے مرتبے کا ٹھکانا، اللہ کے قریب پاتا ہے۔ اس کو
دنیا میں بھی ایمان و بصیرت کی روشنی عطا کی جاتی ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ
بلند مرتبہ بھی ہر اس شخص کو مل سکتا ہے۔ جو اور اس ذوق ہو۔ امت محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ اس میں کا ہر فرد تقویٰ و ورع کے
ذریعے اس بلند مقام تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔
یہ یاد رہے کہ ذرا شہداء کو یہاں بالکل منفصل اور علیحدہ ہے۔
اس کا تعلق والا جیسا تصور ہے نہیں ہے۔ کیونکہ شہادت صرف ایمان سے
حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایمان کیلئے مر جانے سے حاصل ہوتی ہے۔
رما حاشیہ صفحہ ہذا ف۔ قرآن حکیم ان آیات میں ہو دنیا کی قدر و قیمت واضح کی
گئی ہے۔ اور ان لوگوں کو جو اس دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور جو زندگی کو
مقصود سمجھتے ہیں۔ کہ ان عارضی اور فانی مسرتوں کو ابدی اور
دائمی حقیقتوں پر ترجیح دی جائے تنبیہ کیا ہے۔ ارشاد ہے۔ تمہارے
سامنے حیات انسانی کا صرف ایک رخ ہے۔ تم اس کو محض دل کشی و بہجت
کی حیثیت سے دیکھتے ہو۔ اور وہ پہلو جو اس کے سارے حسن کو غارت کر
دیتا، اور جس کے تصور سے بھی زندگی کانپ اٹھتی ہے۔ تمہاری نظروں
سے اوجھل ہے۔ تم صرف یہ جانتے ہو۔ کہ یہاں دلچسپی ہے۔ دل بہلانے کے
سامان ہیں۔ زینت و تفاخر کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ مال و دولت میں افزائش
کی خواہش ہے جس کا جشن ہے۔ تم یہ نہیں جانتے۔ کہ پردہ موت ان سب مسرتوں اور
کو ایک دم ڈھانپ لیتا ہے۔ اور یہ سب چیزیں اس وقت ختم ہو جاتی ہیں
جب فرشتۂ اجل سامنے آ جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ان ناداروں کی مثل
ایسے ہے زمیندار کی سی ہے۔ جو اپنے کھیت کو مینہ برس جانے کی وجہ سے سرسبز
و شاداب دیکھتا ہے اور پھولا نہیں سماتا۔ پھر چند دنوں میں وہ کھیت
جلتا ہے اور اس کی تازگی زردی اور پژمردگی سے بدل جاتی ہے۔ اس
وقت یہ چورا چورا ہو جاتا ہے۔ اور پاؤں میں روندا جاتا ہے۔ گویا یہ حال
حسن و جمال جس کی وجہ سے زمیندار اُبھرتا تھا۔ خزاں کے گرم جھونکوں
کی تاب نہ لا کر خاک میں مل جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح دنیا کے عشاق اس کی
زینت و آرائش میں عجب کی طرح بنا اور سنورا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور اسکو
دیکھتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے۔ کہ یہ قیامت اور اجل کے وقت کیسی
بد ہیئت اور بدشکل ہو جائیگی۔ (باقی صفحہ ۱۲۹۵ پر)
حل لغات۔ عرضھا السموات والارض۔ آسمان و زمین کی وسعت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۣ ۝

اسے تمہیں دیا۔ اس پر شیخی نہ کرو۔ اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا

۲۴- الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

۲۴- جو خود بخل کریں اور آدمیوں کو بخل کا حکم دیں۔ اور جو منہ موڑے۔ تو اللہ وہ ہے جو بے پرواہ قابلِ تعریف ہے ○

۲۵- لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

۲۵- ہم نے اپنے رسول کھلی نشانیاں دے کر بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہا نازل کیا۔ کہ اس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے لئے فائدے ہیں۔ اور تاکہ اللہ معلوم کرے۔ کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ زور آور اور زبردست ہے ○

۲۶- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

۲۶- اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب رکھی۔ پھر کوئی ان میں راہ پر ہے۔ اور اکثر ان میں بدکار ہیں ○

۲۷- ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ

۲۷- پھر ان کے پیچھے انہی کے نقش قدم پر چلنے والے اپنے رسول بھیجے اور پیچھے لائے۔ بیٹے عیسیٰ ابن مریم کو انجیل دی اور جو لوگ اس کے

## استحقاق اور تفضل کی بحث

[illegible]

## مسئلہ تقدیر کی بالکل آسان صورت

[illegible]

www.KitaboSunnat.com



وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَّ
رَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا
عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ
وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ○
۲۸ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا
تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○
۲۹ - لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ
عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ
بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

تابع ہوئے انکے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈالی اور لذیذ
دنیا چھوڑنا جسے انہوں نے خود نکالا لکھا تھا جسے اسکو ہم
اُن پر اسکے مگر واسطے ڈھونڈنے رضامندی خدا کے حق سو جیسا کہ
نباہنا چاہئے تھا۔ ویسا نہ نباہ سکے۔ پھر جو ان میں ایماندار
تھے ہم نے انکا اجر انہیں دیا۔ اور ان میں بہت بدکار ہیں ○
۲۸۔ مومنو خدا سے ڈرو اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت
سے دو حصے دیگا اور تمہارے لئے ایک نور مقرر کریگا جسکی روشنی میں
تم چلوگے اور تمہیں بخشے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○
۲۹۔ تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ وہ اللہ کا فضل
کچھ نہیں پا سکتے۔ اور جانیں کہ فضل خدا
کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے دے۔ اور
اللہ کا فضل بڑا ہے ○

## یہ انجیلیں اصلی نہیں ہیں

ف۔ یہ واضح رہے کہ موجودہ انجیلیں متی، لوقا، مرقس اور یوحنا سب کی سب اصل [illegible]

## دینِ فطرت میں رہبانیت نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

## (۵۸) سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۔ (۳)

## (۵۸) سورہ مجادلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ○

۱۔ اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کر رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی باتیں سنتا تھا بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے ○

۲۔ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○

۲۔ جو لوگ تم میں اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں تو نہیں ہیں جنہوں نے ان کو جنا اور وہ ایک نامعقول بات اور جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ○

۳۔ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ

۳۔ جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر جو کہا تھا اس سے پھرنا چاہیں تو قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ

## عورت کا درجہ قانون میں

ل اسلام سے پہلے طلاق کی ایک صورت یہ تھی۔ کہ خاوند بیوی سے کہہ دے کہ انت علی کظہر امی۔ یعنی اب تو میرے لئے میری ماں کی حیثیت میں ہے اور بربنائے رواج پھر وہ عورت دائمی طور پر علیحدگی اختیار کر لیتی۔ اس کو اصطلاح میں ظہار کہتے تھے۔ خولہ بنت ثعلبہ حضورؐ کے پاس فریاد لے کر آئی کہ اوس نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میرے ساتھ اولاد بھی ہے۔ اگر ان سے علیحدگی واقع ہو جاتی ہے تو سخت مشکل کا سامنا ہے۔ اولاد کو اگر خاوند کے سپرد کرتی ہوں۔ تو مجھے خطرہ ہے۔ کہ وہ شفقت سے ان کی تربیت نہیں کریگا۔ اور اگر اپنے پاس رکھتی ہوں۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ بھوکوں نہ مر جائیں۔ یعنی ان کو کیسے کر پالوں گی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ وہ جب یہ الفاظ کہہ چکا ہے۔ تو اب تو اس پر حرام ہو چکی ہے۔ اور میاں بیوی کے سے تعلقات منقطع ہو چکے ہیں۔ وہ

روئی۔ اور کہتی یا رسول اللہ اس نے طلاق کے الفاظ استعمال نہیں کئے ہیں۔ اور حضورؐ عام مسلک کی بنا پر یہی فرماتے۔ کہ اب تو کوئی گنجائش نہیں ہے سنتے ہیں حضورؐ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ اور ظہار متعلق یہ آیات نازل ہوئیں جن میں بتایا گیا۔ کہ یہ جاہلیت کا دستور قطعاً غلط ہے۔ کہ مطلقہ عورت کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں بن جائے۔ ماں تو وہی ہے جس نے اس کو جنا ہے۔ اور جو اس کو وجود میں لانے کا باعث ہوئی۔ یہ قول اور یہ انداز بیان غلط اور جھوٹ ہے۔

حل لغات:۔ تجادلک:۔ تجھ سے جھگڑتی تھی جدل کا لفظ عربی میں اچھے اور برے دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں استعمال اچھے معنوں میں ہے۔ تحاورکما۔ باہمی گفتگو۔ تحیۃ۔ تحیۃ یا سلام۔ یہ لفظ ہے۔ اس حقیقت کی طرف کہ اسلام کے احکام عام اور عالمگیر ہیں۔ یہ نکتہ۔ مسلمان۔ ہندو۔ غلام آزاد [illegible]

[illegible]

www.KitaboSunnat.com



أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○
۴- فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ
فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
۵- إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا
كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا
آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○
۶- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم

تھائیں۔ ایک گردن آزاد کرنا ہے۔ یہ تمہیں نصیحت دی جاتی ہے
اور اللہ تمہارے کاموں سے واقف ہے ○
۴- پھر جو کوئی نہ پائے تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے
دو مہینے روزہ رکھے۔ پھر جو کوئی یہ نہ کر سکے۔ تو ساٹھ فقیروں
کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان لاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دکھ
دینے والا عذاب ہے ○
۵- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ خوار ہوئے
تھے جیسے ان سے پہلے خوار ہوئے تھے اور ہم نے صاف آیتیں نازل کیں اور کافروں کے
لئے ذلت کا عذاب ہے ○
۶- جب اللہ ان سب کو اٹھائے گا۔ پھر ان کے کاموں کی

اور اس کا کفارہ یہ ہے۔ کہ باہمی اختلاط سے پہلے غلام آزاد کیا جائے۔ یا دو ماہ کے متواتر روزے رکھے جائیں۔ یا اگر اتنی بھی استطاعت نہ ہو۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ یہ اس لئے کہ ہر مسلمان کو معلوم ہو۔ کہ یہ رشتہ کس درجہ زندہ و لائق سلوک کا مستحق ہے۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب کسی شخص کی تمام امیدیں دنیا والوں کی طرف سے منقطع ہو جائیں۔ اور وہ توجہ و تضرع کے ساتھ جناب باری میں اپنی گزارش کو پیش کرے۔ تو اس کی ضرور شنوائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بدرجہا بیت مہربان اور شفیق ہیں۔ وہ ان کی معروضات کو پوری شان کرم کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور بسا اوقات قبولیت سے مشرف فرماتے ہیں۔ دیکھئے یہاں ایک طرف رواج ہے۔ کہ اس کی پابندیاں دوسری طرف، ایک ضعیف اور بیکس عورت ہے۔ جس میں اتنی قوت نہیں ہے کہ رسوم کی کڑی زنجیروں کو توڑ سکے۔ مگر جب وہ روتی ہے۔ اور الحاح وزاری اختیار کرتی ہے۔ تو دریائے رحمت جوش میں آ جاتا ہے۔ اور محض اس ایک عورت کی وجہ سے ایک بات باقاعدہ قانون میں داخل ہو جاتی ہے۔

## قانونِ الٰہی کا احترام ضروری ہے

۱؎ یُحَادُّونَ سے مراد شدید مخالفت اور سخت قسم کا مظاہرہ مخاصمانہ

کفار جیسے منکر دلے قرآن کی تعلیمات کو حضورؐ کے منہ سے سنتے اور ازراہ بدبختی ان کی مخالفت کرتے۔ اور ان کو ہدف استہزاء بناتے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ یہ لوگ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔ یہ اللہ کا قانون ہے۔ جس کا احترام نوع انسان کے لئے ضروری ہے۔ اگر ان لوگوں نے اس کی تذلیل کی۔ اور انکار کیا۔ تو پھر یاد رکھیں۔ کہ جس طرح گزشتہ قوموں کو ہلاکت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ اور جس طرح پہلے گروہوں کو اپنے مقاصد میں ناکام و خائب و خاسر رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کو ان کی ناپاک غرضوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ جہاں تک حق و صداقت کا تعلق ہے۔ وہ پوری آب و تاب سے ان میں موجود ہے۔ دلائل و براہین کے اعتبار سے ان پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے۔ اور ان کو ناکامی اور بے چارگی کے گڑھے میں پھینک دے۔ (باقی صفحہ ۱۳۹۹ پر)

### حلِ لغات:۔

حُدُودُ اللهِ۔ یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ یہ قانون جو اور اس قبیل کے تمام احکام، اللہ کی طرف سے حقیقی حد مقرر ہوتے ہیں اور اللہ ہی صحیح معنوں میں انسان کے لئے موزوں اور مناسب قانون تجویز کر سکتا ہے۔ کُبِتُوا۔ کبت کے معنے ذلیل و رسوا کرنے کے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِمَا عَمِلُوا ۗ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝
۷۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ
رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ
أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝
۸۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ
يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۚ وَإِذَا

انہیں خبر دے گا۔ اللہ نے ان کو شمار کر رکھا ہے۔ اور یہ انہیں بھول گئے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر شاہد ہے ۝
۷۔ کیا تو نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اللہ سب جانتا ہے۔ جب تین کا مشورہ ہوتا ہے تو وہ (ضرور) اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ جہاں کہیں بھی ہوں وہ (ضرور) اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے دن انہیں اُن کے اعمال کی خبر دیگا۔ بیشک اللہ کو ہر شئے معلوم ہے ۝
۸۔ کیا تو نے انکی طرف نہیں دیکھا۔ جنکو کانا پھوسی کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ پھر وہی کرتے ہیں جنکی انکو ممانعت ہو چکی ہے اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کرنے کی

---

حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۲۹۸۔ فرمایا۔ آج یہ جتنا چاہیں۔ خوش ہولیں۔ اور مسرت کا اظہار کرلیں۔ کل وہ دن آنے والا ہے۔ جب اُن کو قبروں میں سے نکالا جائیگا۔ اور محاسبہ کے لئے زندہ کیا جائے گا۔ جب ان سے ایک ایک حرکت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ گناہ و قصد کے فرشتے اُن کے انکار و تمرد کی نسبت ملوں سے سوال کرینگے۔ اس وقت وہ سب کچھ بھول بھلا چکے ہوں گے۔ ابھی نہ مانیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا ہمہ گیر علم ان سے باز پرس کئے بغیر نہ رہےگا۔ اُس وقت یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ اور انکی پوزیشن کیا ہوگی؟ اس حالتِ بیچارگی میں جب کہ کوئی کسی کی مدد بھی نہیں کریگا۔ یہ لوگ بتائیں۔ کہ انہوں نے اُس وقت کے لئے کیا سوچ رکھا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف منافقین اور مشرکین خفیہ طور پر اسلام کے خلاف سازشیں کرتے۔ اور سرگوشیاں کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہم سے کوئی بات پوشیدہ اور مستتر نہیں۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ زمین کی وسعتیں اور آسمان کی پہنائیاں سب ہمارے سامنے ہیں۔ جب یہ لوگ تین ہوتے ہیں۔ تو چوتھا ان میں ہمارا وجود ہوتا ہے۔ اور جب یہ پانچ ہوتے ہیں۔ تو چھٹے ہم ہوتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی راز کی بات کریں۔ اور ہم اس کو دبا جائیں۔ کیونکہ ہمارا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

واضح رہے کہ یہ معیت جس کا ذکر یہاں ہوتا ہے محض علم اور شہادت کی رو سے ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ حیز و مکان کی احتیاج سے بے نیاز ہے۔ وہ اگرچہ مخلوق سے جدا ہے۔ مگر اس کا علم اس درجہ وسیع ہے۔ کہ وہ ہر واقعہ کو براہ راست جانتا ہے۔

## حلِ لغات

نجویٰ۔ اصل میں نجوۃ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی بلند اور اونچی زمین کے ہیں۔ سرگوشی کرنے والے چونکہ اپنے آپ کو ایسی بلندی پر سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے کی وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس حرکت کو نجویٰ کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔

مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ۔ پیغمبر کی نافرمانی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ
وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا
اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا
فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○

۹- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا
تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○

۱۰- إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا
بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

کانا پھوسی کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے وہ دعا دیتے ہیں جو خدا اللہ نے تجھے نہیں دی اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں اس پر ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں دیتا۔ انہیں جہنم کافی ہے۔ جہیں داخل ہوں گے سو بری جگہ ہے پھر جانے کی ○

۹۔ دیکھو جب تم کانا پھوسی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی کانا پھوسی نہ کرو اور بھلائی اور پرہیزگاری کے بارہ میں کانا پھوسی کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ جس کے پاس تم جمع ہو گے ○

۱۰۔ یہ جو کانا پھوسی ہے سو شیطان کا کام ہے۔ کہ مومنین کو غمگین کرے اور ان کو بغیر خدا کے حکم کے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اور ایمانداروں کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں ○

## ذلیل ترین حرکات

ف منافقین نہایت ذلیل قسم کے لوگ تھے۔ یہ ہمیشہ کوشاں رہتے۔ کہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچائے۔ اور ستانے کے لئے نئی نئی راہیں نکالتے کیا اور زندگی بھر اس ڈھب کی بنا لی جائے۔ کہ خواہ مخواہ ہر طرز عمل سے اذیت پہنچے۔ چنانچہ یہ لوگ موقع کی تلاش میں رہتے اور حتی المقدور دل آزاری سے نہ چوکتے۔ مسلمانوں کے ساتھ انہیں کسی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوتا۔ تو باہم سرگوشیاں کرتے۔ اور کچھ اس انداز سے مجلس میں کہ مسلمانوں کو اس بدتمیزی سے دکھ محسوس ہوتا۔ وہ یہ خیال کرتے کہ ہمارے متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں۔ اور ہماری مذمت میں لب ہلائے جا رہے ہیں۔ انہیں اس عادت بد سے روکا گیا۔ مگر یہ رکنے والے کہاں تھے۔ بلکہ تو انہوں نے عمداً اختیار کیا تھا۔ اور اس کا مقصد ہی یہ تھا۔ کہ جب حضورؐ کے پاس آتے۔ تو ازراہ شرارت السلام علیک کی بجائے السام علیک کہتے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ خدا کرے تو مر جائے۔ اور اپنی اس جرأت پر خوش ہوتے اور کہتے۔ اگر یہ اللہ کا رسول ہوتا۔ تو اب تک گستاخی کی سزا ہم کو مل گئی ہوتی۔ اور اب تک عذاب نے ہم کو آ گھیرا ہوتا۔ اور چونکہ ہم اس کی گرفت سے آزاد اور محفوظ ہیں۔ اس لئے ہم حق بجانب ہیں۔ فرمایا تم اپنی بیہودگی پر ناز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ان تمام شرارتوں کیلئے سزا کا ایک دن تجویز کر رکھا ہے۔ اور وہ دن تمہارے لئے خوش آئند نہیں ہے۔ اس دن تمہیں جہنم میں پھینکا جائیگا جو بدترین جگہ ہے۔ اور بہت برا ٹھکانا ہے۔ دنیا میں وہ تمہیں ڈھیل دیتا اور مہلت دیتا ہے۔ تاکہ تم اپنے گناہوں پر احتساب کی نظر دوڑاؤ۔ اور پاکبازی کی زندگی بسر کرو۔ وہ ان لمحات میں چاہتا ہے۔ کہ تمہاری روح بھی بدبختی سعادت اور فلاح سے بدل جائے۔ اور تم اس کے حضور میں توبہ و فروتنی لئے جاؤ۔ مگر تم ہو کہ اس کی مہربانی اور کرم کی وجہ سے گستاخی اور معصیت پر دلیر ہو گئے ہو۔ اور وہ چیز جسکو تمہاری ہدایت کا سبب ہونا چاہئے تھا تمہاری گمراہی کا باعث بنی ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے۔ اور محض اس لئے کہ تمہاری بداخلاقی انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ تم ان ذلیل کاموں پر فخر کرنے لگے ہو۔ جن سے تم کو شرمانا چاہئے۔ اور تمہارے نزدیک سب سے بڑی بات یہی ہے۔ کہ گناہ اور سرکشی کی باتوں کو پھیلاؤ۔ اور پیغمبر کی دشمنی میں دیوانے ہو جاؤ۔ عقل و ہوش اور اخلاق و دین کو یک قلم فراموش کر دو تم ہی کہو۔ کہ جب اخلاقی حس اس درجہ مردہ ہو جائے۔ اس وقت اصلاح کی کیا امید باقی رہ سکتی ہے۔ (باقی صفحہ ۱۴۰۱ میں)

حل لغات:۔ حیوک اللہ تحیۃ سے ہے۔ بمعنی سلام دعا ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ
تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ
اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا
يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ ۞
۱۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ
فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۞
۱۳- أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

۱۱- مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ تم مجلسوں ف۱ میں کھل کر
بیٹھو تو تم جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ کہ اللہ تمہیں کشادگی
دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو۔ تو اٹھ کھڑے ہو۔
اللہ تم میں سے ایمانداروں کے اور ان کے جنہیں علم دیا گیا
ہے درجے بلند کریگا۔ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ اس سے
خبردار ہے ۞
۱۲- مومنو جب تم رسولؐ کے کان میں بات کہنا چاہو تو کان
میں بات کرنے سے پہلے کچھ خیرات آگے رکھ دیا کرو۔ یہ
تمہارے حق میں بہتر اور زیادہ صفائی کا موجب ہے۔ پھر
اگر تم نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞
۱۳- کیا تم اس سے ڈر گئے۔ کہ کان میں بات کہنے سے پہلے

بقیہ صفحہ ۱۳۰۰ ... ف عام مجلس میں دو تین آدمیوں کا الگ ہو کر سرگوشی کرنے لگنا اخلاق کی رو سے مذموم اور آداب مجلس کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس حرکت سے دوسروں کے دلوں میں بدظنی پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ لیکن اگر ضرورت پیش آ جائے۔ تو ارشاد فرمایا۔ کہ تمہاری باہمی نیکی اور تقویٰ کی باتیں ہونا چاہئیں کسی شخص کے متعلق اس لئے سرگوشی کرنا۔ کہ اس کو تکلیف پہنچے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے بہت برا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ یعنی ان باتوں کو حقیر اور معمولی نہ جانو۔ یہ زہد و اتقاء کا صحیح مفہوم ہے۔ کہ مسلمان زیبا اخلاق سے آراستہ ہو۔ اور یہ جانتا ہو۔ کہ کون باتیں آداب مجلس کے منافی ہیں۔ اور کن باتوں سے دوسروں کو دکھ پہنچنے کا احتمال ہے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ سرگوشی کی یہ حرکت تو بلاشبہ مذموم ہے۔ مگر مسلمانوں کو اتنا نازک احساسات کا نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ایسی معمولی چیزوں سے اس قدر متاثر ہوں۔ انہیں زیبا ہے۔ کہ بہرحال اللہ پر توکل رکھیں۔ اور یقین جانیں۔ کہ یہ کبھی غرضیں سب ناکام رہیں گی۔

## آدابِ مجلس

ف۱ صحابہ کو حضورؐ سے بدرجۂ غایت محبت تھی۔ اس لئے مجالس نبویؐ میں خوب بھیڑ رہتی۔ اور ہر شخص یہ کوشش کرتا۔ کہ اس کو زیادہ قریب جگہ ملے۔ تاکہ جمال نبوتؐ سے وہ دل و دیدہ کی تسکین کا سامان بہم پہنچائے اس میں مسابقت ہوتی۔ اور بڑھ بڑھ کر لوگ آگے بیٹھنے کی کوشش کرتے۔ اور جب آنے والے یہ کہتے۔ کہ بھائی ہمیں بھی جگہ دو۔ تو انہیں ناگوار ہوتا۔ اور وہ وہیں جمے رہتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ جب مجالس کا اہتمام کرو۔ تو نشستیں کشادہ رکھو۔ تاکہ بعد میں آنے والے لوگ بھی سماعت اور دید کی لذتوں سے استفادہ کر سکیں۔ اور اگر تمہیں یہ کہا جائے۔ کہ نشست بدل لو۔ یا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہو۔ تو تمہیں اس میں تکلف نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ چیزیں آداب مجلس میں داخل ہیں۔ اور مہذب قوموں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان چیزوں کا خیال رکھیں۔ اس حقیقت کے اظہار سے دو باتیں صراحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ صحابہ کو حضورؐ کے ساتھ کس درجہ شیفتگی تھی اور کتنی محبت تھی اور کس درجہ تعلق خاطر تھا۔ کہ حضورؐ جہاں تشریف فرما ہوتے۔ یہ لوگ پروانہ وار گرتے اور کسب انوار کرتے۔ دوسرے یہ کہ اسلام کتنا اکمل اور جامع تہذیب مذہب ہے۔ کہ اس میں صرف عبادات اور وعظ و تذکیر کی تلقین کو ہی نہیں سمجھایا گیا۔ بلکہ روزمرہ کے اخلاق و عادات کے متعلق بھی پوری روشنی ڈالی گئی ہے۔

حلِ لغات :- تَفَسَّحُوا ۔ کھلے کھلے ہو کر بیٹھو۔ اُنْشُزُوا ۔ نشز کے معنے اٹھ کھڑے ہونے کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝

۱۴ - اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَ
يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

۱۵ - اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ اِنَّهُمْ
سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

۱۶ - اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

خیرات لاکر آگے رکھو۔ پھر جب تم نے یہ نہ کیا۔ اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو اب نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۝

۱۴۔ کیا ان کی طرف نہیں دیکھا۔ جنہوں نے ان لوگوں سے دوستی کی ہے۔ جن پر اللہ کا غضب ہے یہ لوگ نہ تم میں ہیں نہ ان میں ہیں اور جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں

۱۵۔ ان کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کیا ہے۔ بے شک جو کام وہ کرتے ہیں بُرے ہیں ۝

۱۶۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا ہے۔ پھر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے ۝

## پہلے خیرات دو پھر سرگوشی کرو

ف باوجود اس کے کہ حضور کائنات میں سب سے بڑے انسان تھے۔ سادگی، رحمت اور عفو کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ تک پہنچنے کے لئے کسی توسّل کی حاجت نہ تھی۔ کوئی حاجب اور دربان نہ تھا۔ جہاں بیٹھتے لوگوں کا ایک ہجوم آپ کے ساتھ ہوتا۔ ہر شخص کو ہر وقت آزادی حاصل نہ تھی۔ کہ وہ آپ کے ساتھ ہوتا۔ ہر شخص کو ہر وقت آزادی حاصل تھی۔ کہ وہ آپ سے مسائل پوچھے۔ آپ کو مخاطب کرے۔ آپ کا سارا وقت خلق اللہ کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ اس سے جہاں یہ فائدہ ہوا۔ کہ فیضانِ نبوت عام ہوا۔ اور برکات کا دریا اُمڈا۔ تو ہر گوشہ سیراب ہو گئی۔ وہاں اہل غرض اور ارباب تملق نے چاہا۔ کہ آپ کی سادگی سے ناجائز استفادہ کیا جائے۔ اور آپ کو اس طرح گفتگو میں سرگوشیوں میں اور مشوروں میں مشغول رکھا جائے۔ کہ آپ غرباء مساکین کی طرف توجہ نہ دے سکیں۔ چنانچہ یہ لوگ آتے اور حضور کو نرغے میں لے لیتے۔ کچھ اس طرح مخصوص کر لیتے۔ کہ دوسروں کو موقع ہی نہ ملتا۔ کہ وہ کچھ پوچھ سکیں۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ کہ دیکھو حضور کو مخاطب کرنے سے پہلے عقیدت کے ثبوت میں کچھ تحائف پیش کرو۔ جو فقراء کیلئے بطور خیرات کے ہو۔ اور جس سے تمہاری پاکیزگی قلب اور خلوص کا امتحان ہو سکے۔ اس حکم کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ہجوم چھٹ گیا۔ جو حضور کا وقت ضائع کرتا تھا۔ اور ان کو معلوم ہو گیا۔ کہ ہماری شرارت کا پتہ چل گیا ہے۔ لہٰذا یہ حکم بھی موقوف ہوا۔ فرمایا۔ اگر مخلصین کے لئے یہ خیرات دینا دشوار ہو۔ تو وہ نہ دیں۔ نماز اور زکوٰۃ کے نظام کو برقرار رکھیں۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے رہیں۔ بس یہی کافی ہے ۔

## حل لغات

صَدَقٰتٍ ۔ خیرات ۔
ءَاَشْفَقْتُمْ ۔ کیا تم ڈر گئے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۷۔ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

۱۷۔ اللہ کے ہاں نہ اُنکے مال اُن کے کام آئیں گے اور نہ اُن کی اولاد اُن کے کام آئے گی، وہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

۱۸۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ○

۱۸۔ جس دن ان سب کو اللہ اُٹھائیگا۔ پھر وہ اللہ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے۔ جیسے تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ ابھی راہ پر ہیں۔ سنتا ہے۔ وہی جھوٹے ہیں ○

۱۹۔ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

۱۹۔ ان پر شیطان غالب آیا جو اس نے اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کی جماعت ہیں سنتا ہے جو شیطان کی جماعت ہیں وہی زیاں کار ہیں ○

۲۰۔ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ○

۲۰۔ بیشک جو اللہ اور اُسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہی ذلیلوں میں ہیں ○

## منافق جھوٹے ہیں

ف یہودیوں کو اسلام کے ساتھ قلبی بغض تھا۔ جو منافقین انکے ساتھ ساز باز رکھتے۔ انکے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے۔ اور دل و شریک کی مجلسوں میں شریک ہوتے۔ اس ارتباط و دوستی کا مقصد محض یہ تھا کہ مسلمانوں کی مذمت کریں۔ انکے اسرار ان تک پہنچائیں۔ اور اس طرح دونوں مل کر دل کے پھپھولے توڑیں۔ اور پھر جب حضورؐ کو بذریعہ وحی معلوم ہو جاتا۔ اور آپ ان لوگوں سے باز پرس کرتے۔ تو وہ صاف انکار کر دیتے۔ اور کہتے۔ بھلا ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم بھی کبھی ایسی باتیں ان تک نہیں پہنچاتے۔ اور اس طرح وہ یقین دلانے کی کوشش کرتے۔ کہ ہم آپکے دشمن اور بدخواہ نہیں ہیں۔ فرمایا۔ آج ان یہودیوں اور منافقین کو اپنے مال پر ناز ہے۔ اولاد کی کثرت پر غرہ ہے۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایک ایسا دن آنیوالا ہے۔ کہ مال و دولت کی فراوانی بالکل کام نہیں آئے گی۔ اور اموال و انصار کی کثرت عذاب الٰہی سے بے نیاز نہیں کرے گی۔ اس وقت بھی یہ لوگ جھوٹ بولیں گے۔ کہ دنیا میں ہم نے ان اعمال کا ارتکاب قطعاً نہیں کیا ہے۔ مگر اس کو کیا کیجئے۔ کہ وہاں جھوٹ کو بالکل فروغ نہ ہوگا۔ خدا جو علام الغیوب ہے۔ بھلا اسکو بیرنگی سے کون اور فریب میں رکھا جا سکتا ہے۔ اعمال کی فرد سامنے ہوگی۔ اور معلوم ہوگا۔ کہ زندگی کو کن کن مشاغل میں صرف کیا گیا ہے۔ آج یہ لوگ اس بات پر خوش ہو لیں۔ کہ مسلمان بے سروسامان ہیں۔ اور انکی دل کھول کر مذمت کریں۔ اس وقت جب یہ دیکھیں گے۔ کہ انہیں کہیں اور طرح کے سروں پر اقتدار اور اعزاز کا تاج رکھا ہے جنکو یہ بنظر احتقار دیکھتے تھے۔ تو انکی دلی کیفیات کیا ہونگی۔ فرمایا۔ بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام کو جھوٹا خیال نہیں کرتے۔ خواہشات نفس نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ اور شیطان انکی رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔ یہ دنیا میں اس طرح محو ہیں۔ کہ اللہ کو بھول گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اس مقصد کو سرا سر ترجیح دے رکھی ہے۔ انکی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے۔ جو منزل تک نہ پہنچے۔ اور راستہ کی دلچسپیوں کو زیادہ اہمیت دے۔ بلانتیجہ ہی میں اٹک رہے اور بھول جائے۔ کہ اسکو آگے جانا ہے۔ فرمایا۔ یہ لوگ اپنے اعمال اور کرتوت کی وجہ سے شیطان کا گروہ ہیں۔ اور انکو خدا اپنے مقاصد میں کامیابی نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ مقتضیات میں سے ہے۔ کہ جو لوگ حق و صداقت کی مخالفت کریں۔ فطرت سے اور حقائق سے دست و گریباں ہوں۔ وہ ذلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ازل سے طے کر رکھی ہے۔ کہ سچائی کا بول بالا ہو حق کو غلبہ و تفوق حاصل ہو۔ جلدی اور انشاء اللہ جیتے ہو۔ انکے رسول جب آئیں تو کامیاب ہی غالب ہیں اور باطل کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں۔ جھوٹ کیلئے قطعی کامیابی نہیں ہے۔ باطل بالکل چھپ سکتا کیونکہ روشنی کے مقابلہ میں تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔ اور جوئے رواں کے سامنے خس و خاشاک کا وجود نہیں ٹھہر پاتا

www.KitaboSunnat.com



۲۱- كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ○

۲۲- لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

۲۱- اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ زورآور زبردست ہے ○

۲۲- تو کوئی ایسی قوم نہ پائیگا جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھے۔ پھر ایسوں سے دوستی کرے جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ انکے باپ یا انکے بیٹے یا انکے بھائی یا انکے کنبے کے لوگ کیوں نہ ہوں۔ ان کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے انکی مدد کی ہے۔ اور وہ انہیں باغوں میں داخل کریگا۔ جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہاں ہمیشہ رہینگے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش وہ اللہ کے لوگ ہیں۔ سنتا ہے۔ اللہ ہی کے لوگ مراد کو پہنچیں گے ○

إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلقات محبت استوار ہوں۔ اگر اسکے نیاز مند ہیں۔ اور اس کے رسول کو دل و جان سے تسلیم کریں۔ تو پھر وہ قوت و عزت کی توفیق بخش دیتا ہے ۔

## اصل دین محبت و عشق ہے

ف۔ اسلام دنیا میں پہلا اور آخری مذہب ہے جس نے انسان کی فطرت کو ملحوظ رکھا ہے اور نفسیات تک تبدیل کر دی ہیں۔ یہ مذہب ہے جس نے حیرت انگیز طور پر دنیا کی بنا ہے مع انسانی گروہ کو محبت کی بنیاد سے وابستہ کر دیا ہے بلکہ یوں کہیئے۔ یہی وہ قوت ہے جس نے عرب میں تمام رشتوں کی بیخ کنی کی اور حق کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا ہے جو ایک ہر مسلمان کو اپنے اللہ اور رسول کے ساتھ ہے۔ چنانچہ اسلام نے اسی محبت اسی شفقت اور اسی عشق کو معیار ایمان قرار دیا ہے ۔ جس کے دل میں اسلام کی محبت ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے۔ چنانچہ منافقین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ کبھی تم نے یہ بھی سوچا ہے۔ کہ ایک دل میں بیک وقت خدا کے دشمنوں اور اسکے دوستوں کی محبت کیسے سما سکتی ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ تم اسے چاہو بھی، اسلام کے لئے درد اور تڑپ بھی ہو۔ اور تم ہو بھی ہو۔ سے ساز باز بھی رکھو۔ یہ ناممکن امر ہے۔ جو صرف اللہ سے محبت رکھتا ہے اور رسول کو اپنا محبوب سمجھتا ہے۔ پھر اگر اسکے عزیز اور اسکے رشتہ دار بھی اس دولت عشق سے مالامال ہیں۔ تو وہ ان کا عزیز ہے اور دوست ہے۔ اور اگر یہ لوگ معاند ہیں۔ تو وہ ان کے دل میں بجائے محبت کے بغض اور عداوت کا جذبہ ہے۔ وہ ان کو محض اس لئے دشمن سمجھتا ہے کہ وہ خدا کے متعلق کفریہ کلمات کہتے ہیں اور وہ خاموش ہے۔ رسول کی ذات کے بارہ میں وہ نے گستاخی کبھی گوارا کرے۔ مگر کوئی شخص اللہ اور اسکے رسول کے دشمنوں کے ساتھ موالات قائم رکھتا ہے۔ تو تعلقاً وہ مومن نہیں ہے۔ اس کو اپنے متعلق فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ کافر ہے اور متاع ایمان سے یکسر محروم۔ یہاں ایک بلیغ بحث پیدا ہوتی ہے۔ اس کو سمجھ لینا چاہیئے۔ جس میں غلط فہمی کا احتمال ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کیا مسلمان کفار کے ساتھ عام معاشرتی اور ملی تعلقات قائم نہیں رکھ سکتا۔ اور کیا وہ اتنا تنگ نظر ہے۔ کہ سوائے مسلمانوں کے اور کسی جماعت کے ساتھ مل نہیں جل سکتی ہے۔ جواب یہ ہے۔ کہ ان آیتوں میں ان مشرکین کا ذکر ہے۔ جو معاند ہیں اور بغض اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اور پھر عام ملی تعلقات سے نہیں روکا گیا ہے۔ بلکہ توادّ اور مخلصانہ ساز باز سے روکا گیا ہے مسلمان کیلئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دل میں خدا اور اس کے دشمنوں کی محبت کو بیک وقت جگہ دے سکے۔ وہ یہ نہیں کر سکتا۔ کہ خدا کے انکار کو بھی تسلیم کرے۔ اور حقیر کے حقوق کو بھی۔ وہ دنیا میں اس لئے زندہ ہے کہ اعلاء دین ہو۔ اور اس لئے مرتا ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ ہو۔

حل لغات:۔ جُنَّۃٌ۔ سپر ڈھال۔ اِسْتَحْوَذَ۔ قریب قریب۔ تسلط پا گیا۔ حزب الشیطان۔ شیطان کی جماعت جسکے دل میں برائی کیلئے محبت ہو۔

م یحادون۔ مخالفت کرتے ہیں۔ ... ہے جو مخالفت میں ... ۔ بِرُوحٍ مِّنْهُ۔ اشرف ... لفظ ... کی جانب منسوب کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیاتہا (۲۴) (۵۹) سورۃ الحشر مدنیۃ (۱۰۱) رکوعاتہا (۳)

# (۵۹) سورۂ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

۱- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے: اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ○

۲- هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ○

۲- وہی اللہ ہے جس نے ان کو جو منکر ہیں، کتاب والوں میں لشکر کے پہلے ہی اجتماع پر ان کے گھروں سے نکال باہر کیا تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ گمان کرتے تھے کہ انکے قلعے انہیں اللہ سے بچائیں گے۔ سو اللہ کا عذاب ان پر ایسی جگہ سے آیا کہ جہاں سے انکو خیال بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں رعب ڈالا کہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے۔ سو اے آنکھ والو عبرت پکڑو ○

## سورۃ الحشر

۱ اس سورت میں اولاً یہ جتلایا ہے۔ کہ بنی نضیر جن کے پاس مضبوط قلعے تھے۔ اور جو ہر طرح سامان جنگ سے مسلح تھے۔ جب انہوں نے اسلام کی دشمنی میں ابو سفیان سے معاہدہ کیا۔ اور پہلے عہد کو توڑا۔ تو کیونکر اللہ نے انکو ذلیل کیا اور کس طرح ان سب کو ذلیل کیا۔ اور کس طرح ان سب کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا۔ انکے بعد دوسرے مباحث کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کیلئے غلبہ و اقتدار و تقییل متعدد ہے۔

## مقام عبرت

۲ یہودی الاراضی تھے۔ اور مضبوط قلعوں میں پناہ گزین بھی۔ جب مسلمانوں نے محاصرہ کیا۔ وہ لڑائی کے لئے نکلا۔ تو ان کی ہمتیں پست ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسا رعب ڈالا۔ کہ تاب مقاومت نہ لا سکے۔ اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ رہے۔ اور جب دیکھا۔ کہ مخلصی ممکن نہیں۔ تو اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے برباد اور ویران کرنے لگے۔ کہ مسلمان ان پر قبضہ کر کے ان سے استفادہ نہ کر سکیں۔ غور فرمایئے۔ یہ مال و دولت کی فراوانی انکے کچھ بھی کام نہ آئی۔ کیا اسی لئے وہ قوم و خیال سے زیادہ حریص تھے۔ کہ وقت پر ان کے اموال اور فراوانی دوسروں کے کام آئیں۔ کیونکہ والوں نے انکی مدد کی۔ جن کے ساتھ انہوں نے ساز باز کر کے معاہدہ شکنی کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ کتنی عبرت ناک بات تھی۔ کہ ایک قوم اپنے گھروں سے نہایت ذلت اور حقارت کے ساتھ نکال جا رہی تھی۔ اور اپنے اموال سے محروم کی جا رہی تھی۔ اس لیے وہ خوش ہیں۔ کہ جن نے اپنی ساری عمر دولت کے حصول میں خرچ کی۔ اور حق کو تسلیم نہ کیا۔ مذہبی حقائق کو جھٹلایا۔ اور دنیا کے عاجل کو ترجیح دی۔ یہ قوم جس کو دولت سے محبت تھی۔ جس کے سامنے کوئی خلاق اور روحانی نصب العین نہ تھا۔ ضروری تھا۔ کہ اس عذاب میں گرفتار ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ اسلام نے انکو جو انکے قلعوں سے اور محلات سے نکالا۔ تو پھر ان کو زمین کے ساتھ رہنے کا کہیں مرجع نہیں ملا۔ قرآن نے فرمایا تھا۔ کہ یہ اول حشر ہے۔ جیسے معنے یہ تھے۔ کہ اس طرح کے اور اس قبیل کے کئی حشر ان پر آنے والے ہیں۔ چنانچہ یہ پیشگوئی ثابت ہوئی۔ اور یہ قوم مضطرب ہو کر دنیا میں ذلت و حقارت کی زندگی بسر کرنے لگی۔ اور باوجود دولت کی کثرت کے اور سیم و زر کے انباروں کے رہنے کیلئے انہیں کہیں ٹھکانا نہ ملا۔ (باقی صفحہ ۱۳۰۶ پر)

حل لغات:- سَبَّحَ۔ پاکی بیان کرتا ہے جس کے ذاتی کا نام ہے۔ اور وہی الاطاعت کو ہر لمحہ شمار کرتا ہے۔ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ۔ یعنی

۲ طرف اشارہ ہے۔ کہ یہودیوں کو جلاوطنی کا یہ صدمہ پہلی مرتبہ پہنچا ہے۔ پہلے وہ کسی سے قبل عرب میں نہ ہے تھا۔ اور وہ ذلت کے ساتھ رہتے تھے۔ اور شب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٣- وَلَوْلَآ أَن كَتَبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمُ ٱلْجَلَآءَ
لَعَذَّبَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ
عَذَابُ ٱلنَّارِ ○

٣- اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ ان کے لئے جلاوطنی لکھ چکا تھا۔ تو انہیں دنیا میں عذاب دیتا۔ اور ان کے لئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ○

٤- ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۖ وَمَن
يُشَآقِّ ٱللَّهَ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ○

٤- یہ اسلئے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی تھی ○ اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کریگا تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

٥- مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا
قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَ
لِيُخْزِىَ ٱلْفَٰسِقِينَ ○

٥- کھجور کا جو پیڑ تم نے کاٹا یا اسے اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا۔ سو اللہ کے حکم سے تھا۔ اور اس لئے تھا کہ خدا فاسق لوگوں کو رسوا کرے ○

٦- وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُسَلِّطُ
رُسُلَهُۥ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ

٦- اور جو کچھ اللہ نے ان کے مالوں میں سے رسول کے ہاتھ لگوا دیا ہے تو تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے غلبہ دیتا ہے اور اللہ

---

حاشیہ صفحہ ۱۳۰۵: ٣:- فرمایا۔ کہ اگر اس بدعہدی کی پاداش میں ان کو جلاوطن نہ کیا جاتا۔ تو ان کی سزا یہ تھی۔ کہ ان کو مار ڈالا جاتا۔ کیونکہ ان کی فہرست جرائم نہایت سنگین تھی۔ اور اس بات کی متقاضی تھی۔ کہ ان سے زندگی کو چھین لیا جائے۔ اور پھر آخرت میں جو عذاب ان پر نازل ہوتا۔ وہ اس پر مستزاد ہوتا۔ کیونکہ انہوں نے سخت قسم کے عناد کا مظاہرہ کیا۔ اور اللہ اور اسکے رسول سے کھلم کھلا ضد کی۔ اس لئے اللہ کا غضب بھڑکنا ناگزیر اور ضروری تھا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

٥:- یہودیوں کے پاس بہت سے باغات تھے۔ جو ان کی دولت اور تمول کا سبب تھے۔ اس محاصرہ کے دوران میں مسلمانوں نے ان کو غیرت دلانے کے لئے یا اس لئے کہ وہ ان درختوں کو بطور کمین گاہوں کے استعمال نہ کرسکیں۔ ان کو کاٹ ڈالا۔ اور پھر قول آئی یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ کہیں ہم نے معصیت کا ارتکاب تو نہیں کیا۔ کیونکہ اسلامی قانون جنگ میں صرف محارب قوتوں کو ہدف ہلاکت بنایا جاتا ہے۔ اور بلا ضرورت تخریب اور تباہی ممنوع ہے۔ اس آیت میں بتایا۔ کہ جنگ کی مصلحت کا اقتضا یہی تھا کہ تم لوگ درمیان میں ان درختوں کو کاٹ ڈالو۔ تاکہ میدان صاف ہوجائے۔ اور دشمن دھوکہ نہ دے سکے۔ اور چھپ کر حملہ نہ کرسکے۔ یا قلعوں میں محصور نہ رہے۔ بلکہ اپنے اموال کی تباہی اور بربادی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر غصہ سے بے تاب ہوجائے۔ اور میدان جنگ میں نکل آئے۔ اور تمہیں موقع دے کہ تم اس سے لڑ سکو۔

## حل لغات

لِينَةٍ۔ تنہ۔ ایک نوع کی کھجور۔ جو عمدہ قسم کی نہیں ہوتی۔
أَوْجَفْتُمْ۔ دوڑایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شَيْءٍ قَدِيرٌ ○
ہر شے پر قادر ہے ○

۷۔ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○

۷۔ بستیوں والوں کے مالوں میں سے جو کچھ اللہ اپنے رسولؐ کے ہاتھ لگوا دے وہ اللہ اور رسولؐ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے تاکہ وہ مال (صرف) تمہارے دولت مندوں کے لینے دینے میں (ہی) نہ آوے۔ اور جو کچھ تمہیں رسول دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے، باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

۸۔ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ○

۸۔ وہ ان محتاج وطن چھوڑنے والوں کا بھی حق ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کو مدد دیتے ہیں۔ وہ سچے لوگ ہیں ○

## سنت ذخیرہ خیر و برکت ہے

؎ یہ آیت سیاق و سباق کے لحاظ سے گو اصولِ غنیمت کی تقسیم سے متعلق ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ حضورؐ جس شخص کو جس قدر از راہِ انصاف و عدل دے دیتے ہیں۔ اس کو بلا تکلف اور بغیر اعتراض کے قبول کر لینا چاہیے۔ اور جس کو محروم رکھتے ہیں۔ اسے اپنی محرومی پر قانع رہنا چاہیے۔ اور حرفِ شکایت لبوں تک نہیں لانا چاہیے۔ کیونکہ پیغمبرؐ کے عدل و انصاف پر اعتماد نہ کرنا تقویٰ کے منافی ہے۔ اور ایمان کا نقصان و ضیاع ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اس خصوصی معنی کی وجہ سے آیت میں تعمیم نہ آئی ہو۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ آیت میں الفاظ عموم کے ہیں۔ اور خصوص محض خود بخود اس میں آ جاتا ہے۔ آیت کے معنے یہ ہیں۔ کہ رسولؐ کی شخصیت تمہیں جو احکام و نواہی سناتی ہے۔ اسکو قبول کرو۔ اور اسکے سامنے کسی نوع کے کبر نفس کا اظہار نہ کرو۔ کہ یہ پاکیزگی قلب کو ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ گویا حضورؐ اس منصب پر ہیں۔ کہ وہ مطاع ہیں۔ ان کی اطاعت اللہ نے لازم قرار دی ہے۔ وہ جو کچھ سیرت و کردار کا ذخیرہ چھوڑ جائیں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اُسے خیر و برکت سمجھ کر قبول کر لیں۔ ورنہ شدید ترین عذاب کے لئے تیار رہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ جن لوگوں نے سنت کی حجیت سے انکار کیا ہے۔ اور اپنے زعم میں اختلاف سے بچنے کیلئے صرف قرآن سے تمسک کیا ہے۔ اور وہ بھی قرآن کے اس حصے سے جس میں اس کی کفایت و تفصیل کا ذکر ہے۔ وہ اطاعتِ رسولؐ کی محرومی کی وجہ سے اس دنیا میں عظیم ترین اور شدید ترین عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اور وہ عذاب اختلاف و تفرقہ کا عذاب ہے۔ ان میں کا ہر سمجھدار آدمی بجائے خود ایک مذہب کا امام اور مجتہد بن گیا اور چاہنے لگا۔ کہ لوگ اس کے متبع ہو جائیں۔ فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِيزَابِ کی کتنی عمدہ مثال ہے۔ یہ لوگ ابھی اس واضح اور نمایاں حقیقت کو نہیں سمجھے۔ کہ قرآن کو اس کے دینی حامل کی وساطت کے بغیر سمجھنا اتنا ہی مشکل ہے۔ جس قدر عقل کے بغیر عقل و فہم کے ثمرات حاصل کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۹- وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
۱۰- وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
۱۱- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ

۹- اور وہ مال ان کا بھی حق ہے۔ جنہوں نے مہاجرین سے پہلے اس گھر (مدینہ) اور ایمان میں جگہ پکڑ رکھی ہے۔ جو شخص انکی طرف ہجرت کرکے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو مال مہاجرین کو ملتا ہے اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہیں پاتے اور انکو اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ وہ آپ ریجوک کی تنگی میں ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ مراد پانیوالے ہیں ○
۱۰- اور وہ مال ان کا بھی حق ہے جو ان مہاجرین و انصار کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں بخش دے۔ اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی عداوت نہ رکھ۔ اے ہمارے رب تو بڑی شفقت کرنیوالا مہربان ہے ○
۱۱- کیا تو نے انکی طرف نہیں دیکھا جو منافق (دغاباز) ہیں! کہ اپنے کافر بھائیوں سے جو اہل کتاب میں سے ہیں کہتے

۱؎ ان آیات میں اُن لوگوں کی تفصیل بیان کی ہے۔ جو اموال غنیمت کا استحقاق رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ اس مال میں انکی غریب مہاجرین کا حصہ ہے۔ جو اپنے گھر اور اپنے مال و سامان سے جبرًا جُدا کر دیئے گئے۔ جو محض اللہ کی رضامندی کے طالب ہیں۔ اور وقتًا فوقتًا جب ضرورت پڑے میدان جہاد میں بطور سپاہی کے لڑتے ہیں۔ اور اپنی صداقت ایمانی کا ثبوت دیتے ہیں۔ پھر وہ انصار بھی اس کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جو مدینہ میں پہلے سے قیام پذیر ہیں۔ اور ایمان کو انہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ جو مہاجرین کو وقعت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ان کی آسودگی سے

نہ صرف خوش ہوتے۔ بلکہ بسا اوقات ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے۔ چاہے خود تکلیف ہی میں کیوں نہ مبتلا ہوں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی مستحق ہیں۔ جو ان کے بعد آئے۔ اور ان کے لئے از راہ اخلاص مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

## حل لغات

تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ۔ جنہوں نے مدینے کو اور عقیدہ اسلام کو اپنا مسکن قرار دیا۔ غرض یہ ہے۔ کہ مسلمان مقامی قید کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اُس کے نزدیک اصل چیز عقیدہ کی حفاظت و صیانت ہے۔ اور وہ زمین کے جس گوشے میں میسر ہو۔ اُس کا وطن ہے۔ خَصَاصَةٌ۔ فاقہ اور عسرت۔ یعنی مسلمان ہمیشہ ہر حالت میں اپنے دوسرے بھائی کی ضروریات کا زیادہ وقت توجہ خیال کرتا ہے۔ غِلًّا۔ کینہ۔ حسد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ
أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○
۱۲۔ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن
قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ
لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ○
۱۳۔ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ
اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ○
۱۴۔ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ
مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ
تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

ہیں کہ اگر تم (مدینہ سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ
نکلیں گے اور تمہارے حق میں کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے
لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ○
۱۲۔ اگر وہ نکالے جائیں گے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر
ان سے لڑائی ہوئی تو یہ انہیں مدد بھی نہ دیں گے، اور جو مدد
دیں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ تو پھر کہیں مدد نہ پائیں گے ○
۱۳۔ بے شک نہیں کہ تمہارا خوف (اے مسلمانو!) ان کے دلوں
میں اللہ سے زیادہ ہے یہ اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ○
۱۴۔ وہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑ سکیں گے مگر بستیوں کے کوٹ
میں یا دیواروں کی اوٹ میں ان کی لڑائی آپس میں سخت
ہے۔ تو جانے کہ وہ اکٹھے ہیں اور ان کے دل جدا جدا

## یہ بزدل ہیں

ف۱ اس میں بنی النضیر کو منافقین نے جو دھوکہ دیا اور فریب دیا اس کا ذکر ہے۔ انہوں نے ان کو یقین دلایا تھا۔ کہ ہم ہر طرح آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کو مسلمانوں کے مقابلہ میں صف آرا ہونے کیلئے کسی طرح کا تامل نہیں کرنا چاہئے۔ ہم آپ لوگوں کی ہر حال اعانت کریں گے۔ اگر آپ کو مدینہ سے نکل جانے پر مجبور کیا گیا۔ تو ہم بھی نکل کھڑے ہوں گے۔ اور اس معاملہ میں ہم کسی کی بات نہیں سنیں گے۔ اور اگر جنگ ہو جائے۔ تو پھر ہم کو آپ بزدل نہیں پائیں گے ہم آپکے ساتھ ہو کر لڑیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ ہم کیسے آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔ فرمایا۔ یہ ان کی زبانی جمع خرچ ہے۔ اور محض خبث اور شرارت ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ جب یہ جان لیں گے کہ شرعاً [illegible] کسی میں جب اتنی اخلاقی جرأت نہیں ہے۔ کہ کھلم کھلا کفر کا اظہار کریں۔ تو یہ کہاں گوارا کریں گے۔ کہ یہودیوں کی جلا وطنی میں ان کا ساتھ دیں۔ اور بیٹھے بٹھائے لہلہاتے کھیت اور اپنی زمینوں سے جدا کر دیئے جائیں۔ ان میں اس ایثار کی بالکل صلاحیت موجود نہیں ہے یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ جنگ کے وقت یہ لوگ میدان میں مسلح ہو کر آ جائیں۔ اور آمنے سامنے ہو کر لڑیں۔ یہ انتہائی بزدل ہیں۔ اگر مقابلہ کرنے کے لئے تیار بھی ہو جائیں۔ تو یقیناً دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ اور پھر ان کے لئے بھی پناہ مشکل ہو جائے۔

اس کے بعد ایک اصول کی بات بتلائی۔ کہ ان لوگوں کا چونکہ اللہ پر ایمان نہیں ہے۔ اور یہ عقیدہ کی برکت سے محروم ہیں۔ اس لئے تمہارا وجود ان کے لئے بہت زیادہ مرعوب کن ہے یہاں تک کہ جس قدر تم سے خائف ہیں۔ اللہ سے بھی اس قدر خائف نہیں ہیں۔ جب ان منافقوں اور یہودیوں میں وہ اصل چیزیں موجود نہیں جن کی بنا پر دلوں میں استحکام اور ایثار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اس نعمت سے بھی یہ لوگ محروم ہیں۔ جنکی عزت و حرمت کیلئے سپاہی تن سر دھڑ دیتے ہیں۔ تو ان سے بہادری اور شجاعت کی توقع رکھنا ایسا ہی ہے۔ جیسے شعلہ افسردہ سے تابش اور حرارت کی توقع رکھنا۔ چونکہ ان میں وہ باتیں نہیں ہیں۔ جو جمعیت پیدا کرتی ہیں۔ اور لوگوں کو کسی اخلاقی نقطہ پر جمع کر دیتی ہیں۔ اس لئے گو بظاہر یہ متحد نظر آتے ہیں۔ مگر بباطن آپس میں سخت اختلاف اور دشمنی رکھتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۳۱۰ پر)

## حل لغت

لا نطیع فیکم: یعنی تمہارے بارے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے [illegible] ہو جاتا ہے۔ تو خشیۃ۔ خوف اور ڈر۔ قرًى محصنة۔ قلعہ دار گاؤں۔ محفوظ بستیاں۔
بأسهم۔ ان کی لڑائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ○
١٥- كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا
وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
١٦- كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ
فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي
أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ○
١٧- فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ
فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ○
١٨- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○

ہو رہے ہیں۔ یہ اسلئے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے ○
١٥- ان کی حالت ان لوگوں جیسی ہے جو ان سے تھوڑے ہی دنوں پہلے (جنگ بدر میں)
اپنے کام کی سزا چکھ چکے ہیں اور ان کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہے ○
١٦- ان کا حال شیطان کا سا حال ہے کہ جب اس نے انسان سے کہا
کہ کافر ہو۔ پھر جب وہ کافر ہو گیا تو بولا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے ○
١٧- پھر انجام ان دونوں (شیطان اور انسان) کا یہ ہوا کہ وہ دونوں
آگ میں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ○
١٨- مومنو! اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر نفس فکر کرے کہ کل کے
لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ
تمہارے اعمال سے خبردار ہے ○

حاشیہ [illegible]:-

ف منافقین نے یہودیوں کو بہکا کر ذلیل و رسوا کیا۔ اور آخر میں جب کہ وہ اپنی بستیاں چھوڑ رہے تھے۔ اور ان کے مال و متاع چھوڑ کے جا رہے تھے۔ ان سے کچھ بھی کام نہ آئے۔ حالانکہ نصرت و اعانت کا پورا پورا معاہدہ تھا۔ فرمایا۔ ان لوگوں کی مثال شیطان کی طرح ہے۔ کہ دنیا میں انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ کفر پر آمادہ کرتا ہے۔ اور عاقبت کے باب میں طرح طرح کے فریبوں سے کام لیتا ہے۔ مگر جب وہ مقررہ وقت آ پہنچے گا۔ تو بالکل الگ جا کھڑا ہو گا۔ اور کامل بیزاری کا اعلان کرے گا۔ اس وقت ان فریب خوردگان پر حقیقت معلوم ہو گی۔ کہ ہم دنیا میں محض بے وقوف بنے رہے۔ اور جو ہم نے اس زندگی کے متعلق کچھ سوچ رکھا تھا۔ وہ تمام غلط ثابت ہو رہا ہے۔

**حل لغات:-** ولتنظر۔ آج کے بعد جو آنے والا ہے۔ وہ کل ہے [illegible] غد کے مفہوم میں داخل ہے۔ موت بھی اور [illegible] بھی۔ غرض یہ ہے کہ مسلمان مذہبی نقطہ نگاہ سے محض آج کے لئے نہیں سوچتا ہے۔ جو آگے والا ہے۔ اور یہ خود فکر صرف قرار تک ہی محدود نہیں ہے۔ اور اس کا تعلق محض تقوی اور پاکیزگی کے قرار دینے جانے سے ہے۔ بلکہ اس کی حدود کا احاطہ بہت وسیع ہے۔ ہر ارتقاء و تقدم پر غور و فکر حاوی ہے۔ تمدنی، تمام سیاسیات اور عمرانیات کے متعلق ہر [illegible]

بقیہ صفحہ ١٣٠٩:- یہ ناممکن ہے۔ کہ یہ اپنی مختلف اغراض کے باوجود صرف عداوت حق جو ایک مشترک جذبہ ہے۔ کس طرح مجتمع ہو جائیں۔ جس طرح کہ مسلمان حقائق دینی میں ایک دوسرے سے وابستہ اور متفق ہیں۔ مسلمانوں کا اتحاد صرف کسی جذبہ پر موقوف نہیں ہے بلکہ ایسی بلند پایہ اخلاقی اور روحانی بنیادوں پر اس کی عمارت استوار ہے کہ اس میں کبھی تزلزل پیدا نہیں ہو سکتا۔ مسلمان توحید، قرآن، عشق رسول پر متحد ہے۔ جو مشرق و مغرب میں یکساں اس کیلئے باعث فخر و مباہات ہیں۔ مگر آہ یہ اس وقت کی باتیں ہیں۔ جب مسلمانوں میں دین کی محبت اور تڑپ تھی جب مسلمان صحیح معنوں میں [illegible] اور [illegible] اس کی قدر و قیمت کو سمجھتا تھا۔ آج ساری قوتیں اسلام اور مسلمانوں کو کچلنے کے درپے ہیں۔ اور مسلمانوں میں اختلاف آرا کا ایک طوفان بپا ہے۔ آج یہ بات کہ بظاہر وہ متحد ہیں۔ اور حقیقت میں شدید ترین اختلافات میں مبتلا ہیں۔ کفر کی علامت نہیں ہے بلکہ اسلام کی علامت ہے۔ تعجب ہے۔ کہ وہ قوم جس میں عناصر اتحاد و تعاون کی اہمیت تمام قوموں سے زیادہ ہو۔ وہ قوم آپس میں لڑے اور وہ قوم جن کے پاس کوئی ضابطہ نہیں۔ وہ مرکز پر جمع ہو جائیں۔ آخر اس کو سوائے شومئ قسمت اور بدبختی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے

[illegible] اس لئے مسلمان کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹- وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○

۱۹- اور اُن کی مانند نہ ہو جو اللہ کو بھول گئے۔ پھر اللہ نے اُن کے نفس انہیں بھلا دیئے وہی فاسق ہیں ○

۲۰- لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ○

۲۰- دوزخی اور بہشتی برابر نہیں۔ بہشتی مُراد پانے والے ہیں ○

۲۱- لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○

۲۱- اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر اُتارتے تو تُو دیکھ لیتا کہ دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے سناتے ہیں۔ شاید وہ دھیان کریں ○

۲۲- هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ○

۲۲- اللہ وہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے۔ وہی بڑا مہربان رحم والا ہے ○

۲۳- هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

۲۳- وہ اللہ وہ ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے

## دنیا کی جمال آرائیاں

غرض یہ ہے۔ کہ اصل زندگی دنیا کے دنوں کی یہ عارضی اور ظاہری زندگی نہیں ہے۔ بلکہ باوجود اس کی جاذبیتوں اور جمال آرائیوں کے یہ تمہید ہے ایک دوسرے دورِ حیات کی۔ اور یہ مقدمہ ہے جس آئندہ کتاب زندگی کا۔ اسلئے تقویٰ اور دینداری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ سالک اس کو منزل نہ قرار دے۔ اور اسکو اپنا نصب العین نہ قرار دے لے۔ بلکہ اچھے طرز عمل سے ثابت کرے۔ کہ یہ کوچ کا مقام ہے۔ اور جہاں جانا ہے۔ وہ جگہ آگے ہے۔ یہاں وہ گھڑی بھر یہ سوچے۔ کہ اس مستقبل کے لئے۔ اس عالم ابدی کے لئے بھیجنے کو کیا ہے۔ کس قدر تیاری اور اہتمام سے کام لیا ہے۔ اور وہ بھی موجود ہے۔ یا نہیں۔ پھر اس محبوب ازلی کے لئے کوئی چیز از قبیل نماز بھی ساتھ ہے یا نہیں۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن کا یہاں خوشگوار لازم ہے۔ جن کے متعلق یہاں سوچنا ضروری ہے کیونکہ موت کے بعد ہم اس منزل میں قدم رکھتے ہیں۔ جہاں سے واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بعد صرف وہ اعمال کام آتے ہیں۔ جو ہم نے موت سے پہلے کئے ہوں۔ اسی لئے قرآن فرماتا ہے۔ کہ مسلمانو اپنے دلوں میں تقویٰ اور خشیت الٰہی کے جذبات ابھی سے پیدا کرو۔ اور اس کی صورت یہ ہے۔ کہ نظر احتساب ہمیشہ آئندہ پر رہے۔ ہر دم اور ہر نفس یہ سوچتے رہو۔ کہ کل کے لئے کتنی پونجی ہے۔ خود فراموشی میں اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ کو بھلا دیا۔ اور اس کی تعلیمات کو کمال غفلت سے پس پشت ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے بھی ان پر سے اپنی رحمتوں اور عنایتوں کے دستِ فیض کو اٹھا لیا۔ یاد رکھو یہ لوگ فاسق تھے۔ ان کا تتبع نہ کرنا۔ اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری میں اس درجہ غفلت شعاری اختیار نہ کرنا ○

فلک بوس پہاڑ کی صلابت اور سختی مسلم ہے۔ مگر قرآن کی اثر اندازی کا یہ عالم ہے۔ کہ اگر کہیں یہ سن پاتے۔ تو نالہ و شیون سے کلیجہ پھٹ جاتے۔ یہ تو انسانوں کی محرومی ہے۔ کہ وہ ایسی عبرت آفریں کلام کو پڑھتے ہیں۔ مگر پتھر کی سی سخت دلی سے بیٹھے رہتے ہیں۔ ورنہ اس کے اثر و نفوذ میں بالکل شبہ نہیں ہے ○

## حل لغات

لو انزلنا۔ یعنی دلوں کے لئے جس خشیۃ اللہ کا ہونا لازم ہے۔ اگر وہ پہاڑ میں حقیقت اور بے حس چیز کے لئے بھی ضروری ہو جائیں۔ تو تم سمجھ لو کہ وہ قرآن کی دلداری کو کیونکر خشوع اور خضوع کے ساتھ برداشت کرتا ہے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| اَلسَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ | پاک ذات ہے تمام عیبوں سے سلامتی ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے غالب ہے زبردست ہے بڑائی والا ہے۔ اللہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں |
| ۲۴۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ | ۲۴۔ وہ اللہ پیدا کرنیوالا، نکال کھڑا کرنیوالا، صورت بنانیوالا ہے سب اچھے نام اُسی کے ہیں۔ جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے اسکی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ○ |

| آیاتها ۱۳ | (۶۰) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۹۱) | رکوعاتها ۲ | (۶۰) سورۂ ممتحنہ |
|---|---|---|---|

| | |
|---|---|
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○ |
| ۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ | ۱۔ مومنو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم اُنکی طرف محبت کے پیغام بھیجتے ہو اور ان کا حال یہ ہے کہ جو دین حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے منکر ہیں۔ رسول کو اور تمہیں اتنی بات پر جلاوطن کرتے ہیں۔ کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے اگر تم میری |

## خدا کا اسلامی تصور

[illegible]

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز [illegible]

## سُورَةُ الْمُمْتَحِنَة

[illegible]

## حل لغات

[illegible]

www.KitaboSunnat.com



إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ○

اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کو اور میری مرضی کے تلاش میں (اپنے وطنوں سے) نکلے ہو تو انہیں دوست نہ بناؤ۔ تم انہیں دوستی کے چھپے پیغام بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی تم میں یہ کام کرے وہ راہِ راست سے بھٹک گیا ○

۲- إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ○

۲- اگر وہ تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں اور تمہیں ستانے کے لئے تم پر اپنے ہاتھ اور زبانیں چلائیں اور چاہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ○

۳- لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ

۳- قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد۔ وہ تم میں فیصلہ کریگا۔

## دشمنوں سے تعلقات نہ رکھو

ف اس سورت میں مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ تمہارے دوستانہ تعلقات ایسے لوگوں سے قطعاً استوار نہیں ہو سکتے جو خدا اور اس کے رسول کے کھلے دشمن ہیں۔ جو تمہارے دین کو اور تمہاری خدا پرستی کو کسی صورت میں گوارا نہیں کرتے۔ یہ دشمن تمہاری صداقت کی جستجو تک کا احترام نہیں کرتے۔ تم ان کی طرف محبت کا ہاتھ بڑھاتے ہو حالانکہ وہ ایسے ہیں کہ وہ تمہیں مذہب کی بنا پر حقیر سمجھتے ہیں، اور تمہیں ملک میں رہنے کا حق نہیں سمجھتے تھے، یعنی کہ انہوں نے تمہیں اور پیغمبر کو وطن سے نکالا۔ محض اس جرم کی پاداش میں کہ تم ان کے بتوں کے سامنے نہیں جھکتے ہو۔ اور اللہ کو مانتے ہو۔ جو تمہارا پروردگار ہے۔ یہ کیسی تعجب انگیز بات ہے۔ کہ جن لوگوں کی عداوت اور دشمنی نے تمہیں ہجرت پر مجبور کیا۔ جن کے خلاف تم جہاد کے لئے تیاری کر رہے ہو۔ انہیں سے ساز باز کیا جائے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ ہم ان معاملات کو نہیں جانتے۔ اور ہماری آنکھوں سے یہ واقعات چھپے رہیں گے؟

واضح رہے۔ کہ یہ محض غلط فہمی ہے۔ ہم کو تمہاری ایک ایک حرکت معلوم ہے۔ چاہے وہ پوشیدہ ہو یا علانیہ یہ اتنا بڑا جرم ہے۔ کہ اس کو کھلم کھلا گمراہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ تم لوگ تو انہیں اپنے اسرار سے مطلع کرتے ہو۔ جس سے کہ تم کو تقرب حاصل ہو مگر وہ تمہارے اس وجہ دشمن اور مخالف ہیں۔ کہ اگر تم ایمان کی نعمت سے یکسر محروم ہو جاؤ۔ اور پھر کفر کی طرف پلٹ جاؤ۔ اہل و عیال کی محبت میں کھو جاؤ ایسی کہ وہ دنیا مسلمانوں کے مفاد کی کس درجہ پامالی ہے۔ جانتے ہو۔ قیامت کے دن تمہاری اولاد اور رشتہ دار تمہیں کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔ اس وقت جس رشتہ کی حاجت ہوگی اور جو محبت کام آئے گی۔ وہ رشتہ وہ ہوگا۔ جو مسلمان کو مسلمان کے ساتھ ہے۔ اور وہ محبت وہ ہوگی۔ جو مسلمان کی مسلمان کے ساتھ ہے۔ یہ مادی رشتے اور یہ تعلق کے علاقے۔ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچا سکیں گے۔

## حل لغات

سَوَآءَ السَّبِيلِ۔ ٹھیک راستہ۔
يَثْقَفُوكُمْ۔ ثقف سے ہے۔ یعنی قابو پانا۔
يَفْصِلُ۔ جدائی ڈال دے گا۔ فیصلہ کرے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝
۴- قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ
إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا
لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا مِنكُمْ وَ
مِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ كَفَرْنَا
بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ
وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ
لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ
اللّٰهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ
إِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝

اور جو تم کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے ۝
۴- ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک اچھا
نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔ ہم تم سے
اور اللہ کے سوا جن کو تم پوجتے ہو اُن سے الگ ہیں ہم
تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کو عداوت
اور بغض ظاہر ہوا۔ یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ پر ایمان
لاؤ۔ مگر ابراہیم کا قول اپنے باپ کے لئے وہ یہ تھا
کہ میں تیرے لئے مغفرت مانگوں گا۔ اور میں اللہ
سے تیرے لئے کسی شئے پر اختیار نہیں رکھتا۔ اے
ہمارے رب ہم نے تجھ پر توکل کیا۔ اور ہم تیری طرف رجوع
لائے اور تیری طرف پھر آنا ہے ۝

حل فرمایا۔ کہ حضرت ابراہیم اور ان کے
فرمانبرداروں میں تمہارے لئے لائق
اقتداء اسوہ ہے۔ غور کرو۔ کہ جب
وہ مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کے گردو پیش
کی فضا کیسی تھی؟ کیس درجہ شرک کا
زور دورہ تھا۔ پوری قوم بُت پرست تھی
اور حکومت انکی پشت پر۔ مگر انہوں نے
پوری جرأت کے ساتھ کہہ دیا۔ کہ میں
تمہارے ان عقائد سے قطعاً بیزار ہوں
اور اعلان توحید کے بعد اب میں
تمہارا کھلا دشمن ہوں۔ مجھ سے کسی
رعایت کی توقع نہ رکھنا۔
چنانچہ حضرت ابراہیم کی زندگی اس
بات کا ثبوت ہے۔ کہ انہوں نے

کبھی باطل کے سامنے اور قوت کے مقابلہ
میں اپنا سر نہیں جھکایا۔ اور کبھی مخالفت
اور عناد کی پرواہ نہیں کی۔
اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيمَ کے جملہ سے غرض یہ ہے۔ کہ تم اپنی
کمزوری کے لئے اس مغفرت کی سفارش
کو اپنے لئے سند نہ قرار دو۔ کیونکہ
یہ محض وعدہ کی تکمیل تھی۔ اور اس
جذبہ کا اظہار تھا۔ کہ حضرت ابراہیم اپنی
طرح اپنے باپ کو بھی مسلمان دیکھنا چاہتے
تھے۔

## حل لغات

بُرَءٰٓؤُا۔ بے زار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

۵- اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش کا ذریعہ نہ بنا اور ہمیں بخش دے۔ کچھ شک نہیں کہ تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

۶- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○

۶- تمہارے لئے یعنی اس کے لئے جو اللہ (کی ملاقات) اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہے۔ ان لوگوں میں نیک نمونہ ہے اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ بے پرواہ قابل تعریف ہے ○ ف۱

۷- عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

۷- عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور کافروں میں جو تمہارے دشمن ہیں دوستی کرا دے۔ ف۲ اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

## اللہ کی محبت میں غلو

ف۱ حضرت ابراہیم میں اور انکے مخلص تلامذہ میں جو بات تتبع اور اقتداء کے لائق تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ یہ لوگ صرف اللہ سے محبت رکھتے تھے۔ اور اس محبت کے باب میں اتنا غلو تھا۔ کہ وہ عقل و خرد کے ظاہری تقاضا کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ جب ضرورت محسوس کرتے تھے۔ کہ اب محبوب حقیقی کو خوش کرنے کے لئے اپنے لخت جگر کے معصوم گلے پر چھری پھیر دینا ضروری ہے۔ تو ان کو تعمیل میں تامل نہ ہوتا۔ نہ دل میں جذبات پدری اس درجہ ہیجان میں آتے۔ کہ عشق الٰہی پر غالب آ سکیں۔ اور نہ ارادہ و عزم میں کوئی تزلزل پیدا ہوتا۔ آگے بڑھتے۔ اور بیٹے اور بیٹے کے گلے پر خنجر چلا دیتے۔ یہ وہ جذبہ اطاعت ہے۔ جو خدا مسلمانوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کہ جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ منشائے الٰہی کیا ہے۔ تو پھر سوچنا گناہ ہے۔ اس وقت ضروری ہوتا ہے۔ کہ منشاء کی تکمیل کے سلسلہ میں اگر عزیز ترین تعلقات کو بھی چھوڑنا پڑے۔ تو چھوڑ دیئے جائیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم میں یہ جذبہ نہیں پیدا ہوتا ہے۔ تو یاد رکھو۔ اللہ کو اس بات کی اصلاً ضرورت نہیں۔ وہ بے نیاز ہے۔ اور وہ لائق صد ہزار حمد و ستائش ہے۔ یہ ایثار و قربانی خود تمہاری خیر کے لئے از بس لازمی و لابدی ہے۔ اگر اس کو اختیار کرتے ہو۔ تو تمہاری زندگی جاوید سراسر کامیاب ہے۔ اور اگر نہیں اختیار کرتے ہو۔ تو پھر اللہ کا تم کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

ف۲ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ تو مسلمانوں کی گردنیں اطاعت اور فرمانبرداری میں جھک گئیں۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا تمام علائق دنیا کو جو اس کی راہ میں حائل ہو سکتے تھے۔ چھوڑ دیا۔ اور اس سختی کے ساتھ اپنے غیر مسلم عزیزوں سے قطع تعلق کیا۔ کہ اس میں کچھ قساوت کی آمیزش ہو گئی۔ اور خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ کہیں یہ بغض و عناد ان عزیزوں کو اسلام سے دور نہ کر دے۔ اس لئے سمجھا دیا۔ کہ قطع تعلق کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ تم ان کو ہمیشہ کے لئے کفر کی آغوش میں رہنے دو بلکہ تعلقات کی نوعیت ایسی ہو۔ کہ وہ تمہارے جذبہ دینی کی قدر کریں۔ مگر ایسے ساتھ وہ تم سے متنفر نہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عنقریب اسلام کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور تمہارے موجودہ خیالات ان کے متعلق بدلنے والے ہیں۔ اس لئے کفر سے تنفر میں لچک برقرار رکھو۔ کہ پھر ان کو گرم جوشی کے ساتھ دینی برادری میں داخل کر سکو۔

### حل لغات

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ اچھا اور لائق عمل نمونہ۔

مَوَدَّةً۔ دوستی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸- لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

۸- جو لوگ تم سے دین پر نہیں لڑے اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اُن سے (میل ملاپ رکھنے سے) خدا تمہیں منع نہیں کرتا (یعنی اُن سے منع نہیں کرتا) کہ تم اُن سے نیکی کرو اور ان سے منصفانہ برتاؤ کرو۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ○

۹- اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

۹- اللہ تو تمہیں اُنکی دوستی سے منع کرتا ہے۔ جو دین پر تم سے لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر دوسروں کی مدد کی اور جو ایسوں سے دوستی رکھے وہی ظالم ہیں ○

## بے ضرر غیر مسلموں سے تعلقات مودّت

ف اس آیت میں بہت بڑی غلط فہمی کو دُور کر دیا ہے۔ جو ان گزشتہ آیات کو سُن کر اس شخص کے دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔ جو نظام اسلامی کی باریکیوں کو سمجھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہ یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ اسلام مسلمانوں کو عام معاشری تعلقات قوروہ سے روکتا ہے۔ اور اُس انسانی ہمدردی کو جو فطری طور پر انسانوں میں اپنے بنی نوع کے لئے موجود ہے، کچل دینا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ اس مذہب میں دنیا کے ملی مذہب ہونے کی صلاحیت نہیں۔ کیونکہ یہ غیر مسلموں سے ہمدردانہ اور آئینی تعلقات کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔

فرمایا۔ یہ غلط ہے۔ وہ لوگ جو تم سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ جن سے تمہارا عہد ہے۔ جو نہ تم سے لڑتے ہیں۔ اور نہ تم کو ان کے ساتھ انصاف اور احسان سے پیش آؤ۔ دوستی اُن لوگوں کے ساتھ ممنوع ہے جو دشمن ہیں۔ اور کسی طرح بھی تمہارا زندہ رہنا نہیں گوارا نہیں ●

## حلِ لغات

تَبَرُّوْهُمْ۔ عمدہ سلوک کرو ●
ظٰهَرُوْا۔ مدد کی۔ اعانت کی ●

۱۰- يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ
ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ
ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ
مُؤْمِنَٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ
لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ
لَهُنَّ وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُوا۟ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا۟ بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ
وَسْـَٔلُوا۟ مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوا۟ مَآ أَنفَقُوا۟
ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَٱللَّهُ

۱۰۔ مومنو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے
آئیں تو اُن کا امتحان لو۔ خدا ان کے ایمان کو خوب
جانتا ہے۔ پھر اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں۔ تو
اُنہیں کافروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ نہ وہ کافروں
کو حلال ہیں اور نہ کافر انہیں حلال ہیں اور جو اُن
کافروں نے خرچ کیا ہے ان کو دیدو اور تم پر کچھ گناہ نہیں
کہ اُن عورتوں سے نکاح کرو۔ جبکہ تم اُن کو اُنکے مہر حوالے
کر دو اور تم کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو
اور جو تم نے خرچ کیا ہے وہ ان سے مانگ لو اور چاہیئے
کہ وہ کافر بھی اپنا خرچ جو کیا ہے مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے

## عورتوں کے متعلق چند ضروری احکام

صلح [illegible] کی ایک شق [illegible] کی وجہ سے [illegible] ابی بلتعہ [illegible]
[illegible] دوسری عورتیں دارالاسلام [illegible] سے
[illegible] اسلئے یہ آیات نازل ہوئیں۔ کہ جب [illegible] مومن عورتیں
مدینہ ہجرت کر کے آئیں۔ تو انہیں خوب اچھی طرح جانچ لینا چاہیئے۔ کہ [illegible]
مقصد کیا ہے۔ کیا وہ اپنے خاوند سے روٹھ کر آئی ہیں یا مدینہ کی زیارت کا شوق
[illegible] یا کوئی اور وجہ ہے۔ جس سے انکو یہاں آنے پر مجبور کر دیا
ہے۔ جب تک یہ صاف طور پر متحقق نہ ہو جائے۔ کہ یہ محض اللہ اور اس کے رسول
کی محبت میں یہاں آئی ہیں۔ اور انکا مقصد ہجرت سے محض دین کی حفاظت
ہے۔ اس وقت تک انکو یہاں قیام کی اجازت نہ دی جائے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
[illegible] ایمان کی حقیقت سے خوب آگاہ ہے۔ اس لئے یہ [illegible] کی
کوشش [illegible] کہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ عورتیں مسلمان ہیں۔
[illegible] کے عہد کی وجہ سے انکو واپس [illegible]
[illegible] صرف مردوں کے تھے۔ جو
[illegible] کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور جن میں مصائب کے وقت ثابت
قدم رہنے کی صلاحیت ہے۔ [illegible]
ہے۔ [illegible] کفر میں گھر جائے۔ اور پھر اپنے ایمان کو کھو
بیٹھے [illegible] قانون ہے۔ کہ عورتوں کو [illegible]

اور مہر کی رقم [illegible] نہ دیا جائے۔ کہ وہ انکو آسائش میں مبتلا کر دیں۔ [illegible]
کافروں کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں اور نہ کافر [illegible]
[illegible] کفار سے [illegible] کی صورت میں [illegible] الکفر سے ہجرت کر کے
دارالاسلام میں آ جائیں۔ [illegible] ضروری ہے کہ
[illegible]
بہر حال ضروری ہے۔ کہ مسلمان مردوں کا مشرک عورتوں کے ساتھ کوئی
جنسی رشتہ باقی نہ رہے۔ کیونکہ نکاح کا تعلق صرف جذبات جنس کے تحت
نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک پاک معاہدہ ہے۔ کہ ساری زندگی کا اس پر [illegible]
ہے۔ نکاح کے معنے یہ ہیں۔ کہ میاں بیوی میں خیال و فکر سے [illegible]
[illegible] ہم آہنگی ہو۔ اور اس صورت میں جب کہ ان میں ایک مشرک ہو
یہ ہم آہنگی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اثر نہ صرف ازدواجی زندگی پر [illegible]
بلکہ اولاد پر بھی پڑتا ہے۔ انکا عقیدہ و ایمان مستحکم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ
[illegible] ہے۔ کہ میاں بیوی [illegible] منافقت کو کسی دکسی صورت میں [illegible]
[illegible] اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔
یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ انکی آغوش میں پلی ہوئی اولاد ایمان کی نعمت سے بہرہ ور
ہو سکے یہ رشتہ اسلامی نقطہ نگاہ سے ناجائز ہے۔ [illegible]
چھوڑ کر [illegible] تو جب [illegible] مشرکین سے [illegible] نکاح میں [illegible] عورتیں [illegible]
تم اپنا خرچ مانگ لو۔

حل لغات ۔ فامتحنوھن ۔ [illegible] کرو۔ [illegible] امتحان کر لیا کرو۔

[illegible] ۔ عِصَمِ الْکَوَافِرِ ۔ [illegible] عصمت کو برقرار نہ رکھو۔

www.KitaboSunnat.com



عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

١١- وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝

١٢- يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ

وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

١١- اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں میں چلی جائے اور تمہارا خرچ مہر وغیرہ کافر نہ دیں تو جب تم کافروں کو گویا مارو یعنی ان کافروں کے ہاتھ سے نکل کر آئی کوئی عورت تم میں آ ملے، تو جن کی عورتیں جاتی رہیں ان کو اتنا مال دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر ایمان رکھتے ہو ○

١٢- اے نبی جب تیرے پاس ایماندار عورتیں تجھ سے اس پر بیعت کرنے (یعنی اقرار کرنے) کو آئیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ طوفان لائیں گی کہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھ لیں اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت (اقرار) قبول کر اور اللہ سے ان کے لئے

ف١ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ کسی مسلمان کی بیوی مرتد ہو کر دار الکفر میں چلی جائے۔ یا فرار ہو جائے اور وہ کافر مہر اس کو نہ بھیجیں ایسی حالت میں جو کافر عورت دار الاسلام میں آئیگی اور مسلمان سے نکاح کریگی۔ اس کا خرچ۔ اس کافر کو نہیں دیا جائیگا جو اس کا دار الکفر میں خاوند تھا۔ بلکہ اس مسلمان کو دیا جائیگا جو اپنا خرچ کفار سے نہیں وصول کر سکا

## بیعت سے متعلق غلط فہمیاں!

ف: بیعت کا اشتقاق بیع سے ہے، جس کے معنے ہیں، کہ مرید پیر کے ہاتھ بکتا ہے۔ اور اسکو چارہ اختیار حاصل نہیں رہتا۔ کہ وہ اس کے احکام کی کوئی اور حکم کا انتخاب کرے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ بے چون و چرا اطاعت و انقیاد کی جگہ اعتقاد و محبت سے پیر و مرشد کیلئے آمادہ ہو جائے۔ مگر یہاں چند غلط فہمیاں ہیں جن کا دور ہونا ضروری ہے۔ یہ خیال کہ شیخ معصوم ہے۔ اور اس کا ہر قول صحیح ہے۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید

غیر شرعی اطاعت کا مستحق ہے۔ اور اسی لئے اس سے بیعت جائز ہے۔ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق حدیث ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ کوئی شخص اس قابل نہیں ہے کہ اس کی مطلق اطاعت کی جائے۔ پیغمبر کے بعد ہر آدمی باوجود ولایت و زہد کے بیرونی لغزش و سہو کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لئے بیعت کے معنی یہ قرار پاتے ہیں کہ وہ اطاعت ہے۔

جو شریعت کے مطابق ہو۔ اور اس صورت میں جبکہ وہ کسی مخالفت محض ہوائے نفس کے تقاضے سے درست نہیں ہے۔ مرید کا فرض ہے۔ کہ جب اسکو یقین ہو جائے۔ کہ شیخ کا حکم منشاء الٰہی کے عین مطابق ہے۔ تو پھر اطاعت میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہو جائے۔ اور اسکے تمام ارادہ جو دواسباب پر موقوف نہ کرے۔ دوسری غلط فہمی یہ ہے۔ کہ بیعت کے لئے ایک پیشہ ور گروہ تخصیص کر لیا گیا ہے۔ اور سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ علم وعمل سے یہ عاری طبقہ محض اس لئے عقیدت مندی کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ آباؤ اجداد سے ان کا پیشہ رہا ہے۔ حالانکہ شیخ کے انتخاب کیلئے یہ قطعاً ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ پیری کوئی پیشہ یا فن نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ مرد مسلمان جو علم وعمل کے زیور سے آراستہ ہے۔ اس قابل ہے کہ آپ اس سے محبت رکھیں۔ اور اس کے سامنے اپنی روحانی کمزوریاں بیان کریں۔ اور پھر اس سے دعا چاہیں۔ تیسرا مغالطہ یہ ہے۔ کہ شیخ کو روحانی خاوند سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور ایک شیخ کا مرید دوسرے مسلمان کے ساتھ اپنے دل میں بغض و عناد رکھتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے۔ کہ اب بیعت کا سلسلہ منقطع نہیں ہو سکتا۔ اور ایک کے ہاتھ عقیدت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اب کسی دوسرے کی رہنمائی سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے وہ کتنے ہی ... ربانی متقی ہو۔

حل لغات: فَاتَكُمْ: [illegible]

ع یہی صورت حال کا سامنا آن پڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

مغفرت مانگ بیشک (اللہ بخشنے والا مہربان ہے) ۝

۱۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

۱۳- مومنو! ان لوگوں سے دوستی نہ رکھو۔ جن پر اللہ کا غصہ ہوا ہے۔ یہ لوگ آخرت سے ناامید ہیں۔ جیسے کہ (اب) کافر اہل قبور کی طرف سے ناامید ہیں ۝

## (۶۱) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

آیاتہا ۱۴ — رکوعاتہا ۲

## (۶۱) سورۂ صف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

۱- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ۝

۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

۲- مومنو! وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو تم نہیں کرتے ۝

بقیہ صفحہ ۱۳۱۸ — یہ اسلامی بیعت نہیں ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے متقشف و متشرع سے غیر صوفی کا استفادہ ہو سکتا ہے اور ایک مرید بیک وقت مختلف صلحاء سے عقیدت رکھ سکتا ہے۔ جو قطعاً منافی اللہ ہے۔ کہ بیعت کی غرض و غایت یہ نہیں سمجھی جاتی۔ کہ تزکیۂ قلب ہو۔ اور اعمال صالحہ سے محبت اور ذوق پیدا ہو۔ بلکہ بیعت اس لئے کی جاتی ہے۔ تاکہ شیخ سے کشائش رزق کے کچھ وظیفے معلوم ہو جائیں۔ یا بیت غیب پر اختیار حاصل ہو جائے۔ اور یا جن و بھوت کے تعویذ حاصل کرنے میں سہولت رہے۔ حالانکہ بیعت کے معنی ہیں بیچنے کے۔ یعنی ایک مسلمان آدمی ایک مسلمان آدمی کے سامنے عہد کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی نیک باتوں کی اقتدا کرے گا۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ کیونکر زندگی کو خوش گوار اور کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔ آج بیعت کا نام ہے جہالت کا، جمود و تعطل کا۔ اندھی تقلید اور اقتداء کا۔ اور غیر مشروع طریقوں کو رواج دینے کا۔ صحابہ نے حضور سے جو بیعت لی تھی۔ وہ زندگی کی بیعت تھی۔ جہاد، و ایثار نفس کی بیعت تھی۔ اسی طرح ان آیتوں میں جس بیعت کا ذکر ہے۔ وہ قطعاً ایک وفاقی معاہدہ ہے۔ مکارم و فضائل کا اکتساب ہے۔ اور پاکبازی اور پاک خیالی کا اقرار ہے۔ اس بیعت میں ان باتوں کا کہیں ذکر نہیں۔ جن کو ہم اپنی جہالت کی وجہ سے لازمہ بیعت سمجھتے ہیں۔ اور جن کا ترک ہم کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

### حلِ لغات

مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔ میں مِنْ بیانیہ ہے۔ جس طرح کفار قبروں میں اپنے اعمال کی وجہ سے آخرت کے ثواب، و اجر سے مایوس ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ جن پر اللہ کا غضب ہے۔ آخرت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کی طرف سے مایوسی کا اظہار کرتے ہیں۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ۔ قول سے یہاں مراد ادعا ہے۔ مطلق تلقین خیر یا وعظ و نصیحت نہیں جیسا کہ عوام سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا
لَا تَفْعَلُونَ ○

۳- اللہ کے نزدیک یہ بات نہایت ناپسند ہے۔ کہ تم وہ بات
کہو جو نہ کرو ○

۴- إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي
سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ
مَرْصُوصٌ ○

۴- جبینک اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔ جو اس کی راہ
میں اس طرح قطار باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک
سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ○

۵- وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ
تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ
اللّٰهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللّٰهُ
قُلُوبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفَاسِقِينَ ○

۵- اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اے قوم مجھے
کیوں ستاتے ہو۔ اور تم جانتے ہو کہ میں تمہاری
طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر جب وہ ٹیڑھے چلے
تو اللہ نے اُن کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔ اور اللہ نافرمان
لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ○

۶- وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

۶- اور جب مریم کے بیٹے عیسےٰ نے کہا۔ اے بنی اسرائیل

## بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ

ف ان آیات میں انبیاء کے حالات کو بیان
کیا ہے۔ تاکہ حضورؐ کو معلوم ہو۔ کہ امم سابقہ
نے کیونکر حق و انصاف کی مخالفت کی۔ اور
کس طرح اپنے انبیاء کو بوقلمون اذیتوں سے
شکستہ خاطر کیا ہے۔ فرمایا۔ کہ جب حضرت موسیٰؑ
بنی اسرائیل کے پاس تشریف لائے۔ اور انہوں
نے کہا۔ کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔ اور تمہاری
اصلاح کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ تو انہوں نے
کیا کہا؟ کیا فوراً تسلیم کر لیا؟ نہیں بلکہ مطالبہ
کیا۔ کہ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً پہلے جس خدا کی توحید
کی طرف تم ہم کو دعوت دیتے ہو۔ اس کو کھلم کھلا
دکھاؤ۔ جب ذرا گئے۔ پھر گوسالہ کی پرستش
شروع کر دی۔ اور خدا کی توحید کا عملاً انکار
کیا۔ جہاد کے لئے حضرت موسیٰ نے اُبھارا۔
تو کہنے لگے۔ کہ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ کہ آپ
اور آپ کا رب اس مہم کو سر کرنے کے لئے
جائیں۔ ہم میں تو سکت نہیں ہے۔ ہم تو یہیں
بیٹھے رہیں گے۔ اس کے علاوہ اور کئی
الزام اور تہمتیں تراشیں جس سے اللہ کے پیغمبر کو
پہنچا۔ اس پر انہوں نے ازراہ تاسف فرمایا۔
کہ تم مجھ کو ستاتے ہو جبکہ جانتے ہو۔ کہ میں خدا کا رسول
ہوں۔ مگر پھر ایذا دہی سے باز نہیں آتے ہو۔
فرمایا۔ یہ بدکرداروں کی قوم تھی۔ اس لئے ان
کو اللہ کی طرف سے توفیق ہدایت عطا نہیں
ہوئی ●

## حلِ لغت

مَرْصُوصٌ۔ سیسہ پلائی ہوئی۔ رصاص
سے مشتق ہے۔ جس کے معنے سیسہ
کے ہیں ●

www.KitaboSunnat.com



إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا
بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ
فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا
سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝
۷- وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ
الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝
۸- يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝
۹- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ

میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ مجھ سے آگے
جو توراۃ ہے۔ میں اسکی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک
رسولؐ کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آنے گا۔
اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ جب وہ کھلی نشانیاں لیکر انکے
پاس آیا تو بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ۝
۷- اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ
باندھا۔ حالانکہ اسکو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور
اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۝
۸- چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ
اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں ۝
۹- وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور

## میرے بعد اللہ کا رسولؐ آئے گا

۶ حضرت مسیح نے یہودیوں کو ہر چند یقین دلایا۔ کہ
میں تورات کی تصدیق کے لئے آیا ہوں۔ نئی شریعت
کا موجد نہیں ہوں مگر انہوں نے انکار کیا۔ اور جیسے
ہی کہا۔ کہ ہم تم کو پیغمبر ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔
پھر انہوں نے اس صداقت کبریٰ کا بھی اعلان کیا۔
کہ میرے سعید زمانہ کے بعد تمہارے پاس اللہ کا
رسول آئے گا جس کا نام احمدؐ ہوگا۔ جو اللہ کی
حمد کے ترانے دنیا کے کانوں تک پہنچائے گا۔ مگر یہ
اس کے ماننے والوں کے جب کہ وہ احمدؐ نامی ذات
مبعوث ہوئی۔ کہ یہ اوصاف ان میں کیسے پائے جا سکتے
ماننے سے انکار کیا۔ اور صاف صاف کہہ دیا۔ کہ ہم
بنی اسمٰعیل میں اس شرف و بزرگی کو تسلیم کرنے کے
لئے تیار نہیں ہیں ؏
یہ واضح رہے۔ کہ تورات و انجیل میں حسب حقائق
برحضورؐ کی آمد کی پیشگوئی موجود ہے۔ یہاں جس خبر کا
ذکر ہے۔ وہ بالفاظ یوحنا متی کی انجیل میں مذکور ہے
اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ میرے بعد اللہ کا رسول
آئیگا۔ جس کا نام احمدؐ ہوگا۔ مروجہ اناجیل میں بھی
فارقلیط کا لفظ آیا ہے۔ جسکے معنے تسلی دینے والے
کے ہیں حضرت مسیحؑ نے واضح لفظوں میں فرمایا ہے
کہ مجھ تم میں سے سب باتیں اس وقت نہیں کہہ سکتا
کیونکہ تم میں ان کیلئے قوتِ برداشت نہیں ہے۔
البتہ میرے بعد ایک شخص آنیوالا ہے۔ جو تم کو وہ راز
بتائیگا۔ ۷ فرمایا۔ کہ یہ لوگ جو اللہ کی طرف غلط
عقائد منسوب کرتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر اور کون ظالم
ہو سکتا ہے۔ یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ہدایت سے
بہرہ مند ہو سکیں ۸ فرمایا۔ کہ اسلام تو اللہ کی
طرف سے نور اور روشنی ہے۔ جس سے نوع انسانی
ہمیشہ کسب ضیا کرتی رہے گی مگر منکرین یہ چاہتے
ہیں۔ کہ اس چراغ ہدایت اور فانوس صداقت کو
پھونکوں سے بجھا دیں۔ وہ اپنی تحقیر و تباہ کی مساعی
سے اس ارتقاء کو روک دیں ۹ (اوراق ۱۳۲۲ پر)

حل لغات: ۶ - اِسْمُہٗ ۔ ہے نام جس کا ہے اور جو کلمہ کے معنی ہیں کسی صفت ہو۔ لِیُطْفِئُوا ۔ اطفاء سے ہے یعنی بجھا دینا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ اسے اپنے دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں ۝

۱۰- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

۱۰- مومنو! میں تمہیں ایک سوداگری بتاؤں! کہ تمہیں دکھ کی مار سے بچائے ۝

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

۱۱- اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو ۝

۱۲- يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ

۱۲- وہ تمہارے گناہ بخش دیگا اور تمہیں باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور عمدہ گھروں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے۔

بقیہ صفحہ ۱۳۲۱ ... کہ اس چراغ کو بجھا دیا جائے اور اس روشنی کو چاروں طرف عالم میں پھیلایا جائے۔ یہ پیغمبر جو آیا ہے اور دین حق دے کر بھیجا ہے انکے لئے ہے جو چاہتے ہیں۔ کہ ان کا دین تمام ادیان پر غالب آئیگا۔ اور ملکوں کی قومیں اس کو قبول کرینگی۔ چاہے مشرک کتنا ہی برا مانیں اور اس صداقت کو قبول کرنے کیلئے آمادہ نہ ہوں۔

## بہترین تجارت

ف۱: اس آیت میں ایک ایسی تجارت کی جانب راہنمائی فرمائی ہے جس کی وجہ سے انسان عذاب الیم سے بچ جاتا ہے۔ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ جنات نعیم کی نعمتیں میسر ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا میں سرخروئی نصرت فتح اور کامرانی حاصل ہوتی ہے یعنی دنیا و عقبیٰ کے لحاظ سے کہیں گھاٹے اور خسارے کا احتمال ہی نہیں۔ دنیا میں اس تجارت کی وجہ سے رفعت و ارتقاء اور عزت و غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور آخرت میں فوز و فلاح اور رضا و خوشنودی۔ اور پھر اس احتمال کا پتہ نہیں۔ کہ اپنے پاس سے دینا پڑے بلکہ سرمایہ بھی اسی کا ہے۔ جس سے سودا ہو رہا ہے۔ یہ محض اس کا فضل اور کرم گستری ہے۔ کہ وہ اس سرمایہ کو قبول فرما لیتا ہے۔ جو وہ خود ہمیں کو بخشا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے معاوضے میں بہترین نفع بھی دیتا ہے۔ سو جہاد غور کرو۔ اس سے بہتر کیا کاروبار ہو سکتا ہے۔ کہ جس میں نفع کے فوائد مضمر ہوں۔ اور اپنے پاس سے ایک پھوٹی کوڑی بھی خرچ نہ کرنا پڑے۔ یہ تجارت نہایت آسان ہے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ تو ایمان با اخلاص ہو۔ اور اس کے بعد جان اور مال کی قربانی۔ اور یہ جان اور مال کس کا ہے۔ کیا اس نے تمہیں دولت نہیں بخشی ہے جو مانگ رہا ہے۔ اور یہ زندگی کس کی مہربانی کا نتیجہ نہیں۔ جو طلب کر رہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی ۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ کہ اگر تم اس تجارت کے فوائد کو سمجھ جاؤ۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے۔ کہ یہ تمہارے حق میں کس وجہ بہتر اور مفید ہے۔ اور اسی وجہ سے قوم کو کتنا روحانی اور مادی فائدہ پہنچتا ہے۔ قرون اولیٰ میں جب تک مسلمان یہ تجارت کرتے رہے اور انہوں نے اپنی جان اور مال کو مال نہیں سمجھا۔ ان کا ہر قدم آگے بڑھتا رہا۔ اور جان اور مال کی تمام آسائشیں انکو میسر رہیں۔ مگر جب یہ لوگ بزدل ہو گئے۔ جان انکو بہت زیادہ عزیز اور پیاری معلوم ہونے لگی۔ مال کو یہ اپنی زندگی کا نصب العین قرار دینے لگے۔ اور اسکی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی۔ اسوقت سے ہر دو قسم کی آسودگیاں ان سے چھین لی گئیں۔ اب کیفیت یہ ہے۔ کہ نہ جان اپنے قبضہ میں ہے۔ اور نہ مال۔ دونوں پر غیروں کا قبضہ ہے۔ وہ جب چاہیں ان سے یہ دونوں چیزیں چھین لیں یہ تو ان کے اختیار کرنے پر بھی قادر نہیں۔

حل لغات۔ جنت عدن۔ دائمی باغ ہمیشہ رہنے کے باغ۔ انصار اور حواری۔ حواری کی جمع مددگار۔ دھوبی سے سفید پوست اور صحابی کے ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
۱۳- وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ
وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝
۱۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ
مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ
نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ
مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت
طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ
عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝

یہ ہے بڑی مُراد ملنی ۝
۱۳- اور ایک اور چیز بھی دیگا جسے تم چاہتے ہو (یعنی) اللہ کی طرف
سے مدد اور فتح قریب اور مومنوں کو خوشخبری سُنا دو ۝
۱۴- مومنو! تم اللہ کے انصار (مددگار) ہو جاؤ جیسے مریم کے بیٹے
عیسٰی نے حواریوں (اپنے یاروں) سے کہا تھا کہ کون ہے۔
جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے۔ حواری (یار) بولے
کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل میں ایک جماعت
ایمان لائی اور ایک جماعت کافر رہی۔ سو ہم نے
ان لوگوں کو جو ایمان دار تھے۔ ان کے دشمنوں
پر مدد دی۔ پھر وہ غالب رہے ۝

ف: اس آیت میں مسلمانوں کو اسلام کی نصرت کے لئے اُبھارا اور آمادہ کیا۔ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے اور اس کے اعزاز و تفوق کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ اور اسی گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ اسلام کی پکار کا استقبال کرو۔ جس طرح حضرت مسیح کے حواریوں نے کہا تھا کہ "نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ" حالانکہ مخالفین کی تعداد زیادہ تھی۔ اور ہر طرح طاقت ور تھے۔ مگر تم نے دیکھا کہ یہ مومنوں کا گروہ بالآخر غالب آیا۔ اور مشرکین عیسائی بھاگے یا بھی اقتدار کے سامنے ان کی گردنیں جھک گئیں ۔

اس تصریح سے معلوم ہوتا کہ موجودہ اناجیل میں حضرت مسیح کی بے قدری اور تذلیل کا جو افسانہ مذکور ہے۔ وہ محض جھوٹ ہے۔ اور بعد میں وضع کیا گیا ہے۔ تاکہ دین کی مظلومیت کو ظاہر کرکے تبلیغ و اشاعت کے لئے دلوں میں ہمدردی کے جذبات پیدا کئے جائیں ۔

## حلِ لغات

ظٰھِرِیْنَ۔ غالب یا با اقتدار ۔

www.KitaboSunnat.com



اٰیَاتُهَا ۱۱ | (۶۲) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰) | رُكُوْعَاتُهَا ۲

## (۶۲) سورۂ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○

۲۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

۳۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ وہ بادشاہ پاک ذات غالب حکمت والا ہے ○

۲۔ وہی ہے جس نے اَن پڑھوں (عربوں) میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انکو اسکی آیتیں پڑھ کر سناتا۔ اور انہیں پاک کرتا۔ اور انہیں کتاب اور عقل مندی سکھلاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے ○

۳۔ اور اٹھایا اس رسول کو اور لوگوں کے واسطے

### نبوت کے متعلق چند نکات

ف۱ اس آیت میں منصب نبوت کے متعلق چند نہایت ہی بیش قیمت نکات کی توضیح فرمائی ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ کہ رسالت کے مفہوم و تخیل کو کن کن چیزیں لازم ہیں۔ اسلام سے قبل مذاہب میں عام غلطی یہ تھی۔ کہ وہ نبوت اور رسالت کے صحیح صحیح مفہوم سے آگاہ نہیں تھے۔ یہودی اور عیسائی تجسم کے قائل تھے۔ انکا عقیدہ تھا۔ کہ خدا متجسد ہو کر نزول فرماتا ہے۔ بجائے انسان کیلئے رشد و ہدایت کا پیغمبر ہو سکے۔ اور مغرب قریب غیر ساری دنیا بھی الہام و بعثت کے مفہوم سے نا آشنا تھی۔ وہ سمجھتے تھے ان میں حلول اور تجسم ہی ایک ذریعہ تھا جس کی رسالت سے خدا اپنے بندوں سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اسلام نے سب سے پہلے اس تخیل کی تردید فرمائی۔ اور بتایا کہ نبوت کے معنے الوہیت کے نہیں ہیں۔ بلکہ نبی نام ہے ایک ایسے انسان کا جس کو اللہ تعالیٰ اپنی ہم کلامی سے مشرف فرماتے ہیں۔ اور انسانوں کی راہنمائی کے لئے منتخب کر کے بھیجتے ہیں۔ اس مفہوم کو خوش قسمتی بعثت کے الفاظ سے واضح کیا ہے کہ خدا زمین پر نہیں آیا ہے۔ بلکہ خدا نے زمین پر ایک نبی کو مبعوث فرمایا ہے۔ [illegible] [illegible] کی تعلیمات (مسوح) کے باہر کہیں آنا نہیں ہے۔ بلکہ [illegible] جیسا کہ کہتے

بوجھا جاتی ہیں۔ تو جس کو اپنی نبوت اور رسالت کا یقین ہونے لگتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ کسی کی بجائے اللہ نے مسیح اور ہادی بنا کر بھیجا ہے۔ اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ منصب اللہ کے علم میں تھا۔ اس لئے پیغمبر کے لئے بعثت اور ارسال ایسے الفاظ کو عمداً تجویز فرمایا ہے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ یہ اس کی طرف سے مبعوث ہو کر آتے ہیں۔ اس نے ان کو بھیجا ہے۔ اور الہام و وحی دماغی کد و کاوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ محض آسمانی فیض اور موہبت ہے۔

(باقی صفحہ ۱۳۲۵ پر)

### حل لغات

اَلْمَلِكُ۔ شہنشاہ و عظیم و کلاں ۔
اَلْقُدُّوْسُ۔ نہایت پاک اور مبارک ۔
اَلْعَزِيْزُ۔ صاحب قوت و غلبہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

بھی ان ہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ہیں اور وہی ہے زبردست

٤- ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

٤- یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ کا بڑا فضل ہے ○

٥- مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○

٥- ان کی مثال جن پر توریت لادی گئی۔ پھر انہوں نے اُسے نہ اُٹھایا۔ گدھے کی سی مثال ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے۔ ان لوگوں کی مثال، جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا بُری مثال ہے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ○

٦- قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○

٦- تو کہہ اے یہودو اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ سب آدمیوں کے سوا صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو۔ اگر تم سچے ہو تو تم موت کی تمنا کرو ○

بقیہ صفحہ ١٣٢٣۔

یزکیھم کے لفظ سے اس حقیقت کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ کہ پیغمبر جب آتے ہیں۔ قوم کے رجحانات اور میلان و عواطف کے حامل ہو گئے ہیں۔ وَيُزَكِّيهِمْ سے یہ بات ثابت کرنا مطلوب ہے۔ کہ پیغمبر کا کام محض وعظ و ارشاد نہیں۔ بحث اور مناظرہ نہیں۔ کتابیں لکھنا اور مباحثہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان سب چیزوں کے ساتھ تزکیہ کرنا بھی ہے۔ یعنی دلوں میں پاکیزگی اور تقویٰ کے جذبات پیدا کرنا نبوت کے فرائض میں داخل ہے۔ اس لفظ سے اس غلط فہمی کا بھی کامل طور پر ازالہ ہو جاتا ہے۔ کہ کیا اسلامی نقطہ نگاہ سے حضورؐ معصوم ہیں۔ یا نہیں۔ در اصل یہ شبہ عیسائی مشنریوں نے پھیلایا ہے۔ اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؐ کے لئے صرف معصوم ہونا ہی کوئی خاص بات ہی نہیں۔ بلکہ آپ کا منصب اس سے کہیں بلند ہے۔ آپ تو انسانوں کو معصوم بناتے ہیں۔ اور تزکیہ و تطہیر سے دلوں کی دنیا کو پاک بناتے ہیں۔ گویا کہ آپ معصوم گر ہیں۔ اس لئے آپ کے متعلق ایسا سوال ہی سرے سے جہل اور بے معنی ہے۔ جو شخص اخلاقِ روحانی کا سب سے بڑا معلم ہو۔ اس کے متعلق یہ پوچھنا۔ کہ وہ خود بھی طیب ہے یا نہیں۔ نادانی نہیں تو کیا ہے!

**حلِ لغات:۔** اَلْاُمِّيِّيْنَ۔ بے پڑھے لوگ۔
يَحْمِلُوْهَا۔ ان پر ذمہ داری نہ ڈالی۔
اَسْفَارًا۔ سفر کی جمع ہے۔ یعنی کتابیں۔
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ۔ سو تم موت کی تمنا کرو یعنی بصورت مباہلہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷- وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

۷- اور وہ کبھی اسکی تمنا اور آرزو نہ کریں گے بسبب ان اعمال کے جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے ۝

۸- قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

۸- تو کہہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم سے ملنے والی ہے پھر تم چھپے اور کھلے کے جاننے والی کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تم کو جتائے گا۔ جو تم کرتے تھے ۝

۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

۹- مومنو! جب جمعہ کے دن[ك] نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو ۝

۱۰- فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

۱۰- پھر جب نماز تمام ہو چکے[ك] تو زمین میں پھیل پڑو اور فضل (روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو۔

## نماز جمعہ

ك اسلام میں اجتماعیت کو ہمیشہ ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس کی عبادات میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ موجود ہے۔ کہ وہ نوع انسانی کے لئے کیونکر زیادہ سے زیادہ تعاون اور تناصر کے جذبات کو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ نماز ہی کو دیکھئے۔ کہ علاوہ روحانی فوائد کے اس کا ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ مسلمان پانچ وقت باقاعدہ اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں۔ گویا صرف محلے کے لوگوں کے لئے دن اور رات میں پانچ وقت ضروری ہے۔ کہ ایک جگہ جمع ہوں۔ اور اپنی فلاح و بہبود کے متعلق سوچیں۔ اور غور کریں۔ جمعہ نماز پنجگانہ کی زیادہ کامل صورت ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہفتہ میں ایک دن یہ چھوٹے چھوٹے اجتماعات ایک بڑے اجتماع کی شکل اختیار کر لیں۔ اور مسلمان اپنا کاروبار ترک کر کے خدا کے حضور میں جمع ہو جائیں۔ اور دنیا والوں پر ثابت کر دیں۔ کہ مسلمانوں کے دل میں کس درجہ خدا پرستی ہے۔ اور وہ کس درجہ متحد اور منظم ہیں ◆

جمعہ کی نماز میں بالخصوص جو روحانیت اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو کچھ وہی لوگ محسوس کرتے ہیں۔ جو اس پاکیزہ اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی لئے حضور نے اس کی اہمیت بہت زور کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص تین جمعوں میں لگاتار شریک نہیں ہوتا ہے۔ اس کا دل حلاوت ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ فرضیت جمعہ کے سلسلہ میں جانے والی ایک غیر ضروری بحث یہ ہے۔ کہ دیہات میں جمعہ کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔ جہاں تک قرآن کا تعلق ہے۔ وہ واضح ہے۔ وہ اسکو ایک نماز قرار دیتا ہے اور ادا کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اذان کی ضرورت محسوس ہو اور جو ذکر کو سن سکیں۔ اور کاروبار کو آسانی کے ساتھ چھوڑ سکیں۔ یعنی اجتماع کرانے کے لئے ذکر اور خطبہ کا اہتمام ممکن ہو۔ وہاں اصلاح کیلئے اجتماعات ضرور ثابت ہو سکیں۔ بعض اس بنا پر کہ وہ دیہات میں ہیں جمعہ کی برکات سے محروم ہیں۔ یہ کوئی معقول بات نہیں ◆

ك غرض یہ ہے کہ عبادت سے مراد ترک سعی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ اعتدال کے ساتھ اکتساب فضل و دولت کیلئے تیار و آمادہ رہے۔ اسی لئے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تم لوگ عبادت سے فارغ ہو جاؤ۔ تو پھر حسب معمول اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاؤ۔ اور اپنے کاروبار میں اس عہد کو یاد رکھو جو تم نے نماز میں اپنے اللہ سے کیا ہے ◆

حل لغات: ذِکْرِ اللّٰہِ ۔ خطبہ کی طرف اشارہ ہے۔ اِنْفَضُّوْا اِلَیْھَا ۔ اس کی طرف جھپٹے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
۱۱- وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ
تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ
اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

شاید تم چھوٹ جاؤ ۝
۱۱- اور جب وہ کوئی تجارت (سودا بکتا) یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی
طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تجھے (منبر پر) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ تو کہہ
جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشے اور تجارت سے اچھا ہے۔ واللہ بہتر روزی دینے والا ۝

## (۶۳) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ

## (۶۳) سورۃ منافقون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱- اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝
۲- اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱- جب منافق تیرے پاس آ جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے
ہیں کہ بیشک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول
ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق جھوٹے ہیں ۝
۲- انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا پس لوگوں کو اللہ کی راہ سے

کی واقعہ یہ تھا۔ کہ وحیہ بن خلیفہ کلبی اسلام سے قبل ایک قافلہ کی صورت میں غلہ سے لدا پھندا آرہا تھا۔ مدینہ والوں نے اس کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور یہ بھول گئے۔ کہ ہم حضورؐ کے سامنے خطبہ کی سماعت کر رہے ہیں۔ ... اس آیت میں ان کے اس طرز عمل کی مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ تم لوگوں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔ کہ اللہ کے پاس اس سے کہیں زیادہ مال ہے۔ جس قدر کہ وحیہ کے پاس ہے۔ پھر کیا اس کا تقاضا یہ نہیں ہے۔ کہ تم لوگ زیادہ توجہ کے ساتھ حضور میں بیٹھو۔ اور اس سے طلب رزق کرو۔

### منافقین بزدل ہیں

ف قرآن حکیم نے منافقین کے اسرار و احوال کی علامات پردہ اشگاف طور پر بیان کئے ہیں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی واقعہ اور کوئی سازش پوشیدہ نہیں۔ وہ ہر حرکت کو جانتا ہے۔ اور ہر شرارت سے آگاہ ہے۔ اس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس صورت میں بالخصوص ان کے افعال کی مذمت کی۔ اور بتایا۔ کہ ان کو دیکھو۔ تو بظاہر بھلے چنگے معلوم ہوتے ہیں۔ شکل و شباہت سے وجاہت ٹپکتی ہے۔ معقول آدمی دکھائی دیتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۳۲۸ پر)

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
۳- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ
عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝
۴- وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ
يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ
مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ
هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝
۵- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ
مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝
۶- سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ

روکا برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں ۝
۳- یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر ان کے
دلوں پر مہر کی گئی۔ سو اب وہ نہیں سمجھتے ۝
۴- اور جب تو انہیں دیکھے۔ تو ان کے ڈیل ڈول جسم تجھے خوش لگیں
اور اگر بات کہیں تو تو ان کی بات کی طرف کان لگائے گویا
وہ لکڑیاں ہیں جو دیوار سے لگی ہوئی ہیں۔ ہر آواز کو اپنے
اوپر ہلاکت، وہی دشمن ہیں سو تو ان سے بچتا رہ۔ اشقارت
کرے کہاں پھیرے جاتے ہیں ۝
۵- اور جب انہیں کہا گیا کہ آؤ تمہارے رسول خدا معافی مانگیں
تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تو نے انہیں دیکھا کہ رکتے
اور تکبر کرتے ہیں ۝
۶- ان کیلئے تو مغفرت مانگے یا نہ مانگے۔ ان کے حق

تفسیر صفحہ ۱۳۲۷ سے آگے ... یعنی ان کی یہ کیفیت ہے کہ بالکل بیکار ہیں۔
جس طرح غیر ضروری لکڑیاں دیوار کے سہارے کھڑی کر دی جاتی ہیں۔
اسی طرح یہ لوگ بالکل بیکار ہیں۔ ان سے فائدے کی توقع فضول ہے یعنی
دنیا کے کاروبار میں بوجہ غیر مفید ہونے کے انکو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے
باوجود اس ڈیل ڈول اور جسامت کے بزدل اس درجہ ہیں۔ کہ جو آواز
کہ بلند ہو۔ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان ہی کی مخالفت میں بلند ہوتی ہے ۔
دلوں میں تسکین و طمانیت موجود نہیں۔ ہر آن یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ
انہیں خطرہ رہتا ہے۔ کہ کہیں ہماری بدمعاشیوں کی وجہ سے ہم کو گزند
نہ پہنچایا جائے۔ اس آیت میں اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے۔
کہ کفر کی ظاہری چمک دمک اور رکھ رکھاؤ سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔
مشرکین کی دولت اور ثروت کو دیکھ کر یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اللہ
ان سے خوش ہے۔ اور اللہ کا ان پر بڑا کرم ہے۔ کیونکہ جہاں ان کے
باطن کا تعلق ہے۔ اس میں جرأت موجود نہیں ہے۔ پاکیزگی اور تقوٰی
کا نام و نشان تک نہیں۔ اور وہ فضائل جو ایک انسان میں موجود ہونے
ضروری ہیں ان سے یہ لوگ یکسر محروم ہیں۔

## منافقین کے حق میں طلب بخشش فضول ہے

ف منافقین کی بدبختی اور شقاوت کی حد ہے۔ کہ جب ان سے کہا جاتا
کہ حضور باوجود طبیعت کے بہت نرم ہیں۔ اور دل سے چاہتے ہیں۔
کہ تم لوگ تائب ہو جاؤ۔ اور زمرۂ منافقین سے نکل آؤ۔ وہ تمہارے
لئے بخشش کی دعا کر چکے ہیں تم آؤ۔ اور اس بدبختی سے نجات کا پروانہ حاصل
کر لو مگر یہ لوگ بکمال مغروری اور نخوت منہ پھیر کر اعراض کرتے ہیں۔ فرمایا
کہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ کہ یہ لوگ جب تک منافق رہیں گے انکی بخشش
نہیں ہو سکتی۔ آپ کا بخشش کا مانگنا یا نہ مانگنا برابر ہے۔ کیونکہ ان کے
دلوں میں فسق و فجور کی خباثت موجود ہونے کی وجہ سے انکو صلاحیت ہدایت
خدا نے حضور رحمۃ للعالمین کو ان کے ایمان لانے سے نا امید کیا ہے۔
حل لغات :۔ فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ یعنی ایمان کے بعد کفر اختیار
کرنے پر ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اور اس صلاحیت کو چھین لیا گیا
جو وجہ امتیاز ہوتی ہے۔ اَجْسَامُهُمْ ان کے ظاہری جسم ان کے قد و قامت
صَیْحَةٌ۔ چیخ۔ آواز۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

ہیں برابر ہے۔ اللہ تو اُنہیں نہ بخشے گا۔ بےشک اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ۝

۷- هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

۷- یہی ہیں (جو انصار کو) کہتے ہیں کہ (اپنا مال) ان لوگوں پر جو رسول خدا کے پاس ہیں خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ کے ہیں۔ لیکن منافق نہیں سمجھتے ۝

۸- يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

۸- کہتے ہیں کہ اگر ہم (غزوہ بنی مصطلق سے) لوٹ کر مدینے پہنچ گئے تو عزت دار لوگ بے قدر لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے اور (حالانکہ) عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کی ہے۔ لیکن منافق نہیں جانتے ۝

۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

۹- مومنو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے

ف یہ لوگ جب یہ محسوس کرتے۔ کہ مسلمان ہر جہت سے اپنے اقتدار میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور ہر شام کو ہمارے اقبال کا آفتاب غروب ہوتا ہے۔ تو دل میں بہت زیادہ کڑھتے اور جتا کر کہتے۔ کہ اصل میں یہ سب بھلا اپنا کیا دھرا ہے۔ اگر ہم ان کو جگہ نہ دیتے۔ اور ان کی مالی امداد نہ کرتے۔ تو یہ لوگ اتنی قوت نہ حاصل کر سکتے۔ اور کہتے۔ کہ دیکھو آئندہ مسلمانوں کی مالی مدد نہ کرو۔ پھر یکے بعد دیگرے یہ لوگ خود بخود اسلام کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ فرمایا۔ یہ لوگ نہیں جانتے۔ کہ اس قوم کا تعلق اس خدا سے ہے جو آسمانوں اور زمین کے خزائن کا تنہا مالک ہے۔ وہ تمہاری مدد اور اعانت کا ہر گاہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتا ہے۔ یہ کہتے کہ اب کے سفر سے ہم لوٹ کر مدینہ پہنچیں گے۔ تو ہم میں سے باعزت لوگ ان ذلیل مسلمانوں کو نکال کر رہیں گے۔ دیکھئے کتنا ایک صفر کی ہے۔ یعنی جنہوں نے ایک مہاجر اور انصاری میں ان کی توقعات کے خلاف صلح کرا دی تھی، اس کے جواب میں کہا۔ کہ تمہیں معلوم ہی نہیں۔ آئندہ عزت کا معیار بدل دیا گیا ہے۔ اب عزت اللہ اور اسکے رسول کے لئے ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو مومن ہیں۔ تم باوجود مال و دولت کے ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔

حلِ لغات :- يَنْفَضُّوْا۔ بھاگ کھڑے ہوں گے۔ منتشر ہو جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

غافل کریں اور جس نے یہ کیا۔ تو وہی لوگ زیاں کار ہیں ۝

۱۰۔ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ
اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ
اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

۱۰۔ اور جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ تم میں کسی کو موت آئے۔ پھر کہے۔ کہ اے رب ایک وقت قریب تک تو نے مجھے مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات دیتا۔ اور نیکوں میں ہو جاتا ۝

۱۱۔ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۲

۱۱۔ اور اللہ کسی جان کو جب اس کا وقت آ جاتا ہے۔ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۝

| آیاتہا ۱۸ | (۶۴) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۸) | رکوعاتہا ۲ |
|---|---|---|

## (۶۴) سورۃ تغابن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتا ہے

### مرد مسلمان کا اللہ سے تعلق

ف مرد مسلمان کی وابستگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نوع کی ہے۔ کہ وہ ہر لمحہ مجبور ہے۔ کہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو۔ ہر آن اس کی ذات میں غور و فکر اور اس کے احکام کے ساتھ شغف ضروری ہے۔ بڑے سے بڑا تعلق بھی اس کے لئے اس تعلق و ارادت کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ جو اس کو اس حسن مطلق کے ساتھ ہے۔ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہر لحظہ اور ہر آن یہ خیال رکھتا ہے۔ کہ کل حرکات اور اعمال و جوارح تک اللہ کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ (صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً) اسکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ دیکھو دنیا میں رہو۔ اور دنیا کی تمام آسودگیوں سے بہرہ وافر حاصل کرو۔ مگر دھیان رہے۔ کہ مال و دولت کی محبت تم کو الجھا دے۔ اور تمہارے دامن کو شرک آلودہ کر دے۔ مال کے اکتساب میں سعی بلیغ ضروری ہے۔ زیادہ سے زیادہ مال و دولت جمع کرو۔ سیم و زر کے ڈھیر اپنے سامنے لگاؤ۔ اسی طرح اولاد پیدا کرو۔ عوائل و انصار بڑھاؤ۔ مگر یہ چیزیں اللہ کی محبت کے اندر رکاوٹ نہ ہوں۔ ذکر الٰہی اور قسم کو حائل کر دیں۔ جب اسکو ضرورت ہو۔ تو بے عذر بے دریغ اسکی راہ میں لٹا دو۔ اور تمام دولت نچھاور کر دو۔ اور اولاد کی ضرورت ہو۔ تو اس سے بھی دریغ نہ کرو۔ اسلامی فوج میں بھیج دو۔ اگر یہ کیفیت دل میں موجود ہو۔ اور یہ عوارض ہوں۔ تو پھر غفلت اور تساہل کے پیدا ہونے اثر نہ ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھا ہے۔ اسکو اللہ کی راہ میں صرف کرو۔ اس سے قبل کہ موت کے چنگل میں گرفتار ہو جاؤ۔ اور فنا کا فرشتہ آ موجود ہو۔ کیونکہ اس وقت دل میں حسرتیں پیدا ہوں گی۔ جو پوری نہ ہو سکیں گی۔ اس وقت یہ خواہش ہوگی۔ کہ کاش موت کے تحت میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ اور چند سے خیرات اور صدقات کی مہلت مل جاتی۔ اور صلاح و تقویٰ کے مواقع میسر آ جاتے۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ اس میں ایک ثانیہ اور ایک لمحہ کی تاخیر نہیں ہوتی۔ بہت سے بڑا آدمی باوجود اپنی جلالت قدر کے اس کے سامنے اپنے کو جھکا دیتا ہے اور یہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ موت کی توجیہ اسکی عقل و بصیرت سے زیادہ بالاتر ہے۔ جب یہ حقیقت ہے۔ کہ ہر نفس کو مرنا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ موت ایک لمحہ کے لئے بھی ٹل نہیں سکتی۔ تو کیا حالات کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ مسلمان میدان جہاد میں آ جائیں اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مقدور بھر سعی کریں۔ (باقی صفحہ ۱۳۳۲)

### حل لغت

اَلْغٰبِنُوْنَ۔ خسارہ پانے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اسی کی سلطنت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○

۲- هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

۲- وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی تم میں مومن اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ دیکھتا ہے ○

۳- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

۳- آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا اور تمہاری صورتیں کھینچیں سو اچھی صورتیں بنائیں۔ اور اسی کی طرف پھر جانا ہے ○

۴- يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

۴- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اسے جانتا ہے اور جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ اسے معلوم ہے اور اللہ دل کی باتوں کو جانتا ہے ○

بقیہ صفحہ ۱۳۳۰

## سُورَةُ التَّغَابُن

تسبیح سے اس کا آغاز فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ دراصل بادشاہی اور اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ انسان تو محض اس کے امین ہیں۔ پھر ان اختیارات کو اس نے جس طرح استعمال فرمایا ہے۔ اس کے لئے وہ سزاوار حمد وستائش ہے۔ کوئی چیز اور کوئی شے اس کے تعلقہ سے باہر نہیں۔ پھر اس کے بعد اس حقیقت کی وضاحت فرمائی ہے کہ سب انسانوں کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ کیا کافر اور کیا مومن اور وہ ان سب کے اعمال سے آگاہ ہے۔ آسمانوں کو بھی اسی نے بلندی بخشی ہے اور زمین کو بھی اسی کے دست قدرت نے ہمارے پاؤں تلے بچھایا ہے۔ اور وہ تمہاری کھلی اور چھپی ہر بات سے آگاہ ہے۔

### معیار نبوت کی بلندی اور معیار الوہیت کی پستی!

ف۱ یہ عجیب بات ہے۔ کہ کفار کے نزدیک معیار نبوت تو ہمیشہ ضرورت سے زیادہ بلند رہا۔ اور معیار الوہیت ہمیشہ پست یعنی انبیاء کا انہوں نے اسی بنا پر انکار کیا۔ کہ وہ فوق البشر قوتوں اور استعدادوں کے مالک نہیں ہیں۔ وہ کیوں بشری تقاضوں کے سامنے جھکتے ہیں۔ مگر خدا کے متعلق ان کی عقل نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ کوئی بڑی چیز نہیں انہوں نے پتھروں پر قناعت کر لی۔ درختوں اور پودوں کو مقدس مان لیا اور پہاڑوں کو معبود قرار دے لیا۔ سانپوں اور اژدہوں کو خدا سمجھا۔ اور زمین کے ہر بلند اور رفیع جثہ کو خلعت الوہیت سے نوازا یعنی یہ بات کتنی حیرت انگیز ہے۔ کہ انسان کو اس عہدہ پر فائز نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس منصب کا استحقاق وہ لوگ رکھتے ہیں۔ جن میں الوہیت تو جُدا ہو جنہیں بھوک محسوس ہوتی ہو۔ اور نہ پیاس۔ جو اس عالم کے قوانین فطرت سے یکسر آزاد و بے تعلق ہوں۔ خدا کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے۔ ہر خوفناک چیز اور ہر مرعوب کن شخصیت بلکہ ہر وہ چیز جس میں کچھ عجوبہ وندرت ہے۔ بلا ریب خدا ہے۔ غور فرمائیے ان دونوں باتوں میں کتنا تضاد ہے۔ بہرحال کہنا یہ ہے۔ کہ سابقہ کفار نے بھی اللہ کے فرستادوں کا انکار محض اس بنا پر کر دیا تھا۔ کہ وہ بھی الوہیت کا دعوے نہیں کرتے تھے۔ اور کبھی دھوکہ نہیں دیتے تھے۔ وہ صاف کہتے تھے ہم بشر ہیں۔ ہم انسان ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۳۳۲ پر)

**حل لغات:۔** لَهُ الْمُلْكُ۔ بادشاہت۔ اسی کی سلطنت ہے۔ تُعْلِنُونَ۔ اعلان سے ہے۔ وَصَوَّرَكُمْ۔ اور صورتیں بنائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵- اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

۵- کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے کافر تھے پھر انہوں نے اپنے کام کا وبال (سزا) چکھا اور انکے لئے دکھ کا عذاب ہے ○

۶- ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○

۶- یہ اسلئے کہ انکے رسول انکے پاس کھلی دلیلیں لے کر آتے تھے سو وہ کہتے تھے کہ کیا آدمی ہمیں راہ دکھائیں گے۔ سو کافر ہو گئے۔ اور منہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے ○ ف

۷- زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○

۷- کافروں نے گمان کیا۔ کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائینگے۔ تو کہہ کیوں نہیں مجھے اپنے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاوگے۔ پھر تمہیں جتایا جائے گا جو تم کرتے تھے۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے ○ ف

۸- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

۸- سو تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے ○

بقیہ صفحہ ۱۳۳۱- جس میں فضیلت یہ ہے۔ کہ اللہ نے ہم کو اس خدمت کے لئے منتخب فرمالیا ہے۔ اور ہم اسکی طرف سے مامور ہیں۔ کہ تمہاری اصلاح کریں۔ اور تمہیں منکرات کے ارتکاب سے روک دیں۔ وہ کہتے۔ کہ ہم ایک اپنے ایسے انسان کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھ سکتے۔ اور پیغمبر نہیں قرار دے سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو ٹھکرانے کی وجہ سے عذاب آیا۔ اور ان کے کبر و نخوت کو ایک دم فنا کر کے رکھ دیا گیا۔ ان نادانوں نے اتنا نہ سمجھا۔ کہ وہ شخصیت جو کسوت انسانی میں نہیں ہے۔ جس کی ضروریات اور تقاضے ہماری فطرت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ وہ ہماری راہنما کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہمیں تو ایسے قائد کی ضرورت ہے۔ جو فطرتاً ہماری مشکلات کا سامنا کرے۔ انکو محسوس کرے۔ اور ہم اپنے جیسی شکل سے جدا ہے اسے احساسات کا کیا علم ہو سکتا ہے۔ [illegible]

ف [illegible] کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی تھی۔ کہ ہم کیونکر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ محض ڈھکوسلا ہے۔ اور اس میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں۔ اس آیت میں اس خیال کی تردید فرمائی ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ بعثت کا عقیدہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔ کہ وہ زندگی کو ختم نہ ہونے دے بلکہ آگے بڑھ جائے۔ اور مکافات عمل کا یہ رسول بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک عالم ایسا تسلیم کیا جائے۔ جہاں ظالم کو سزا ملے۔ اور مظلوم کی داد رسی کی جائے گی۔

ف قرآن حکیم کو نور سے تعبیر کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ کتاب اپنے مطالب کی وضاحت میں بمنزلہ روشنی کے ہے۔ اس میں کوئی الجھن نہیں۔ اور نہ کسی عقیدہ کو تشنہ دلائل رکھا گیا ہے۔ اس کی ہر بات بجائے خود اپنی دلیل ہے۔ اس لئے ان تمام لوگوں کو جو ضیاء بصیرت اور یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دعوت ہے ایمان کی۔ کہ وہ اس کتاب کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ کیونکر قلب و دماغ کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔

## حل لغات

نَبَؤُا۔ خبر۔

غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔ یعنی اس کی بے نیازی ایسی نہیں۔ جو بے پروائی اور تغافل کے مترادف ہو۔ بلکہ وہ ان معنوں میں بے نیاز ہے۔ کہ کائنات میں کسی چیز کی احتیاج نہیں رکھتا ہے۔ اور یہ بے نیازی قابل ستائش ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۹- يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

۹- جس دن وہ تمہیں اکٹھا کرنے کے دن اکٹھا کریگا۔ یہی ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور اچھے کام کرے گا۔ اُس کے گناہ خدا اس سے دُور کریگا اور اُسے باغوں میں داخل کریگا جسکے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی مُراد ملنی ہے ۝

۱۰- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

۱۰- اور جو کافر ہوئے انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہی دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بُری جگہ ہے ۝

۱۱- مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

۱۱- بغیر خدا کے حکم کے کوئی مصیبت نہیں آتی۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے گا۔ اللہ اُس کے دل کو راہ دکھائیگا۔ اور اللہ کو ہر شے معلوم ہے ۝

## مردِ مسلمان کا شیوہ

۱؎ اسلام دلوں میں اس عقیدہ کی نشو ونما چاہتا ہے۔ کہ مرد مسلمان مصائب اور مشکلات میں ذہنی توازن کو نہ کھو بیٹھے۔ پوری جمعیت کے ساتھ اپنے نصب العین کی تکمیل میں مصروف رہے۔ اور یہ سمجھے۔ کہ جس قدر تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ وہ سب اللہ کے فیصلہ اور علم کے مطابق ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اس کی وجہ سے عزائم میں استحکام اور ارادوں میں مضبوطی پیدا ہو جائے۔ نیز طمانیت قلب کا وہ مقام حاصل ہو جائے۔ جہاں دل میں تزلزل پیدا نہیں ہوتا۔ یَهْدِ قَلْبَهٗ سے غالباً یہی مقام تسکین مراد ہے۔

مسئلہ تقدیر کا یہ وہ حیات آفرین پہلو ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمان زندگی کی دشوار گزار منزلوں میں بھی مایوس نہیں ہوتا۔ اور برابر تگ و دو اور سعی میں مصروف رہتا ہے۔ ایک پہلو وہ ہے۔ جس کو ہماری جبن اور ہماری بزدلی نے پیدا کیا ہے۔ اور جو درحقیقت دورِ تنزل کا طبعی اقتضا ہے۔ اور وہ یہ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ خدا کے علم اور فیصلہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے سرے سے عزم اور محنت کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ فلسفہ تقدیر وہ ہے۔ جس کو ہماری خداناشناس ذہنیت نے ایجاد کیا ہے۔ ورنہ یہ محکم حقیقت ہے۔ کہ جب زندگی میں مصائب اور مشکلات کا ہونا ناگزیر ہے۔ تو پھر گھبرانے اور مجبوراً بے بس ہو جانے کے کیا معنے۔ اسلام کہتا ہے۔ تم ہر حال اپنے فرائض ادا کرو۔ اور اس سے قطعاً سروکار نہ رکھو کہ قوانین فطرت کا کیا تقاضا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۳۳۲ پر)

## حلِ لغت

یَوْمُ التَّغَابُنِ۔ خسارے کا دن یعنی روز قیامت۔

۱۲- وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن
تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ○

۱۲- اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ پھر اگر تم منہ موڑو تو ہمارے رسول کا ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہے ○

۱۳- اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ○

۱۳- اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور چاہیے کہ مومن اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ○

۱۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ
وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ
وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

۱۴- مومنو! تمہاری بعض بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں سو تم ان سے بچتے رہو۔ اور جو معاف کرو۔ اور درگذر کرو اور بخش دو۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

۱۵- إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ
وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ○

۱۵- تمہارا مال اور اولاد صرف فتنہ (یعنی آزمائش) ہیں، اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ○

بقیہ صفحہ ۱۳۳۳—

ایک وہ شخص جس نے طے کر لیا ہے کہ وہ بہر نہج اللہ کی فرمانبرداری کرے گا۔ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا راہ نما قرار دے گا۔ اور جب جھکے گا۔ ایک خدا کے سامنے آپ جانتے ہیں۔ اس اقرار اور اس عقیدے کے ساتھ، یہ شخص کفر و الحاد کے سمندر میں کتنی طغیانی پیدا کر دیتا ہے، اور اپنی مخالف قوتوں کو کتنا متحرک بنا دیتا ہے، اس کے صاف اور واضح معنے یہ ہیں۔ کہ وہ ساری طاغوتی قوتوں سے لڑنے کے لئے آمادہ ہے" اس صورت حالات سے ظاہر ہے۔ کہ سوائے توکل اور صبر کے کوئی چیز گزند اور نقصان سے نہیں بچا سکتی۔ اسی لئے ارشاد فرمایا۔ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

۵ے اسلام کے نزدیک اصل شئے اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔ اور اس کے بعد جتنے رشتے اور علائق ہیں۔ ان کی حیثیت محض ثانوی ہے۔ اس لئے وہ یہ نہیں چاہتا کہ جنسی جذبات یا پدرانہ تعلق خاطر۔ خدمت اسلام کے سلسلے میں حائل ہو۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے بیوی کے حقوق اور بچوں کے خیالات کی رعایت اسی وقت ضروری ہے۔ جبکہ ان کے مقصود اعلاء کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرنا ہو۔ اور جب یہ پاؤں کی زنجیریں اور گردن کا طوق بن جائیں۔ تو اس وقت انکی حیثیت دشمنوں کی سی ہے۔ جن سے تمہیں ہوشیار اور محتاط رہنا چاہیئے۔

## حل لغات

فَلْيَتَوَكَّلِ۔ توکل سے ہے۔ جس کے معنے اللہ کو اپنا وکیل اور چارہ ساز سمجھنے کے ہیں۔

مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ۔ مِن بیان تبعیض ہے۔ یعنی خاوند کیلئے اپنی نیک بیوی اور نیک اولاد زیادہ موجب سروری اور ثبات قدمی کا باعث ہوتی ہے۔

فِتْنَةٌ۔ عذاب، برائی۔ مراد وہ جو ابتلاء۔ آزمائش ہے

www.KitaboSunnat.com



١٦- فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

١٦- سو جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور مانو اور خرچ کرو تمہارے لئے اچھا ہے اور جو کوئی اپنے جی کی (نا جائز اور ممنوع) لالچ سے بچا دیا گیا سو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں ۝

١٧- اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

١٧- اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ اسکو تمہارے لئے دو چند کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا۔ اور اللہ قدر دان تحمل والا ہے ۝

١٨- عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

١٨- چھپے اور کھلے کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے ۝

آیاتها ١٢ | ٦٥ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ (٩٩) | رکوعاتها ٢

## (٦٥) سورۂ طلاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

١- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

١- اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے وقت طلاق دو۔ اور عدت گنتے رہو۔

وا حضورؐ نے جب مدینہ کا رخ کیا۔ اور مسلمانوں کو دعوت دی۔ کہ وہ بھی مکہ کو چھوڑ کر مدینے چلے آئیں۔ اس وقت بعض ذہن ہمت لوگوں کے لئے بیوی بچے اور مال و دولت کی محبت فتنہ ثابت ہوئی۔ اور وہ محض ان علائق کی وجہ سے فرمانِ رسولؐ کی اطاعت نہ کر سکے۔ بار بار قرآن کی آیات میں ان کو متنبہ کیا گیا۔ کہ اسلام تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ تم استطعتم اور اطیعوا وہ یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے کیا کیا عذر اور بہانے ہیں۔

### اسلامی نظامِ ازدواج

اسلام پہلا اور آخری مذہب ہے۔ جس نے معاشرتی گتھیوں کو بوجہ حسن سلجھایا ہے۔ اور نظام ازدواج کو کامل ترین اور معقول ترین صورت میں پیش کیا ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے نکاح میں اگر تابید مقصود نہ ہو۔ اور غرض عارضی قوت صد روزی ہو۔ تو وہ زنا ہے۔ اور قانونًا بالکل جائز نہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم اور شریعت اسلامیہ کی توقعات ایک شادی شدہ انسان سے یہ ہیں۔ کہ وہ حتی الامکان اس رشتہ کو آخر تک نباہے گا۔ گو یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر شخص ہر حالت میں فطرت کی طرف سے مجبور ہے کہ کبھی اس میں اور اس کی بیوی میں اختلاف پیدا نہ ہو

جو لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اور جن کے مسلک میں طلاق حرام ہے۔ وہ بھی جہاں تک عادت کا تعلق ہے۔ جواز اور علیحدگی کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ باوجود کمال محبت کے بعض وقت دو میاں بیوی میں اختلاف اور وہ عالی نقطہ نگاہ سے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا الگ ہو جانا ہی زیادہ مناسب اور داوی ہے۔ لہٰذا اسلام نے طلاق کی اجازت دے کر انسانیت پر ظلم نہیں کیا ہے۔ بلکہ انسانی فطرت کی ترجمانی کر کے اس کو بہت سے مظالم سے بچایا ہے۔ جس، فقط عدم طلاق کے لئے ایک جذباتی دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کہ وہ رشتہ جس کو خدا نے جوڑا ہے۔ تمہیں کیا استحقاق ہے۔ کہ اس کو توڑ دو۔ مگر یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ اس دلیل میں معقولیت کتنی ہے۔ اول تو یہ غلط ہے۔ کہ یہ رشتہ فطری رشتہ ہے۔ کیونکہ فطرتًا ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بیوی کے مر جانے کے بعد دوسری شادی کا مرد کو اختیار حاصل ہے۔ اسی طرح مرد کے انتقال کے بعد عورت دوسرے مرد کو حاصل کر سکتی ہے۔ حالانکہ فطری رشتہ کا تقاضا یہ ہے۔ کہ یہ کبھی کوئی بدل قدرت نہ پا سکے۔ (باقی صفحہ ۱۳۳۶ پر)

حل لغات:-

شُحَّ ۔ بخل اور حرص۔

لِعِدَّتِهِنَّ ۔ ان کے طہر میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوهُنَّ
مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ
يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ
تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ
اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ
اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا ۝
۲- فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
وَّأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَأَقِيمُوا
الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ

اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ اُنہیں اُن کے گھروں
سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں۔ مگر جب
وہ صریح بے حیائی کا کام کریں۔ اور یہ اللہ کی
حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھا۔ اُس نے
اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اس کو خبر نہیں کہ شاید اللہ طلاق
کے بعد کوئی نئی بات نکالے ○
۲- پھر جب وہ اپنے وقت کو پہنچیں۔ تو انہیں دستور سے
رکھ لو یا دستور سے جُدا کر دو اور دو معتبر اپنے میں
سے گواہ کر لو۔ اور اللہ کے لیے سیدھی گواہی دو۔
یہ وہ حکم ہے جس کے ساتھ اس کو جو اللہ اور پچھلے
دن پر ایمان رکھتا ہے۔ نصیحت کی جاتی

بقیہ صفحہ ۱۳۳۵:- جس طرح کہ ماں۔ باپ اور بھائی
بہنیں۔ کہ آپ لاکھ کوشش کریں۔ ماں کی جگہ دوسری ماں اور باپ کی
جگہ دوسرا باپ نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بھائی اور بہنوں کا کوئی بدل نہیں
ہو سکتا۔ پھر ان رشتوں میں تعلق اور بد استحکام آتا ہے۔ کہ اگر آپ بلاوجہ
بھی ہو جائیں۔ جب بھی ماں کے ماں ہونے سے اور باپ کے باپ ہونے
سے انکار نہیں کر سکتے۔ آپ مجبور ہیں۔ کہ ہر حالت میں ان رشتوں کو تسلیم
کریں۔ بخلاف میاں بیوی کے تعلق کے۔ یہاں معنوں میں فطری رشتہ
نہیں ہے۔ کیونکہ اس رشتے کا محرک جذبہ جنس و انس ہے۔ قانون اور فقہ
اس کو باقاعدہ شکل دے دیتا ہے۔ اور پھر جب یہ معلوم ہو کہ اس جذبہ
جنس و انس کی تکمیل میں یہ رشتہ حائل ہے۔ تو قانون و فقہ کو اتنا اختیار
ہے۔ کہ اسکو منقطع کر دے۔ شبہ اس دلیل میں یہ مغالطہ ہے۔ کہ جس
کو خدا نے جوڑا ہے۔ اس کو گویا ہم توڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے قانون
کے ماتحت اس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور اسی کی ہدایت کے مطابق اس
کو ختم کیا جاتا ہے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے۔ کہ قرآن حکیم نے فلسفہ ازدواج
کو جس خوبی کے ساتھ بیان فرمایا۔ وہ اسی کا حصہ ہے۔
ان آیات کا خلاصہ کے ساتھ یہ مطلب ہے۔ کہ جب طلاق دو۔
بہتر حالت میں دو۔ جب کہ ظاہری تنفر کے اسباب موجود نہ ہوں۔

یعنی ٹھہراؤ اور پاکیزگی کی حالت میں۔ اور عدت کو باقاعدہ گنتے رہو۔
یہ بھی ضروری ہے۔ کہ عورتیں اس اثنا میں اپنے گھروں سے نہ نکل
جائیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ طلاق کے بعد پھر وہ اپنے طرزِ عمل سے
دوبارہ خاوند کو رجوع پر آمادہ کر سکیں۔ ہاں اگر کھلی بے حیائی کا ارتکاب
ہو۔ تو اُس وقت مرد کو عورت کے گھر سے نکال دینے کا حق حاصل
ہے۔ پھر جب طلاق رجعی میں عدت ختم ہونے کو ہو۔ تو مرد کو یہ اختیار
حاصل ہیں۔ یا تو شرافت اور حسنِ سلوک کے ساتھ اس کو اپنے نکاح
میں رہنے دے۔ یا قاعدہ کے موافق اس کو جدا کر دے۔ وہ عورتیں جو
عمر کی زیادتی سے حیض سے مایوس ہوں۔ اور وہ جو صغر سنی کی وجہ
سے ابھی اس قابل نہ ہوں۔ وہ تین مہینے تک عدت گزاریں۔ اور
اس کے بعد دوسرا نکاح کریں۔

## حلِ لغات

بِفَاحِشَةٍ ـ بے حیائی۔ مراد زنا۔

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝
٣ - وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝
٤ - وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ
اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ
وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ
اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝
٥ - ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ

ہے۔ اور جو اللہ سے ڈر گیا وہ اس کیلئے (گزارہ) نکلنے کی راہ بنا
۳- اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے اسکو گمان بھی نہ
ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کریگا تو وہ اسے کافی ہے
کچھ شک نہیں کہ اللہ اپنا کام پورا کر لیتا ہے۔ اللہ نے ہر شے کا اندازہ کر رکھا ○
۴- اور تمہاری عورتوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے ناامید
ہو گئی ہیں اگر تم شک میں ہو تو ان کی مدت تین مہینے ہے۔
ایسے ہی اُن کی جنہیں ابھی حیض نہیں آتا۔ اور جن کے پیٹ
میں بچہ ہے اُنکی عدت یہ ہے کہ پیٹ کا بچہ جنیں اور جو کوئی
اللہ سے ڈرتا رہے گا وہ اسکے کام میں آسانی کریگا ○
۵- یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اُتارا ہے اور
جو کوئی اللہ سے ڈرتا رہے گا وہ اس کی برائیاں اس سے

## مبغوض ترین جواز

ف طلاق کو اسلام بالکل اضطراری حالات میں جائز تصور فرماتا ہے۔ وہ اسے قطعاً پسند نہیں کرتا، کہ عادت کی طرح ایک آدمی جب چاہے۔ بلا کسی عذر کے عورت کو چھوڑ دے۔ یہی وجہ ہے حضور نے فرمایا ہے۔ "ابغض المباحات عند اللہ الطلاق"۔ کہ اللہ کے نزدیک وہ بات جو جائز تو ہے مگر مبغوض ترین صورت میں وہ طلاق ہے۔ یعنی اپنی رفیقہ حیات کو اپنے سے جدا کرنا۔ بعض غیر مسلم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام میں طلاق پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ یا اسلام نے طلاق کے ایجاد کرنے میں اولیت اختیار کی ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ اسلام نے طلاق پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ اور ایسے حالات پیدا کئے ہیں۔ کہ ایک پرہیزگار انسان کیلئے عام حالات میں عورت کو چھوڑ دینا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ صلاح و تقویٰ کے خلاف ہے۔ اور اس جذبہ کے خلاف ہے جس کو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پھر اگر حالات اسکو بالکل مجبور ہی کر دیں۔ تو بھی رجوع کے مواقع باقی رکھے ہیں۔ تاکہ وہ خوب سوچ سمجھ لے اور اگر چارہ ناچار وہ اس مقام تک پہنچ جائے۔ جہاں پہنچ کر علیحدگی ضروری ہو جاتی ہے۔ تو پھر اسلام اس کے اس جائز حق کو پامال نہیں کرتا۔ بلکہ اسکو جائز رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ طلاق عورت کو چھوڑ دینے اور روحی تکلیف سے آزاد ہو جائے آپ غور فرمایئے۔ کہ وہ ان حالات میں بھی جبکہ میاں بیوی ایک دوسرے سے تنگ ہو رہے ہیں تقویٰ اور نیکی کی تلقین کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ ان تعلقات کو یوں منقطع کرو جس طرح ایک باکمال انسان بصد مجبوری منقطع کرتا ہے۔ خود غرض اور ظالم آدمی کی طرح نہیں۔ گویا اسلام چاہتا ہے۔ کہ مسلمان عالم غیض و غضب میں بھی اخلاق جلیلہ کا ثبوت دے اور یہ ثابت کرے کہ وہ یہ علیحدگی گوارا کر رہا ہے۔ تو بالکل مجبور ہو کر ورنہ وہ چاہتا نہیں ہے۔ ص ۳۴۲

حل لغات:- اُولاتُ الاحمال = حمل والیاں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَجْرًا ۝
٦- أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن
وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا
عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ
فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ
وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝
٧- لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ
عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ
لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ

دُور کر دے گا۔ اور اسے بڑا اجر دے گا ۝
٦- جہاں تم سکونت رکھتے ہو وہاں ان مطلقہ عورتوں کو
اپنے مقدور کے مطابق مکان دو اور انہیں تنگ نے
ضرر دے پہنچاؤ اور اگر حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرو۔ یہاں
کہ وہ پیٹ کا بچہ جن لیں پھر اگر وہ تمہاری خاطر دُودھ
پلائیں تو اُن کو اُن کی مزدوری اور موافقت رکھو آپس
میں ساتھ اچھی طرح آپس میں ضد کرنے لگو۔ تو دوسری عورت
مرد کے کہنے سے دُودھ پلائے گی ۝
٧- چاہئیے کہ صاحبِ وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس کو
اسکی روزی بھی تُلی ملتی ہے۔ تو جتنا اللہ نے اس کو دیا
ہے اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ کسی کو اس سے زیادہ تکلیف

بقیہ صفحہ ١٣٣٦:-

اسلام سے پہلے بھی طلاق کا رواج تھا۔ اور
اس پر کوئی پابندی عاید نہ تھی۔ ایک مرد جب
چاہتا عورت کو طلاق دے دیتا۔ اور پھر جب
چاہتا رجوع کر لیتا۔ اسلام نے اس صورت
حالات کو بالکل ختم کر دیا۔ اور اس کو باقاعدہ
نظام کی شکل میں ڈھال دیا۔

ان آیات میں اجمال کے ساتھ ان
مسائل کا ذکر ہے۔

١- حاملہ عورت کی عدت تا وضع حمل ہے۔
٢- مطلقہ عورتوں کو اپنی وسعت کے
مطابق مکان دو۔
٣- ان کو تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ دو۔
٤- اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو۔ تو اس کے
نفقہ کا بھی بندوبست کرو۔
٥- اگر بچہ ہو۔ تو دودھ کے لئے اسکی
ماں کو اجرت دو۔

اس کے بعد یہ بتایا ہے۔ کہ جن قوموں
نے اپنے رب کی مخالفت کی ہے۔ وہ
دنیا سے مٹ گئی ہیں۔ اور غالباً اس
میں اس طرف لطیف اشارہ ہے۔ کہ جب
قومیں بگڑتی ہیں۔ تو ان کی تباہی کا
آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ کہ ان کی
خانگی زندگی کا نظام درہم برہم ہو جاتا
ہے۔ اور وہ اپنے گھر کے اندر ہر سکون
اور ہر مسرت سے محروم ہو جاتے ہیں۔
اور اس کے بعد ان کی یہ محرومی
زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی
ہو جاتی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

**حلِّ لغات:-** مِنْ وُجْدِكُمْ اپنی وسعت کے موافق۔ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ
تعاون باہمی سے کام لو۔ باہم مشورہ کیا
کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝

نہیں دیتا۔ جتنا کہ اس نے اسے دیا ہے۔ عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا ۝

۸- وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا
وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَّ
عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

۸- اور بہت بستیاں ہیں کہ اپنے رب اور رسولوں کے حکم سے سرکش ہو گئیں۔ پھر ہم نے انکو سخت عذاب میں پکڑا اور ان دیکھے عذاب سے ہم نے انہیں دکھ پہنچایا ۝

۹- فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ
أَمْرِهَا خُسْرًا ۝

۹- پھر انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا ۝

۱۰- أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فَاتَّقُوا
اللّٰهَ يٰأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ
قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝

۱۰- اللہ نے انکے لئے سخت عذاب تیار کیا ہے۔ سو اے عقل مندو! اللہ سے ڈرو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے ۝

۱۱- رَّسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ

۱۱- وہ (خدا) کا بھیجا ہوا ہے۔ جو تمہیں اللہ کی کھلی نیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے

## زندہ قرآن

لے قرآن حکیم نے متعدد مقامات میں منصب نبوت کی تصریح کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ پیغمبر کی اطاعت عقیدت مندوں کے لئے بہترین اسوہ اور نمونہ ہے۔ اور ان کی اطاعت اور ان کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی نجات ہے۔ مگر ایک بزعم غلط گروہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کے سوا اور کوئی شخصیت مطاع نہیں ہے۔ اور رسول کی حیثیت محض یہ ہے۔ کہ وہ پیغام کو ہم تک پہنچا دیتا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ہم اس کو لغت اور ادب کی روشنی میں سمجھیں۔ رسول یا اس کی تفصیلات بیان ہی نہیں کرتا۔ اور یا اس کی بیان کردہ تفصیلات ہمارے لئے مستند نہیں ہیں۔ اس آیت نے اس مغالطہ کو دور کر دیا ہے۔ اور بالکل واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ ذکر جس کی پیروی کی ہم کو تلقین کی گئی ہے۔ اس کو صرف قرآن کے اوراق میں نہ ڈھونڈو۔ کہ اس طرح تم حق وصداقت کو حاصل کرنے میں قطعاً ناکام رہو گے۔ اس کو رسول کی زندگی کے صفحات میں ڈھونڈو۔ کہ وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ کہ آیات بینات کو تفصیل کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ اور اس طرح انسانیت کو فہم و استقلال کے تاریک جنگلوں سے نکال کر ایمان اور تقویٰ کی روشن وادیوں میں لے جائے

ترکیب نحوی کے لحاظ سے یہاں رسولاً ذکراً کا بدل ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ اطاعت اور وہ اطاعت اور فرمانبرداری جو قرآن میں مذکور ہے۔ اس کی تکمیل اسوقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس کو رسالت کی روشنی میں نہ دیکھا جائے۔ کیونکہ رسول ہی قرآن کا مخاطب اول ہے۔ اس کا دل مہبط وحی ہے۔ اس کے اعمال پر اسکو خدا کی جانب سے متنبہ ہوتا ہے۔ اسکی شان میں آیا ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى یعنی وہ جو کچھ نہیں کہتا۔ اس حالت میں یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ قرآن کی تفصیلات مجہت اور سند قرار پائیں۔ اور وہ فاسق و فاجر نسان۔ جو چند کتابیں پڑھ لیتا ہے۔ قرآن کا معتبر شارح بن جائے۔ وہ جس کا استاد جبریل ہو عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوٰى۔ وہ جس کا سینہ حقائق کے فہم کیلئے کشادہ اور وسیع ہو۔ الم نشرح لک صدرک وہ تو قرآن کو سمجھ نہ سکے۔ اور آج کل کے روشنی والے مدعیان صحیح سمجھیں۔ جو دولت علم سے بہرہ نہیں۔ اور نہ صلاح و تقویٰ سے آشنا۔ ع برین عقل و دانش بباید گریست (باقی صفحہ ۱۳۴۳ پر)

حل لغات :- عَذَابًا نُّكْرًا۔ وہ عذاب جو کہ انہوں نے پہلے نہ دیکھا۔ اور نہ سنا ہو۔ نہایت سخت اور نہایت عجیب و غریب۔
اَلظُّلُمٰتِ۔ تاریکیاں۔ یعنی جہل و نادانی کی تاریکی تعصب و عناد کی تاریکی

لہ کبر و غرور کی تاریکی۔ اور حب مال و جاہ کی تاریکی ہے

www.KitaboSunnat.com



إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ○

نیک کام کئے۔ تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے وہ اُسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ نے اُسے اچھی روزی دی ○

۱۲- اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○

۱۲- اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا سات آسمانوں کو۔ زمین سے ان کی مانند۔ اس کا حکم انکے درمیان نازل ہوتا ہے۔ تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ کے علم میں ہر شئے کی سمائی ہے ○

| آیاتہا ۱۲ | (۶۶) سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۷) | رکوعاتہا ۲ |
|---|---|---|

## (۶۶) سُورۂ تحریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ

۱- اے نبی جو چیز اللہ نے تجھے حلال کر دی ہے۔ تو اسے

بقیہ صفحہ ۱۳۲۹ :- سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے۔ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ سوائے اُس قرآن کے جس کو ہم سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بات حجت نہیں۔ وہ کس درجہ گستاخی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کیا ان کے نزدیک منصب نبوت کے معنے محض یہی ہیں۔ کہ وہ ایک نوع کی سفارت ہے۔ جس کو سیرت، اخلاق اور اعمال کے ساتھ کوئی وابستگی نہیں۔ کیا رسول کی یہی حیثیت ہے کہ وہ قرآن کو بلا کم و کاست پہنچا دے۔ چاہے معاذ اللہ خود نہ سمجھے۔ اس پر عمل نہ کرے۔ اور دوسروں کو نہ سمجھائے۔ اگر واقعہ اسکے برعکس ہے۔ تو منکرین سنت بتائیں۔ کہ رسول کا فہم۔ اس کا عمل اور اس کی سیرت کہاں منضبط ہے؟ کن کتابوں میں موجود ہے؟ آخر قرآن فہمی کی ضرورت تو ان کو ان حاملین قرآن سے کہیں زیادہ ان کو محسوس ہوتی ہوگی۔ وہ قرآن فہمی ہے کہاں؟

### سُورۂ تحریم کی شانِ نزول

ف ان آیات میں دو اور مشہور واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ ایک یہ ہے۔ کہ حضورؐ عام طور پر ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے ہاں توقف فرماتے۔ اور شہد کھاتے۔ یہ بات حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہ کو سوکن ہونے کی وجہ سے ناگوار محسوس ہوئی۔ اس لئے طے یہ پایا۔ کہ جب حضورؐ شہد نوش فرما کر تشریف لائیں۔ تو اس وقت ان سے کہا جائے۔ کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ مغافیر ایک قسم کی بدبو دار گوند ہے۔ اور چونکہ بو سے آپ کو طبعی نفرت ہے۔ اس لئے اس طریقے سے آپ حضرت زینب کے شہد کھانے اور چندے قیام فرمانا چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ باری باری حضرت حفصہ نے حضورؐ سے یہی کہا۔ تو آپ نے عہد کر لیا۔ کہ میں آیندہ شہد استعمال نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے متنبہ ہوا۔ کہ محض امہات المومنین کو خوش کرنے کے لئے آپ کو استحقاق نہیں ہے۔ کہ اللہ کی حلال و طیب نعمتوں کو اپنے اوپر عملاً حرام ٹھہرالیں۔ اور یہ عہد کریں۔ کہ آیندہ ان چیزوں سے استفادہ نہیں کیا جائے گا۔ (باقی صفحہ ۱۳۳۱ پر)

### حلِ لغات

اَلنُّوْر۔ روشنی اور وضاحت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

٢- قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

٣- وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

٤- اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ

کیوں حرام کرتا ہے ؟ تو اپنی عورتوں کی خوشنودی چاہتا ہے ؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

٢- مسلمانو! خدا نے تمہارے لئے تمہاری ایسی قسموں کا کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے۔ اور اللہ تمہارا کارساز ہے۔ اور وہ جاننے والا حکمت والا ○

٣- اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے ایک سے کوئی بات چھپا کر کہی۔ پھر جب اس نے اس بات کی خبر دی اور اللہ نے نبی کو یہ خبر کر دی جتلا دیا تو نبی نے کچھ تو جتا دی اور کچھ ٹلا دی۔ پھر جب یہ اس عورت کو جتلا دی تو بولی کہ تجھے یہ کس نے بتایا ؟ نبی نے کہا کہ مجھے جاننے والے واقف نے بتایا ہے ○

٤- اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتی ہو تو بہتر ہے کہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔ اور اگر تم دونوں نبی پر

بقیہ صفحہ ١٣٤٠ -

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت حفصہ کو حضورؐ نے بعض اسرار کی اطلاع دی۔ اور کہہ دیا۔ کہ یہ باتیں ظاہر نہ ہونے پائیں۔ انہوں نے بہ بتائے بے تکلفی ان اسرار کو حضرت عائشہ تک پہنچا دیا۔ اور یہ سمجھا۔ کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر جب حضورؐ کو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ بات جو میں نے کہی تھی۔ اور جس کے اخفا کی تاکید کی تھی۔ ظاہر ہو گئی ہے۔ تو آپ نے حضرت حفصہ کو باتوں باتوں میں جتا دیا۔ کہ دیکھو۔ آخر تم راز کو اپنے سینے میں پنہاں نہ رکھ سکیں۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ سے کس نے کہا۔ آپ نے فرمایا۔ اس لئے اس کی تفصیل اللہ کے کار ہے۔ انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بات

بہت اہم تھی۔ اور اس قابل تھی کہ اس کو وقت مقررہ سے پہلے افشا نہ کیا جائے۔ وہ لوگ جن کو مسئلہ خلافت سے دلچسپی ہے۔ ان کی رائے ہے۔ کہ یہ راز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت سے متعلق تھا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(باقی صفحہ ١٣٤٢ پر)

## حل لغات

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ۔ یعنی انتہائی عالم غضب میں بھی حضورؐ نے اُمت کے لئے یہ مبارک اسوہ چھوڑا ہے۔ کہ جس شخص سے ناراضی ہو۔ اور یہ جتانا مقصود ہو۔ کہ ہم ناراض ہیں۔ اس کے لئے صرف یہ کافی ہے۔ کہ نفس واقعہ کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔ کیونکہ زیادہ تصریح سے بعض دفعہ ملال بڑھتا ہے۔ اور ندامت کا احساس نہیں ہوتا۔ م

...ضرور ہی بھلی ہے۔ کہ سننے والا اپنے کئے پر پشیمان ہو صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا۔ تمہارے دل ایسا کی پیدا ہو گئی ہے ◦ مَوْلٰىهُ۔ دوست۔ رفیق اور مددگار

وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝
٥- عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ
اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ
قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝
٦- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ
نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا
مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ
مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝
٧- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ

چڑھائی بھی کرو گی۔ تو اللہ اس کا رفیق بھی اور جبریل بھی
اور سب نیک مومن بھی اور انکے بعد فرشتے مددگار ہیں ۝

٥- اگر نبی تمہیں طلاق دے تو قریب ہے کہ اس کا رب
اسے تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ جو مسلمان،
ایمان دار، نماز پڑھنے والی، توبہ کرنے والی، عبادت گزار،
روزہ دار، شوہر دار دیا ہیاں، اور کنواریاں ہوں ۝

٦- مومنو! اپنی جانوں اور اپنی گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ
جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس آگ پر تندخو،
زور آور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ انہیں حکم کرتا ہے اس میں
نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم پاتے ہیں وہی کرتے ہیں ۝

٧- اے کافرو آج کے دن کچھ عذر نہ کرو۔

بقیہ صفحہ ١٣٤١ء

ك حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ
کا یہ طرز عمل چونکہ حضورؐ کے لئے
تکلیف دہ تھا۔ اس لئے یہ عتاب
نازل ہوا۔ اور الزام کو بتا دیا گیا۔ کہ
ہر فعل جس سے پیغمبر آزردہ خاطر
ہو۔ وہ خدا کی نظروں میں بہت بڑا
جرم ہے۔ غرض یہ تھی۔ کہ آئندہ
کے لئے ازواج مطہرات محتاط ہو جائیں
اور ہر وقت آپکی طبع نازک کا خیال رکھیں
غرض یہ ہے۔ کہ اپنے کو اور
اپنے اہل و عیال کو دین کی اہمیت
سے اس درجہ آگاہ رکھنا ضروری ہے
کہ جہنم کی آگ سے بچ جائیں۔ اور اس
سلسلہ میں تعلیم و تربیت سے لے کر
تادیب و سرزنش تک سب باتیں
روا ہیں۔

**حل لغات** - تجئحت۔ روزہ رکھنے والیاں۔
ثَیِّبٰتٍ۔ بیوہ۔
وَالْحِجَارَۃُ۔ یعنی وہ پتھر جن کو پوجتے ہیں۔
اَبْکَارًا۔ کنواریاں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کرتے تھے ۝

۸- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

۸- مومنو! اللہ کی طرف خالص دل کی توبہ کرو۔ شاید تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ دور کرے اور تمہیں باغوں میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو رسوا نہ کریگا اور نہ ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ اُن کی روشنی اُن کے آگے اور داہنی طرف دوڑیگی۔ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے روشنی پوری کرے اور ہمیں بخش دے۔ تو ہر شے پر قادر ہے ۝

۹- يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

۹- اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور اُن پر سختی کر اور انکا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے ۝

۱۰- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ

۱۰- اللہ نے کافروں کیلئے ایک مثال بیان کی ہے وہ نوح کی عورت

---

ف لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ سے مقصود یہ ہے۔ کہ پیغمبر نے دنیا میں فلاح وسعادت کا جو وعدہ اپنے متبعین سے کر رکھا تھا۔ آج یہ سمجھیں گے۔ کہ اُن کی تکمیل ہو رہی ہے۔ وہی جنت اُن کے اعمال کے صلے میں ان کے سامنے موجود ہے۔ اور وہی نور اور روشنی ہے۔ کہ جو دائیں بائیں رواں دواں ہے ✽

## اسلام کی زندگی کفر کی موت ہے

ف کفر و ایمان کے مابین ایک ازلی آویزش ہے۔ اور جنگ ہے یہ ناممکن ہے۔ کہ منکرین کے ہاتھ میں قوت و اقتدار ہو۔ اور وہ اسلام کو کبھی گوارا کر لیں۔ اور اس چیز کو برداشت کر لیں۔ کہ اللہ کے بندے علی الاعلان اُس کا نام بلند کر سکیں۔ اُس کے دین کو پھیلائیں اور نظام کے انسداد کے لئے منظم ہو سکیں۔ کیونکہ اسلام کے بقاء و اشاعت کا لابدی نتیجہ اوہام و خرافات کی موت ہے۔ جہل اور تعصب کی موت ہے۔ ظلم اور سفاکی کی موت ہے۔ باطل اور جھوٹ کی موت ہے۔ پھر جس طرح زندگی اور موت کبھی یکجا نہیں ہو سکتے۔ تاریکی اور روشنی میں تعاون محال ہے۔ اسی طرح یہ ناممکن ہے کہ مسلم اور کافر بہ تقاضائے خاطر متحد ہو جائیں۔ تمدنی تعلقات کا ہونا دوسری بات ہے مگر جہاں تک کفر و اسلام کی فطرت کا تعلق ہے۔ ان کا اجتماع آگ پانی اور خرمن کا اجتماع ہے۔ اور جب کیفیت یہ ہو۔ کہ کفر حق و صداقت کی راہ میں کانٹے بچھائے۔ اور مشکلات پیدا کرے۔ تو اس وقت فرض ہو جاتا ہے۔ کہ کفر کی قوت اور شوکت کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائے۔ تاکہ دنیا اسلام کی برکات سے بہرہ مندی کے لئے تیار ہو جائے۔ اس ضمن میں کسی رعایت اور مروت کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس لئے اس آیت میں فرمایا ہے کہ ان کفار اور منافقین کی شرارتیں حد اعتدال سے تجاوز کر گئی ہیں۔ اس لئے آپ ان سے جہاد کیجئے۔ اور ان پر سختی کیجئے۔ مدعا یہ ہے کہ کفار کو تلوار سے روکیئے۔ اور منافقین کو دلیلوں اور حدود قائم کرنے سے ✽

### حلِ لُغات

تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔ خالص و سچی توبہ۔ جس میں ریا کا کوئی شائبہ نہ ہو ✽ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا۔ یعنی اس روشنی کو باقی رکھ ✽ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ۔ اس میں لفظ جہاد کے دو معنے ہیں۔ کفار کے مقابلہ میں بالسیف اور منافقین کے مقابلہ میں باللسان ✽

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝

اور لوط کی عورت کی مثال ہے کہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں سو اُن عورتوں نے اُن سے چوری کی پس وہ دونوں نبی ان عورتوں سے خدا کا کچھ عذاب نہ ہٹا سکے! اور کہا گیا کہ اور جانیوالوں کے ساتھ آگ میں چلی جاؤ ۝

۱۱ - وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

۱۱ - اور اللہ نے ایمانداروں کیلئے ایک مثال سُنائی ہے وہ فرعون کی بیوی کی مثال ہے جب اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے بچا نکال ۝

۱۲ - وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ ع

۱۲ - اور مریم بیٹی عمران کی جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی پھر ہم نے اس میں روح پھونک دی اور مریم نے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کو سچ جانا اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی ۝

بقیہ صفحہ ۱۳۴۳ -

ف اس آیت میں کفار مکہ کو متنبہ فرمایا ہے۔ کہ تمہیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ تمہارا تعلق حضرت ابراہیم سے ہے۔ اس لئے تم اس تعلق کی بزرگی اور وراثت کی وجہ سے نجات پا جاؤ گے۔ چاہیے حق و صداقت کا کھلے بندوں انکار کرو۔ کیا تمہارا تعلق حضرت نوح کی بیوی یا حضرت لوط کی بیوی سے بھی زیادہ ہے۔ جتنا کہ ان کو اپنے خاوندوں سے تھا۔ لیکن ان دونوں کو ان کے خاوندوں کا جلیل القدر پیغمبر ہونا قطعاً عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکا۔ پھر کیا تم توقع رکھتے ہو۔ کہ باوجود معصیت اور انکار کے محض قرابت کی وجہ سے اللہ کے ہاں مقبول ہو جاؤ گے۔ ع

این خیال است و محال است و جنوں

ف اس مثال سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کی اور صلاحیت زہد و تقوٰی جہاں تربیت سے حاصل ہوتے ہیں۔ وہاں محض اللہ کا دین اور بخشش بھی ہے۔ فرعون کو دیکھو کتنا چالاک اور منکر تھا کہ حضرت موسیٰ کی ساری کوششیں اس کی اصلاح کے لئے رائیگاں گئیں۔ مگر اس کے گھر میں اس کی عورت دولت ایمان سے بہرہ ور ہو گئی۔ اسی طرح حضرت مریم جس قوم میں پیدا ہوئیں۔ وہ قوم بے دین اور بدعمل تھی۔ مگر ان کو وہ مرتبہ ملا۔ جس پر بڑی بڑی جنتیاں رشک کریں۔

## حل لغات

فَخَانَتٰهُمَا۔ سو انہوں نے ان کی نافرمانی کی۔ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا۔ یعنی اپنی ناموس کو محفوظ رکھا تحصین کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ بعض حضرت مریم کو متہم کرتے تھے۔ مِنْ رُّوْحِنَا۔ بفضل و کرم کیلئے

www.KitaboSunnat.com



آیاتہا ۳۰ (۶۷) سُورَۃُ الْمُلْکِ مَکِّیَّۃٌ (۷۷) رکوعاتہا ۲

(۶۷) سورۂ ملک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ○

۱- بڑی برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○

۲- الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ○

۲- جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے اور وہ زبردست بخشنے والا ○

۳- الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ○

۳- جس نے اوپر تلے سات آسمان پیدا کئے۔ تو رحمٰن کی پیدائش میں کچھ فرق دیے نابطلی نہیں دیکھتا۔ پھر دوبارہ کر نظر پھرا کہیں کچھ دراز دیکھتا ہے؟ ○

۴- ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○

۴- پھر بار بار نظر پھرا تیری طرف آنکھیں ہوا ہو کے تھکی ہوئی لوٹیں گی ○

۵- وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

۵- اور ہم نے سب سے ورلے آسمان کو چراغوں سے زینت دی۔

## اسلامی سوشلزم

وہ جلال و کمال، ذات، نظام دنیوی کا تعلق ہے۔ وہ ذات تو ارتقاء مراتب سے بہت منزہ اور پاک ہے۔ اسلئے تبارک کے یہ معنے تو ہرگز نہیں ہیں۔ کہ اس کی صفات جلال اور شئون جمال میں کہیں اضافہ و کمال کا امکان ہے اس کی شان ازل سے ابد تک یکساں ہے۔ وہ الآن کما کان کا مصداق ہے۔ وہ قدرت و حکمت اور حسن و کمال کا وہ آخری مفہوم ہے۔ جس تک عقل انسانی پہنچ سکتی ہے۔ بجز اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ البتہ اسکے معنے یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ اس کے فیوض رحمت میں ابداً و دواماً باعتبار کائنات کے اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور اسکی ربوبیت زیادہ اتم، زیادہ جمیل اور زیادہ مفید شکل میں بدل رہی ہے۔

بیدہ کا لفظ جسمانیت پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ مفہوم تملیک کو زیادہ مستحکم کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ کائنات ارضی و سماوی کا حقیقی مالک صرف خدا ہے۔ اور یہ لوگ جو جبر و ظلم اور استبداد و غصب کی بنا پر دنیا پر چھا رہے ہیں۔ قطعاً اس بات کا استحقاق نہیں رکھتے کہ دنیا کے تنہا مالک قرار دیئے جائیں۔ اور غرباء اور مساکین کو زندگی کے تمام فوائد سے محروم کر دیں۔ مالک خدا ہے۔ اور یہ لوگ نفس امین ہیں۔ ان کا کام یہ نہیں ہے۔ کہ اپنی مرضی سے دنیا کے منافع کو تصرف میں لائیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خدا کے قوانین کے مطابق دولت و ثروت کی تقسیم کریں۔ اشتراکیت اور اسلام کے تخیل میں یہی بنیادی اختلاف ہے۔ کہ وہ بلا ذکر تحریک کے متبع تمام زمین اور آلات صنع کو سٹیٹ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ انصاف کیساتھ ان میں ان چیزوں کو تقسیم کرے گی۔ اور اسلام انسانوں کی کسی جماعت کو یہ حق نہیں دیتا۔ کہ عدل و انصاف کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور لوگوں کی قسمتوں کی مالک بن جائے۔ (باقی صفحہ ۱۳۴۶ پر)

## حل لغات

الملک۔ ہر نوع کا قبضہ و اقتدار۔

سبع سموات۔ یعنی اجرام رفیع۔ یاد رہے۔ سبع کا لفظ جس طرح ایک متعین عدد کیلئے آتا ہے۔ اسی طرح کثرت کیلئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

تفوت۔ چوک۔ نقص و عیب۔

حسیر۔ تھکا ماندہ۔ درماندہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝

اور ان چراغوں کو شیاطین کیلئے پھینک مارنا بنایا اور ان کیلئے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے ۝

۶۔ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

۶۔ اور انکے لیے جو اپنے رب کے منکر ہوئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بری ہے جگہ پھر جانے کی ۝

۷۔ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝

۷۔ جب اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا دھاڑنا سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی ۝

۸۔ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝

۸۔ قریب ہے کہ غصہ سے پھٹ جائے۔ جب اس میں جتھا ڈالا جائیگا تو اسکے نگہبان اس سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ ۝

۹۔ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝

۹۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانے والا تو آیا تھا۔ پر ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کوئی شے نازل نہیں کی تم تو بڑی گمراہی میں ہو ۝

۱۰۔ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا

۱۰۔ اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے۔ سمجھتے۔ تو ہم

بقیہ صفحہ ۱۳۴۵۔ وہ صرف خدا پیدا کرسکتا ہے! وہ صرف اسکے منصفانہ فیصلوں کو ہی نوع انسان کے لئے مفید سمجھتا ہے۔ اسکے نزدیک انسانوں کی کوئی جماعت اس قابل نہیں ہے۔ کہ بغیر آسمانی ہدایت کے وہ تسلی بخش تعلیل کی تاسیس کر سکے۔

ؔ جس طرح زندگی ایک ایجابی حقیقت کا نام ہے۔ اسی طرح موت بھی صرف عناصر کو پریشان ہونا نہیں۔ بلکہ ایک مثبت شے ہے جو قوا کے تعطل تدریج میں ہے۔ اور ان دونوں حقیقتوں پر عالم کون و فساد کی بنیادیں استوار ہیں۔ فرمایا کہ اس نظام حیات و ممات کی غرض اور غایت یہ ہے۔ کہ زندگی کو موت پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور انسان اپنے حسن عمل سے یہ ثابت کر دے۔ کہ یہ اللہ کا نائب ہے۔ اور مجبور و مجبر کی طرح زندگی پسند نہیں کرتا۔

ؔ اسکے بعد اس کارگاہ و صنعت کی طرف انسانی ذہن کو منعطف کیا ہے کہ اس میں تمام قسم کی ضروریات کو مہیا کر دیا گیا ہے۔ تو وہ کتنا ہی باریک بین انسان ہو جب اس پر غور کریگا تو اس میں کوئی نقص نہیں پائے گا۔ نگاہ بہ تعمق و تفکر تھک جائے گی۔ اور اس میں عیب نہیں نکال سکے گی۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

## پردہ زنگاری میں

ؔ سابقہ آیات میں یہ بتایا تھا۔ کہ یہ نظام کائنات بھر طرح کامل ہے۔ اس میں کوئی نقص و عیب نہیں ہے۔ اور اس کو دیکھ کر باوقار ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اسکو بنانے والا اور کتم عدم سے وجود میں لانے والا کوئی صاحب علم و قدرت خدا ہے۔ اس پردہ زنگاری کو دیکھ کر شبہ نہیں۔ بلکہ یقین ہوتا ہے۔ کہ اس میں کوئی معشوق ضرور پنہاں ہے۔ اس زندگی و موت کے تسلسل کو مشاہدہ کرنے کے بعد کون ہے؟ جو قیوم و حیّ ذات کا انکار کر سکے۔ اور اس مستقف زرنگار کی آرائش و تجلی کو دیکھ کر کس میں جرأت ہے کہ اس نورانی جہان کو تسلیم نہ کرے۔ جو لوگ جو ان سب چیزوں کو ہیچ و فنا سمجھتے ہیں۔ اور ذات خدا کا اقرار نہیں کرتے۔ پھر ان اس کی قدرتوں اور نعمتوں کا مشاہدہ کرنے اور ایمان کی نعمت سے بہرہ ور نہیں ہوتے انکے لئے سوائے جہنم کے اور کہاں ٹھکانا ہو سکتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۳۴۷ پر)

حل لغات:۔ رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ۔ اسکی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب ارواح خبیثہ آسمان کی طرف پرواز کرتی ہیں اور اسرار یہ جہت پر

معلوم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ تو ان شعلوں میں سے ایک بجلی سی رو نکلتی ہے۔ جو ذات فلکی کو آگ لگا دیتی ہے اور وہ شہاب ثاقب بن کر نیچے گرتے ہیں۔

فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ○

۱۱- فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ
السَّعِیْرِ ○

۱۲- اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ○

۱۳- وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ
عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

۱۴- اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ○

۱۵- هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا
فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ
اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ○

۱۶- ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

دوزخیوں میں نہ ہوتے ○

۱۱- سو انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ اب لعنت
ہو دوزخیوں پر ○

۱۲- وہ لوگ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان
کے لئے معافی اور بڑا اجر ہے ○

۱۳- اور تم اپنی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ بیشک وہ دلوں
کی بات جانتا ہے ○

۱۴- کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے حالانکہ وہ بھید جاننے والا خبردار ہے ○

۱۵- وہی ہے جس نے تمہاری زمین کو نرم کیا۔ سو اس کے
اطراف میں پھرو۔ اور اس کے رزق میں سے کھاؤ
اور اسی کی طرف جی اٹھنا ہے ○

۱۶- کیا تم اس سے نڈر ہو گئے جو آسمان میں ہے۔ کہ تمہیں

(بقیہ صفحہ ۱۳۴۶) ۔۔ یہ لوگ اس وقت تو اس ہولناک منظر کو دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کہ کیسے شعلہ اس آگ کی تپش اور حرارت کو برداشت کر سکیں گے۔ جو مارے غصے کے پیچ و تاب کھاتی اور پھنک رہی ہوگی۔ جب ایک گروہ کی شکل میں یہ دوزخ میں جھونکا جائیگا۔ اور فرشتے ازراہ تعجب پوچھیں گے۔ کہ کیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نذیر نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں برائیوں سے روکتے۔ اور انکار و تمرد سے منع کرتے۔ کیا انہوں نے اس مقام کی سختیوں اور تکلیفوں کے متعلق تم سے کچھ نہیں کہا تھا۔ تو اس وقت یہ لوگ اپنی ناعاقبت اندیشی اور بدعملی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ہاں جب اللہ کے پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے۔ تو ہم نے انکو اس وقت تسلیم نہیں کیا۔ اور اُلٹا انکو مورد الزام ٹھہرایا۔ اگر اس وقت فہم و بصیرت سے کام لیتے۔ حق بات کو سنتے۔ اور دل میں اتار لیتے۔ تو آج یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ غرض یہ کہ اعتراف اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے گا۔ اس وقت کا اقرار سوائے اسکے کہ حسرت اور کوفت میں اضافہ کردے۔ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔
(حاشیہ صفحہ ہذا)

## نظر اور استدلال کی فضیلت

واضح غرض یہ ہے۔ کہ حضرت اللہ بخشش اور اجر کبیر انہی لوگوں کا حصہ ہے جو ان معارف پر غائبانہ ایمان رکھتے ہیں۔ جو حس پر وہ یکسر استقلال رو جو ان کی روشنی میں ان حقائق کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو نظروں سے اوجھل ہیں۔ اور جو اس دنیا میں کوشش کرتے ہیں۔ کہ سچائی کو پالیں اور صداقت کا جرأت کے ساتھ اعتراف کریں۔ اور جو لوگ اس وقت جب دنیا کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ عاقبت کی ہولناکیوں کے ساتھ مشاہدہ و تجربے کے بعد خدا کو اور جنت و دوزخ کو تسلیم کریں گے۔ ان کا یہ تسلیم کرنا ان کے لئے یک قلم بے سود ہوگا۔ کیونکہ ضرورت تو اس بات کی ہے۔ کہ یہاں اس دنیا میں۔ ان مشکلات و موانع میں ۔ اور ان حجب استار کے باوجود۔ حق کو پہچانا جائے۔ اور اس کے علم کو کفر و انکار کے خلاف پھیلایا جائے۔ وہاں اس وقت تسلیم کیا۔ تو کیا۔ جب کہ وہ خود ایمان پر مجبور کرتے اور جبکہ اعمال کیلئے کوئی وقت بھی باقی نہ رہے۔

## حل لغت

سُحْقًا ۔ آتش و زبانہ۔

سُحْقًا۔ لعنت ہے۔ یعنی بُعد اور دوری ہے۔ مرضات الٰہی سے محرومی ہے۔

ذَلُوْلًا۔ مسخر۔

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ۝

زمین میں دھنسا دے۔ پھر ناگاہ لرزنے لگے؟ ۝

۱۷- اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ۝

۱۷- یا تم اس سے جو آسمان میں ہے بےخوف ہو گئے۔ کہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے سو اب تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے ۝

۱۸- وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝

۱۸- اور ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا۔ سو میرا انکار کیسا ہوا! ۝

۱۹- اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ۝

۱۹- کیا وہ اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھتے جو پر کھولے ہوئے ہیں۔ اور سکیڑ لیتے ہیں۔ انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں تھام رہا وہ ہر شے کو دیکھتا ہے ۝

۲۰- اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝

۲۰- بھلا رحمٰن کے سوا وہ کون ہے جو تمہیں مدد دینے کو تمہاری فوج ہے؟ کافر محض دھوکے میں ہیں ۝

۲۱- اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝

۲۱- بھلا وہ کون ہے کہ اگر اللہ اپنا رزق روک لے تو تمہیں رزق دے؟ کوئی نہیں پر وہ سرکشی اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں ۝

## فریب نفس کی بدترین مثال

ف اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ کہ وہ مجرموں کو سنبھلنے کی کافی مہلت دیتا ہے۔ تاکہ تمام حجت ہو جائے۔ اور ان کے پاس کوئی معقول عذر باقی نہ رہے۔ وہ ڈھیل دیتا ہے۔ اور عفو و درگزر سے کام لیتا ہے۔ تاکہ یہ اپنے طرز عمل پر غور کریں مگر ان کے مزاج اس قدر بگڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ خدا ہم سے خوش ہے۔ اور ہم اس کے عذاب سے ہمیشہ مامون اور محفوظ رہیں گے۔ ان کا استدلال یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم برے افعال کے ہوتے۔ اور اس کے نزدیک ہم گنہگار ہوتے۔ تو کبھی کے ہلاک ہو گئے ہوتے۔ اور اس کے غضب نے ہمارا استیصال کر دیا ہوتا۔ اب جبکہ باوجود انکار اور کفر کے چین سے بسر ہو رہی ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ ہمارے افعال اس کو ناگوار نہیں۔ اور وہ ہم کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ اس مغالطہ اور فریب نفس کو دور کرنے کے لئے فرمایا۔ کہ تم کو زنہار اس درجہ گستاخ نہ بناؤ۔ اور اس درجہ نڈر نہ ہو جاؤ۔ کہ گویا اللہ کی پکڑ سے تمہارے بچاؤ کی کوئی صورت ہو۔ یاد رکھو تم دن اور رات کی ہر ساعت میں اللہ کی گرفت میں ہو۔ وہ جب چاہے زمین کو الٹ دے۔ اور تم کو دھنسا کر رکھ دے۔ اور جب چاہے آسمان سے پتھروں کا مینہ برسا دے۔ اور تم کو بیخ و بن سے اکھاڑ دے۔ پھر اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ اس کا تنبیہ کرنا صحیح اور درست ہے۔ تم سے پہلے بھی قوموں نے اللہ کے دین کو جھٹلایا۔ اور تمہاری طرح خداع نفس میں مبتلا ہو گئے۔ کہ ہمیں کون پوچھتا ہے۔ اور کون سزا دیتا ہے۔ کہ یکایک اللہ کا غضب جوش میں آیا اور ان کی بستیوں کو تہ کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس وقت دنیا کی کوئی قوت ان کو نہ بچا سکی۔ اور مال و دولت اور عزت و فخر قطعاً ان کی سفارش نہ کر سکے۔ ان حالات میں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سے چہیتے ہو جو تمہیں فسق و فجور کے باوجود وہ ضرور باقی رکھے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ کے نزدیک کوئی قوم چہیتی نہیں۔ وہ سب سے یکساں سلوک روا رکھتا ہے۔ اور اس کے ہاں صرف ایک ہی قانون ہے۔ جو مخلوقات کا جو سب کے لئے جاری ہے۔

## تمہاری حفاظت کا کون ذمہ دار ہے

ف خدا کی قدرت اور حکمت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ کیونکر پرندوں کو پرواز کی طاقت بخشتا ہے۔ اور کس طرح ان کو فضا میں تھامے رکھتا ہے۔ کہ وہ زمین کی قوت کشش ثقل کو باطل کر دیں۔ اور فضا میں اڑتے پھریں۔ اس کے بعد منکرین اور مشرکین سے مخاطب فرمایا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۳۴۹ پر)

حل لغات:۔ تمور۔ تھرتھرانے لگے۔ حاصبا۔ پتھر برسانے والی ہوا۔ نکیر۔ ڈرانا یا تنبیہ کرنا۔ جند۔ لشکر۔ غرور۔ دھوکہ۔ لجوا۔ کسی چیز پر ضد اور بغض کے ساتھ اڑ جانا۔ عتو۔ سرکشی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۲- اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

۲۲- بھلا وہ جو اپنے منہ پر اوندھا چلتا ہے زیادہ وہ ہدایت پر ہے یا وہ جو برابر سیدھا ہو کر راہ راست پر چلتا ہے! ۝

۲۳- قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

۲۳- تو کہہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم تھوڑا شکر کرتے ہو ۝

۲۴- قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

۲۴- تو کہہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے ۝

۲۵- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

۲۵- اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۝

۲۶- قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

۲۶- تو کہہ خدا ہی کو علم ہے اور میں تو فقط کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ۝

۲۷- فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝

۲۷- پھر جب دیکھیں گے کہ وہ نزدیک آگیا ہے تو کافروں کے ف۱ منہ بگڑ جائیں اور کہا جائیگا یہی وہ ہے جسے تم مانگتے تھے ۝

بقیہ صفحہ ۱۳۴۸- کہ جب تم ایسے قادر اور مہربان خدا کو چھوڑتے ہو۔ اور دوسروں کی پوجا کرنے لگتے ہو۔ تو بتاؤ۔ تمہاری حفاظت کا کون ذمہ دار ہے۔ آج اگر خدا تمہاری روزی بند کر دے۔ اور تمہارے لئے معیشت کے تمام دروازے مسدود ہو جائیں۔ تو کون ہے۔ جو ان دروازوں کو کھولے۔ اور تم کو رزق سے بہرہ مند کرے ۔ پھر یہ دریافت ہے۔ کہ رشد و ہدایت کی صراط مستقیم پر گامزن ہونا بہتر اور زیادہ قرین عقل و دانش ہے۔ یا ان پگڈنڈیوں پر چلنا جو نشیب و فراز کی وجہ سے تمہیں گرا دیں۔ یاد رکھو۔ اسلام ہی عقل و استدلال کی راہ ہے۔ روشنی اور بصیرت کا راستہ ہے۔ اور وہ میانہ روی اور کامرانی کا دستور ہے۔ اسے سب جانتے ہیں۔ وہ خود بھی ہیں اور غلط بیں اور گمراہ ہیں ۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۵۰)

ف۱ قریش کو حضور کے خلاف بغض و عداوت کے جذبات تھے۔ اور دعا کرتے کہ کہیں ان پر جلد وہ خدا کا غضب بھی نازل ہو۔ اس کا جواب مرحمت فرمایا ہے۔ کہ آپ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ میں آپ سے خائف نہیں ہوں۔ میں اور میری جماعت بندہ پیشانی موت کا خیر مقدم کرے گی۔ ہم کو شرح پورا پورا اعتماد ہے۔ ہمیں وہ ہلاکت و فنا کا ہدف بنائے۔ تو وہ بھی رحمت کرم

سے نواز دے اور ایک عرصے تک مزے زندہ رکھے۔ تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ سوال یہ ہے۔ کہ تم لوگوں کو اس عذاب سے جو مقدرات میں سے ہے۔ کون بچائے گا جب موت تمہارے سامنے آغوش کھولے آ کھڑی ہوگی۔ اور جہنم کے شعلے تمہاری جانب لپک رہے ہوں گے۔ اس وقت تم کو کون اپنی پناہ میں لے گا۔ ہمارا ایمان اس خدائے رحمان پر ہے۔ جس نے اس دنیا میں بھی ہماری خبر گیری فرمائی اور عاقبت میں بھی وہ اپنے فضل سے نوازے گا۔ ہمارا اسی پر بھروسہ ہے۔ اور اسی کو ہم ہر حال میں لائق اعتماد سمجھتے ہیں۔ بہرحال عنقریب جب دنیا کو شک گی۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون گمراہ ہے۔ اور کون راہ راست پر ہے۔ تم اس کی بے شمار نعمتوں سے صبح و شام استفادہ کرتے ہو۔ وہ اگر تم سے یہ استعداد استفادہ کی چھین لے۔ تو بتاؤ تم کیا کرو۔ کیا اس زندگی کے لوازم کے لئے تم سراسر اسکے محتاج نہیں ہو ۔

## حل لغات

ذَرَاَكُمْ - پھیلا دیا ۔
زُلْفَةً - قریب ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۸- قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

۲۸- تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ ہلاک کرے یا ہم پر رحم کرے تو وہ کون ہے کہ دکھ دینے والے عذاب سے کافروں کو بچائے گا ۝

۲۹- قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

۲۹- تو کہہ وہی رحمٰن ہے اس پر ہم ایمان لائے اور ہم نے اس پر توکل کیا تو اب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں ہے ۝

۳۰- قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝

۳۰- تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی خشک ہو جائے۔ تو تمہیں جاری نتھرا پانی کون لاوے گا ۝

## آیاتہا ۵۲ (۶۸) سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (۲) رکوعاتہا ۲ — (۶۸) سورۂ قلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝

۱- ن قلم کی قسم اور جو کچھ لکھتے ہیں اس کی قسم ۝

۲- مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝

۲- کہ تو اپنے رب کی نعمت (فضل) سے دیوانہ نہیں ہے ۝

۳- وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝

۳- اور تیرے لئے بے انتہا اجر ہے ۝

ط یہاں ایک اور کتنا بڑا انعام ہے۔ کہ نقل کے و علم میں سے تو ہمیں اس کا شمار ہے۔ اگر تم کرو تو ... سوتے خشک ہو جائیں گہرائی میں اتنے عمیق ہو جائیں۔ کہ پانی کی بوند بھی حاصل کرنا دشوار ہو۔ تو بتاؤ۔ پھر کیا تمہارے معبودان باطل تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً نفی میں ہے۔ تو اٹھو۔ اور اعتبار آتشیں اس کے سامنے جھک جاؤ۔

### سورۃ القلم اور جنون و خرد

ف حضور کے متعلق کفار کی رائے تھی۔ کہ ان کو خلل دماغ ہے۔ یورپ کے بعض متعصب مستشرقین نے بھی یہ کہا ہے۔ کہ نبوت محض مرض صرع کا دوسرا نام تھا معاذ اللہ۔ مگر قرآن حکیم فرماتا ہے۔ کہ قلم اور تحریر کا جتنا ذخیرہ۔ اس وقت فطرت نے محفوظ رکھا ہے۔ اور جس قدر کہ اس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس سارے ذخیرۂ ادب و حکمت کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھو۔ اور دوسرے میں اس پیغام کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔ جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔ جس کے متعلق ہوا ... کرو۔ اور دیکھو۔ کہ کون شخص اتنی عظیم عقل و دانش کا مالک ہے۔ کہ انسانی تصنیف میں اس کی مثال مشکل ہے۔ قیامت تک انسانی جیسے اسکے پیش کردہ پیغام کی برکات سے استفادہ کرتی رہے گی۔ اور جس سرچشمۂ معارف میں کبھی کمی پیدا نہ ہوگی۔ یہ کتنی بڑی فریب خوردگی ہے کہ ایک ایسی شخصیت جو انسانوں کی فطرت کو حل کر دے۔ جو ایک منضبط اور قابل قدر معاشرتی نظام پیش کرے۔ جو ایک مستقل اور پائیدار تہذیب کی تاسیس کرے۔ اور ہزاروں حکماء اور فلسفیوں کو اپنا غلام بنا لے۔ اسکے متعلق یہ فیصلہ ہو۔ کہ اس کا دماغ صحیح نہیں ہے۔ اگر یہ جو دلائل عقل اور اور اس رفعت و عظمت کے ایک شخص کا دماغ صحیح نہیں ہے۔ تو پھر صحت دماغی کا معیار کیا ہے؟ اور اگر یہ جنون ہے۔ تو کیا دنیا بھر کی عقل و دانش کو اس پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نوع کے انکار کا اظہار انتہائی تعصب اور بے بصیرتی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جس شخص کو ادنیٰ درجہ قوت تمیزی بھی عطا ہوئی ہے۔ وہ بھی یہی فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیائے عقل و خرد کے سب سے بڑے انسان ہیں۔

### حل لغات

یُجِیْرُ ۔ پناہ دینا۔

غَوْرًا ۔ گہرا۔ عمیق۔ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۔ غیر منقطع۔ جو ختم ہونے والا نہیں۔ [illegible] ۔ آپ دوال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝
۴- اور بیشک تو بہت بڑا خلیق ہے ۝

۵- فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝
۵- سو اب تو بھی دیکھ لیگا اور وہ بھی دیکھ لیں گے ۝

۶- بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝
۶- کہ تم میں کون دیوانہ ہے ۝

۷- إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝
۷- بیشک تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بہکا ہوا ہے اور وہ اُن کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں ۝

۸- فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝
۸- سو تو جھٹلانے والوں کا کہا نہ مان ۝

۹- وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۝
۹- وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تو ڈھیلا ہو تو وہ بھی ڈھیلے ہوں

۱۰- وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ۝
۱۰- اور کسی قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہا نہ مان ۝

۱۱- هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝
۱۱ جو طعنے دیتا چغلی کرتا پھرتا ہے ۝

۱۲- مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝
۱۲- بھلے کام سے روکتا پھرتا ہے حد سے باہر نکلا ہوا ہے گنہگار ہے ۝

۱۳- عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝
۱۳- بدخو اس کے بعد بدنام ۝

۱۴- أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝
۱۴- اس لئے کہ مال اور بیٹوں والا ہے ۝

## زنیم کے معنے

ملہ ان آیات سے غرض یہ ہے کہ جب یہ واقعہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو دینی اور فکری کرامت کے ساتھ حسن اخلاق سے بھی بحد اتم نوازا ہے اور وجود اس کے یہ سکتے والے نہیں مانتے۔ اور سفلہ و خباثت سے آلودہ ہیں۔ آپ انکے خیالات کا قطعاً احترام نہ کریں۔ اور وہ انکے جذبات کی رعایت ملحوظ رکھیں۔ انکی خواہش ہے۔ کہ کسی طرح آپکو مداہنت پر آمادہ کرلیں۔ اور اس جہنم مصالحت کرلیں۔ کہ آپ انکے عقائد و افکار کی مذمت نہ کریں۔ اور اس جس میں کامل رواداری سے کام لیں۔ مگر ہمارا فیصلہ ہے۔ کہ آپ ان کے ایک ایک عیب کو کھلے بندوں بیان کریں۔ اور ان کو بتائیں ان اخلاق کے ساتھ یہ توا بشارت حقیقت میں محض فریب خوردگی ہے۔ انکے جدا ان لوگوں کی اخلاقی برائیاں گنائی ہیں۔ فرمایا۔ حق و صداقت کی انکے نزدیک کوئی قیمت ہی نہیں۔ نہایت بیباکی سے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور ذلیل اتنے ہیں۔ کہ جھوٹ کو پھیلنے کا باعث فخر خیال کرتے ہیں۔ ہر آن ایک دوسرے کی عزت کے دشمن بنے رہتے ہیں چغلخور اور فتنہ باز ہیں۔ نیکی اور تقویٰ کی کوئی بات انکو پسند نہیں۔ ہر بھلے کام سے روکتے ہیں۔ سرکش حد درجہ مجرم ہیں۔ نہایت برے اور فسق و فجور

نمایاں طور پر واضح ہے۔ کہ زنیم کے لغوی معنے اس شخص کے ہیں۔ جو اپنے کو ایک معزز قوم کی طرف منسوب کرے۔ حالانکہ وہ اس میں سے نہ ہو۔ اور یہ بھی معنی ہیں۔ کہ وہ شر و فساد میں شانی امتیاز رکھتا ہو جیسا کہ شعبی کا قول ہے هو الرجل يعرف بالشر واللؤم كما تعرف الشاة بزنمتها۔ پہلے معنوں کی تائید میں حضرت حسانؓ کے اس شعر کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

وانت زنیم نیط فی آل هاشم کما نیط خلف الراکب القدح الفرد

(باقی صفحہ ۱۳۵۲ پر)

## حل لغات

خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مزید براں آپ کی روحانی اور خلقی حالت کمالات کے فراز اعلیٰ پر فائز ہے۔

حَلَّافٍ۔ قسمیں کھانے والا۔

عُتُلٍّ۔ تند خو۔ سخت مزاج۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵- اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○
۱۶- سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○
۱۷- اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ○
۱۸- وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ○
۱۹- فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ○
۲۰- فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ○
۲۱- فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ○
۲۲- اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ○
۲۳- فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ○
۲۴- اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ○

۱۵- جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں
۱۶- اب ہم اس کی سونڈ (ناک) پر داغ دیں گے ○
۱۷- ہم نے انہیں آزمایا، جیسے باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے ○
۱۸- اور ان شاء اللہ بھی نہ کہا ○
۱۹- پھر تیرے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا اس باغ پر پھر گیا۔ اور وہ سو رہے تھے ○
۲۰- پھر وہ باغ کٹی کھیتی کی مانند ہو گیا ○
۲۱- پھر صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو پکارنے لگے ○
۲۲- کہ اپنے کھیت میں صبح ہی چلو اگر تم کاٹنے والے ہو ○
۲۳- سو وہ گئے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے ○
۲۴- کہ آج باغ میں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے ○

ــــ بہرحال ان آیات میں کفار مکہ کی حقیقی اخلاقی تصویر کھینچی ہے۔ اور فرمایا کہ ان عادات کے متصف لوگ متکبر و مغرور اس وجہ سے ہیں کہ جب ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو محض مال و دولت و وفور اولاد کے بھروسہ پر کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو محض پہلوں کے افسانے اور قصے کہانیاں ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم ان کے کبر و غرور کو خاک میں ملا دیں گے۔ اور اس ناک کو جس کی وجہ سے یہ حق کو قبول نہیں کرتے تحقیر و تذلیل سے داغدار کر دیں گے۔ (حاشیہ صفحہ ۱۳۵۱)

## باغ والوں کی مثال

ف۱ ان آیات میں اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ کے مال و دولت کی بناء پر احکام الٰہی کا انکار کر دیتے ہیں۔ انہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ فراوانی اور آسودگی ہمیشہ نہیں رہے گی۔ فرمایا کہ مکے والوں کو ہم نے عیش و تنعمات سے بہرہ مند کر کے اسی طرح آزمایا ہے جس طرح کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو ہم نے مال و دولت سے نوازا۔ ان کو ایک نہایت عمدہ باغ مرحمت فرمایا۔ مگر انہوں نے از راہ بخل یہ طے کر لیا۔ کہ ہم اس کا پھل صرف آپس میں بانٹ لیں گے۔ اس میں کسی غریب کا حصہ نہیں ہو گا۔ پھر ہم نے

باغ کی آمدنی سے ملیگا۔ اس کو صرف اپنی تن آسانی کے لئے استعمال کریں گے۔ اور مستحقین کو کچھ نہیں دیں گے۔

## حل لغات

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ یعنی اس کی شہرت کو خراب کر دیں گے۔ اس کی ذلت و تحقیر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخ کے اوراق میں منضبط کر دیں گے۔ جریر کا شعر ہے ؎

لما وضعت علی الفرزدق میسمی
وعلی البعیث جدعت انف الاخطل

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ۔ انشاء اللہ نہ کہنا۔
طَآئِفٌ۔ گردش۔ عذاب۔
صَرِیْمٌ۔ کٹا ہوا کھیت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۵- وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝
۲۵- اور سویرے چلے لپکتے ہوئے زور کے ساتھ ۝

۲۶- فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝
۲۶- پھر جب اسے دیکھا تو بولے کہ ہم راہ بھول گئے ۝

۲۷- بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝
۲۷- نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی ۝

۲۸- قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝
۲۸- ان کا بھلا بولا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے ۝

۲۹- قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝
۲۹- بولے ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم ہی تقصیر وار ہیں ۝

۳۰- فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝
۳۰- پھر بعض بعض کو ملامت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے ۝

۳۱- قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝
۳۱- بولے ہم پر افسوس ہم ہی سرکش تھے ۝

۳۲- عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝
۳۲- شاید ہمارا رب اس باغ سے بہتر باغ ہمیں بدل دے۔ ہم اپنے رب سے آرزو رکھتے ہیں ۝

۳۳- كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝
۳۳- یوں عذاب آتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے۔ اگر وہ جانیں ۝

۳۴- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
۳۴- بیشک متقیوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمت کے باغ ہیں ۝

...... نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن صبح کو جب یہ لوگ منہ سے پہلے باغ میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ بالکل ویران ہے۔ اس وقت ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور یہ کہنے لگے کہ اب ہم خدا کی طرف جھکتے ہیں۔ انشاء اللہ وہ ہم کو اس سے زیادہ بہتر باغ عنایت فرمائے گا۔

## کیا مسلمان اور جرائم پیشہ لوگ برابر ہیں

ف: جس طرح حق و باطل میں تقابل ہے۔ فسق و فجور، تقویٰ اور پرہیزگاری برابر نہیں۔ اور جس طرح سرکشی اور تمرد میں بین تفاوت ہے۔ اسی طرح نتائج اعمال میں درجات کا فرق ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی سیاہ کاریوں کے باعث اللہ کے غضب و سخط کے مستحق ہیں اور کچھ وہ ہیں جو صحت العقیدہ اور حسن عمل کی بدولت مقام تقریب حضوری پر فائز ہیں۔ جن کے لئے روح اور جسم کی پوری آسودگی کا انتظام ہے یہ لوگ جنات نعیم میں کام و دہن کی لذتوں سے بہرہ اندوز ہوں گے ان کے لئے روح کی بالیدگی کا سلسلہ مہیا ہو گا۔ ان کے لئے دید و نظر کے لئے رب السموات کی جلوہ فرمائیاں باعث تسکین ہوں گی۔ اسی طرح وہاں رہیں گے۔ جس طرح ایک عزیز اور محترم مہمان رہتا ہے محض اس پاداش میں کہ انہوں نے دنیا میں اپنے شکم اور آرام کی پرواہ نہ کی۔ اور دولت حسین پر مقدم نہ سمجھا۔ انہوں نے ہمیشہ زندگی کا نصب العین خدا کی خوشنودی کو قرار دیا۔ کیا یہ مخلصین اور وہ لوگ جنہوں نے اعلاء کلمۃ اللہ کی راہ میں مشکلات حائل کیں، برابر ہیں۔ کیا یہ لوگ جنہوں نے اپنی جرائم پیشگی سے مسلمانوں کو مرنے پر مجبور کیا۔ جنہوں نے قلب و روح کی بربادیوں کو دعوت دی۔ جن کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے زمین کانپ اٹھی۔ ان پاکبازوں کی ہمسری کے دعویدار ہیں۔ جنہوں نے پاکیزگی اور تقویٰ کو چاردانگ عالم میں پھیلا دیا۔ فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اس نوع کے نامنصفانہ فیصلے کو مان رہے ہو۔ کیا کسی الہامی کتاب میں یوں لکھا ہے یا ہم نے قسم کھا لی ہے۔ کہ باوجود فسق و فجور اور انکار و الحاد کے ہم تم کو وہی دیں گے۔ جو یہ چاہیں گے کیا انہیں شرکاء نے نہیں یہ پٹی پڑھائی ہے۔ وہ کہاں ہیں۔ کیوں میدان میں نکل کر اپنے دعویٰ کو ثابت نہیں کرتے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مراتب اپنے بندوں کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں۔ وہ ان لوگوں کو قطعاً نہیں مل سکتے جو اپنے

دونوں فریق ہیں۔ حل لغات: حرد ۔ بخل و امساک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۵- أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۝
۳۶- مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝
۳۷- أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝
۳۸- إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝
۳۹- أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝
۴۰- سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝
۴۱- أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝
۴۲- يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝
۴۳- خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا

۳۵- کیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کے برابر کر دیں گے ؟ (ف۱)
۳۶- تمہیں کیا ہو گیا کیسا فیصلہ کرتے ہو ۝
۳۷- کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو ؟ ۝
۳۸- کہ وہاں تمہارے لئے وہی ہے جو تم پسند کرتے ہو ۝
۳۹- کیا تم نے ہم سے پکی قسمیں لی ہیں جو قیامت تک چلی جائیں گی کہ تمہارے لئے وہی ہوگا جو تم ٹھہراؤ گے ۝
۴۰- ان سے پوچھ کہ کون ان میں اس کا ذمہ دار ہے ؟ ۝
۴۱- کیا ان کے شریک ہیں سو اگر سچے ہیں۔ تو اپنے شریکوں کو لائیں ۝
۴۲- جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور سجدہ کی طرف بلائے جائیں گے۔ تو سجدہ نہ کر سکیں گے (ف) ۝
۴۳- ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی

ف فرمایا۔ ان عبادت ناآشنا لوگوں کو جب اس وقت دعوت سجود دی جائے گی۔ جب کہ قیامت کے اہوال شدت پر ہوں گے۔ تو اس وقت ان کی جبینیں قطعاً نہیں جھک سکیں گی۔ ان کی نظریں مارے شرم و ندامت کے زمین بوس ہوں گی۔ اور ان پر ذلت و حقارت چھا رہی ہوگی۔ اس وقت ان کو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں باوجود تندرستی اور صحت و توانائی کے ذوق عبادت سے محرومی کتنا بڑا جرم تھا۔

ف فرمایا۔ یہ لوگ آج ان حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔ سو عنقریب غیر محسوس طریق پر یہ لوگ جہنم کی طرف کھنچے ہوئے جا رہے ہیں۔

## حل لغات

تدرسون۔ پڑھتے ہو۔

زعیم۔ ذمہ دار۔ ضامن۔

یکشف عن ساق۔ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا۔ کہ کشف عن الساق کے کیا معنے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو بات سمجھ میں نہ آئے۔ اس کو اشعار عرب کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔ کیونکہ وہ عربی کے نادر معلومات کا بہت بڑا مستند ذخیرہ ہے۔ اسکے بعد فرمایا۔ اسکے معنے کرب اور شدت کے ہیں۔ اور سند میں یہ شعر پڑھا

سن لنا قومک ضرب الاعناق ۔ وقامت الحرب بنا على ساق

ان معنوں میں اور بھی اشعار عربی ادب میں پائے گئے ہیں۔ ابو عبید جس [illegible] کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ قد شمرت عن ساقها [illegible]

[illegible] جریر کہتا ہے۔

الا رب سام الطرف [illegible] عن ساقها الحرب شمرا

یعنی [illegible] کہتے ہیں۔ کہ یہ معنے یوں پیدا ہوئے کہ آدمی جب کسی مرحلے پر [illegible] ہوتا ہے تو [illegible] پنڈلی سے کپڑا اٹھاتا ہے۔

مقام شدت و کرب میں اس کا استعمال ہونے لگا۔ اور [illegible] کر کشف عن ساقہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ○

ہو گی۔ اور پہلے جب وہ سجدہ کرنے کے لئے بلائے جاتے تھے بھلے چنگے تھے ○

۴۴۔ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ○

۴۴۔ سو اب مجھے اور اس حدیث (یعنی قرآن کے) جھٹلانے والوں کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح بتدریج لے جائیں گے کہ جہاں انہیں خبر نہ ہو گی ○

۴۵۔ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ○

۴۵۔ اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں۔ بیشک میری تدبیر مضبوط ہے ○

۴۶۔ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ○

۴۶۔ کیا تو ان سے کچھ مزدوری مانگتا ہے کہ وہ چٹی سے بوجھل ہو رہے ہیں ○

۴۷۔ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ○

۴۷۔ کیا ان کے پاس علم غیب ہے کہ وہ لکھتے ہیں ○

۴۸۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ○

۴۸۔ سو تو اپنے رب کا انتظار کر اور مچھلی والے (یونس) کی طرح نہ ہو کہ جب اس نے دعا کی اور غصہ میں بھرا ہوا تھا ○

۴۹۔ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ○

۴۹۔ اگر اسے اس کے رب کا فضل نہ سنبھالتا۔ تو وہ چٹیل میدان میں پھینکا جاتا اور بدحال ہوتا ○

۵۰۔ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ○

۵۰۔ پھر اس کے رب نے اسے نوازا اور نیکوں میں کر دیا ○

۵۱۔ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ

۵۱۔ اور تحقیق نزدیک ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ وہ اپنی تند نظروں سے تجھے ڈگا دیں جب وہ قرآن سنتے اور کہتے

## اللہ کی گرفت اور اس کی تدبیر

اس سے غرض یہ ہے کہ اللہ کی گرفت فوراً اور بیک وقت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ازراہ حلم نافرمانیوں اور سرکشیوں کو برداشت کرتا ہے اور اصلاح حالات کے لئے پوری مہلت دیتا ہے۔ پھر جب معاملہ حد ضبط اور علم سے بڑھ جاتا ہے۔ اور اصلاح کی توقع باقی نہیں رہتی۔ تو یکایک قانون مکافات حرکت میں آتا ہے۔ اور مجرموں کا سر کچل کر رکھ دیتا ہے۔ کید کے معنے دراصل سوء تدبیر کے نہیں ہیں۔ بلکہ ایسی بات اور ایسے طریق عمل کے ہیں۔ جو [illegible] ہو اس میں کیا عجب ہے کہ [illegible] خدا جب [illegible] ہوتا ہے۔ تو ایسے انداز میں کہ ابتداء میں [illegible] احساس [illegible] نہیں ہوتا انسان [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اس طرح الجھ جاتا ہے۔ کہ پھر [illegible] ممکن ہوتا ہے۔ اور یہی [illegible] ہیں کے لئے [illegible] اور جب عذاب آ جاتا ہے [illegible] کے ہم [illegible] ہیں کہ [illegible] سے [illegible] نہیں آتیں۔ اور یہی مقصد ہے اس بات کا کہ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ۔

۴۶ اَمْ تَسْأَلُهُمْ کا تعلق گذشتہ سبق سے ہے۔ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ یہ لوگ ایمان کی نعمت سے آخر محروم کیوں ہیں۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اسلام انسانیت کے لئے آخری پیغام ہے۔ جس میں تمام روحانی اور مادی مشکلات کا حل ہے۔ جس میں اخوت و مساوات ہے۔ طاقت و زندگی ہے۔ بیداری اور انقلاب ہے۔ اور جب یہ مسلم ہے۔ کہ اس نے محض اپنی تعلیمات کی صداقت کی وجہ سے اتنی بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ کہ انسانوں کو پستی اور ذلت سے اٹھایا ہے اور انتہائی بلندیوں تک اچھال دیا ہے۔ عربوں کو جو علم سے ناآشنا تھے [illegible] اور صاحب علم و تحقیق [illegible] بنا دیا ہے۔ اور جنہوں نے علم و صنعت کے ایک عالم کی بنیاد رکھی ہے۔ کہ دنیا کے کفر کی آنکھیں ان کی روشنی اور چمک سے خیرہ ہو رہی ہیں۔ اس حالت میں سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کیوں اس صداقت کو قبول نہیں کرتے اور کیوں غلو و عناد کے سامنے نہیں جھکتے اور ان عقلی اور علمی دلیلوں پر قائل نہیں ہوتے

(باقی صفحہ ۱۳۵۶ پر)

حل لغات۔ مغرم۔ تاوان ٭ مثقلون۔ گراں بار۔ بوجھل ٭ مکظوم۔ غم و غصہ میں مبتلا۔ غم و غصہ سے معمور ٭

www.KitaboSunnat.com



اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ — کہ تو دیوانہ ہے ۝

۵۲- وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ — ۵۲- اور یہ تو جہان والوں کیلئے نری نصیحت ہی نصیحت ہے ۝

| آیاتہا ۵۲ | (۶۹) سُوْرَةُ الْحَاۗقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸) | رکوعاتہا ۲ |
|---|---|---|

## (۶۹) سورہ حاقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اَلْحَاۗقَّةُ ۝ — ۱- ضرور ہونے والی ۝ ف۱

۲- مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ — ۲- کیا ہے وہ ضرور ہونے والی ۝

۳- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ — ۳- اور تو نے کیا سمجھا کہ کیا ہے وہ ضرور ہونے والی ۝

۴- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ — ۴- ثمود نے اور عاد نے اس کھڑکنے والی کو جھٹلایا ۝ ف۲

۵- فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ — ۵- سو ثمود تو ایک حد سے بڑھ جانے والی کڑک سے ہلاک کیے گئے ۝

۶- وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ — ۶- اور وہ جو عاد تھے سو بڑے زور کی سناٹے دار آندھی سے ہلاک کیے گئے ۝

۷- سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ
حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝

۷- اس نے جڑ کاٹنے والی ہوا کو سات رات اور آٹھ منحوس دن تک ان پر لگا رکھا تھا۔ پھر تو اس آندھی میں اس قوم کو اس طرح زمین پر گرا ہوا دیکھتا ہے کہ گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے تھے ۝

ف۱ قیامت کا ایک نام حاقہ بھی ہے۔ یعنی دنیا کی ہر حقیقت میں شکوک و ارتیاب کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ ایک قطعی حقیقت ہے۔ کہ یہ عالم طبیعیاتی فانی ہے اور ایک دن ضرور آنے والا ہے۔ جب کہ یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ ثمود و عاد نے خلاف اسی چیز کی تکذیب کی اور نہایت بیجوڑی کے ساتھ شک کا مظاہرہ کیا تو نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صفحۂ دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔

### سرچشمۂ حیات سے بُعد کا نتیجہ

ف۲ ان آیات میں یہ قانون واضح فرمایا ہے۔ کہ کوئی قوم زندگی کا اس وقت تک استحقاق نہیں رکھتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے قوانین کی اطاعت نہ کرے۔ اور اپنی خواہشات کو اس کے ارادہ اور منشاء کے تابع نہ کرے کیونکہ حقیقت میں یہ ہے۔ کہ کوئی نفس اس سرچشمۂ حیات و نور سے الگ رہ کر اپنی انفرادیت باقی نہیں رکھ سکتا چنانچہ جب کسی قوم نے اس اصول کو نہیں سمجھا۔ اور اللہ کے تحمل کی پرواہ نہیں کی۔ اس کا غضب بھڑکا۔ اور اس کو زندگی سے محروم کر دیا۔ ثمود و عاد کی قوم مٹا دی گئی۔

حل لغات:- الحاقۃ۔ ضرور وارد آنے والی۔ صرصر۔ تیز و تند ہوا۔ عاتیۃ۔ حد سے بڑھی ہوئی۔ حسوما۔ مسلسل تباہ کن۔

بقیہ صفحہ ۱۳۵۵ ۱- کیا ان سے مذہب کی مخالفت کے ناروا تاوان طلب کیا گیا ہے۔ جس کے بوجھ سے وہ دبے ہوئے ہیں یا یہ بات ہے۔ کہ ان کو علم غیب سے بہرہ وافر ملا ہے۔ جو ان کے پاس لکھا رکھا ہے۔ بہرحال ان کو چاہئے۔ کہ ذرا ان کی حق گوئی سے نہ گھبرائیں۔ ف۲ یعنی ان لوگوں کے انکار و تکذیب پر نہ گھبرائیں بلکہ حضرت یونس کی طرح بددعا میں اور ترک شفقت میں جلدی نہ کریں۔ اور پورے صبر و سکون کیساتھ ان کی ہر حرکت کو برداشت کریں۔ اللہ نے چاہا۔ تو یہ بھی آخر صراط مستقیم پر آ جائیں گے۔ حضرت یونس کا قصہ ہے۔ کہ آپ قوم کی نافرمانی سے رنجیدہ ہو کر اللہ کے عذاب کے طالب ہوئے اور اصلاح سے مایوس ہو کر قوم کو چھوڑ کر ہجرت پر آمادہ ہو گئے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئی۔ اور منزل ہی کو جب دریا پار کرنے لگے۔ تو ایک بڑی مچھلی کا لقمہ ہو گئے۔ اور اگر حضرت کی توبہ و انابت کی توفیق میسر نہ ہوتی۔ تو مچھلی کے پیٹ سے نہ نکلتے۔ اور اللہ کا انعام شامل حال نہ ہوتا۔ تو میدان میں پڑے ہوئے سڑتے۔ یہ اللہ کا فضل تھا۔ کہ اس نے حضرت یونس کو دوبارہ زندگی بخشی۔ اور ان کو قابل بنایا کہ وہ صبر و تبلیغ و دعوت کے فرائض کو ادا کر سکیں۔

سورۃ الحاقۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

| | |
|---|---|
| ۸- فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ○ | ۸- سو تجھے ان میں کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ ○ |
| ۹- وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ○ | ۹- اور فرعون اور اس سے پہلی امتوں اور اُلٹی بستیوں والیوں نے گناہ کئے ○ |
| ۱۰- فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ○ | ۱۰- پھر اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی، پھر خدا نے انہیں سخت پکڑ میں پکڑا ○ |
| ۱۱- اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ○ | ۱۱- جب پانی نے طغیانی کی تو ہم ہی نے تمہیں کشتی میں سوار کیا ○ |
| ۱۲- لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ○ | ۱۲- تا کہ اس کشتی کو یادگار بنائیں کہ اسے کوئی یاد رکھنے والا کان یاد رکھے ○ |
| ۱۳- فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ | ۱۳- سو جب نرسنگے میں ایک چوٹ پھونکی جائے گی ○ |
| ۱۴- وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ | ۱۴- اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائینگے پھر وہ ایک ہی چوٹ سے ٹکرا کر پارہ پارہ ○ |
| ۱۵- فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ | ۱۵- پھر اس دن ہونے والی ہو جائے گی ○ |
| ۱۶- وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ | ۱۶- اور آسمان پھٹ جائے گا، اور وہ اس دن بودا ہو جائے گا ○ |
| ۱۷- وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○ | ۱۷- اور فرشتے اسکے کناروں پر ہونگے اور اس دن آٹھ فرشتے تیرے رب کا تخت اوپر اُٹھائے ہوں گے ○ |

فرعون اور اسکا وہ لشکر قلزم میں اپنی عزت وجلالت سمیت ڈبو دیا گیا۔ قوم لوط کی بستیاں الٹ دی گئیں۔ اور اسی طرح جب بھی کسی قوم نے سرکشی اور تمرد کا اظہار کیا ہے۔ اللہ نے اس کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ اس کے بعد ایک دوسرے قانون کا ذکر فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جہاں فاسقوں اور فاجروں کو اللہ نے سزا دی ہے۔ وہاں عین حالت عذاب میں پاکباز لوگوں کی حفاظت اور ان کی دستگیری کی ہے۔ مثال میں حضرت نوح کو۔ کہ اس وقت جب کہ آسمان کے دروازے کھل گئے۔ اور زمین کے نیچے سمندر ابلنے لگے۔ اللہ نے انکو توفیق رحمت فرمائی۔ کہ نبی اور مومنین کی حفاظت کیلئے ایک کشتی بنائیں۔ اور اسکو بلا خطر اس طوفان میں ڈال دیں۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ منکرین یہ محسوس کرلیں کہ یہ عذاب محض اتفاق وبخت کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ علیم وحکیم خدا کے فیصلے کے مطابق نازل ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں نافرمانوں کو غرق کیا گیا ہے۔ وہاں مومنوں کو بھی بچایا گیا ہے۔

## صور پھونکا جائیگا

نفخ صور میں پھونکنے کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ بطور اعلان واعلام کے ہوگا جس سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ اس بساط لہو ولعب کو الٹ دیا جائے۔ اور یا خود اس آواز میں یہ اثر ہوگا۔ کہ اس کی وجہ سے عالم کون ومکان درہم برہم ہو جائیگا۔ اور لفظ اس معنی کو بھی متحمل نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آواز میں تاثیر پیدا کر دے۔ بہرحال یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ جب یہ موعود وقت آجائیگا۔ اسوقت یہ سقف زرنگار پھٹ جائیگا اور فرشتے اس کے کناروں پر آلگیں گے۔ پھر عدل وانصاف بپا ہوگا۔ اور رب قدوس کی تجلیات عرش جلالت پر آشکار ہوں گی۔ جس کو آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔

## حل لغات

بَاقِيَةٍ ۔ کوئی شخص یا قوم کا بچا کھچا حصہ۔

اَخْذَةً رَّابِيَةً ۔ بہت سخت گرفت۔

وَّاعِيَةٌ ۔ دل سے جو سمجھے سنے یا رکھنے کے ہیں۔

دُكَّتَا ۔ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

اَرْجَآئِهَا ۔ کنارے۔

www.KitaboSunnat.com



١٨- يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○

١٨- اس دن تم پیش کیے جاؤ گے کوئی بھید تمہارا چھپا نہ رہے گا ○

١٩- فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاۤؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ○

١٩- سو جس کی (اب) اعمالنامہ اسکے دہنے ہاتھ میں دی جائیگی وہ کہیگا دیکھو میرا اعمالنامہ ○

٢٠- اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ○

٢٠- میں جانتا تھا کہ میرا حساب مجھے ملنا ہے ○

٢١- فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○

٢١- سو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

٢٢- فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○

٢٢- بلند بہشت کے درمیان ○

٢٣- قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ○

٢٣- اسکے میوے جھک رہے ہوں گے ○

٢٤- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۤـئًا ۢ بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○

٢٤- رچتا پچتا کھاؤ پیو۔ اس کا بدلہ جو تم نے ایام گزشتہ میں کیا تھا ○

٢٥- وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○

٢٥- اور جس کو اس کی کتاب بائیں ہاتھ میں ملے گی وہ کہیگا کاش کہ میرا اعمالنامہ نہ ملتا ○

٢٦- وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○

٢٦- اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○

٢٧- يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○

٢٧- کاش موت خاتمہ کر دیتی ○

---

ایک ایک شخص کو اس کے رو برو پیش کیا جائے گا۔ اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ کوئی بات بھی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہے۔ وہ ہر بات کو اور ہر حرکت کو تمام تفصیلات کے ساتھ جانتا ہے۔ پھر کچھ لوگ تو ایسے خوش قسمت ہوں گے۔ کہ نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ یہ اس بات کی علامت ہوگی۔ کہ یہ اللہ کے نزدیک مکرم اور معزز ہیں۔ یہ نہایت عمدہ زندگی بسر کریں گے۔ یعنی بہشت بریں میں ہونگے۔ جہاں میوے نزدیک اور سہل الحصول ہونگے ان سے کہا جائیگا۔ کہ اب یہاں جی بھر کے کھاؤ۔ اور پیو۔ یہ تمہارے گزشتہ اعمال کا ثمرہ ہے۔ اور کچھ ایسے بدقسمت ہونگے۔ جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے عنداللہ معتوب قرار پائیں گے۔ اور جہیم و دوزخ کی شدید ترین اذیتوں میں مبتلا ہوں گے۔

## معتوب گروہ

ف یہ معتوب لوگ جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا۔ یعنی ذلت و تحقیر کا جو اعلان ہوں گے یہ جب دیکھیں گے۔ کہ اس دفتر اعمال میں کوئی خوشخبری نہیں ہے۔ تو از راہ حسرت کہیں گے۔ کہ اے کاش ہم کو یہ نہ ملا ہوتا۔ اور ہم اپنے اعمال سے آگاہ نہ ہوتے۔ اے کاش موت کے بعد یہ لمحات زندگی نہ عطا کیے جاتے۔ اور موت ہی ہمارے لئے فیصلہ کن ثابت ہوتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۸- مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ۚ
۲۹- هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ
۳۰- خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ
۳۱- ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ
۳۲- ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۗ
۳۳- اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۙ
۳۴- وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۗ
۳۵- فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ
۳۶- وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ
۳۷- لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۠
۳۸- فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ
۳۹- وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ

۲۸- میرا مال میرے ف کچھ کام نہ آیا ○
۲۹- میری سلطنت مجھ سے جاتی رہی ○
۳۰- اُسے پکڑو پھر طوق پہناؤ ○
۳۱- پھر دوزخ میں داخل کر دو ○
۳۲- پھر اس زنجیر میں جو ستر گز لمبی ہے اُسے جکڑ دو ○
۳۳- بیشک وہ اللہ عظیم پر ایمان نہ لاتا تھا ○
۳۴- اور فقیر کو کھانا دینے پر ترغیب نہ دیتا تھا ○
۳۵- سو آج اُس کا نہ کوئی یہاں دوست دار ہے ○
۳۶- اور نہ سوائے زخموں کے دھوون کے کچھ کھانا ہے ○
۳۷- جسے سوائے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا ○ ع
۳۸- سو جو تم دیکھتے ہو میں اس کی قسم کھاتا ہوں ○
۳۹- اور جو تم نہیں دیکھتے (اس کی بھی) ○

ف یہ دنیا میں اپنے مال و دولت پر مغرور تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ یہ ثروت، یہ گنج و خزانے یہیں عاقبت میں بھی عزت و افتخار بخشیں گے۔ اور جس طرح دنیا میں ہم تمول کی وجہ سے ہر نوع کی آسودگی حاصل کر لیتے ہیں۔ شاید آخرت میں بھی اس کی بدولت جنت اور اس کی آسائشوں کو خرید سکیں گے۔ مگر آہ کہ یہ خیال درست ثابت نہیں ہوا۔ ان لوگوں کے متعلق یہ فیصلہ ہو گا۔ کہ ان کو پکڑو اور طوق و سلاسل پہنا دو۔ اور پھر ایک طویل زنجیر میں جکڑ کر جہنم میں جھونک دو۔ کیونکہ ان لوگوں کا اللہ پر ایمان نہ تھا۔ ان کے دلوں میں بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی نہ تھی۔ ان کے دل غریبوں کو دیکھ کر پسیجتے نہ تھے۔ یہ اپنے دسترخوان سے مسکینوں کو کھانا نہیں دیتے تھے۔ اور ان کو دیکھ کر ان کے لئے جذبات شفقت و رحم پیدا نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے آج ان کا یہاں کوئی دوست نہیں۔ جو ان کو اس ذلت و خواری سے بچائے۔ اور کھانا بھی ان کو غسلین ملے گا۔ غسلین کو بجز گنہگاروں کے کوئی نہیں کھا سکتے ہیں۔

جہنم اصل میں جہنم ہے۔ ذلت و تحقیر۔ اور اذیت و تکلیف کا۔ اور بے دینی اور بدعملی کے متعلق سزا کا۔ چونکہ کفار آزاد تھے اس لئے یہاں طوق و زنجیر سے اس کی توضیح کی گئی۔ چونکہ پیٹ اس کے قلب و دماغ پر چھایا ہوا تھا اس لئے کھانا وہ تجویز ہوا۔ جو اس کو بتا دے کہ اللہ کے نزدیک محض کھانا پینا ہی زندگی کی اہم غرض نہیں ہے۔ اور جو اپنے سامنے زندگی کا نصب العین صرف یہ رکھتا کہ صبح و مساء پر تکلف اور پرتعیش کھانوں سے اپنے کام و دہن کی تسکین کا سامان بہم پہنچائے۔ وہ یہاں کتنا ذلیل اور حقیر کھانا کھاتا ہے۔ پھر اس کا معیار زندگی یہ تھا۔ کہ ٹھاٹ کے ساتھ رہے۔ عالیشان محلات ہوں۔ اور ہر قسم کے سامان آسائش میسر ہوں۔ یہاں اس کی جگہ یہ ہے کہ جہنم ٹھکانا ہو۔ آگ و دوزخ اس کا اوڑھنا بچھونا ہو۔ شعلے اور لپٹیں اس کا استقبال کریں۔

حل لغات:۔ سُلْطٰنِیَہْ۔ یعنی میرا مرتبہ اور میرا عز و ثروت۔

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا۔ درازی اور طول کی وسعت کی طرف اشارہ ہے۔

غِسْلِیْن:۔ زخم یا بدن کسی چیز کا دھوون۔ بقول مولانا شاہ عبدالقادر [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۰- اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝
۴۰- کہ بیشک یہ قرآن ایک پیغام لانے والے سردار کا قول ہے ○

۴۱- وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝
۴۱- اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔ تم تھوڑا ایمان لاتے ہو ○

۴۲- وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝
۴۲- اور نہ کسی پریاں حاضرات والے کا قول ہے ۔ تم کم دھیان کرتے ہو ○ ف۱

۴۳- تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۴۳- یہ جہان کے رب کا اتارا ہوا ہے ○

۴۴- وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝
۴۴- اور اگر یہ ہم پر کوئی بات بھی از خود اپنی طرف سے بنا لاتا ○

۴۵- لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝
۴۵- تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ○

۴۶- ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝
۴۶- پھر اس کی گردن کاٹ لیتے ○

۴۷- فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝
۴۷- پھر تم میں کوئی نہ تھا کہ اس سے اس عذاب کو روکتا ○

۴۸- وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝
۴۸- اور بیشک یہ قرآن تو متقیوں کیلئے نصیحت ہے ○ ف۲

۴۹- وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝
۴۹- اور ہمیں معلوم ہے کہ بیشک تم میں ایسے جھٹلانے والے بھی ہیں ○

۵۰- وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
۵۰- اور یہ قرآن کافروں پر پچھتاوا ہے ○

۵۱- وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝
۵۱- اور کچھ شک نہیں کہ وہ ضرور قابل یقین ہے ○

۵۲- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝
۵۲- سو تو اپنے رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے پاکی بیان کر ○

ف۱ اسلام سے قبل عربوں میں شاعری اور کہانت کا بڑا زور تھا۔ اس لئے انہوں نے جب قرآن کو دیکھا۔ کہ اس میں بھی موسیقی اور ترنم ہے۔ سجع اور ترقم ہے۔ تو وہ یہ سمجھے کہ یہ بھی شاید شعر و کہانت کی طرح کوئی چیز ہے۔ ارشاد فرمایا۔ کہ یہ غلط ہے۔ یہ کلام انسانی دماغ کی کد و کاوش کا نتیجہ ہرگز نہیں ہے تو اس میں کہانت اور شاعری کی آمیزش ہو۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اور جبریل فرشتے کی وساطت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا ہے۔ اور یہ اسی لئے کہ یہ مجسم صداقت اور سچائی ہے۔ حالانکہ شعر و کہانت میں جہاں اکذبہ احسنہ اور کا اصول کارفرما ہوتا ہے اور ان کے متعلق یہ احتمال بھی نہیں۔ کہ یہ اللہ جھوٹا مخبر ہو یا خواہشات کے مطابق افترا کا ارتکاب کر سکیں گے۔ کیونکہ اگر یہ ایسا کریں۔ تو ہم ان کو زندگی کے حق سے ہی محروم کر دیں۔ واضح رہے کہ قطع وتین کا اصول انبیاء کیلئے ہے۔ اور غرض یہ ہے۔ کہ منکرین ان کی جانب سے بالکل مایوس ہو جائیں۔ وہ دل کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال کو جگہ نہ دیں۔ کہ کسی وقت بھی ان کی مرضی کے مطابق دین میں تغیر و تبدل پر قادر ہو سکیں گے۔ یہ حکم غیر نبوت کے متعلق نہیں ہے۔

ف۲ ان آیات میں قرآن کی صداقت اور حقانیت کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ بلاشبہ انہیں ان لوگوں کی تشفی کا بھی پورا پورا سامان موجود ہے۔ جو پاکباز ہیں۔ جنکے قلب و دماغ میں تعصب جہل کی تاریکی نہیں ہے۔ جو دیانتداری کے ساتھ اسکو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اور خلوص کیساتھ حق کے خواستگار ہیں۔

حل لغات: فَقَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۔ قلیل عربی میں اسے کہتے ہیں بیشتر معدوم کے معنے میں آتا ہے۔ تَقَوَّلَ ۔ افترا و

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیاتہا ۴۴ | (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) | رکوعاتہا ۲

(۷۰) سورۂ معارج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ

۱- ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو واقع ہونیوالا ہے ○

۲- لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ

۲- وہ کافروں کیلئے ہے اس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا ○

۳- مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ۗ

۳- عذاب اُس اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے ○

۴- تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ

۴- فرشتے اور رُوح (جبرئیل) اُسکی طرف چڑھتے ہیں۔ اس دن میں وہ عذاب ہوگا جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے ○

۵- فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ○

۵- پس تو اچھی طرح صبر کر ○

۶- اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ

۶- وہ اسے دُور دیکھتے ہیں ○

۷- وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۗ

۷- اور ہم اُسے قریب دیکھتے ہیں ○

۸- يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ

۸- جس دن آسمان پگھلے تانبے کی مانند ہو جائے گا ○

۹- وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ

۹- اور پہاڑ ایسے ہوں گے جیسے رنگی ہوئی اُون ○

۱۰- وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚۖ

۱۰- اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا ○

## سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

ف سَاَلَ سَآئِلٌ سے یا تو کوئی ایک شخص مراد ہے۔ جیسا کہ بعض روایات میں آتا ہے۔ کہ نضر بن حارث نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ عذاب جس کا آپ ڈر سناتے ہیں لے آئیے۔ گو تکذیب کی صورت میں اس کا آنا ناگزیر ہے۔ وہ جلدی نہیں آتا۔ وہ آئے۔ اور ہم کو فنا کے گھاٹ اتار دے۔ یا کوئی شخص مراد نہیں ہے۔ بلکہ پوری قوم مراد ہے۔ کہ نزول وعید کی جلدی کرتی تھی۔ گویا ان کے دلوں میں شک پیدا ہو گئے۔ اور انہوں نے اس شک کا اظہار ایک دوسرے سے کیا۔ اس لئے اس سورت میں سَاَلَ سَآئِلٌ کے الفاظ میں جواب مرحمت فرمایا گیا۔

بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ میں (باء) عن کے معنے میں ہے۔ جیسا کہ قرآن میں دوسری جگہ بھی آیا ہے فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا۔ اسلئے غرض یہ ہے کہ فاسئل عنہ خبیرا۔ ایک شعر ہے ؎

فان تسئلونی بالنساء فاننی ٭ بصیر بادواء النساء طبیب

مقصد ہے۔ جو مجھ سے عورتوں کے متعلق پوچھو گے تو میں ان کے امراض سے خوب واقف ہوں۔

۔ اس لئے یہ لوگ اسے دور اور ناممکن خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے وقوع میں کوئی استبعاد نہیں۔ جب وہ آ جائیگا۔ تو کوئی دنیاوی قوت اسے ہٹا نہیں سکتی۔ افسوس یہ نہیں سوچتے۔ کہ جس خدا نے اس نظم کو بنایا ہے۔ وہ اس کو برباد کر دینے پر کیوں قادر نہیں۔ اگر وہ چاہے کہ اس ساری کائنات کو جو اس کی نافرمانیوں کے باعث ہلاک کر دے تو کون ہے جو اس کے اس ارادے میں مزاحم ہو سکے۔ انھوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ خدا جس کی جانب سے یہ عذاب آنیوالا ہے۔ وہ سراسر عفو و کرم کا مالک ہے۔ اس لئے وہ مہلت دیتا ہے۔ اور تم ہو کہ اس کی مہربانی سے بالکل ناجائز استفادہ کرتے ہو۔ حالانکہ اس کا تقاضا یہ ہونا چاہئے۔ کہ تم لوگ ذرا خشیت سے اس کے سامنے جھک جاؤ۔ اور اس کی حمد و ثنا کے زمزموں سے عالم انسانی کو بیدار کر دو۔
(ربانی ۴۲ ۱۳ اپچے)

## حلِ لُغات:

ذی المعارج۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں ذی المعارج سے مراد ذی الفضل و النعم۔ یعنی صاحب بخشش و کرم۔

بعیدا۔ عقل و امکان سے دور۔

حمیم۔ دوست۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۱- يُبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ○

۱۲- وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ○

۱۳- وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُــْٔوِيْهِ ○

۱۴- وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ○

۱۵- كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ○

۱۶- نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○

۱۷- تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ○

۱۸- وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ○

۱۹- اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ○

۲۰- اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ○

۲۱- وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ○

۲۲- اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ○

۱۱- حالانکہ انہیں دکھلائے جائیں گے۔ مجرم آرزو کرے گا کاش اُس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے عوض اپنے بیٹے دیدے ○

۱۲- اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی ○

۱۳- اور اپنا سارا گھرانا جس میں رہتا تھا ○

۱۴- اور جتنے زمین میں ہیں وہ سب دے ڈالے پھر یہ فدیہ اسے بچا لے ○

۱۵- ہرگز نہ چھوٹے گا ○

۱۶- وہ بھڑکتی آگ ہے۔ سر کی کھال کھینچنے والی ○

۱۷- وہ آگ اس آدمی کو جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا پکارتی ہے ○

۱۸- اور جس نے مال جمع کر کے بند رکھا ○

۱۹- بیشک آدمی جی کا کچا پیدا کیا گیا ہے ○

۲۰- جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو بے چین ہو جاتا ہے ○

۲۱- اور جب اُسے بھلائی پہنچتی ہے تو بخیل بے توفیق بن جاتا ہے ○

۲۲- مگر نمازی لوگ ○

بقیہ صفحہ ۱۳۶۱ ف۱۲- ف۱ ابو مسلم کے نزدیک اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ اس میں دنیا کی عمر کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی فرشتوں کے ابتدائی نزول سے لیکر آخری عروج و صعود تک کا عرصہ پچاس ہزار سال ہے ○

ف۲ غرض یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اس عذاب کو بعید اور مستبعد قرار دیتے ہیں۔ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بالکل قریب ہے۔ وہ دن آنیوالا ہے جب یہ آسمان تیل کی تلچھٹ جیسا سرخ ہو جائے گا۔ پہاڑ باوجود اپنی صلابت کے رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ اس وقت کوئی دوست کسی دوست کے کام نہیں آسکے گا ○ (حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف۱ آج یہ لوگ اس واقعہ کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ مگر اس وقت یہ چاہیں گے۔ کہ فدیہ میں اپنے بیٹوں کو دے دیں۔ اور رنگ جائیں اپنی بیوی اور بھائی کو قربان کر دیں۔ اور نجات حاصل کر لیں۔ اپنے کنبے کو اور ساری دنیا کو دے دیں۔ اور کسی طرح عذاب الٰہی سے چھوٹ جائیں ○

## نمازی کی سیرت

ف۲ قرآن حکیم میں یہ خوبی خاص امتیاز رکھتی ہے۔ کہ اس میں حقائق نفسیات کا بھی ذکر ہے۔ یعنی اس کتاب علم و معرفت میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ انسانی فطرت کیا ہے؟ فرمایا۔ اس میں ایک بہت بڑا عیب یہ ہے۔ کہ یہ کم ہمت اور بے صبر ہے۔ اگر اس کو ذرا تکلیف پہنچتی ہے۔ تو بلبلا اٹھتا ہے۔ اور نالہ و شیون سے آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے۔ اور جہاں بیٹھتا ہے اسی بات کا تذکرہ کرتا ہے۔ کہ میں بہت مصیبت زدہ ہوں۔ مجھ کو فلک ستم شیوہ نے بہت دکھ پہنچایا ہے۔ اور اگر بُرے دن پھر جائیں۔ اور آسودہ حال ہو جائے۔ تو پھر انتہا درجے کا بخیل اور ممسک ہو جاتا ہے۔ پائی پائی کو گنتا ہے۔ اور پیسے پیسے کا حساب رکھتا ہے (باقی صفحہ ۱۳۶۳ پر)

حلِ لغات:- فَصِیْلَۃ۔ کنبہ ○ هَلُوْعًا۔ کم ظرف۔ ناب حریص۔ بے صبرہ جَزُوْعًا۔ گھبرا اٹھنے والا ○ مَنُوْعًا۔ بخیل و ممسک ○

www.KitaboSunnat.com



۲۳- الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ○
۲۳- جو اپنی نماز پر قائم ہیں ○

۲۴- وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ○
۲۴- اور وہ جنکے مالوں میں حصہ مقرر ہے ○

۲۵- لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ○
۲۵- مانگنے اور ہارے کا ○

۲۶- وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ○
۲۶- اور جو انصاف کے دن کا یقین رکھتے ہیں ○

۲۷- وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ○
۲۷- اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ○

۲۸- إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ○
۲۸- بیشک انکے رب کا عذاب وہ چیز ہے جس سے نڈر نہیں ہونا چاہئے ○

۲۹- وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○
۲۹- اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھتے ہیں ○

۳۰- إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ○
۳۰- مگر اپنی بیویوں یا اپنے ہاتھ کے مال (باندیوں) سے کہ اس میں ان پر الزام نہیں ○

۳۱- فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ○
۳۱- پھر جو کوئی اسکے سوا ڈھونڈے تو وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے ○

۳۲- وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ○
۳۲- اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں ○

۳۳- وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ○
۳۳- اور اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں ○

۳۴- وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○
۳۴- اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں ○

---

بقیہ صفحہ ۱۳۶۲ سے ۔۔۔ اور اگر کوئی محتاج اور فقیر انکے دروازے پر دستک دے اور صدقہ اور خیرات کی آرزو کرے۔ تو اسکو جھڑک کے ڈانٹ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں نے جو دولت حاصل کی ہے اپنی محنت اور قابلیت سے کی ہے تو کیوں دوں۔ اور تمہارے خدا کا کیا احترام کروں۔ جاؤ۔ خود کماؤ۔ اور خود کھاؤ۔ ان نمازی اس عیب سے یکسر بری ہوتے ہیں۔

خدائے آسمان و زمین کی عبادت کی وجہ سے انکا ظرف عالی ہو جاتا ہے ان کا تعلق چونکہ بڑی سرکار سے ہوتا ہے اسلئے قلب میں وسعت اور حوصلہ مندی نمایاں ہوتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو حقدار اس اور حق خیر و برکت کے جذبہ کو برقرار رکھتے ہیں انکے مال و دولت میں مانگنے والوں اور محتاجوں کا ایک متعین حصہ ہوتا ہے۔ یہ بیشک اس مضمون حقدار کو انکا حق کر لیتے۔ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے۔ انکے دروازے سے سائل پھر کر نہیں لوٹتا۔ انکے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے۔ یہ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں! اور کہیں نڈر نہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی وقت بھی انسان آفات سماوی و ارضی کی طرف سے محفوظ نہیں ہے یہ عفیف اور پاکباز ہوتے ہیں۔ اور جنسیات پر پورا پورا ضبط و اختیار رکھتے ہیں

اور بجز اپنی رفیقہ حیات یا مملوکہ کے اور کسی سے جنسی تعلق نہیں رکھتے۔ یہ اس لئے فرمایا۔ کہ بالکل قطع تعلق اور جنسیات سے علیحدگی عفاف نہیں ہے بلکہ رہبانیت ہے جسکو اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ عفاف کے معنے اسلام میں یہ ہیں کہ بیوی تو موجود ہے۔ مگر اسکے سوا اور کسی عورت سے جنسی تعلق نہ ہو۔ ان میں یہ خوبی بھی ہوتی ہے کہ انکو امانت اور عہد کا بہت پاس ہوتا ہے۔ وہ گواہی پر اپنی مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔ اور پھر نمازوں پر کامل توجہ مبذول کرتے ہیں۔ اور خشیت و خضوع کے ساتھ اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ یہی لوگ عند اللہ مکرم اور معزز ہیں اور یہی جنت کی جگہ پاتے ہیں۔

واضح رہے کہ قرآن کی ان آیات میں عام انسانوں سے نمازی کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے۔ کہ اس کی نفسیات عام انسانوں سے الگ تھلگ ہیں۔ اور پھر تفصیل بیان فرمائی ہے۔ جس سے بادنیٰ تامل معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نمازی کی کتنی عزت و حرمت ہے اور نمازی سے کس عادت و اخلاق کا متوقع ہے۔ (باقی صفحہ ۱۳۶۴ پر)

حل لغات: مُشْفِقُونَ۔ ڈرتے ہیں۔
اَلْعٰدُوْنَ۔ حد شرعی سے تجاوز کرنے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۵ - اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ؑ
۳۵- وہی لوگ عزت سے باغوں میں ہوں گے ۝

۳۶ - فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝
۳۶- پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا۔ کہ تیری طرف دوڑے آتے ہیں

۳۷ - عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝
۳۷- داہنے اور بائیں سے گروہ گروہ ہوکر ۝

۳۸ - اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝
۳۸- کیا ہر شخص ان میں سے یہ لالچ رکھتا ہے۔ کہ وہ نعمت کے باغ میں داخل ہو ۝

۳۹ - كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝
۳۹- ہرگز نہیں بیشک انہیں اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں

۴۰ - فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝
۴۰- سو میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں بیشک ہم اس بات پر قادر ہیں ۝

۴۱ - عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝
۴۱- کہ ان سے بہتر لوگ بدل لائیں اور ہم عاجز نہیں ۝

۴۲ - فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝
۴۲- سو تو انہیں چھوڑ کہ بکواس کریں اور کھیلیں۔ یہانتک کہ اپنے اس دن سے آملیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۝

۴۳ - يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا
۴۳- جس دن قبروں سے اس طرح اُٹھ نکلیں گے۔ کہ گویا وہ کسی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶۳) ... نماز کو یہاں بطور ایک صاحب بصیرت انسان کے بیان کیا ہے جسکے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ مسلمانوں کیلئے صرف یہ کافی نہیں ہے۔ کہ قبلہ رو ہو کر مسجد میں اسکے سامنے کھڑے ہو جائیں اور چند مقررہ حرکات کو سرعت عمل میں لے آئیں۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ نماز کی حقیقی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اسکے ظاہر کیساتھ اس کی معنویت کو بھی اپنے میں پیدا کریں۔ اسکو ہر جانے عادت اختیار نہ کریں۔ بلکہ اصلاح و تربیت کی ایک تحریک سمجھیں نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جتنی خوبیاں ہیں وہ تمام خوبیاں خود بخود پیدا ہو جائیں گی۔ (حاشیہ صفحہ ھذا)

## مالداروں کی ذہنیت

ف فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو اپنے مال اور اپنی دولت پر بڑا ناز ہے۔ اور ان کی ذہنیت میں چونکہ یہ دنیا کی نعمتوں سے بہرہ ور ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ عالم آخرت میں بھی انکا تفوق علیٰ حالہ قائم رہے۔ اور وہاں بھی جنت کی تمام مسرتوں سے استفادہ کرنے کا انہیں حق حاصل ہو۔ حالانکہ یہ قطعاً اس پاک جگہ میں جانے کی استعداد نہیں رکھتے۔ اور مال و دولت چاندی سونے کے ذخائر کو یہ لوگ کیوں انکو اہمیت دیتے ہیں۔ کہ اسکی وجہ سے اپنے کو افضل سمجھتے ہیں۔ اور غریب مسلمانوں کو اپنی نظروں میں حقیر جانتے ہیں۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ ان چیزوں سے کیونکر یہ اپنی فطرت کو بدل سکتے ہیں۔ کیا یہ وہی نہیں ہے۔ جنکو ایک قطرہ آب سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور جب یہ حقیقت ہے۔ کہ ان کی دنیا میں اپنی حیثیت یہی ہے۔ کہ اس میں یہ ساری نوع کے ساتھ برابر ہیں۔ تو پھر فخر و غرور کیسا۔ اور سیادت و برتری کا دعا کیسا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اگر لوگ اس پاانقلاب حقیقت کو آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ کہ بڑے سے بڑا انسان بھی دنیا میں اسی طریق سے آیا ہے۔ تو یہ غرور اور فخر جس کی وجہ سے نوع انسانی تفوق و امتیاز جیسا کی لعنت میں گرفتار ہے یکسر دور ہو جائے۔ اور اس ناہمواری کا جو سماج میں رائج ہے بالکل خاتمہ ہو جائے۔

حل لغات:۔ مُهْطِعِيْن تکتے ہوئے جھانکتے ہوئے۔ عِزِيْن عزۃ کی جمع ہے۔ بمعنی گروہ اور فرقہ یا جماعت۔ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ سورج کا مشرق اور مغرب چونکہ موسم کے تغیر کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ اسلئے اسکو جمع کی صورت میں بیان فرمایا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اس سے متعدد شمسی نظام کی طرف اشارہ ہو۔ جیسا کہ جدید علم ہیئت کا خیال ہے۔ کہ صرف ایک نظام شمسی نہیں ہے۔ بلکہ کئی نظام شمسی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝

۴۴ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ
الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

نشان کی طرف (یعنی قبلوں) دوڑتے چلے جاتے ہیں ○

۴۴۔ ان کی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہوں گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جسکا وعدہ ان سے کیا گیا تھا ○ ف۱

| آیاتہا ۲۸ | (۷۱) سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ (۷۱) | رکوعاتہا ۲ |
|---|---|---|

## (۷۱) سورۂ نوحؑ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

۱۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ
مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
۲۔ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝
۳۔ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝
۴۔ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ
لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
۵۔ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ ان پر دکھ کی مار پڑے ڈرا ○ ف۱

۲۔ کہا اے قوم میں تمہارے لئے کھول کر ڈرانے والا ہوں ○

۳۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو ○

۴۔ وہ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک تم کو مہلت دیگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے تو پیچھے نہیں ہٹایا جاتا۔ کاش کہ تم جانتے ○

۵۔ کہا اے رب میں نے رات دن اپنی قوم کو بلایا ○

ف۱ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ اس کس بل میں ہیں مشرق و مغرب کی ہر ہر چیز کو دیکھیں اور ہم کہیں کہ ہم نے کیونکر قوموں اور جماعتوں کے ساتھ سلوک روا رکھا ہے ہم نے جب دیکھا ہے کہ ایک قوم ہمارے ارادہ کے مطابق نہیں ہے اور قانون فطرت اور عدل کا احترام نہیں کرتی۔ تو اس کو فوراً فنا کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اور اس کی جگہ اس سے بہتر لوگ پیدا کئے ہیں۔ جو ہماری باتوں کا احترام کرتے ہیں۔ اور زندگی کے اسرار سے محروم ہیں۔ پھر جب دنیا میں یہ طرز عمل ہے۔ کہ بہتر اور اعلیٰ لوگوں کو باقی رہنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے تو عقبیٰ اور آخرت میں یہ کیونکر ہوگا۔ کہ ان کافروں کو محض ان کی دولت و ثروت کی وجہ سے جنت میں داخل کر لیا جائے۔ حالانکہ زندگی اور روحانیت کے اعتبار سے نہایت درجہ پست اور ذلیل ہوں۔

ارشاد فرمایا۔ کہ آپ ان لوگوں کو ان فضول باتوں میں محو و غرق کرنے دیجئے۔ اور ان سے تعرض نہ کیجئے۔ وہ وقت آرہا ہے جب یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے اور ہانپتے ہوئے اٹھیں گے جس طرح کہ جاہل اپنے قبلوں کی طرف بسرعت دوڑتے ہیں۔ اور کیفیت یہ ہوگی کہ آنکھیں ندامت کے زمین میں گڑی ہوں گی۔ اور چہروں پر ذلت چھا رہی ہوگی! سو وقت ان سے کہا جائیگا۔ کہ یہی دن مکافات جزا اور سزا کا ہے! اسی کے متعلق وعدہ تھا! اور اسی سے تمہیں ڈرایا تھا آج دیکھ لو۔ کہ اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ یہ دن اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ موجود ہے۔

## سورۂ نوح

ف۱ حضرت نوحؑ ایک نہایت جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ اس سورۃ میں ان کی تبلیغ و اشاعت کے حالات تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ کہ وہ جب تشریف لائے۔ تو کیونکر انہوں نے حق و صداقت کی تلقین کی۔ اور کس حد تک مخالفین کی تکلیفوں کو برداشت کیا۔

## حلِ لغت

اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ مقررہ وقت۔ موت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶- فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا ○

۷- وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○

۸- ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○

۹- ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ○

۱۰- فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○

۱۱- يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○

۱۲- وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

۱۳- مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ○

۱۴- وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ○

۱۵- اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

۶- سو میرے بلانے سے تو وہ اور بھی زیادہ بھاگنے ○

۷- اور جب کبھی بھی میں نے ان کو بلایا کہ انہیں بخشے تو انہوں نے اپنی کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور اپنے کپڑوں میں لپٹ گئے اور ضد کی اور بڑا تکبر دکھلایا ف۱ ○

۸- پھر میں نے ان کو باآواز بلند پکارا ○

۹- پھر میں نے انہیں علانیہ کہا اور چھپ کر بھی کہا ○

۱۰- چنانچہ میں نے کہا کہ اپنے رب سے گناہ بخشواؤ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے ف۲

۱۱- تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا ○

۱۲- اور مال اور بیٹوں میں تمہیں بڑھائیگا اور تمہارے لئے باغ اتاریگا اور تمہارے لئے نہریں بہائیگا ○

۱۳- تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی بڑائی کا یقین نہیں رکھتے ○

۱۴- اور اسی نے تم کو طرح طرح کا بنایا ○

۱۵- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کیونکر اللہ نے اوپر تلے سات

## حضرت نوح کی تبلیغ کا اثر

ف۱ حضرت نوح فرماتے ہیں۔ کہ میں نے انکو شب و روز حق کی طرف دعوت دی۔ اور بلایا مگر تقریباً ایک ہزار سال کی طویل مدت میں اس ساری تبلیغ و اشاعت کا اثر یہ ہوا۔ کہ انکے دلوں میں اور زیادہ نفرت پیدا ہو گئی۔ میں نے جب بھی ان سے کہا۔ کہ حق و صداقت کو مان لو۔ فلاح دارین پاؤ گے۔ تو انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں دے لیں۔ کپڑے سے منہ ڈھانپ لیا۔ کج خلقی اور سرکشی پر اصرار کیا۔ اور ازراہ تکبر و نخوت انکار کر دیا۔ میں نے ہر طریق سے سمجھانے کی کوشش کی۔ کھلے بندوں کہا۔ علانیہ اور خفیہ ہر طرح بار بار سمجھایا۔ مگر سب بیکار۔ انکو ماننا تھا۔ نہ مانے اور نہ تسلیم کرنا تھا۔ نہ تسلیم کیا۔ انکے دلوں پر تعصب اور جہالت کے تالے پڑے ہوئے تھے۔ انکی بصیرت تقلید و جمود کے ہاتھوں چھن چکی تھی۔ ان سے غور و فکر کی طاقت سلب ہو چکی تھی۔ اور بحیثیت مجموعی یہ اپنے اعمال کی وجہ سے قطعاً اس قابل نہیں رہے تھے۔ کہ کسی نیک بات کو قبول کر سکیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے طویل عرصہ تک حضرت نوح نے انکو رشد و ہدایت کی دعوت دی۔ مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

## دین فطرت برکت اور دولت ہے

ف۲ ان آیات میں حضرت نوح نے دین کے متعلق ایک نہایت بڑی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا ہے۔ عام طور پر دینداری اور مذہب کو سمجھتے یہ ہیں۔ کہ یہ دنیا میں ترقی اور تقدم کی دشمن ہے۔ اور اسکی وجہ سے افلاس فقر و تنگی تنگدستی اور پامالی قرار پاتی ہے۔ کہ یہ محض خیال ہے۔ حضرت نوح نے واضح فرمایا۔ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ اگر تم لوگ اپنے رب سے تعلقات عقیدت و ارادت وابستہ کرو۔ اور خلوص کیساتھ اس سے اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی تلافی چاہو۔ تو وہ ایسا نہیں ہے۔ کہ معاف نہ کرے۔ اور تمہیں اپنے قرب و حضوری کا موقع نہ بخشے۔ تم دیندار ہو جاؤ۔ اور اسکی اطاعت کا ربقہ اپنے گلے میں ڈال لو۔ پھر دیکھو۔ کیونکر آنکھوں میں نور اور قلب میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ کیونکر آسمانی برکات اور انوار کا مسلسل اور پیہم نزول ہوتا ہے۔ اور کس طرح تمہارے اموال و اولاد میں اضافہ ہوتا ہے۔ تم دیکھو گے کہ یہاں جنت میں تمہارے لئے باغ ہیں نہریں ہیں۔ اور نہایت شگفتہ اور شاداں زندگی ہے۔ یہ محض غلط ہے۔ کہ خدا کے ساتھ انتساب اور عقیدت

کا سبب محض افلاس ہے۔ کیا یہ علما بھی قرآن حکیم مانتے ہیں۔ کہ [illegible] (باقی [illegible])

www.KitaboSunnat.com



طِبَاقًا ۙ

۱۶- وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝

۱۷- وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ

۱۸- ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝

۱۹- وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ

۲۰- لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝

۲۱- قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ اِلَّا خَسَارًا ۝

۲۲- وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝

۲۳- وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝

۲۴- وَقَدْ اَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ

آسمان بنائے؟ ○

۱۶- اور ان آسمانوں میں چاند کو نور کیا اور سورج کو چراغ بنایا ○

۱۷- اور خدا نے تمہیں زمین میں سے ایک قسم کا اُگانا اُگایا ○

۱۸- پھر تمہیں زمین میں لوٹائیگا اور پھر تم کو باہر نکالے گا ○

۱۹- اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا ○

۲۰- کہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو ○

۲۱- نوح نے کہا کہ اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے تابع ہوئے جنکو انکے مال و اولاد سے اور ٹوٹا ہی بڑھا

۲۲- اور انہوں نے بڑا ہی مکر کیا ○

۲۳- اور بولے کہ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اور نہ ود و سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو ○

۲۴- اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا اور اے خدا تو ظالموں کیلئے

بقیہ صفحہ ۱۳۶۶۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ باتیں انہوں نے مشہور کر رکھی ہیں۔ جو دین کی فطرت سے آگاہ نہیں ہیں۔ اور جو خود اس سے کوئی حصہ نہیں رکھتے! اور ان لوگوں نے اس قسم کی خرافات کو پھیلایا ہے۔ جو دین کے نادان دوست ہیں۔ جو جمود بیت اور رہبانیت کو زہد و تقویٰ کے نام سے موسوم کر کے مسلمانوں کو اپاہج اور بیکار بنانا چاہتے ہیں۔ ورنہ دین فطرت میں عقل و دانش ہے۔ ترقی و ترفع ہے۔ اور عمل و جہد ہے جسکو اپنا لینے سے ساری دنیا مسخر ہو جاتی ہے۔ (حاشیہ نمبر ۱)

ف۱ فرمایا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تم جو دین کو نہیں مانتے ہو اور اس طرح کے خیالات کی اشاعت کرتے ہو۔ تو محض اس لئے کہ تمہارے دلوں میں اللہ کے لئے عزت و احترام کا جذبہ نہیں ہے۔ اسکے بعد عقلی تسلسل اور تجربے کو بیان کیا ہے۔ کہ دیکھو۔ خود تم کو اس نے بنایا ہے۔ آسمان کو کس طرح اوپر تلے پیدا کیا ہے۔ اور پھر اس میں چاند اور سورج کو کس طرح آویزاں کیا ہے۔ کہ وہ ضیا بخش عالم ہیں۔ تم کو زمین کے اجزاء سے پیدا کیا ہے۔ پھر زمین ہی میں مرنے کے بعد بچھایا جائیگا۔ اور پھر دوبارہ اسی زمین میں سے اُٹھایا جائیگا۔ یہ کتنی عبرت انگیز بات ہے۔ دیکھو یہ لطف اللہ کی۔

عنایت ہے۔ کہ اس نے زمین کی اتنی وسعت کے باوجود تمہارے پاؤں تلے بچھا دیا ہے۔ اور تم نے اس میں شاہراہ اور وسیع راستے بنا رکھے ہیں۔ اور بلاخوف و خطر انہیں چلتے پھرتے ہو۔ کیا ایسا خدا تمہارے لئے کچھ بھی قابل احترام نہیں؟!

## بُت پرستی کی وجوہ

ف۲- حضرت نوح نے بجو فریاد فرمایا ہے۔ کہ اے اللہ ان لوگوں نے میرے ارشاد کی پرواہ نہ کی۔ اور ان لوگوں کے پیچھے لگے۔ جو مال و دولت اور غرور میں مشہور تھے۔ اور جنہوں نے حق و صداقت کو مٹانے کیلئے بڑی بڑی تدبیریں اختیار کیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تو ان سرکش و مال والوں عزت و جاہ و اولاد والوں اور ان کے ورثاء کو نقصان ہی پہنچا۔ اور یہ لوگ سچائی کے مقابلہ میں ہار گئے ہیں ہے ان کا بڑا ظلم کو یہ ہی بتائی۔ کہ دیکھو۔ کہیں توحید کو اختیار کر کے اپنے معبودوں اور بچے عقیدے سے دست بردار نہ ہو جانا! اپنے معبودوں کو عزت و احترام سے رکھنا۔ اور کسی وقت بھی ان سے عقیدت منقطع نہ کرنا۔ اس طرح ان جاہلین نے وقت و غیرہ نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا! اور آخر خود یا خود یہ ان کے عذاب میں جھونک دئے گئے اور جہنم واصل ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِلَّا ضَلَالًا ۝
سوائے گمراہی کے اور کچھ نہ بڑھا ۝

۲۵- مِمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ۝
۲۵- اپنے گناہوں کے سبب غرق کئے گئے پھر آگ میں داخل ہوئے پھر اپنے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ پایا ۝

۲۶- وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى ٱلْأَرْضِ مِنَ ٱلْكَـٰفِرِينَ دَيَّارًا ۝
۲۶- اور نوح نے کہا اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر بسنے والا نہ چھوڑ ۝

۲۷- إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا۟ عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا۟ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝
۲۷- اگر تو انہیں چھوڑے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور جو جنیں گے وہ بدکار ناشکر گزار ہی ہوگا ۝

۲۸- رَّبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتِ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّـٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًۢا ۝
۲۸- اے میرے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور جو میرے گھر میں مومن ہو کر آئے اس کو بھی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی اور ظالموں کیلئے ہلاکت ہی ہلاکت بڑھا ۝

| آیاتہا ۲۸ | (۷۲) سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰) | رکوعاتہا ۲ |
|---|---|---|

## (۷۲) سورۂ جن

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝
(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ
۱- تو کہہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے

ان آیات میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت نوح کے زمانے میں بھی بت پرستی موجود تھی۔ حالانکہ توحید جیسے ظاہر و مدلل عقیدہ کے ہوتے ہوئے عقلاً اس کا کوئی احتمال نہیں معلوم ہوتا ہے۔ اور عقل و بصیرت بالکل اسکو باور نہیں کرتی۔ کہ انسان۔ بےجان پتھروں۔ وہ جن کو خود تراشیں و ہیولیٰ کو خدا سمجھ لیا جائے۔ جب کہ ان سب چیزوں کو انسان اپنے ہاتھوں نے بنایا ہے اور ان میں کوئی بات خرق و عجیب کی نہیں ہے۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ ابتداء سے اب تک لوگ زیادہ تر مشرک ہیں۔ حالانکہ شرک کے حق میں کوئی وجہ معقول نہیں ہے۔ یہ سوال اکثر دلوں میں کھٹکتا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اس کی چند وجوہ ہیں۔

(۱) ہو سکتا ہے۔ کہ لوگوں کے دل میں ابتداءً یہ خیال ہو۔ کہ خدا کی مادی شکل و صورت میں تجسد ہو جاتا ہے۔ اسلئے انکا احترام ضروری ہے۔

(۲) یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض چیزوں کی افادیت کو دیکھ کر ذہن اس طرف منتقل ہوا ہو۔ کہ اللہ نے انکے اندر کچھ خدمات تفویض کی ہیں۔

(۳) ایک یہ صورت بھی ہے۔ کہ ابتداءً ہر عجیب و غریب مظاہرہ کو ناسمجھی کی وجہ سے الوہیت کی کرشمہ سازی قرار دے دیا ہو۔

(۴) وسیلہ اور ذریعہ کا خیال بھی اس کا باعث ہو سکتا ہے۔ (۵) یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ صلحاء کی موت پر ایک نسل نے انکے مجسموں کو اور انکی قبروں کو بطور احترام ہو یا یادگار کے باقی رکھا ہو۔ اور بعد میں آنے والی دوسری نسل نے ... اور بعد میں آنیوالی دوسری نسل نے پرستش شروع کر دی ہو۔

(۶) وہ ان چیزوں کو بطور کعبہ و قبلہ کے استعمال کیا گیا ہو۔ اور اسکے بعد لوگوں نے اس حقیقت کو نہ سمجھا ہو۔ اور انکی عبادت شروع کر دی ہو۔

یہ سب تاویلات ہیں۔ جو شرک کی طرف سے پیش کی جا سکتی ہیں۔ اسلام نے ان سب کی تردید کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔ وسائل بھی وہ تجسد و حلول کی آلودگی سے پاک ہے۔ نہ مظاہر کو پیدا کرنے والا ہے اور وسائل کی اس حد تک پہنچنے کیلئے بالکل ضرورت ......... نہیں ان خیالات کو وہ بات نہیں دیتا۔ وہ تنہا سلسلہ کا ... انبیاء علیہم السلام بھی امت کے حق میں انکے شفیق اور دعا ہو سکتے ہیں۔ کہ حتی الامکان کبھی انکے بعد دعا اور عبادت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ لا اس حالت میں جبکہ قوم میں نیکی کی صلاحیت بالکل مفقود ہو جائے۔ اور اسکا زندہ رہنا نور انکے اور آئندہ نسل کیلئے اخلاقی اور روحانی ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝

قرآن سنا سو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ۝

۲- يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝

۲- وہ بھلائی کی طرف راہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز اپنے رب کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے ۝

۳- وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝

۳- اور یہ کہ ہمارے رب کی عزت بلند ہے نہ اس نے کوئی جورو رکھی اور نہ بیٹا ۝

۴- وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝

۴- اور یہ کہ ہم میں بیوقوف جن اللہ کی نسبت جھوٹ کہا کرتے تھے ۝

۵- وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝

۵- اور یہ کہ ہمیں یہ خیال تھا کہ آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ ہرگز نہ بولیں گے ۝

۶- وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝

۶- اور یہ کہ انسانوں میں کتنے ہی مرد تھے کہ جنوں میں کتنے ہی مردوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو ان لوگوں نے جنوں کا تکبر اور سرکشی اور بڑھا دیا ۝

۷- وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝

۷- اور یہ کہ جیسے تم جنات خیال کرتے تھے ویسی ہی وہ بھی آدم خیال کرتے تھے کہ اللہ ہرگز کسی کو نہ اٹھائے گا ۝

بقیہ صفحہ ۱۳۶۸ ۔ ایسی حالت میں مناسب اور موزوں ہی ہو جاتا ہے کہ یہ قوم اپنے ناپاک وجود سے زمین کو پاک کرے۔ اور وہ دوسری قوموں کو موقع دے۔ کہ وہ فرمانبرداری اور اطاعت شعاری سے اپنے زندگی کے استحقاق کو ثابت کریں۔ چنانچہ ٹھیک ایسے ہی حالات میں مایوس ہو کر حضرت نوحؑ نے اللہ سے اس بدنہاد قوم کی ہلاکت کیلئے درخواست کی۔ جنہوں نے تقریباً ایک ہزار برس تک اللہ کے پیغام کے ساتھ استہزا کیا اور ان سے عجیب سا سلوک کیا۔

## جنات تاویل اور شہاب ثاقب

لا ادری فلسفے یونان کے متفلسفوں نے جنات کا انکار کیا اور بعد میں یونانیت زدہ حضرات نے اس جس میں تاویلات کو ضروری سمجھا۔ حالانکہ قرآن حکیم میں اور احادیث میں۔ مذہبی صحیفوں میں اور دوسری الہامی کتب میں ان کے متعلق اتنا ذخیرہ ہے۔ کہ انکار ناممکن ہے! اور اب تو وہ عقلی مشکلات بھی درمیان میں نہیں رہی ہیں۔ اب تو یورپ والے بھی کہہ رہے ہیں کہ جنات اور ارواح کا وجود ہے۔ اب انکی تصویریں لی جا رہی ہیں۔ ان کا ملک دریافت کر لیا گیا ہے ان سے باتیں کی جاتی ہیں بلا واسطہ بغیر کسی ذریعہ کے اور عمر و ظلمات کے

اب یہ ایک مستقل سائنس ہے۔ یعنی ارواحیت مگر اس وقت بھی یونانیت سے کچھ لوگ ایسے موجود ہیں۔ اور نادانی کی وجہ سے تاویل پر مجبور ہیں۔ انہوں نے آج سے پچاس برس پیشتر جو کچھ سنا تھا۔ اس پر جمے بیٹھے ہیں حالانکہ دنیائے معلومات میں بڑا انقلاب واقع ہو چکا ہے کل کے حقائق آج مسترد اور مزخرفات قرار پا چکے ہیں۔ اور کل کے اوہام آج حقائق۔ آج جنات کا وجود صرف مشرق کا وہم نہیں ہے بلکہ مادہ پرست یورپ کی ایک حقیقت بن گیا ہے۔ آج جگہ جگہ سائنس روم کھلے ہیں جہاں روحانیین مشق روحانیت کرتے ہیں اور ان ارواح سے گفتگو کرتے ہیں! اور ان اسرار و رموز کو معلوم کرتے ہیں۔ جو عام انسانوں کی دسترس سے باہر ہیں۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ آج بھی انکی حقیقت دریافت نہ ہو سکی بلکہ انکے وجود کے بارہ میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا۔

قرآنی مسائل کے باب میں ایک اصول یاد رکھنا چاہئیے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کو بھیجنے والا وہ خدا ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ (بقایا صفحہ ۱۳۷۰ پر)

حل لغات: جدّ ۔ شان ۔ صاحبۃ ۔ جورو ۔ بیوی ۔ شططاً ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸- وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ
حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝

۹- وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ
فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

۱۰- وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝

۱۱- وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ
كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝

۱۲- وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝

۱۳- وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ
يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝

۱۴- وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ
فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝

۸۔ اور ہم نے آسمان (کی خبروں) کی تلاشی (موافق عادت سابقہ کے لینا چاہا)
سو ہم نے اسکو سخت پہرے (یعنی محافظ فرشتوں) اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ۝

۹۔ اور یہ کہ ہم آسمان کے بعض ٹھکانوں میں بات سننے کو بیٹھا کرتے تھے۔ پر جو کوئی اب سننا چاہے وہ اپنے لئے آگ کا انگارا تیار پائے ۝

۱۰۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین کے رہنے والوں کے ساتھ برا ارادہ کیا گیا ہے یا انکے رب نے انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے ۝

۱۱۔ اور یہ کہ بعض ہم میں نیک ہیں اور بعض کے سوا ہیں ہم مختلف راہوں پر ہیں ۝

۱۲۔ اور یہ کہ ہم نے جان لیا کہ ہم اللہ کو زمین پر ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے اور نہ بھاگ کر عاجز کر سکیں گے ۝

۱۳۔ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو ہم اسپر ایمان لائے۔ سو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائیگا وہ کسی نقصان سے نہ ڈریگا اور نہ کسی قسم (کی زبردستی) سے ۝

۱۴۔ اور یہ کہ بعض ہم میں مسلمان ہیں اور بعض ظالم ہیں۔ سو جو کوئی مسلمان ہوا۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نیکی کا قصد کیا ہے ۝

بقیہ از صفحہ ۱۳۶۹۔ اس لئے وہ جو کچھ کہتا ہے وہ بجا اور وجاہت بالکل درست ہے۔ ہاں جو کچھ ہماری سمجھ میں نہ آئے کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم ہر بات کی کنہ اور حقیقت کو پالیں بلکہ تجربہ تو یہ ہے کہ ہم اشیاء میں چند خواص وعوارض کے سوا اور کچھ جانتے ہی نہیں۔ بنا بریں کسی وقت میں تاویل کی قطعاً ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ یہی جاننا چاہئے کہ جب ہم دیکھیں کہ کوئی بات قرآن حکیم کی بظاہر موجودہ عقل ورجحان کے خلاف ہے تو بجائے قرآن کے حقائق میں تاویل کرنے کے یہ کہہ دیں کہ اس عقل والے میں وہ پیچیدہ نظریئے ہیں تاویل کی ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آج کی عقل اور کل کا سائنس اسکی تائید کرے۔ یہ نظریئے ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اور تغیر پذیر ہیں۔ حالانکہ قرآن حکیم بالکل غیر متغیر اور غیر متبدل صداقت کا نام ہے جس میں کبھی ترمیم واصلاح کی احتیاج محسوس نہیں ہوئی ۔

بہرحال حقیقت یہ ہے کہ جن اللہ کی ایک مخلوق ہے جو سمجھ اور شعور رکھتی ہے۔ وہ قصہ یوں ہے کہ اسلام سے پہلے جنات آسمان کیطرف قصد کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ عالم بالا کی خبریں ان کو معلوم ہو جائیں جب حضور مبعوث کئے گئے تو ایک رات جنات حسب عادت نکلے

میں بیٹھے منتظر تھے کہ کچھ معلوم ہو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شہاب ثاقب کی بارش ہو رہی ہے اور سلسلہ سماعت بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ یہ چیز انکے لئے نہایت حیران کن تھی۔ یہ تجسس اور تشویش میں روانہ ہو گئے۔ اور سوق عکاظ میں پہنچ گئے وہاں دیکھا کہ حضور علیہ السلام قرآن حکیم کی تلاوت فرما رہے ہیں انہوں نے اسکو غور سے سنا۔ اور اپنی قوم کو آ کر اطلاع دی۔ اس سورت میں اسی ماجرا کا تذکرہ ہے۔

واضح رہے کہ شہاب ثاقب قدیم الایام سے گرتے ہیں۔ انکو ولادت بعثت سے صرف اس قدر تعلق ہے کہ اس زمانہ سے انکے اثرات میں اس چیز کا اضافہ کر دیا گیا کہ وہ ان جنوں کو جو عالم بالا کی منزل میں پرواز کرتے ہیں۔ قوت اور سماعت سے محروم کر دے۔ یہ اسلئے کہ مقتضاء نبوت یہ ہے۔ کہ حضور کے زمانے میں اور انکے بعد قیامت تک اب کوئی آسمانی ذریعہ معلومات انسان کیلئے بجز اسکے باقی نہ رہے کہ وہ ختم المرسلین کے باب نبوت پر دستک دیں اور جو کچھ پائیں یہاں سے پائیں ۔

حل لغات:۔ رَشَدًا۔ بھلائی۔ ہدایت۔ طَرَآئِقَ۔ طریقہ کی جمع ہے
قِدَدًا۔ مختلف۔ بَخْسًا۔ کمی۔ رَهَقًا۔ زیادتی۔
تَحَرَّوْا۔ تحری سے ہے جسکے معنے قصد وارادہ کے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵- وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ○
۱۵- اور وہ ظالم ہیں وہ ہی جہنم کا ایندھن ہوئے ○

۱۶- وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ○
۱۶- اور یہ (وحی کی گئی ہے) کہ اگر لوگ طریقے پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت پانی پلاتے ○

۱۷- لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ○
۱۷- تاکہ ہم انہیں اس (پانی) میں آزمائیں اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے منہ موڑ لیگا اُسے وہ چڑھتے عذاب میں داخل کریگا ○

۱۸- وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ○
۱۸- اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں سو تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو ○

۱۹- وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ○
۱۹- اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اُسکو پکارنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ لوگ (یعنی جن) اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ گر پڑیں ○

۲۰- قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ○
۲۰- تو کہہ میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا ○

۲۱- قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ○
۲۱- تو کہہ میں تمہارے بُرائی اور بھلائی (یعنی نفع نقصان) کا اختیار نہیں رکھتا ○

۲۲- قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ○
۲۲- تو کہہ مجھے اللہ کے ہاتھ سے کوئی نہ بچا سکیگا۔ اور میں اس کے سوا کوئی چھپنے کی جگہ نہ پاؤں گا ○

۲۳- إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ
۲۳- مگر اللہ کی طرف سے پہنچانا اور اس کا پیغام دینا (میرا ذمہ ہے)

## جنوں کی رپورٹ

جنات کے وفد نے جو رپورٹ اپنی قوم کے سامنے رکھی، وہ یہ تھی، کہ ہم نے قرآن عجیب کو سنا ہے۔ ایک عجیب کتاب ہے جو رشد و ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ اب یہ ناممکن ہے۔ کہ ہم خدا کے ساتھ کسی دوسری شخصیت کو اس کا شریک اور ساجھی ٹھہرائیں۔ وہ شرک کی ہر آلائش سے پاک ہے۔ خدا کی کوئی جورو ہے۔ نہ اولاد۔ وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے۔ یہ باطل اعتقاد عقیدہ ہے۔ جس کو ہمارے احمق نے اس ذات کی طرف منسوب کر رکھا تھا۔ ہم میں بہت سی غلطیاں تھیں جو اس عقیدے کے سبب تھیں۔ اور وہ اس بنا پر کہ ہم کو یہ گمان نہ تھا۔ کہ انس و جن میں سے کوئی بھی اللہ کی شان میں جھوٹ جیسی گھناونی جرأت کرے گا۔ لہٰذا اصل میں یہ غلط عقیدہ ہماری جہالت کا نتیجہ تھا۔ جو جنات اور انسانوں کے درمیان تھی۔ چلو ہم نے بھی انسانوں کی طرح یہ سمجھ رکھا تھا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجے گا۔ مگر عجیب بات یہ ہوئی کہ ہم جب حسب دستور آسمان کی طرف بڑھے۔ کہ وہاں کی باتیں سنیں۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان کی کڑی نگرانی ہو رہی ہے۔ اور شہاب ثاقب اس پر لگا ہوا ہے۔ جو بات سننے کے لئے گھات میں بیٹھتا ہے۔ اسے [illegible] یقینی طور پر [illegible] ہو گئے ہیں۔

اب ہم کو شریعت و اخلاق کے متعلق پوچھنا ہے۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جائے۔ کہ وہی آسمانی تعلیمات کا آخری ذریعہ ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی بعثت سے مقصود گمراہوں کو بتانا ہے [illegible] کہ ہم میں سے پہلے بھی نیک ہوتے آئے ہیں اور برے بھی اور ہم بھی کئی طرح کے لوگ تھے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اب ہم بھی اسلام کو قبول کر لیں [illegible] اور روایات [illegible] کرنا چاہئے کیونکہ [illegible] نہیں ہے۔ کہ اللہ کا [illegible] اور اسکو شکست [illegible] بات سن لی ہے۔ اسلئے ہم [illegible] ہیں۔ کہ اسے تسلیم کریں۔ اور ایمان کی نعمت سے مشرف ہوں۔ اور یاد رکھو۔ جو شخص رب پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ذکر [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] سے ڈرتا ہے۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے [illegible] اسلامی کی [illegible] ڈال لیا ہے۔ بعض ابھی تک بد ستور [illegible] کا نتیجہ ہے کہ وہی لوگ راہ راست پر گامزن ہیں۔ اور جو منکر ہیں۔ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ (ریاض صفحہ ۱۳۷۲ پر)

حل لغات:- القاسطون - ظالم [illegible] غدقا - بہت [illegible] بارش [illegible] استقراء [illegible] لبدا - [illegible] ہاتھ [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ○

اور جس نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ○

۲۴ - حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ○

۲۴۔ یہاں تک کہ جب اُنہوں نے دیکھ لیا جس کا اُن سے وعدہ ہوا ہے تب جان لیں گے کہ کس کی مدد کمزور اور کون شمار میں کمتر ہے ○

۲۵ - قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ○

۲۵۔ تو کہہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کیلئے ایک مدت کی حد مقرر کرے گا ○

۲۶ - عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ○

۲۶۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے سو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا

۲۷ - إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ○

۲۷۔ مگر جس کو رسولوں سے منتخب کرتا ہے تو وہ اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار چلاتا ہے ○

۲۸ - لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○

۲۸۔ تاکہ وہ جانے کہ انکے رسولوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچائے ہیں۔ اور ان کے پاس جو ہے قابو میں رکھا ہے اور ہر شے کا شمار گن رکھا ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶۱:۔ اسکے بعد جنوں سے خطاب فرمایا۔ کہ اگر یہ لوگ توحید و ایمان کی راہ پر [illegible] ہو سکتے ہیں۔ اور اگر یہ قوم بھی اگر یہ لوگ استقامت کے ساتھ حق و صداقت پر گامزن ہو جاتی تو ہم انکو دولت کے ساتھ آب شیریں سے سیراب کرتے۔ اور جو اس نصیحت سے روگردانی کرے اعراض کرنے والوں کیلئے عذاب شدید مقرر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مساجد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے مخصوص ہیں۔ ان میں اللہ کے سوا دوسروں کو پکارنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ [illegible] اور [illegible] کے ساتھ ہی ہیں۔ اس صورت میں سمجھنے کی ہے [illegible] جبین کو شرف [illegible] حاصل ہے۔ کہ وہ سوائے اللہ کے کسی کے سامنے نہیں جھک سکتی۔ وقت حضور کو عبداللہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ اور یہ کہ پیغمبر بھی دائرہ بندگی سے باہر نہیں ہوتا۔

## انبیاء کی حدود معرفت

ف جہاں تک عالم الغیب [illegible] علم الغیب ہونے کا تعلق ہے۔ [illegible] ہے کہ اسکے سامنے کوئی بات [illegible] نہیں ہے وہ ہر چیز اور ہر بات کو ازل سے جانتا ہے۔ اور کوئی شخص اسکے سوا ایسا نہیں ہے

ان حضرات میں غیب دانی کا دعویٰ کرتے [illegible] کے [illegible] وہ انبیاء کو بعض غیوب پر مطلع کر دیتا ہے۔ مگر اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ ہر آن ہر بات کو اسکی پوری تفصیل کے ساتھ جانتے ہیں۔ آدم کو دیکھئے عَلَّمَ الْأَسْمَاءَ کُلَّهَا کا تاج فرق مبارک پر رکھا ہے۔ اور پھر تنبیہ آدم کی تعریف [illegible] حضرت نوح جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ مگر [illegible] کے خلاف بیٹے کی مغفرت کرتے ہیں اور ابراہیم [illegible] کی تبلیغ [illegible] بیٹے ہیں مگر اسکے باوجود مشرک باپ کے لئے خوش ہیں۔ [illegible] رکھتے ہیں۔ حضرت یعقوب [illegible] اور نہیں جانتے کہ [illegible] میں چل رہا ہے اور [illegible] غضب [illegible] قوم کی کوئی [illegible] ضروری چیز ہے۔ حضور کو دیکھئے [illegible] [illegible] کی جہاں [illegible] کر سکتے ہیں اور چپ ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ سب انبیاء نہیں ہیں جن کو اللہ نے رسالت کے تاج پہنائے اور جنکے حق میں صریح ہے کہ اللہ غیب [illegible] ہوتا ہے اور انبیاء کے جتنے ہیں کہ غیب کی تفصیلات کا [illegible] نہیں۔ کیونکہ یہ ان کے [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] وجہ سے [illegible] سب کی [illegible] نہیں رکھتی [illegible] ہے۔ [illegible]

www.KitaboSunnat.com



| اٰیاتھا ۲۰ | (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) | رکوعاتھا ۲ |
| --- | --- | --- |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱- يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○

۲- قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

۳- نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ○

۴- اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○

۵- اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○

۶- اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ○

۷- اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ○

۸- وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○

۹- رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○

۱۰- وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ

## (۷۳) سورۂ مزمل

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- اے جھرمٹ مارنے والے ○

۲- رات کو کھڑا رہ مگر تھوڑا ○

۳- آدھی رات یا تھوڑا اس سے کم کر ○

۴- یا اس سے زیادہ کر اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھ ○

۵- ہم تجھ پر ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں ○

۶- بیشک رات کا اٹھنا نفس کو سخت کچلنے والا اور قول کو زیادہ درست کرنے والا ہے ○

۷- دن میں تجھے لمبا شغل رہتا ہے ○

۸- اور اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو ○

۹- وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو اُسی کو کارساز بنا ○

۱۰- اور جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور انہیں

بقیہ صفحہ ۱۳۷۲:-

کہ ہر ذرہ آفتاب ہو جائے۔ اور قطرہ سمندر کی وسعتیں اپنے اندر چھپا لے۔ تو پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کوتاہ عقل و بصیرت انسان خدائے ذوالجلال کے پورے علم کو حاصل کرے۔ یہ یاد رہے۔ کہ اس عقیدہ میں انبیاء کی معاذاللہ توہین نہیں ہے۔ بلکہ علم خداوندی کی بے پناہی کا ذکر مقصود ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ اس کا علم کتنا وسیع ہے۔ اور کس درجہ ہے۔

## سورۃ المزمل

ف المزمل کے معنے لغت میں اس شخص کے بھی ہیں جو ایک امر عظیم کو اپنے کندھوں پر اٹھا لے۔ اور نبوت و رسالت سے زیادہ وہ کونسا امر عظیم

ہو سکتا ہے۔ جس نے فرمایا۔ کہ اے وہ شخص جو نبوت کی گراں بار ذمہ داریوں کا حامل ہے۔ اٹھ اور رات کو نیند سے حضور خداوندی میں قیام کر۔ رات بھر نہیں۔ کیونکہ تمہیں دن کو بھی دین کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں بہت کام کرنا ہے۔ خود فرمائیے۔ ایسا شخص جو رات کی تاریکیوں میں جبکہ ساری کائنات سوئی ہے۔ اپنے قلب کو انوار و روشنی سے بھر رہا ہے۔ اور اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہے۔ کیا وہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔ جس کے نفس کی خوبصورتی کا اللہ شاہد ہے۔ کہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ اور شفقت خداوندی اس کو سخت اور شدید ریاضت پر مجبور کرتی ہے۔ کیا اس کے متعلق یہ گمان بھی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے مامور نہیں ہے۔ حل لغات ورتل ترتیلا۔ قرآن کو ہموار طریق حروف کو ٹھیک ٹھیک اور صاف صاف پڑھنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَهَجُرًا جَمِيلًا ۝

۱۱- وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَ
مَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝

۱۲- إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝

۱۳- وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝

۱۴- يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝

۱۵- إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ
كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝

۱۶- فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا
وَبِيلًا ۝

۱۷- فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ
الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝

اچھی طرح چھوڑ دے ۝

۱۱- اور مجھے اور جھٹلانے والے کو جو نعمت والے ہیں چھوڑ دے اور
انہیں تھوڑی سی مہلت دے ۝

۱۲- بیشک ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر ہے ۝

۱۳- اور کھانا جو گلے میں اٹکے اور دردناک عذاب ۝

۱۴- جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ ریت کے بھر بھرے
ٹیلے ہو جائیں گے ۝

۱۵- بیشک ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے
جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا ۝

۱۶- سو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی سو ہم نے اسے سخت
پکڑ میں دھر پکڑا ۝

۱۷- سو اگر تم کافر ہو گئے سو اس دن سے کیونکر بچو گے جو لڑکوں
کو بوڑھا بنا دے گا ۝

## اُمراء کیوں مخالفت کرتے ہیں!

جب حضورؐ نے جب اپنی بعثت کا اعلان کیا۔ تو حسب دستور بڑے لوگوں
نے انکار کیا۔ وہ مفلس اور قلاش لوگ نہ تھے۔ بلکہ وہ لوگ تھے۔ جو صاحب
مال و منال تھے۔ اور ابتداء سے یہ سنت چلی آ رہی ہے۔ کہ حق و صداقت
کی مخالفت میں یہی رؤساء کا طبقہ پیش پیش رہتا ہے۔ اور اس کی وجہ
غالباً یہ ہے۔ کہ غرباء کا دین سے کوئی تصادم نہیں ہوتا۔ انکی آرزوئیں
اور خواہشیں نہایت محدود اور ادنیٰ قسم کی ہوتی ہیں۔ مگر بڑے لوگ جو
قیادت کے خواہاں اور منصب و جاہ کے متوالے ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی
چاہتے ہیں۔ کہ قانون و اخلاق کی کوئی پابندی ان پر عائد نہ ہو۔ مذہب کی
پہلی لڑائی انہیں اغراض کی اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ انکی ریاست چھن
جاتی ہے۔ ان کی قیادت باقی نہیں رہتی۔ دولت و ثروت بھی خطرے
میں پڑ جاتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ مذہب۔ قانون و اخلاق
کی مساوات کی بنا پر ان خواہشات نفس کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ جو
مطالبہ کرتا ہے۔ کہ انسانی عزت اور انسانی حرمت و اعزاز کے سلسلہ
میں بڑے چھوٹے اور امیر و غریب کا کوئی امتیاز باقی نہ رکھا جائے۔
پھر اس پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی تربیت کے لئے ان غریبوں کو چن لیتا ہے
جنکو یہ لوگ حقیر و ذلیل جانتے ہیں۔ اور پیغمبران کی رو سے مخصوص کو تمام
مجلس کر دیتا ہے۔ کہ یہ ان لوگوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اس لئے فرمایا۔
کہ اگر یہ ارباب تنعم آپ کے پیغام کو نہیں مانتے۔ اور آپکی راہ میں مشکلات کا
ایک پہاڑ حائل کرنا چاہتے ہیں۔ تو تم ان کا مطلق پرواہ نہ کریں۔ انکو مہلت دے
دیں۔ اسکے بعد انکو پکڑیں پاس پا ہوں۔ کیسا کیسا آتا ہے۔ ان کے لئے
جہنم ہے اور ایسا کھانا ہے۔ جو گلے میں پھنس کر رہ جائے۔ جہاں آگ
ہے جوش ہے۔ اور عذاب الیم ہے۔ فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو اس دنیا
وعمل پر ناز ہے۔ اور یہ اس زندگی کی جھلک میں ہیں۔ حالانکہ یہ سارا دنیا
اثاثہ کو ہے۔ یہ زمین اپنی وسعتوں اور شادابیوں کے باوجود ایک
بیک اور وہ تحریک متاثر ہو کر کانپے گی۔ اور یہ پہاڑ اپنی بلندیوں کے
ریزے ہوں گے۔ اور ریت ہو جائیں گے جس طرح ہوا اڑا کر لے جاتی ہے۔ [illegible]

حل لغات:- اَنْكَالًا بیڑیاں۔ ذَا غُصَّةٍ۔ جو حلق میں پھنس جائے۔
کَثِیْبًا مَّھِیْلًا ریت کا ٹیلا جو بکھرا ہوا ہو۔ وَبِیْلًا سخت۔

۱۸- السَّمَاۤءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ○
۱۹- اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۤءَ اتَّخَذَ اِلٰى
رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○
۲۰- اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ
ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَاۤىِٕفَةٌ
مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ
اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ

۱۸۔ اس دن آسمان پھٹ جائیگا۔ خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہنا ہے ○

۱۹۔ یہ تو نصیحت ہے سو جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف راہ پکڑے ○

۲۰۔ تیرا رب جانتا ہے کہ تو قریب دو تہائی رات اور آدھی رات اور تہائی رات کھڑا رہتا ہے اور ان میں سے (بھی) جو تیرے ساتھ ہیں ایک جماعت اٹھتی ہے۔ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ کرتا ہے۔ اس نے معلوم کر لیا کہ تم اس (قیام لیل) کو نباہ نہ سکو گے (پورا ادا نہ کر سکو گے) سو وہ تم پر مہربان ہوا۔ اب قرآن میں سے جس قدر آسانی ہو پڑھو۔ خدا کو معلوم ہے کہ بعض تم میں بیمار ہوں گے اور بعض اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرتے زمین میں پھریں گے اور بعض اللہ کی راہ میں لڑتے ہونگے بس قرآن میں جس قدر آسان ہو پڑھو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔

بقیہ صفحہ ۱۲۷۴ وحدہٗ شاہد ہے غرض یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے حضور میں آپ تمہاری تکذیب اور تمہارے ایمان کی گواہی دینگے اور بتائیں گے۔ کہ کن لوگوں نے دعوت اسلام کو قبول کیا۔ اور اللہ کی رضا کے جویا ہوئے! وہ کون محروم رہے۔ اور اسکے غضب کا ہدف بنے۔

## دین اسلام میں یسر و آسانی ہے

ف۲ دین اسلام میں سراسر یسر و آسانی ہے۔ اسمیں تہذیب نفس کے اصول کو ملا تصوف کی طرح قرار نہیں دیا گیا۔ اسلئے کہ عبادت کیلئے پیچھے نہیں پڑا۔ کہ آپ رات بھر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے رہیں جبکہ جی نہ چاہے۔ کہیں غلط آپکا نفس بشاشت اور ذوق کے ساتھ قرآن پڑھ سکتا ہے اسے بہانہ مت بنو کہ اب غلط و خلل کے آثار ہیں چھوڑ دے۔

## اسلامی عبادت کا تخیل

ف۳ قرآن حکیم کی تعلیمات چونکہ انسان کے ہر طبقہ کیلئے یکساں قابل عمل ہیں اسلئے اس میں طاقت و وسعت کا اندازہ کر کے عبادت کا معیار ایسا مقرر کیا ہے جو ساری نوع انسانی کیلئے قابل قبول ہو۔ اسکے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ ہر ایک کیلئے تہذیب نفس کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اسکی ضرورت ہے کہ انکی قسم سے لوگوں کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک وہ جو دنیا اور اسکے مشاغل کو ترک کر کے اپنی جان کو ہر نعمت و آسودگی سے محروم کر کے رہبانیت تجرد اختیار کر لے اور صرف عبادت کا ہو رہے اور پھر اسکے لئے عبادت کا جو کورس مقرر ہو وہ سخت ہو اور طویل و عریض ہو اور دوسرا گروہ وہ جو دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو اور دن رات اپنی اور اپنی نوع کی خدمت میں مصروف و منہمک ہے اسکے لئے نصاب ہو جو مختصر و آسان ہو۔ بلکہ یہ وقت اور نہ ہی کالعدم جسکو اسلام پیش کرتا ہے ایسا ہے کہ ہر شخص کیلئے یکساں برکات و سعادت کا موجب ہے۔ اسکے لئے نہ دنیا سے محرومی ہے۔ نہ روح کو ناقابل برداشت تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں جبکہ کرنے کا سوال ہے۔ یہ انسانوں کو دینی اور غیر دینی دو طبقوں میں تقسیم نہیں کرتا۔ اسکے ہاں عبادت میں سبکے سب ایک ہی درجہ پر ہیں۔ چنانچہ لیل کی عبادت جانتے ہیں۔ آپ اور آپکے ایک ساتھی۔ قیام لیل کے سلسلہ میں دو تہائی رات کے قریب یا کبھی نصف اور کبھی تہائی رات تک نماز و قراءت اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ بہت زیادہ ہے۔ (باقی صفحہ ۱۲۷۶ پر)

www.KitaboSunnat.com



وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں بڑا پاؤ گے۔ اور اللہ سے معافی مانگو۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے ○

## آیاتہا ۵۶ (۷۴) سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۴) رکوعاتہا ۲

## (۷۴) سورۂ مدثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○
۲۔ قُمْ فَأَنْذِرْ ○
۳۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○
۴۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○
۵۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○
۶۔ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ○
۷۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ○

۱۔ اے لحاف میں لپٹنے والے ○
۲۔ اٹھو اور ڈراؤ ○
۳۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر ○
۴۔ اور اپنے کپڑے پاک کر ○
۵۔ اور پلیدی دور کر ○
۶۔ اور زیادہ عوض لینے کیلئے احسان نہ کر ○
۷۔ اور اپنے رب کے واسطے صبر کر ○

بقیہ صفحہ ۱۳۷۵ سے — ہم جانتے ہیں۔ ان لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہونگے جو مریض ہونگے۔ اور کچھ ایسے ہونگے۔ جو تلاش روزگار میں دور دور تک سفر کرتے ہونگے۔ اور کچھ ایسے ہونگے جنکی شجاعانہ خدمات کی میدان جہاد میں ضرورت ہوگی۔ اسلئے آپ لوگوں کو اجازت ہے کہ نماز تہجد پر اکتفا کریں۔ اور صرف اس حد تک پڑھیں کہ طبیعت پر بار نہ ہو۔ گویا اسلام اللہ تعالیٰ نے بیماروں روزگار کے خواستگاروں اور مجاہدین کو موقع دیا ہے کہ سب حسب توفیق استطاعت عقیدت زیادہ خوشی کا اظہار کر سکیں۔ اور عبادات کو بوجھ نہ سمجھ کر ادا کریں۔

## سورة المدثر

یعنی وقار نبوت سے متعلق فرائض کی تبلیغ و اشاعت کیلئے ابھارا ہے اور کہا ہے۔ کہ اٹھئے! دوسروں کو آگاہ کیجئے۔ ربوبیت کے تخیل کی شرک اور بت پرستی سے تذلیل ہو رہی ہے۔ آپ اس کو قول و عمل کے ساتھ بلند کیجئے دل کو پاکیزہ بنائیے۔ اور مکروہ خیال کی ہر نجاست کو جھٹلا دیجئے۔ اور اس فرض کو اس طرح خوشی کے ساتھ ادا کیجئے۔ کہ ان لوگوں کو ممنون کر کے مال و دولت میں فراوانی کرنا مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ ہونا ہو۔ گویا مبلغ حق و صداقت کے لئے پانچ چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اوّلاً قیام و استغناء ثانیاً اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ ثالثاً قلب کی پاکیزگی۔ اور رابعاً برائی کی باتوں سے کامل احتراز۔ اور خامساً خلوص۔

## حل لغات

اَلْمُدَّثِّرُ: کپڑے میں لپٹنے والے۔ وقار نبوت کا حامل۔
وَثِيَابَكَ: قلب اور دل سے استعارہ ہے امرؤ القیس کا شعر ہے

وان تک قد ساءتک منی خلیقۃ
فسلی ثیابی من ثیابک تنسل

یعنی اے معشوق اگر تجھ کو میری کوئی ادا بری محسوس ہوتی ہے تو میرے دل سے اپنا دل جدا کر لے۔ اس طرح خود بخود علیحدگی واقع ہو جائیگی۔ ایک دوسرا شعر ہے

وشققت بالرمح الاصم ثیابہ ۔ لیس الکریم علی القنا بمحرم

اسمیں بھی ثیاب کے معنی دل کے ہیں ایک مصرعہ ہے — ع مالی بالولی [illegible]

۱۲ اس سے مقصود [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸- فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝
۸- پھر صور پھونکا جائے گا ۝

۹- فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝
۹- تو وہ دن (بہت) سخت دن ہے ۝

۱۰- عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝
۱۰- کافروں پر آسان نہیں ۝

۱۱- ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝
۱۱- مجھے اور اس شخص کو جسے میں نے اکلوتا پیدا کیا چھوڑ دے ۝

۱۲- وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۝
۱۲- اور میں نے اسے بہت مال دیا ۝

۱۳- وَبَنِينَ شُهُودًا ۝
۱۳- اور مجلس میں بیٹھنے والے بیٹے دیئے ۝

۱۴- وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝
۱۴- اور میں نے اس کیلئے اچھی تیاری کر دی ۝

۱۵- ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝
۱۵- پھر لالچ کرتا ہے کہ اور بھی دوں ۝

۱۶- كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝
۱۶- ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے ۝

۱۷- سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝
۱۷- اب میں اُسے بڑی چڑھائی پر چڑھاؤں گا ۝

۱۸- إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝
۱۸- اس نے قرآن کی نسبت سوچا اور اندازہ کیا کہ کیسا کلام ہے ۝

۱۹- فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝
۱۹- پس وہ مارا جائیو۔ اس نے کیسا اندازہ کیا ۝

۲۰- ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝
۲۰- پھر مارا جائیو۔ اس نے کیسا اندازہ کیا ۝

## ولید بن مغیرہ

جمہور مفسرین کے نزدیک ان آیات کا تعلق ولید بن مغیرہ سے ہے۔ فرمایا۔ اسکو ہم نے مال و دولت کی نعمت سے نوازا۔ حق سے عطا کی جس کے تحت تجارت کے سلسلے رواں دواں تھے۔ بیٹے دیئے جو ہر وقت اس کے سامنے موجود تھے۔ اور اس کے کاروبار میں شریک تھے عزت و جاہ عطا کی۔ پھر اس کی حرص و آز کا یہ عالم ہے کہ اس کے باوجود بھی اضافہ کا طالب ہے۔ جواب ہم کچھ نہیں دیں گے کیونکہ یہ ہماری آیتوں کا سخت مخالف ہے۔ عنقریب اس کو شدید ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور اس کو معلوم ہوگا کہ یہ دولت و ثروت یہ اولاد یا انصار و خدم و غلامان میں سے کوئی چیز بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ اس کا جرم یہ ہے کہ اس نے جب قرآن حکیم کو سنا۔ اور یہ جانا کہ اس میں حق و صداقت ہے۔ اور کہا۔ کہ اس میں شیرینی اور حلاوت ہے۔ اس میں بلاغت و فصاحت کا وافر حصہ ہے۔ اور یہ ہر طرح غالب رہے گا۔ مغلوب نہیں ہو سکے گا۔ تو قوم نے کہا کہ تیرے منہ سے یہ تعریف قریش کے بہت سے کمزور دلوں کو مائل بنا دے گی۔ اور گمراہ کر دے گی۔ اس بیچارے نے نتائج و عواقب پر نظر ڈال (باقی صفحہ ۱۳۸۰ پر)

## حل لغات

النَّاقُور۔ نرسنگا۔ صور۔ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا۔ عنقریب اس کو چڑھاؤں گا۔ صَعُود کے معنی بلندی کے۔ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے۔ غرض یہ ہے کہ عذاب میں مبتلا کروں گا۔

www.KitaboSunnat.com



۲۱- ثُمَّ نَظَرَ ○
۲۲- ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ○
۲۳- ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ○
۲۴- فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ○
۲۵- إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ○
۲۶- سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ○
۲۷- وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ○
۲۸- لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ○
۲۹- لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○
۳۰- عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ○
۳۱- وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

۲۱- پھر نظر کی ○
۲۲- پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا ○
۲۳- پھر پیٹھ پھیری اور غرور کیا ○
۲۴- پھر بولا کہ اور کچھ نہیں، یہ صرف جادو ہے جو نقل ہوتا چلا آتا ہے ○
۲۵- اور کچھ نہیں یہ صرف آدمی کا قول ہے ○
۲۶- اب میں اسے سقر (دوزخ) میں ڈالوں گا ○
۲۷- اور کیا سمجھا کہ سقر (دوزخ) کیا ہے؟ ○
۲۸- وہ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑ دے ○
۲۹- چمڑا جھلسنے والی ○
۳۰- اس پر انیس فرشتے نگہبان ہیں ○
۳۱- اور ہم نے جو لوگ دوزخ پر مقرر کئے ہیں وہ اور نہیں فرشتے ہیں اور انکی جو شمار رکھی ہے سو کافروں کے جانچنے کے لئے رکھی ہے تاکہ وہ لوگ یقین کریں جنہیں کتاب ملی ہے۔

کلام کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا۔ پھر سوچا، اور دیا تو ظاہر اظہار تنفر کے انداز میں جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں، کہ اس پر قرآن کا کچھ بھی اثر نہیں ہے۔ کہنے لگا۔ کہ میری رائے میں یہ قرآن جادو ہے۔ جو منقول چلا آتا ہے۔ اور یہ صرف انسانی کلام ہے۔ گویا اس طرح اس رائے کو چھپانا چاہا۔ جس کا اظہار وہ ازراہ دیانت کرچکا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قریش تمام تر قرآنی عظمت و رفعت کے قائل تھے۔ اور یقین رکھتے تھے۔ کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔ بات صرف یہ تھی کہ اس کو کلام الٰہی تسلیم کرلینے سے انکی مشکلات میں اضافہ ہوجاتا تھا۔ انکی قیادت چھین جاتی تھی۔ ان کے اقتدار کو صدمہ پہنچتا تھا۔ اور ملک کا کبر و غرور ختم ہوجاتا تھا۔ اسی لئے وہ یہی مناسب سمجھتے تھے۔ کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ اور اپنے وقار کو ضائع نہ کیا جائے ○ وماجعلنا عدتہم [illegible] قرآن حکیم میں بعض مقامات ایسے ہیں۔ جہاں جذبات عقیدت و نیاز مندی کا استحقاق ہوتا ہے۔ اور عقل و فہم کی رسائی نہیں ہوسکتی البتہ۔ ایمان اور یقین کی روشنی سے حقیقت تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس لئے ان مقامات میں بحث اور دلائل فلسفی محض بے کار ہوں گے۔ بلکہ یہاں ضرورت ہے اس بات کی کہ آنکھیں بند کرکے تسلیم کرلیا جائے۔ اور اگر عقلیت بہت زیادہ بغاوت کرے۔ تو اس کو یہ کہہ کر دبا دیا جائے کہ ہر منزل میں تمہاری راہنمائی قطعاً بے سود ہے ؎

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

ان مقامات میں جنت اور دوزخ کی تفصیلات ہیں۔ کہ ان کا اس دنیا میں معلوم ہونا ناممکن ہے۔ اسی لئے جہنم کے متعلق چند کیفیات کا ذکر کرکے فرمایا۔ کہ یہ محض آزمائش و ابتلاء ہے۔ اہل کتاب اور مومنین تو اس کو تسلیم کرلیں گے۔ مگر جن کے دل میں نفاق کا مرض ہے۔ اور کفر کا روگ ہے۔ وہ یہ کہیں گے۔ کہ خدا کا ان تفصیلات کے ذکر کرنے سے مقصد کیا ہے؟ اور اس طرح گمراہ ہوجائیں گے ○

## حل لغات

عَبَسَ ۔ تیوری چڑھائی ○
بَسَرَ ۔ منہ بنایا ○
سَقَرَ ۔ دوزخ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِينَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۗ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۗ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ؏

۳۲- كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝

۳۳- وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝

۳۴- وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝

۳۵- اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝

۳۶- نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝

۳۷- لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝

اور ایماندا روں کا ایمان بڑھے اور جنہیں کتاب ملی ہے وہ اور مسلمان شک نہ کریں اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور کافر بھی یہ کہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ کیا ہے۔ یوں اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے۔ اور تیرے رب کے لشکر اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ سقر آدمی کے لئے ایک نصیحت ہے ۝

۳۲- نہیں نہیں، ہم کو چاند کی قسم ۝

۳۳- اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ پھیرے ۝

۳۴- اور صبح کی قسم جب وہ روشن ہو ۝

۳۵- بیشک وہ دوزخ بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے ۝

۳۶- آدمی کے لئے ڈرا وا ہے ۝

۳۷- اس کیلئے جو تم میں سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہیے ۝

## صبح اسلام کا طلوع

ف قمر سے مراد نبوت حاضرہ کی روشنی ہے۔ رات سے مقصود کفر کی تاریکی ہے۔ جو صبح کی آمد آمد میں غائب ہو رہی ہے۔ اللہ یہ کہتا ہے کہ وہ صبح سعادت ہے۔ کہ جس کے مقابلہ میں ظلمت کا کوئی اثر نہیں اور مظالم قیامت تک نہ رہے گا۔ فرمایا۔ کہ تم یقین رکھو کہ دوزخ کا مسئلہ کوئی ڈھکوسلہ نہیں بلکہ یہ بڑی بھاری چیز ہے۔ اس کے قیام اور بقا سے غرض ہے۔ کہ نادان انسان دنیا میں اس کی ہولناک سزاؤں کا خیال کرکے پاکبازی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرے۔

## حل لغات

اسفر۔ روشن ہو جائے۔

الکبر۔ کبریٰ کی جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۸- كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝
۳۸- ہر شخص اپنے کئے ہوئے میں پھنس رہا ہے ۝

۳۹- إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝
۳۹- مگر دہنی طرف والے ۝

۴۰- فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ ع
۴۰- بہشتوں میں ہونگے، پوچھیں گے ۝

۴۱- عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝
۴۱- مجرموں سے ۝

۴۲- مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝
۴۲- کہ تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لائی ۝

۴۳- قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝
۴۳- وہ کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں نہ تھے ۝

۴۴- وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝
۴۴- اور ہم فقیر کو کھانا نہ کھلاتے تھے ۝

۴۵- وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝
۴۵- اور بکواس کرنیوالوں کے ساتھ بکواس کرتے تھے ۝

۴۶- وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝
۴۶- اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے ۝

۴۷- حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝
۴۷- یہاں تک کہ ہمیں یقین آنیوالی چیز یعنی موت آ پہنچی ۝

۴۸- فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝
۴۸- سو شفاعت کرنیوالوں کی شفاعت انکے کام نہ آئیگی ۝

۴۹- فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝
۴۹- پھر انہیں کیا ہوا کہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں ۝

۵۰- كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝
۵۰- گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں ۝

ف غرض یہ ہے۔ کہ خدا کسی شخص پر جبر نہیں کرتا۔ اس کو تقویٰ اور گناہ پر مجبور نہیں کرتا۔ اس نے ہر ایک کو اختیار دے رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے جس طرح کی زندگی پسند کرے۔ چاہے خیر و برکت کی طرف بڑھے اور مراتب میں رفعت و ارتقاء حاصل کرے۔ اور چاہے ہر نیکی سے محروم رہے۔ اور اپنے لئے تنزل اور پستی اختیار کرے۔

ف یعنی اسلامی نقطہ نگاہ سے ہر شخص اپنے اعمال کی پاداش میں محبوس ہے۔ اب اگر اعمال نیک اور صالح ہیں تو نتائج کی صورت میں روح انسانی جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوگی اور اگر برے اور بد ہیں۔ تو یہ اعمال اس کو جہنم میں دھکیل دینگے۔ گویا اسلام ہر شخص سے براہ راست عمل خیر کا متوقع ہے۔ اور اس چیز کو قطعاً روا نہیں قرار دیتا ہے۔ کہ آپ کو دوسروں کے اعمال کے بدلے میں گرفتار کیا جائے۔ یا دوسروں کے تقویٰ اور نیکی کی وجہ سے آپ کی مغفرت ہو جائے۔ اور آپ کو بخش دیا جائے۔

ف قرآن حکیم نے یہاں مصلی کے لفظ کو مسلمان کے ہم معنی قرار دیا ہے۔ کیونکہ اسلامی تصور حیات میں یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی شخص اسلام کا مدعی دار بھی ہو اور ... بے نیاز بھی ہو۔ قرآن و حدیث اور صحابہ کی زندگی میں اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ کوئی شخص اسلام کا حلقہ بگوش ہو۔ اور اس کے متعلق شکایت یہ ہو۔ کہ وہ نماز نہیں پڑھتا۔ نمازی ہونا ایک لازم ہے۔ کہ مسلمان کے تخیل سے نماز کو جدا کرنا ناممکن ہے۔ یہ محض غلط فہمی یا اپنے متعلق خوش فہمی ہے۔ کہ ہم ایسے مسلمانوں کو بھی مسلمان سمجھنے پر مجبور ہیں۔ جو اس اہم فریضہ کو ادا نہیں کرتے۔ ورنہ دیکھئے۔ کہ اہل جہنم سب سے پہلی وجہ اپنے جہنم میں داخل ہونے کی یہی قرار دیتے ہیں۔ کہ ہم نمازی نہ تھے یعنی ایسے نظام عمل کو رد کرتے تھے جس میں نماز جیسی بابرکت چیز موجود ہے۔

ف خوض کے معنے عربی میں محض بحثنے کے ہیں۔ اور غور و فکر کے ہیں۔ مگر قرآن کی اصطلاح میں اس سے مراد مخالفانہ کد و کاوش کے ہیں۔

ف اسلام سے قبل نجات کا مفہوم یہ تھا۔ کہ لوگ ولیوں اور شہیدوں پر بھروسہ کرکے ہر قسم کے فسق و فجور کا ارتکاب کرتے اور یہ سمجھتے۔ کہ چونکہ ان لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات ارادت و عقیدت استوار ہیں۔ اس لئے عذاب اور سزا سے بچ نکلنا یقینی ہے۔ (باقی صفحہ ۱۳۸۱ پر)

حل لغات:۔ رَهِينَةٌ ۔ مصدر ہے۔
اَلْيَقِين ۔ موت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۱ - فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝

۵۲ - بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝

۵۳ - كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝

۵۴ - كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝

۵۵ - فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝

۵۶ - وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

۵۱ - وہ شیر سے بھاگتے ہیں ۝

۵۲ - نہیں بلکہ اُن میں ہر آدمی یہ چاہتا ہے۔ کہ اسے کھلے صحیفے دیئے جائیں ۝

۵۳ - کوئی نہیں۔ بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ۝

۵۴ - نہیں نہیں یہ قرآن نصیحت ہے ۝

۵۵ - سو جو چاہے اُسے یاد کرے ۝

۵۶ - اور جب تک خدا نہ چاہے وہ ہرگز یاد نہ کریں گے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشنے کے لائق ہے ۝

## (۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱) — آیاتہا ۴۰ — رکوعاتہا ۲

## (۷۵) سورۂ قیامہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱ - لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝

۲ - وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝

۳ - أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝

۱ - میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ۝

۲ - اور میں ملامت کرنیوالے نفس کی قسم کھاتا ہوں ۝

۳ - کیا آدمی خیال کرتا ہے۔ کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ کرینگے ؟ ۝

بقیہ صفحہ ۱۳۸۰ :- کچھ لوگ جنوں اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو اس بات کا مجاز قرار دیتے۔ کہ وہ اپنے پجاریوں کو بخشوا لیں گے۔ اس بہاس قبیل کی آیتیں نازل ہوئیں۔ جن میں شفاعت کی نفی کی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ جب تک ذاتی صلاحیت نہ ہو۔ کوئی سفارش مفید نہیں ہوسکتی ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

## سُورَةُ الْقِيٰمَةِ

ولا ؤ حرف تزئین و استہلال ہے۔ قسم سے پہلے ایسا افتتاح کے عام طور پر عربی لٹریچر میں آتا ہے۔ امرؤ القیس کے ایک قصیدہ کا آغاز یوں ہوتا ہے ؎

لا و ابیک ابنۃ العامری
لا یدعی القوم انی افر

یوم قیامت اور نفس لوامہ میں مناسبت یہ ہے۔ کہ وہ ایسے برے فعل پر نفس کی ملامت نفسیاتی نقطۂ نگاہ سے بھی اسی عقوبت اور سزا ہے۔ اور اس کو اگر پھیلا کر آپ دیکھئے اور عمل شکل میں ملاحظہ کیجئے گا۔ تو یہی وہ نظام قیامت ہے جس کو قرآن حکیم پیش فرماتا ہے۔ اور جو مشرکین کی سمجھ میں نہیں آتا۔ قرآن حکیم دراصل انسان کی توجہ کو خود اس کے باطن کی طرف منتقل کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ تم لوگ نظام مکافات و آخرت و بعثت کے تخیل کی مخالفت تو کرتے ہو۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ یہی چیز چھوٹے پیمانے پر خود تمہارے اندر موجود ہے۔ اور ہر آن اور ہر لحظہ تم اس سے دوچار ہوتے ہو۔ اور یہ نفس لوامہ ہے۔ فرمایا۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ان کی بوسیدہ ہڈیوں کو جمع نہیں کرسکیں گے۔ اور ان کو دوبارہ زندگی نہیں عنایت کرسکیں گے۔ حالانکہ ہم کو یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ ہم ان کی انگلیوں کی پوروں تک کو ٹھیک ٹھاک کر کے درست کردیں ۝

### حل لغات

قَسْوَرَةٍ - شیر درندہ ۝

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝
۵- بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝
۶- يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝
۷- فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝
۸- وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝
۹- وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝
۱۰- يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝
۱۱- كَلَّا لَا وَزَرَ ۝
۱۲- اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ اِۨلْمُسْتَقَرُّ ۝
۱۳- يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝
۱۴- بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝

۴- کیوں نہیں ہم اس پر قادر ہیں کہ اسکی انگلیوں کی پوریاں تک ٹھیک کر دیں
۵- بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اپنے سامنے گناہ کرتا رہے ف۱ ۝
۶- پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہے ؟ ۝
۷- پھر جب آنکھیں چندھیا جائیں گی ۝
۸- اور چاند گہہ جائے گا ۝
۹- اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے ۝
۱۰- تو اس دن آدمی کہیگا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ف۲ ۝
۱۱- ہرگز نہیں کہیں پناہ کی جگہ نہیں ۝
۱۲- اس دن تیرے رب کی طرف ٹھہرنے کی جگہ ہے ۝
۱۳- اس دن آدمی کو جتایا جائے گا۔ جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ۝
۱۴- بلکہ آدمی اپنی جان پر حجت (دلیل) ہے ف۳ ۝

ف۱ یعنی قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں ہے۔ کہ یہ عقل وفہم کے منافی ہے۔ اور یہ بھی وجہ نہیں کہ اس نظام کی مخالفت کرتے۔ کہ وہ عقل وبینش کا یہ تقاضا ہے۔ بلکہ اس کفر و انکار کے پس پردہ جو محرک کام کر رہا ہے۔ وہ فسق وفجور کا جذبہ ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ زندگی میں بھی بلا روک ٹوک گناہ اور ارتکاب کرتے چلے جائیں۔ اور کوئی قوت ان کو اس جذبہ معصیت سے نہ روکے۔

ف۲ فرمایا۔ آج تو یہ لوگ قیامت کے نام سے متنفر ہیں۔ اور اس کو محض ڈھکوسلا قرار دیتے ہیں۔ مگر ایک وقت آنے والا ہے۔ جب آنکھیں مارے ہیبت کے کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ چاند بے نور رہ جائیگا۔ اور آفتاب بھی اس تاریکی اور بے نوری میں اس کا شریک ہو جائیگا۔ اس دن یہ لوگ کہیں گے۔ کہ آج کہاں بھاگ کر جائیں۔ اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ سوائے پروردگار عالم کے حضور کے۔ اس وقت ان کو ان کے کئے دھرے کا پتہ دیا جائیگا۔ بلکہ یہ خود اس قابل ہوں گے۔ کہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں۔ اور اپنے متعلق فیصلہ کر سکیں۔ اگرچہ بتقاضائے بشریت یہ عذر پیش کریں گے مگر یہ واقعہ ہے۔ کہ دل میں فیصلے کے منتظر ہوں گے ان کو پختہ یقین ہوگا۔

## ایک لطیف ربط

ف۳ بل الانسان علیٰ نفسہ بصیرۃ کے پڑھنے سے شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ جب اس عالم آخرت میں انسان میں اتنی بصیرت پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ اسکے تمام اعمال اسکے قلب میں مرتسم ہو جائیں۔ اور وہ ان نتائج کو معلوم کرلے۔ جو ان اعمال کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور حقیقت حال پر مطلع ہو جائے۔ تو پھر اس دنیا میں یہ کیوں ممکن نہیں ہے۔ اور کیوں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ یہاں کتاب نبوت کے وہ مسودہ ہم بآسانی ذہن نشین کرلیں۔ اور اس طرح وحی و الہام کی ضرورت و احتیاج باقی نہ رہے۔ فرمایا۔ یہ جانتے ہو۔ یہاں یہ چیز ممکن نہیں ہے تم رقم کی ذاتی کاوش، ویقینی کیسی نظام رشد و ہدایت کو معلوم کرو۔ چنانچہ حضور کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں۔ تو جلدی نہ کیجئے یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ہم اس کو آپکے سینہ میں جمع کردیں۔ اور آپکو پڑھا دیں۔ جب ہم پڑھیں۔ تو فرشتہ کی وساطت سے آپ بھی ساتھ پڑھتے جائیں۔ اور اس پر یقین رکھیں۔ کہ اس کی توضیح و تشریح بھی ہم کریں گے۔ [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٥ - وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝
١٦ - لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝
١٧ - إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝
١٨ - فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝
١٩ - ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝
٢٠ - كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝
٢١ - وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝
٢٢ - وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝
٢٣ - إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝
٢٤ - وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝
٢٥ - تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝
٢٦ - كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝

١٥ - اور اگرچہ وہ اپنے بہانے بنایا کرے ○
١٦ - اور قرآن پڑھنے میں اپنی زبان تیز نہ چلا کہ اس کے ساتھ جلدی کرے ○
١٧ - اس کا جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے ○
١٨ - پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو پیروی کیا کرو اُسے پڑھنے کی ○
١٩ - پھر اس کو کھول کر بتانا ہمارا ذمہ ہے ○
٢٠ - نہیں نہیں تم دنیا کو دوست رکھتے ہو ○
٢١ - اور آخرت چھوڑتے ہو ○
٢٢ - کتنے منہ اس دن تازہ ہوں گے ○
٢٣ - اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ○
٢٤ - اور کتنے منہ اس دن اداس ہوں گے ○
٢٥ - وہ خیال کریں گے کہ ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جس سے کمر ٹوٹ جائے گی ○
٢٦ - ہرگز نہیں، جب جان حلقوم میں آ پہنچے ○

## دیدار الٰہی

جمہور اہل السنت کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن رویت باری تعالیٰ سے خستگان جمال ضرور مشرف ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ از راہ قرب و خوشنودی ان کو موقع دیں گے۔ کہ وہ بارگاہ حسن میں عقیدت و نیازمندی کے تحفے پیش کر سکیں گے۔ اہل عقل و اعتزال کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ قرب حضوری کے مقامات پر فائز ہونا تو ممکن ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ قرب اتنا زیادہ ہو کہ یہ مقربین جناب قدس کے سامنے اپنے کو محسوس کریں۔ اور وہی یقین کا مرتبہ حاصل کر لیں۔ جو اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہو۔ اور اس طرح اس قرب و حضوری پر وارفتگی اور مسرت کا اظہار کریں۔ مگر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ حسن مطلق اور جمال جہاں سوز جس کو موسیٰ علیہ السلام کی قوت و تاب برداشت نہیں کر سکی جس کی ایک تجلی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس کو ان محدود اور بے قوت آنکھوں سے دیکھا جا سکے۔ دونوں کے پاس دلائل ہیں۔ اور دونوں ایک حد تک حق پر ہیں۔ جہاں تک شوق و محبت کا تعلق ہے۔ اور اللہ کے کرم و نوازش کا تعلق ہے۔ دیدار میں کیا مضائقہ ہے۔ اور جہاں اس کی جلالت قدر کا سوال سامنے آتا ہے۔ کچھ مشکل سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دیدار شوخ چشمی کی حد میں داخل ہو جاتا ہے۔ تاہم حق و اعتدال کی راہ یہ ہے کہ نظر تو تھکیں گی بلکہ رویت کا حصول مشکل ہے۔ یعنی جلوہ فرمائیوں کے منظر تو آنکھوں کے سامنے ہونگے۔ بلکہ احاطہ اور آگے اور پوری طرح نظروں کا چاروں طرف سے گھیر لینا ناممکن ہوگا۔ آیت کا مقصد یہ ہے۔ کہ کچھ لوگ تو ایسے خوش قسمت ہونگے۔ کہ اس وقت قرب و حضوری کے اس مرتبہ کو پا کر مسرور ہونگے۔ اور کچھ ایسے ہوں گے۔ جو بعد و دوری کی وجہ سے مایوس۔ ان کے چہروں پر وہ آب و تاب نہ ہوگی۔ جو مومنین کے حصہ میں آئے گی۔

## حل لغات

العاجلۃ - دنیا ۔
ناضرۃ - رونق، شاداب و شگفتہ ۔
باسرۃ - بے آب، بے رونق ۔
فاقرۃ - وہ مصیبت جو کمر توڑ دے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۷ - وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝

۲۸ - وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝

۲۹ - وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝

۳۰ - إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝ ربع

۳۱ - فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝

۳۲ - وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝

۳۳ - ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝

۳۴ - أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝

۳۵ - ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝

۳۶ - أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۝

۳۷ - أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝

۳۸ - ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝

۳۹ - فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝

۲۷ - اور کہا جائیگا۔ کون ہے جھاڑنے پھونکنے والا ۝

۲۸ - اور وہ جانے کہ اب آیا وقت جدائی کا ۝

۲۹ - اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جائے ۝

۳۰ - اس دن تیرے رب کی طرف کھینچ کر چلا جانا ہے ۝

۳۱ - پھر نہ یقین لایا۔ اور نہ نماز پڑھی ۝

۳۲ - لیکن جھٹلایا اور منہ موڑا ۝

۳۳ - پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر کو چلا گیا ۝

۳۴ - خرابی تیری، پھر خرابی تیری ۝

۳۵ - پھر خرابی تیری، پھر خرابی تیری ۝

۳۶ - کیا آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ وہ بے قید چھوڑ دیا جائیگا ۝

۳۷ - کیا وہ منی کی ایک بوند نہ تھا جو ٹپکی ۝

۳۸ - پھر وہ جمی تھا، پھر اس نے بنایا اور ٹھیک کر اٹھایا ۝

۳۹ - پھر اس منی میں نر و مادہ کا جوڑا بنایا ۝

ف ان آیتوں میں بتایا ہے۔ کہ جو بات آخرت میں کام آنے والی ہے
وہ اعمال صالح ہیں۔ اور وہ جس نے ساری عمر نافرمانی اور معصیت میں
بسر کی جس نے کبھی خدا کی راہ میں کچھ نہیں دیا۔ جس نے کبھی سجدہ تک
آنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ روگردانی اور تکذیب سے کام
لیا۔ اور اکڑتا ہوا اپنے گھر کو چل دیتا تھا۔ وہ آج یوم الحساب کے دن
کسی رعایت کا مستحق نہیں۔ اس پر کم بختی آنے والی ہے۔ اور ضرور
کم بختی آنے والی ہے ۝

ف ان آیات میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے۔ کہ یہ زندگی یوں ہی
بلا مقصد کے نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ کہ ہر شخص کو بغیر محاسبہ کے چھوڑ
دیا جائے، اور اس سے کوئی باز پرس نہ ہو بلکہ یہ زندگی ذمہ داری اور
جواب دہی کی زندگی ہے جس خدا نے ایک قطرہ آب سے مرد و عورت کی
ایک دنیا پیدا کر دی ہے۔ کیا وہ مکافات عمل کے لئے لوگوں کو دوبارہ
زندہ نہ کر سکے گا۔ یہ وہ سوال ہے۔ جس کو قرآن بطور استدلال
کے پیش کرتا ہے۔ اور مقصد یہ ہے۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے ۝

## حل لغات

یَتَمَطّٰی۔ ناز کرتا ہوا۔ اور اکڑتا ہوا ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۴۰۔ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ۝ | ۴۰۔ کیا ایسا شخص مُردے جلانے پر قادر نہیں؟ ۝ |

## ۷۶ سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۸ — آیاتھا ۳۱ — رکوعاتھا ۲

## (۷۶) سورۂ دہر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝

۱۔ کچھ شک نہیں زمانہ میں سے انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے جبکہ وہ کوئی چیز نہ تھا کہ اس کا ذکر کیا جاتا ۝

۲۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِیْہِ فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝

۲۔ ہم نے انسان کو ملی جلی منی کی بوند سے بنایا جسے ہم ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹتے رہے پھر ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا ۝

۳۔ اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوْرًا ۝

۳۔ ہم نے اسے راہ دکھائی یا شکر گزار ہے یا ناشکرا ۝

۴۔ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ۝

۴۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کی ہے ۝

۵۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا ۝

۵۔ البتہ نیک لوگ وہ پیالے پئیں گے جس کی ملونی کافور ہے ۝

### اپنی حقیقت کیطرف دیکھو

ف۱ انسان جو کبر و غرور کا پیکر بن جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ میں اب دنیا میں کسی شخصیت کا محتاج نہیں ہوں اس کی اس حقیقت کی جانب متوجہ فرمایا ہے آج جو یہ بغض و عناد کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور حق و صداقت کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ آخر رہا کیا ہے؟ یہ معلوم ہی ہے۔ کہ اس کی پیدائش میں کن عناصر کو دخل ہے؟ کیا یہ وہی انسان نہیں ہے جس کو ایک ناپاک قطرہ آب سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور جو اس کو کچھ تو سمجھ اور شمع بصیرت کی توفیق نے دی ہیں۔ تو اس لئے کہ اس کو معاف جانئیں۔ بحق ہے۔ کہ ان کا غلط اور ناجائز استعمال کرتا ہے

### عموم فیضان

ف۱ یعنی جس طرح اللہ کا آفتاب ساری دنیا کو روشن کرتا ہے۔ جس طرح اس کا ابر رحمت و خلد زمین کے ہر حصہ پر برستا ہے۔ اور جس طرح ہوا ہے جسے اور نفس نفس تک پہنچتی ہے۔ اسی طرح جہاں تک نظام رشد و ہدایت کا تعلق ہے۔ وہ سب کے لئے عام ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں۔ ہر طبقے اور ہر نوع کا انسان اس کی برکات سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ نبوت کا آفتاب سارے افق انسانیت پر چمکتا ہے۔ اور وحی و الہام کی بارش ہر خطہ ارضی پر برابر ہوتی ہے۔ اور اسی طرح نیوض و نعمات کی ہوائیں ہر شخص کے قلب و دماغ کو تازگی بخشتی ہیں۔ اب یہ ان لوگوں کا کام ہے۔ اور ان کا اپنا فرض ہے کہ اس سے استفادہ کریں اور سعادات دارین حاصل کریں۔ یا گمراہ ہو جائیں اور ذلت و ذلت کو خرید لیں۔

حل لغات۔ اَمْشَاجٍ مخلوط۔ سَلٰسِلَاۡ۔ زنجیریں۔ مستعمل جمع ہے۔ اَغْلٰلًا جمع غل معنی طوق آہنی۔ یعنی دنیا میں تو ان کو ہر طرح کی آزادی میسر تھی۔ مگر انہوں نے آزادی کو جیبت کرنے اور جرم و شیطنت کیلئے استعمال کیا۔ اس لئے آج ان کی آزادی چھین لی جاتی ہے۔ اور ان کے گردنوں اور ان کی جبینوں کو ان کیلئے زنجیروں اور طوقوں



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶- عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝

۶- وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پیتے ہیں اس کی نالیاں (اپنے) ڈیروں میں لے جاتے ہیں ۝

۷- يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝

۷- اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں۔ جس کی برائی پھیل پڑے گی ۝

۸- وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝

۸- اور باوجود احتیاج خدا کی محبت (میں) فقیر اور یتیم قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ۝

۹- اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝

۹- ہم جو تمہیں کھلاتے ہیں تو محض اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گذاری ۝

۱۰- اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝

۱۰- ہم اپنے رب سے منہ بنا دینے والے تیوری چڑھانے والے دن سے ڈرتے ہیں ۝

۱۱- فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

۱۱- سو خدا نے بھی انہیں اس دن کی برائی سے بچا لیا۔ اور تازگی اور خوشحالی انہیں پہنچائی ۝

۱۲- وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝

۱۲- اور باغ اور ریشمی لباس انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا ۝

۱۳- مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ لَا يَرَوْنَ

۱۳- وہاں تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے۔ نہ وہاں دھوپ

جنت کے کونے کونے میں (ان) کو فوری، تیزی کے معنے میں ہیں کہ شراب کی ہوگی اور سفیدی کافور کی طرح ہوگی اور یا ایک مخصوص چشمہ کا نام ہے۔ بہر حال غرض یہ ہے۔ کہ نیک اور ابرار لوگ جنہیں کہ اپنے فرائض کا احساس رہا وہ ادا کیا ہے۔ جو یوم الحساب کی سختیوں سے خائف رہتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں نوع کے لئے جذبات محبت اور ہمدردی موجزن رہے ہیں۔ جنہوں نے از راہ اخلاص مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلایا ہے۔ آج ان نعمتوں کا استحقاق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے چشمۂ کافور کی شراب ہے۔ جنت اور باغ ہے۔ زیبا اور قاقم ہے۔ ریشم اور پرنیان ہے۔ یہ سمجھ لیں یہ تمام امور وقار کے مظاہر ہیں۔

## کوائف جنت

کوائف جنت کے متعلق اصولی سمجھ لینا چاہئے۔ کہ بقول حضرت ابن عباس کے محض اسماء ہیں۔ جن کی حقیقت سے ہم آگاہ نہیں۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ نہ وہاں کا انجام ہے۔ جو حسن ہے جو کمال ہے۔ وہ غیر محسوس ہیں۔ اگر زبان قلم سے ادا کیا جا سکتا ہے اور نہ بشری طاقت ہے کہ ان کے الفاظ کو منتخب کرے۔ مختصر الفاظ میں ذرہ جنت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ خدا خوش ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ اور جب وہ خوش ہو۔ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ جس نے ستاروں کو اور نجوم و کواکب کو بنایا ہے۔ جس نے چاند کو روشنی بخشی ہے اور آفتاب کو ضیاء جس نے پھولوں میں خوشبو کی ہے۔ اور شہنیوں میں لچک۔ وہ جب خوش ہو۔ اور اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاہے۔ تو آپ ہی بتائیے۔ کہ وہ اظہار کتنا خوبصورت کس درجہ عالی اور کس درجہ حیرت انگیز ہوگا۔ جنت مقام رضا ہے۔ اسلئے یہاں کی ہر چیز میں نشاط اور مسرت کا ظہور ضروری ہے۔ بعض لوگوں نے جنت کی ان کوائف کو حسن کا اعتراض کیا ہے۔ یہ کیسی جنت ہے جس میں یہ تمام وہی مزخرفات ہیں جو دنیا میں ہیں! وہ [illegible] صفحہ ۱۴۱۲

**حل لغات:** ۔ اَلنَّذْرِ۔ فرائض یا واجبات۔ نفس نذر و فرائض واجبات کے معنوں میں اس لئے استعمال کیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو۔ کہ اللہ کے پاکباز بندے کی نگاہوں میں نگاہ اور کیا آتش ضعیف ہے۔ نَضْرَةً۔ ترو تازگی۔ زنجبیلًا۔ جانا۔ سوکھی کی سختی!

فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۞
١٤- وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا
تَذْلِيلًا ۞
١٥- وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَ
أَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۞
١٦- قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۞
١٧- وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۞
١٨- عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۞
١٩- وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ
إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۞
٢٠- وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۞
٢١- عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ
وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ

دیکھیں گے اور نہ جاڑا ۞
۱۴- اور ان پر سائے جھک رہے ہیں۔ اور اس کے میوے
نزدیک نزدیک آ رہے ہیں ۞
۱۵- اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے آب خوروں کا
دور چلے گا ۞
۱۶- یہ شیشے چاندی کے ہیں پلانے والوں نے انکا اندازہ کر رکھا ہے ۞
۱۷- اور وہاں انکو ایسے پیالے بھی پلائے جائینگے جنکی ملونی سونٹھ ہے ۞
۱۸- وہ ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے ۞
۱۹- اور ان کے پاس ہمیشہ رہنے والے نوجوان لڑکے پھرتے
ہیں جب تو انہیں دیکھے تو بکھرے ہوئے موتی سمجھے ۞
۲۰- اور جب تو وہاں دیکھے تو بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت دیکھے ۞
۲۱- انکے اوپر کی پوشاک سبز ریشمی باریک اور گاڑھے ریشمی کپڑے
ہیں۔ اور انکو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا

بقیہ صفحہ ۱۳۸۶ ـــ انکو ذرا یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ دنیا کی چیزوں اور انکا مقابلہ ہی کیا ہے۔ یہ عارضی اور فانی وہ دائمی اور ابدی۔ یہ ناقص وہ کامل۔ انہیں تکدرات وغیرہ کا اندیشہ۔ ان میں یہ بات نہیں۔ تو گویا یہ کیا ضروری ہے۔ کہ نجات کیلئے ایسی دنیا کا ہونا ضروری ہو۔ جہاں اس دنیا کی خواہشات اور اس دنیا کی ضروریات نہ ہوں۔ یہ خیال محض رہبانیت پر مبنی ہے۔ ورنہ جہاں تک انسانی فطرت کا تقاضہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر انسان دل کی تمناؤں کے ساتھ یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسی دنیا میں چلا جائے۔ جہاں غم نہ ہو فکر و اندیشہ نہ ہو۔ جہاں نفس کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ جہاں ہمیشہ جوان رہیں۔ جہاں تازگی اور مسرت کے پورے لوازم ہر آن موجود رہیں۔ اور جہاں روح اور جسم کی تمام خوشیاں مہیا ہوں۔ قرآن کہتا ہے ایسی دنیا موجود ہے۔ اور اسکے حصول کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس دنیا میں اپنے ارادوں اور اپنی خواہشات کو اللہ کے تابع کر دو۔ تمہیں یہ ملے گی۔ کیونکہ دنیائے مسرت و انبساط کو وہ تمہارے تابع کر دیگا۔ کیجئے اس میں کون عقل کی بات ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ اعتراضات۔ اس لئے پیدا ہوئے۔ کہ ان میں انسانی فطرت کی صحیح ترجمانی نہیں کی گئی۔ بلکہ ہوا و ہوس سے

دل کی پیداوار ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ یہ معلوم کر لیا جائے۔ کہ کون کس طرح ہونے والا ہے؟

حل لغات ـــ آنِیَۃ۔ جام۔ برتن۔ ظروف۔ اَکْوَاب۔ کوب کی جمع ہے۔ بے دستے اور بے ٹونٹی کے آبخورے۔ قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّۃٍ یعنی وہ آبخورے، چاندی اور شیشے کے مرکب سے بنائے جائیں گے۔ زَنْجَبِیْلًا۔ سونٹھ۔ عرب اس شراب کو پسند کرتے تھے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو کیونکہ اس میں خوش ذائقہ اور قسم کی تلخی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ سَلْسَبِیْلًا۔ خوشگوار بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ پانی کی صفائی اور روانی کی مناسبت سے اس کا نام رکھا گیا ہے۔ مُخَلَّدُوْنَ۔ نو عمر لڑکے ایسے بچے جو ہمیشہ بچے رہیں۔ عام طور پر انکو اس لئے پسند کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کام چستی اور پھرتی سے کرتے ہیں۔ نیز ان کی طرح ... ہوتے نیز معصوم ہونے کی وجہ سے ... ہیں کہ ... کوئی تکلف نہیں ہوتا۔ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا یعنی یہ خوبصورت بچے اہل جنت کے پاس ایسے بکھرے ہوں گے جیسے موتی بکھرے ہوئے ہوں یا جیسے کسی جگہ موتی ڈھیر کر رکھے ہوں۔

www.KitaboSunnat.com



رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝

رب انہیں پاک شربت پلائے گا ۝

۲۲- اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝

۲۲- یہ تمہارا بدلہ ہے ، اور تمہاری کوشش قابل شکر گزاری ہے ۝

۲۳- اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝

۲۳- ہم نے تجھ پر آہستہ آہستہ قرآن نازل کیا ۝

۲۴- فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝

۲۴- تو اپنے رب کے لئے صبر کر اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکر گزار کی نہ مان ۝

۲۵- وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

۲۵- اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کر ۝

۲۶- وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝

۲۶- اور کچھ رات میں اسے سجدہ کر اور بڑی رات تک اس کی تسبیح کر ۝

۲۷- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝

۲۷- یہ لوگ دنیا چاہتے ہیں اور ایک بھاری دن کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑتے ہیں ۝

۲۸- نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝

۲۸- ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑوں کو مضبوط کیا۔ اور جب ہم چاہیں ان کی مانند اور لوگ بدل لائیں ۝

۲۹- اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ

۲۹- یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف

ف غرض یہ ہے۔ کہ یہ منکرین محض اس لئے قرآن کی برکات اور حق و صداقت کے انوار سے محروم ہیں کہ یہ اس نظر کو اس نسبت پر ترجیح دیتے ہیں۔ جو اس سے زیادہ بیش قیمت ہے۔ اور زیادہ واقعی ہے۔ ان لوگوں کو دنیائے عاجل کی چمک دمک نے کچھ ایسا مبہوت کر رکھا ہے۔ کہ ان کی نظریں کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ یہ مادیت کے مادی فوائد کو حاصل ہو جاتا سمجھے ہوئے ہیں۔ اور ان کی دنیا میں جو کچھ ہے بس یہی ہے۔ اسکے بعد وہاں شک ہے یا بعید از عقل۔ حالانکہ اس دنیا کا حسن مٹنے کو ہے۔ اس کا سارا نظام ضائع ہونے کو ہے۔ اور یہ گم ہونے کو ہے۔ پھر سوچئے حقیقی اور عالم نصرت کے کوئی چیز عقلی اور یقینی نہیں ہے جس کو بھول نہ جایا گیا یہ اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ ہم نے انکو پیدا

انکے جوڑ بند مضبوط کئے ہیں۔ تو کیا محض عبث اور بیکار کیا انکی تخلیق ہے۔ پس یہ وہ کوئی غرض اور مقصد کو فرما نہیں دیا ہوا ہے۔ کہ اگر انہوں نے جانتے ہوئے پیغام کو ٹھکرایا۔ تو جس طرح ان کو ہم نے عدم سے نکالا ہے اور وجود کے شرف سے نوازا ہے۔ اسی طرح ان کو مٹا کر ان کی جگہ دوسری قوم کو آباد کیا جا سکتا ہے۔ یہ قرآن تذکرہ اور نصیحت ہے۔ جو شخص چاہے۔ اس کی وساطت سے خدا کی راہ پر گامزن ہو جائے مگر مشکل یہ ہے۔ کہ یہ میلان خود موقوف ہے۔ اللہ کی توفیق پر اور اس کی مشیت پر (باقی اگلے صفحہ پر)

حل لغات:۔ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ ایسی شراب جو اپنے اوصاف کے اعتبار سے پاکیزہ ہو۔ جو ذہن و وجدان کو بیدار کرے جگر، دماغ و قلب پر تقویت لائے ! اور جو کوئی بُرا مادہ ذکر ہے۔

يَوْمًا ثَقِيْلًا ایک اہم دن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ○

۳۰۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ٭ۖ

۳۱۔ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ؏

راہ پکڑے ○

۳۰۔ اور جب تک اللہ نہ چاہے تم کوئی بات نہیں چاہ سکتے بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

۳۱۔ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور جو ظالم ہیں ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار کیا ہے ○

آیاتہا ۵۰ (۷۷) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّیَّۃٌ (۳۳) رکوعاتہا ۲

(۷۷) سورۂ مُرسلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ○

۲۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○

۳۔ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ○

۴۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ○

۵۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ○

۶۔ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ○

۷۔ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ○

۸۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ○

۹۔ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو چھوڑی گئی ہیں بڑی نرمی سے ○

۲۔ پھر جھونکا دینے والیوں کی زور پکڑ کر ○

۳۔ پھر بادلوں کو ابھارنے والیوں کی اُٹھا کر ○

۴۔ پھر جدا کرنے والیوں کی بانٹ کر ○

۵۔ پھر ان فرشتوں کی قسم جو نصیحت اتار لاتے ہیں ○

۶۔ الزام اتارنے کے لئے یا ڈرانے کے لئے ○

۷۔ بے شک جس کا تم سے وعدہ ہوا ہے وہ ضرور ہو نیوالا ہے ○

۸۔ سو جب ستارے مٹائے جائیں ○

۹۔ اور جب آسمان میں سوراخ ہو جائیں ○

لہ وہ علیم و حکیم ہے جس کو پسند کرتے۔ یعنی آغوش رحمت میں لے لے۔ ور ظالموں کے لئے جو کہ ان حقائق کے منکر ہیں۔ اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے ؛

## سورۃ المرسلات

ث اس سورۃ میں قیامت کے اثبات کے لئے اس انداز بیان کو اختیار کیا ہے۔ تاکہ سننے والے اور پڑھنے والے کے دل میں غور و فکر کی استعداد پیدا ہو۔ اور وہ سوچنے میں قائم کرے۔ وہ قرآن کا ادراک کرے۔ دعوے یہ ہے۔ کہ انما توعدون لواقع۔ اور قسمیں جن کیا ہے۔ ان مذکورہ بالا چیزوں کی تاویل اور انکے ترجمے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کی رائے میں ہوائیں ہیں۔ اور امام رازی نے یہ احتمال پیدا کیا ہے۔ کہ اس سے قرآن کی آیتیں مراد ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ احتمال زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ اس طرح دعویٰ اور دلائل میں بڑی تطبیق پیدا ہو جاتی ہے۔ ترجمہ یوں ہوگا۔ کہ قرآن کی ان آیات کو قیامت کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جو پیہم اور مسلسل رشد و ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ مدتوں نے اور فرقان کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر ان میں قوت اور زور پیدا ہو گیا۔ اعلان آیات نے خیالات کی دنیا کو یکقلم بدل دیا۔ پھر ان آیات نے حکمت و عقل کے نشانات کو پھیلایا۔ اور حق و باطل میں امتیاز قائم کر دیا۔ اور اس طرح دنیا میں انقلاب ذکر کا باعث ہوئیں۔ یہ آیات اس حقیقت پر دال ہیں۔ کہ ان میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ حق و صداقت پر مبنی ہے۔ اور گو آج تم انکار کر رہے ہو۔ مگر بالآخر اسکے ساتھ متفق ہو جاؤ گے اور وہ تمہارے علوم بتا دیں گے۔ کہ واقعی یہ نظام دنیا درہم برہم ہونے والا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے۔ کہ آج قیامت صرف مذہبی حقیقت ہی نہیں۔ بلکہ سائنٹفک حقیقت بھی ہے ؛

## حل لغات

عُرْفًا۔ نیکی کو بھی کہتے ہیں۔ اور پیہم اور مسلسل کو بھی۔ طُمِسَتْ۔ مٹائے جائیں گے۔ طمس سے ہے جس کے معنی مٹانا ہے۔

www.KitaboSunnat.com



۱۰- وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝

۱۱- وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ۝

۱۲- لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۝

۱۳- لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝

۱۴- وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝

۱۵- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

۱۶- أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝

۱۷- ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝

۱۸- كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝

۱۹- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

۲۰- أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ۝

۲۱- فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝

۲۲- إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ۝

۲۳- فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ۝

۲۴- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

۱۰- اور جب پہاڑ اڑائے جائیں ○

۱۱- اور جب سب رسول وقت پر لائے جائیں ○

۱۲- کس دن کے واسطے ان چیزوں میں دیر ہے ○

۱۳- جدائی کے دن کے لئے ○

۱۴- اور تو نے کیا سمجھا کہ جدائی کا دن کیا ہے؟ ○ ف۱

۱۵- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۱۶- کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ ○

۱۷- پھر ان کے پیچھے ہم پچھلوں کو چلاتے ہیں ○

۱۸- گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ ف۲

۱۹- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۲۰- کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ ○

۲۱- پھر ہم نے اس پانی کو استوار مضبوط جگہ میں رکھ دیا ○

۲۲- ایک اندازہ مقرر تک ○

۲۳- پھر ہم نے اندازہ کیا، سو ہم خوب اندازہ کرنے والے ہیں ○ ف۳

۲۴- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

**یوم الفصل**

ف۱ قیامت کو یوم الفصل کے لفظ سے تعبیر کرکے خود اس کی ضرورت اور اہمیت کو اس طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے یعنی وہ لوگ جو قیامت کے منکر ہیں، جو اس بات کو نہیں تسلیم کرتے۔ کہ مرنے کے بعد کسی دوسری زندگی کا آغاز ہونے والا ہے۔ اور کوئی دن ایسا مقرر ہے جس میں مکافات عمل کے اصول کے مطابق سزا اور جزا تجویز ہونے والی ہے۔ وہ بتائیں۔ کہ انکی رائے اس دنیا کے نظام کے متعلق کیا ہے۔ کیا وہ اس کو اتنا کامل سمجھتے ہیں۔ کہ اس کے بعد کسی دنیا کو فرض کرنا غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو پھر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ یہاں اکثر وبیشتر ظالم و سفاک تو نصرت کی تعزیر سے بچ جاتے ہیں۔ اور بیگناہ انکی شامت اعمال کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ اگر اس دنیا کا قانون ظالموں کو کوئی سزا نہیں دیتا۔ تو کبھی بھی ظالموں سے باز پرس نہیں ہوگی۔ یہ ایسی بات ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتی۔ تو تسلیم کیجئے۔ کہ فرض کر لیا جائے کہ اس عالم کون پر معاذ اللہ اندھی حکومت کار فرما ہے۔ اور اس چیز کا تسلیم کر لینا اول او عقل و بصیرت کا انکار کرنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کا انتظام خدائے علیم وحکیم کی صنعت گیری کا سراسر سوال ہے۔ اس لئے لازماً یہ ماننا پڑے گا۔ کہ نظام عمل کے ساتھ ایک نظام مکافات بھی ہے۔ اور ایک دن ایسا بھی ہے۔ جس میں ظالم کو سزا دی جائیگی۔ مکذبین کو انکی تکذیب کا مزہ چکھایا جائیگا۔ اور مجرموں کو بتایا جائیگا۔ کہ خدا کی گرفت بہت سخت ہے۔ یہی یوم الفصل ہے۔

ف۲ اس قانون مکافات کا ذکر ہے۔ جو اس دنیا میں جاری و ساری ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ افراد کو تو برے اور اچھے عمل کی آزادی حاصل ہے۔ مگر جب پوری قوم بدکار ہو جائے۔ اس وقت انکو گوارا نہیں کیا جاتا۔ اس وقت اللہ کا قانون حرکت میں آتا ہے۔ اور زندگی کے حق سے انکو محروم کر دیتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ کہ پہلوں کو دیکھو۔ کہ انکو انکے اعمال کی کیا سزا ملی ہے۔ پچھلے کیسی اپنی سرکشی و بد عملی پر نازاں ہیں؟ (باقی صفحہ ۱۳۹۱ پر)

حل لغات۔ ویل۔ اظہار تاسف کیلئے ہے۔ ترکیب مُکَذِّبِینَ ... کا جم۔ یہ قرآن کی لطافت بیان ہے۔ کہ وہ نازک سے نازک مسائل کی تشریح میں بھی ان چیزوں کا ... سے علم نہیں لیتا۔ جن کا عام انسان کے م

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۵- اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝
۲۶- اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝
۲۷- وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝
۲۸- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
۲۹- اِنْطَلِقُوْا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝
۳۰- اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝
۳۱- لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝
۳۲- اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝
۳۳- كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝
۳۴- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
۳۵- هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝
۳۶- وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝
۳۷- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

۲۵- کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا ۝
۲۶- زندوں اور مُردوں کو ۝
۲۷- اور بنائے اس میں اونچے پہاڑ کھڑے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا ۝
۲۸- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝
۲۹- چلو اس کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے ۝
۳۰- چلو تین شاخوں والے سایہ کی طرف ۝
۳۱- جو نہ ٹھنڈی چھاؤں ہے اور نہ آگ کی لپٹ سے کچھ بچاؤ کرتا ہے ۝
۳۲- وہ آگ کی ایسی چنگاریاں پھینکتی ہے جیسے محل ۝
۳۳- گویا وہ زرد اونٹ ہیں ۝
۳۴- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝
۳۵- یہ وہ دن ہے کہ نہ بولیں گے ۝
۳۶- اور نہ انہیں اجازت ہوگی کہ عذر (پیش) کریں ۝
۳۷- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝

بقیہ صفحہ ۱۳۹۰:- ... چاہتے ہیں، مگر ہم انگوری بیلوں کے ساتھ ... کھجوروں کے متعلق جاڑا ہی طے شدہ حق ہے۔

ف انسان کی توجہ کو اس کی پیدائش کی طرف منعطف کیا ہے۔ کہ دیکھو ہم نے کیونکر حقیر و ذلیل قطرہ آب سے تمہیں پیدا کیا۔ غرض یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ معلوم ہو کہ حضرت انسان قدر و قیمت کے لحاظ سے کس اعزاز و [illegible] کا استحقاق رکھتا ہے۔ اور دوسری جانب یہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس درجہ حکیم و دانا ہے کہ پانی کے ایک قطرہ سے انسان جیسے اشرف المخلوقات وجود کو پیدا کیا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

## سہ شاخہ شعلے

ف جہاں مومنین اور متقین اور مخلصین اللہ کے سایۂ رحمت و فضل میں آسودہ ہوں گے۔ وہاں ان مشرکین کیلئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ ان سے فرشتے کہیں گے کہ چلو تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہی تمہارا ماوا و ملجا ہے۔ اسی کی آگ اور دھوئیں کی طرف چلو۔ پھر اس دھوئیں کے سائے کی تین شاخیں ہوں گی۔ جو دائیں بائیں اوپر پھیلا ہوا [illegible] ہوگی جس میں ٹھنڈا سایہ نہ ہوگا۔ اور نہ یہ شعلوں کی گرمی سے بچا سکیں گی۔ اور شعلے بھی بڑے بڑے محل جیسے نکلیں گے۔ اور [illegible] زرد اونٹوں کی طرح ہوں گے۔ اور یہ تین ظلمتیں [illegible] وہ ہوں گی۔ جو ان لوگوں نے خود دنیا میں پیدا کئے ہیں۔ یہاں یہ شکل ہو کر عذاب کی صورت میں ان کے سامنے ہوں گی۔ اور بس یہاں [illegible] ہے کہ انہوں نے [illegible] کی پناہ میں زندگی بسر کی ہے۔ وہ کیا تھیں یہی غضب، شہوت اور حرص۔ غضب کی وجہ سے انہوں نے حق و صداقت کو ٹھکرایا۔ اہل تقویٰ کے خلاف صف آرائی کی۔ اور قتل و غارتگری کا شیوہ اختیار کیا۔ شہوت نے [illegible] نظام کے بندھنوں کو توڑیں۔ [illegible] کی دنیا میں [illegible] پھیلائیں۔ حرص [illegible] مال و دولت کی محبت کے نقشے جمائے۔ [illegible] (باقی صفحہ ۱۳۹۲)

**حل لغات:-** کِفَاتًا: اس کے معنی ہیں [illegible] جمع کرنے کے ہیں [illegible] زندہ اور مردہ دونوں [illegible] دونوں کیلئے یکساں ضروریات کو جمع اور مہیا کرتی ہے۔ [illegible] اس لحاظ سے کہ دونوں قسم کے لوگ [illegible]

[illegible]

۳۸ - هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ○

۳۸ - یہ فیصلہ کا دن ہے۔ تمہیں اور پہلوں کو ہم نے جمع کیا ○

۳۹ - فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ○

۳۹ - پس اگر تمہارا کوئی داؤ ہے تو مجھ پر چلالو ○

۴۰ - وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○

۴۰ - اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۴۱ - اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ○

۴۱ - بیشک متقی لوگ چھاؤں اور چشموں میں ہوں گے ○

۴۲ - وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○

۴۲ - اور میووں میں جس قسم کی چاہیں گے ○

۴۳ - كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

۴۳ - جو عمل تم کرتے تھے اُن کے بدلے میں خوب مزے سے کھاؤ پیو ○

۴۴ - اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

۴۴ - نیکوں کو ہم جزا دیتے ہیں ○

۴۵ - وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○

۴۵ - اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۴۶ - كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ○

۴۶ - تھوڑے دن کھالو اور فائدہ اُٹھالو۔ تم گنہگار ہو ○

۴۷ - وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○

۴۷ - اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۴۸ - وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ○

۴۸ - اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے ○

۴۹ - وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○

۴۹ - اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۵۰ - فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ○

۵۰ - پھر وہ قرآن کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے ○

بقیہ صفحہ ۱۳۹۱:-

کر کے فکر و نیاں، افلاس و فقر کی لعنتوں میں پھنسایا جا سکتا ہے آج یہ غضب آگ کی شکل میں متشکل ہو کر ان کے دائیں پہلو کو داغ رہا ہے۔ شہوت بائیں طرف کو اذیت پہنچا رہی ہے۔ اور حرص و آز دماغ پر مسلط ہے۔ اس طرح یہ جہنم جو کچھ بھی ہے۔ گویا ان کا بنایا ہوا ہے۔ فرمایا کہ آج مکذبین کے لئے نہایت ہی حسرت و افسوس ہے۔ آج ان کی زبانیں ایسے ندامت کے گنگ ہیں۔ ان میں یہ سکت و ہی نہیں۔ کہ کوئی عذر کر سکیں۔ پھر اس بات کی اجازت بھی نہیں ہے کہ بے فائدہ عذر اور بہانے پیش کریں۔

یہ فیصلے کا دن ہے۔ اس میں سب لوگوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اگر ہمارے عذاب سے چھوٹ سکتے ہو۔ اور تمہارا کوئی فریب تمہارے کچھ کام آ سکتا ہے۔ تو آزما لو۔ بہر آئینہ سزا مقدر ہے جو مل کر رہے گی۔

(حاشیہ صفحہ ۱۳۹۱)

ملہ جہنم کی تفصیلات کے بعد ضروری تھا کہ پاکبازوں کو بشارت سنائی جائے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ اہل تقویٰ کے لئے جو سامنے ہیں۔ وہ نعمت اور سعادت کے سامنے ہیں۔ وہ میٹھے اور شیریں چشموں میں ہوں گے ان کو ہر نوع کے مرغوب میوے ملیں گے۔ اور کہا جائے گا کہ چونکہ تم نے دنیا میں اپنی خواہشات کے خلاف ہوتے دین کا ساتھ دیا ہے۔ اور نیک زندگی بسر کی ہے۔ اس لئے تمہاری خواہشات کو یہاں ملحوظ رکھا جائے گا۔ تمہیں اجازت ہے۔ کہ اس باغ میں جو چاہو جو جی چاہو کھاؤ۔ پیو۔

## حلِ لغات

کَیْدٌ - مکر اور تدبیر۔
عُیُوْنٌ - جمع عین۔
هَنِیْٓـًٔا - خوش گواری کے ساتھ۔

www.KitaboSunnat.com



اٰیاتہا ٤٠ (٧٨) سُورَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ (٨٠) رکوعاتہا ٢

## ٧٨ سورۂ نباء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

١- عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝
١- لوگ آپس میں کس چیز کے متعلق سوال کرتے ہیں ۝

٢- عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝
٢- اس بڑی چیز سے ۝

٣- الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝
٣- جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ۝

٤- كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝
٤- ہرگز نہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا ۝

٥- ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝
٥- پھر انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا ۝

٦- اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝
٦- کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا ۝

٧- وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝
٧- اور پہاڑوں کو میخیں ۝

٨- وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝
٨- اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا بنایا ۝

٩- وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝
٩- اور تمہاری نیند کو آرام کا سبب ٹھہرایا ۝

١٠- وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝
١٠- اور رات کو اوڑھنا ٹھہرایا ۝

١١- وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝
١١- اور دن کو ہم نے کمانے کے لئے بنایا ۝

**سُورَةُ النَّبَاء** ف قیامت کے تخیل کو اس تفصیل اور اس اہمیت کے ساتھ صرف اسلام نے پیش کیا ہے اس لئے کہ مادہ پرست مشرکین کو جو مذہبی معارف سے قطعی ناآشنا تھے۔ یہ بات قرین عقل و قرین صواب نظر نہیں آتی تھی۔ وہ برملا کہتے تھے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ یہ دنیا کی زینت و آرائش یکایک ایک دن تباہی و بربادی کے ساتھ بدل جائے گی۔ ان کی رائے میں یہ مسئلہ محض طبع زاد حیثیت رکھتا تھا جس سے مقصود لوگوں کو خواہ مخواہ مرعوب کرنا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق اکثر بحث رہتی کہ قیامت کے امکانات کیا ہیں اور وہ کب وقوع پذیر ہوگی۔ کیونکر ایسا ہوگا کہ یہ عالم آن کی آن میں تہ و بالا ہو جائے۔ اس پر اس سورت میں ان کو بتایا کہ آج تمہاری عقول نے اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ تم اس کی حقیقت کو سمجھ سکو۔ قرآن کا یہ مسئلہ تمہاری عقل سے کہیں بالا ہے۔ اس کی نظیریں آج سے چودہ سو سال بعد میں آنے والے علوم پر ہیں۔ زمانہ گزرنے دو۔ بلکہ وہ انسان کو ترقی و عروج کی کچھ منزلیں طے کرنے دو۔ اس کے بعد آپ سے آپ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ قرآن میں جو کچھ ہے حق و صداقت ہے اور قیامت اسی طرح ایک حقیقت ہے جس طرح دن کے بعد رات کا آنا اور زندگی کے بعد موت کا ورود۔ چنانچہ یہی ہوا وہ بات جو اس وقت مضحکہ خیز تھی آج اس کی حیثیت (سائنٹیفک تھیم) یعنی حقیقت طبیعیہ کی ہے۔ آج طبعیات کے ماہرین نے اس قسم کے اندیشوں کا اظہار کیا ہے کہ یہ دنیا اور اس کی قوتیں اور اس کے متاع حیات سب فنا پذیر ہیں اور ایک وقت آنے والا ہے جب کہ یہ عالم رنگ و بو صفحہ کون سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔ سب سے زیادہ امکان سورج کی طرف سے ہے کہ اس کی روشنی ایک دن میں کتنی ہی حرارت کو ختم کر رہی ہے اور اگر یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو بالآخر یہ کرۂ نار اپنی کل حرارت کھو دے گا اور یہی قیامت ہے۔

غور فرمایا آپ نے صاحب قرآن کا علم؟ کیا اس کے خوارق علیہ کے اظہار کے بعد بھی یہ رائے درست ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب نہیں ہے

(باقی صفحہ ١٣٩٣ پر)

### حل لغت

یَتَسَآءَلُوْنَ۔ باہم ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔ اَلنَّبَاء۔ اہم بات۔ سُبَاتًا۔ سَبْتٌ کے معنی اصل میں قطع کرنے کے ہیں نیند چونکہ بے آرامی کو دور کر دیتی ہے اور دن بھر کی کوفتوں اور مصیبتوں سے رشتۂ غور و فکر کو منقطع کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کو سُبَاتًا کہا جاتا ہے۔ یعنی منقطع کرنے والی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲- وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ○
۱۲- اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے ○ ف۱

۱۳- وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ○
۱۳- اور ہم نے ایک چمکتا چراغ بنایا ○

۱۴- وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ○
۱۴- اور نچوڑنے والی بدلیوں سے پانی کا ریلا نازل کیا ○

۱۵- لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ○
۱۵- تاکہ ہم اس سے دانہ اور سبزہ نکالیں ○

۱۶- وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ○
۱۶- اور لپٹے ہوئے باغ ○

۱۷- إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ○
۱۷- بیشک فیصلہ کا دن مقرر ہے ○

۱۸- يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ○
۱۸- جس دن نرسنگا پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ چلے آؤ گے ○

۱۹- وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ○
۱۹- اور آسمان کھولا جائے گا تو دروازے ہو جائیں گے ○

۲۰- وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○
۲۰- اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو ریت ہو جائیں گے ○

۲۱- إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○
۲۱- بے شک دوزخ ف۳ تاک میں ہے ○

۲۲- لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ○
۲۲- سرکشوں کا ٹھکانا ہے ○

۲۳- لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ○
۲۳- وہاں وہ قرنوں رہیں گے ○

(بقیہ صفحہ ۱۳۹۳) ف۲ پہاڑوں کو میخیں بنانے کے معنی یہ ہیں کہ نظریہ جذب شمسی کی تائید فرمائی ہے یعنی جب یہ زمین سورج سے وزن میں کم ہے اور سورج اپنے اندر جذب و کشش رکھتا ہے تو پھر زمین کیوں سورج کی طرف نہیں چلی جاتی۔ اس کا جواب یہ مرحمت فرمایا ہے کہ پہاڑوں کی وجہ سے زمین کا ثقل اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب سورج کی کشش اس کو اپنی طرف کھینچ کر نہیں لے جا سکتی۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایک توازن سا قائم ہے اور زمین اس وجہ سے محفوظ ہو گئی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف۱ سَبْعًا شِدَادًا سے مراد کئی نظام کواکب ہیں جو اپنی ساخت کے اعتبار سے نہایت محکم اور مضبوط ہیں۔ سبع کا لفظ یہاں عدد کے لئے نہیں، بلکہ تکثیر کے لئے ہے۔

ف۲ يَوْمَ الْفَصْلِ کے اثبات کو بطور نتیجہ کے بیان فرمایا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جب تم لوگ کائنات کی افادیت پر غور کرو گے اور جب اس حقیقت کے متعلق سوچو گے کہ آخر بے جان مادہ نے نفع اور فائدہ کی شکلیں ہی کیوں اختیار کی ہیں اور یہ دنیا باضابطہ اور قاعدے کے مطابق کیوں تجویز کی گئی ہے تو اس کا جواب خود بخود سوجھے گا۔ وہ یہی ہو گا کہ یہ نظام علیم و حکیم خدا کا مقرر کردہ ہے تخمین و مجازفہ کا نتیجہ نہیں ہے اور اس کے پیدا کرنے سے ایک مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کے سامنے پیش ہو کر ایک دن بتائے کہ اس نے اس دنیا کی نعمتوں سے کیونکر استفادہ کیا ہے؟

**مقام غضب**

ف۳ جہنم نام ہے اللہ کے مقام غضب کا۔ یعنی جو لوگ دنیا میں اللہ کے احکام سے روگردانی کرتے ہیں، حدود فطرت و اعتدال سے تجاوز کرتے ہیں اور خواہشات کی پیروی میں منہیات کے ارتکاب سے نہیں بچ سکتے۔ اللہ ان پر ناراض ہوتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے جس مقام اور جس جگہ کو تجویز فرماتا ہے وہ مقام غضب سے متعلق ہے اور اس کو قرآن کی اصطلاح میں جہنم کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کی تعریف میں فرمایا کہ جہنم گھات کی جگہ ہے منتظر ہے کہ کب گناہ گار مخلوق آتی ہے اور اس کے پیٹ کو بھرتی ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ جو لوگ توازن اور انصاف کو ملحوظ نہیں رکھتے اور اخلاق و روحانیت کی حدود طبعی کو پھاند جاتے ہیں، وہ ان کی جگہ ہے۔

## حل لغات

اَلْفَافًا گھنے گھنے۔ گنجان + مِرْصَادًا۔ یا ظرف مکان ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ جہنم گھات کی جگہ ہے اور یا مبالغہ کے لئے ہے یعنی شدت کے ساتھ منتظر + اَحْقَابًا۔ حُقبہ کی جمع ہے۔ مدت کثیر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۴۔ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝

۲۵۔ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝

۲۶۔ جَزَآءً وِفَاقًا ۝

۲۷۔ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝

۲۸۔ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝

۲۹۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝

۳۰۔ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ ؏

۳۱۔ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝

۳۲۔ حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا ۝

۳۳۔ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝

۳۴۔ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝

۳۵۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۝

۳۶۔ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝

۲۴۔ وہاں وہ نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو ملے گا ۝

۲۵۔ مگر کھولتا پانی اور پیپ ۝

۲۶۔ پورا بدلہ ہے ۝

۲۷۔ وہ حساب کی اُمید نہ رکھتے تھے ۝

۲۸۔ اور تکرار کر ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۝

۲۹۔ اور ہم نے ہر شے گن کر لکھ رکھی ہے ۝

۳۰۔ سو اب چکھو کہ ہم تمہارے لئے کچھ سوائے عذاب کے اور کچھ نہ بڑھائیں گے ؏ ۝

۳۱۔ بے شک مُتقیوں کو مُراد ملتی ہے ۝

۳۲۔ وہ باغ اور انگور ہیں ۝

۳۳۔ اور نوجوان ہم عمر عورتیں ۝

۳۴۔ اور چھلکتے پیالے ۝

۳۵۔ وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سُنیں گے اور نہ جھٹلانا ۝

۳۶۔ یہ تیرے رب کا حساب سے دیا ہوا بدلہ ہے ۝

ؒ وہاں کہیں سایہ نہیں ہے نہ ٹھنڈک ہے اور نہ پینے کے لئے کوئی عمدہ چیز۔ پانی ملے گا تو کھولتا ہوا اور شراب ملے گی تو نہایت رقیق سیاہ اور متعفن۔ یہ یاد رہے کہ غساق کے معنی ردی اور بدبودار شراب کے بھی ہیں۔ یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی عارضی آسائشوں کو آخرت کے دائمی آرام پر ترجیح دی۔ انھوں نے خواہشات نفس کی تکمیل کے سلسلے میں ہر اخلاقی اور روحانی نصب العین کو پس پشت ڈال دیا اور وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جن سے انسانیت شرمائے۔ انھوں نے بالکل اس حقیقت پر غور نہ کیا کہ ہمیں احکم الحاکمین خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور ان تمام حرکتوں کا جواب دہ ہونا ہے۔ دل کھول کر احکام خداوندی کی تکذیب کی اور آیات و براہین کا مضحکہ اڑایا۔ آج اُن سے کہا جائے گا کہ تمہارا ایک ایک عمل دفتر احتساب میں مثبت ہے۔ اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں کہ سزا پاؤ اور عذاب کا مزہ چکھو۔ جو کم آ گیا ہوگا، البتہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا ضرور جائے گا۔

ؓ مَفَازًا کے ایک لفظ میں جنت کے لذائذ روحانی اور جسمانی کی پوری تفصیل بیان کر دی ہے۔ غرض یہ ہے کہ وہ تمام جذبات مسرت و ابتہاج جو تمہارے دلوں میں موجزن ہوتے ہیں اور جن کی تکمیل کے لئے تم یہاں بے قرار اور بے چین رہتے ہو، وہ اگر کہیں کامیابی اور کامرانی کے ساتھ پائے جائیں گے تو جنت وہی جگہ ہے بامراد ہونے کی اور جذبات و خواہشات کی تکمیل کی۔ اس لئے کوشش کرنا ہے تو اس کے لئے کرو اور دوڑ دھوپ اگر مفید ہے تو اس کے لئے۔ ورنہ یہ دنیا تو باوجود اپنی زیب اور زیبائش بالکل عارضی ہے اور ہر لمحہ زوال پذیر ہے اور یہاں کی مسرتیں ایسی نہیں کہ ان کو خالصتًا مسرتوں سے تعبیر کیا جا سکے۔ یہاں ہر آسودگی کے بعد عسر اور تنگی ہے اور ہر خوشی کے بعد غم ہے اور یاس و محرومی۔

## حل لغات

بَرْدًا۔ ٹھنڈک۔ بعض کے نزدیک اس کے معنی نیند کے ہیں۔ غَسَّاقًا۔ غساق کا معرب ہے یعنی ردی چیز یا ردی شراب۔ پیپ یا وہ زرد سی مائل گندہ پانی جو زخم سے نکلتا ہے۔ کَوَاعِبَ جمع کاعب تیز و تند ابھار والی عورتیں۔ نوخاستہ۔ دِهَاقًا۔ چھلکتے ہوئے۔ بھر اور لبالب۔ عَطَآءً حِسَابًا۔ کافی یا بہت زیادہ۔ جیسا کہ ابن قتیبہ نے تشریح کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۳۷- رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ | ۳۷- جو آسمانوں اور زمین کا اور جو اُن میں ہے اُس کا رب ہے۔ بڑی مہر والا ہے قدرت نہ ہوگی کہ کوئی اس سے بول سکے ۝ |
| ۳۸- يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ | ۳۸- جس دن رُوح اور فرشتے قطار باندھ کر کھڑے ہوں گے اُس دن سوائے اس کے جسے رحمٰن حکم دے اور وہ ٹھیک بولے اور کوئی نہ بول سکے گا ۝ |
| ۳۹- ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ | ۳۹- یہ دن ضرور آنے والا ہے۔ سو جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنا رکھے ۝ |
| ۴۰- اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝ ع ۲ | ۴۰- ہم تمہیں نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا چکے۔ جس دن آدمی دیکھے گا جو اُس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا، اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا ۝ |
| اٰیاتها ۴۶ — (۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۸۱) — رکوعاتها ۲ | ۷۹- سورۂ نازعات ک |
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝ |
| ۱- وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ | ۱- قسم ہے ڈوب ڈوب کر جان کھینچ کر لانے والوں کی ۝ |

ف غرض یہ ہے کہ وہ دن ایسا جلال و جبروت کا دن ہوگا کہ فرشتے بھی صف بستہ ادب و احترام کے ساتھ اس کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور اپنے میں جرأت کلام نہ پائیں گے۔ صرف اُن کو اجازت ملے گی کہ وہ رب السمٰوٰت والارض کو مخاطب کر سکیں جو پہلے سے اللہ کے علم میں ماذون ہوں اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ جو کچھ کہیں وہ صواب اور درست بھی ہو۔

## سورۃ النّٰزعٰت

ف کئی سورتوں کی طرح اس میں بھی جس مسئلہ میں زیادہ اہمیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، وہ مسئلہ حشر و نشر کا ہے۔ ان شواہد سے جن کو قسموں کی شکل میں پیش کیا ہے، یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ بعثت و حشر کے نظریہ میں کوئی عقلی استحالہ نہیں ہے۔ وجوہ تاویل میں اختلاف ہے۔

جمہور مفسرین کے نزدیک ان سے مراد فرشتے ہیں اور ان کے متنوع اوصاف و فرائض کی توضیح ہے۔

النّٰزعٰت سے تعبیر ہوں گے وہ فرشتے جو کفار کی رُوح کو ان کی بداعمالیوں کے سبب سے بدن کے گوشے گوشے اور بال بال سے بتکلیف کھینچ کر لاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲- وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ
۲- اور گرہ کھول کر بند سے چھڑانے والوں کی ○

۳- وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ
۳- اور تیر کر بہنے والوں کی ○

۴- فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ
۴- پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی ○

۵- فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ
۵- پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی ○

۶- يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ
۶- جس دن کانپنے والی کانپے گی ○

۷- تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۭ
۷- پیچھے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی ○

۸- قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ
۸- اُس دن بہت دل دھڑکیں گے ○

۹- اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ
۹- اُن کی آنکھیں نیچے ہوں گی ○

۱۰- يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۭ
۱۰- وہ کہتے ہیں کیا ہم اُلٹے پاؤں لوٹائے جائینگے یعنی مرکر پھر پیدا ہونگے ○

۱۱- ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۭ
۱۱- کیا جب ہم گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے ○

۱۲- قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ
۱۲- کہتے ہیں یہ ہمارا اس وقت آنا تو خسارہ ہے ○

۱۳- فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ
۱۳- سو وہ تو ایک جھڑکی ہے ○

۱۴- فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۭ
۱۴- پھر ناگاہ وہ سب میدان میں آجائیں گے ○

---

ف نشطٰت سے وہ فرشتے جو مسلمانوں کی جان کو بسہولت قبض کرلیتے ہیں۔ گویا کہ زندگی کی گرہ کو اپنے ناخن تدبیر سے عمدگی کے ساتھ کھول دیتے ہیں۔ السّٰبِحٰت سے وہ ملائکہ جو فضا میں طاعت اور فرمانبرداری کے لئے تیرتے پھرتے ہیں اور جہاں کوئی حکم صادر ہوتا ہے تعمیل کے لئے لپکتے ہوئے چلتے ہیں۔ فالسّٰبقٰت سے وہ جو مرتبہ و مقام میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں اور فالمدبّرٰت امرًا سے وہ جو نظام عالم کی دیکھ بھال پر مقرر ہیں اور جن کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ ساری کائنات کی ضروریات کی تکمیل کے لئے کوشاں رہیں۔ اس تعبیر و تاویل کی صورت میں غرض یہ ہے کہ جب تم لوگ موت حیات اور اس کی کیفیتوں پر غور کرو گے اور فرشتوں کے فرائض کو دیکھو گے اور تمہیں معلوم ہو گا کہ ان کے اختیارات کس حد تک ہیں تو تمہیں معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہر آن عالم کی ہلاکت اور تعمیر پر قادر ہے اور بے شمار فرشتے اور ملائکہ اس کے اشارۂ چشم و ابرو پر عالم کو تہ و بالا کر دینے کے لئے ہر وقت تیار و مستعد ہیں۔ وہ جب چاہے گا اس دنیا کو بآسانی ختم کر دے گا اور جب چاہے گا پھر اس کو زندگی کی نعمت سے مشرف کر دے گا۔
امام حسن بصریؒ کی رائے ہے کہ ان شواہد سے مقصود ستارے ہیں۔ النّٰزعٰت وہ ہیں جن کا مطلع و مغرب دُور دُور ہیں اور ان کی حدود گنی کافی وسیع ہیں۔ النّٰشطٰت وہ ہیں جن کی طلوع و غروب کی منزل بہت قریب قریب ہے اور وہ جلدی جلدی اس کو طے کر لیتے ہیں۔
ف۲ السّٰبحٰت وہ ہیں جو تیز سیری میں مچھلیوں کی مانند ہیں اور فالسّٰبقٰت وہ ہیں کہ تیزی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور فالمدبّرٰت امرًا سے مراد وہ کواکب ہیں جو اپنی طبعی خاصیتوں کی بنا پر دنیا پر اپنا مستقل اثر قائم کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح گویا ان نجوم و کواکب کو انسانی زندگی کے مترادف قرار دیا گیا ہے کہ بعض لوگ بہت طویل عمر کے ہوتے ہیں اور ان کی ولادت اور موت کا مطلع و مغرب دُور دُور ہوتا ہے بعض وہ ہوتے ہیں جو تھوڑی عمر پاتے ہیں اور ہنسی خوشی گزار دیتے ہیں۔ بعض کی زندگی حوادث اور مقابلہ و تقدم سے عبارت ہوتی ہے۔ باقی ۱۳۹۸ پر
حل لغات۔ ترجف۔ الرجفۃ سے ہے جس کے معنی لرزش اور کانپنے کے ہیں اور لرزۂ زمین کو بھی رجفۃ کہتے ہیں ۔ واجفۃ۔ دھڑکنے والے۔ لرزنے والے ۔ الحافرۃ۔ رجع فلان فی حافرتہ کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ فلاں آدمی جہاں سے چلا تھا اب پھر وہیں آگیا ہے۔ یہاں موت سے قبل کی زندگی کی طرف اشارہ ہے ۔ عظامًا نخرۃ۔ بوسیدہ ہڈیاں ۔ الساھرۃ۔ روئے زمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝
۱۵- کیا تجھے موسیٰ کی خبر بھی پہنچی ہے؟ ۝

۱۶- اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝
۱۶- جب اُسے اس کے رب نے پاک میدان میں جس کا نام طویٰ ہے پکارا ۝

۱۷- اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝
۱۷- کہ فرعون کی طرف جا، اُس نے سر اٹھایا ہے ۝

۱۸- فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝
۱۸- پھر کہہ کیا تیرا جی چاہتا ہے کہ تو پاک ہو؟ ۝

۱۹- وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝
۱۹- اور میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ دکھاؤں کہ تو ڈرے ۝

۲۰- فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝
۲۰- پھر اُس نے وہ بڑا معجزہ اُس کو دکھایا ۝

۲۱- فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝
۲۱- سو اُس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ۝

۲۲- ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝
۲۲- پھر پیٹھ پھیری سعی کرتے ہوئے ۝

۲۳- فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝
۲۳- پھر جمع کیا پھر پکارا ۝

۲۴- فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝
۲۴- پھر بولا میں تمہارا رب سب سے بڑا ہوں ۝

۲۵- فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝
۲۵- پھر اللہ نے اُسے دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑا ۝

۲۶- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ ع
۲۶- بیشک اس میں اس کے لئے جو ڈرے بڑی عبرت ہے ف ۝

(بقیہ صفحہ ۱۳۹۷) اور وہ سب سیاروں کی طرح فضائے حیات میں تیر کر منزل تک پہنچ جاتے ہیں اور بعض سرگرم اور جدوجہد کے عادی ہوتے ہیں کہ وہ سب ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں رہتے ہیں اور بعض ایسے زبردست ہوتے ہیں کہ اپنی ذہنی قوتوں کی بنا پر دنیا کی تدبیر و اصلاح کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں اور ایک پائیدار نقش یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ غرضیکہ کوئی ستارہ نہیں جو اقلیمِ حیات پر ہمیشہ کے لئے چمکے۔ اس لئے منکرینِ بعث و حشر کو یہ بتایا ہے کہ تم بھی اس دنیا کے دنوں میں ہمیشہ نہیں چمکو گے تمہیں مرنا ہے اور مر کر انہیں ستاروں کی طرح پھر ایک بار نمودار ہونا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہٰذا)

**سُنَّةُ اللّٰه** ف ان آیتوں میں بطور تذکیرِ سنتہ اللہ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان کو طویٰ کی مقدس وادی میں اللہ تعالیٰ نے مخاطب کیا اور کہا کہ ارضِ مصر میں فرعون باغی و سرکش ہو گیا ہے۔ اس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہو جاؤ اور اس سے اولاً یہ کہو کہ کیا تم پاکبازی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو اور تمہاری یہ خواہش ہے کہ میں تم کو راہِ راست پر گامزن کر دوں۔ اگر مان لے تو فبہا ورنہ بنی اسرائیل کو اس کے چنگل سے چھڑا لاؤ اور اس کی قوت و تدبیر کا مقابلہ کرو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے معجزات و خوارق پیش کئے اور کہا کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں۔ مگر اس نے بہر طور تکذیب کی اور اپنے اعوان و انصار اور عام لوگوں کو جمع کر کے کہنے لگا کہ تم مجھ کو خدا کی طرف بلاتے ہو۔ مگر تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں سب سے بڑا خدا ہوں۔ اس لئے تمہارے دین کی پیروی کی کوئی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ارضِ مصر کا سب سے بڑا اور زبردست انسان غریب اور غلام اسرائیلیوں کے سامنے قلزم میں بیچارگی کے ساتھ مارا گیا اور انہوں نے اس کو انتہائی ذلت و عاجزی کے عالم میں پانی میں ڈوبتے دیکھا۔ یہ اللہ کا عذاب تھا جو اس نوع کے تمام بڑے بڑے سرکشوں کے لئے مقدر اور مخصوص ہے۔ اس لئے قریشِ مکہ کے سرداروں کو بتایا ہے کہ تم قوت و شوکت اور لاؤ لشکر میں فرعون کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں اس کا یہ حشر ہوا ہے تو تم کیونکر محفوظ رہ سکتے ہو۔ تمہارے لئے اس واقعہ میں بڑی عبرت کا سامان ہے۔ بشرطیکہ دلوں میں ذرہ برابر بھی اللہ کا ڈر اور خوف ہو۔

## حلِ لغات

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت کا عذاب۔
لَعِبْرَةً ۔ نصیحت کی بات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۷۔ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ۝

۲۷۔ بھلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ کہ خدا نے اُسے بنایا

۲۸۔ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝

۲۸۔ اس کا اُونچان بلند کیا پھر اُسے درست کیا ۝

۲۹۔ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝

۲۹۔ اور اُس کی رات (اندھیری سے) ڈھانک دی اور اس کی دُھوپ کھول نکالی ۝

۳۰۔ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝

۳۰۔ اور اس کے بعد زمین[1] کو بچھایا ۝

۳۱۔ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝

۳۱۔ اور اس میں پانی اور چارہ نکالا ۝

۳۲۔ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝

۳۲۔ اور پہاڑوں کو گاڑ دیا ۝

۳۳۔ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝

۳۳۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ۝

۳۴۔ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝

۳۴۔ پھر جب وہ بڑی آفت آئے گی ۝

۳۵۔ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝

۳۵۔ جس دن آدمی اپنی سعی کو یاد کرے گا ۝

۳۶۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝

۳۶۔ اور دوزخ دیکھنے والوں کے لئے ظاہر کی جائے گی ۝

۳۷۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝

۳۷۔ سو جس نے سرکشی کی ۝

۳۸۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

۳۸۔ اور دُنیا کے جینے کو بہتر سمجھا ۝

۳۹۔ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝

۳۹۔ اس کا ٹھکانا بس دوزخ[2] ہے ۝

۴۰۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ

۴۰۔ اور جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور

### زمین کب پیدا ہوئی؟

[1] بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا سے نظام لیل و نہار کو پیدا کرنے کے بعد زمین کو پیدا کیا گیا ہے۔ حالانکہ دُوسرے مقامات میں بالتصریح فرمایا ہے کہ آسمان کی تخلیق زمین کی تخلیق کے آخر میں ہوئی ہے۔

جواب یہ ہے کہ پیدا کرنے میں اور دَحْوٌ میں لغۃً ایک باریک فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ دَحْوٌ کے معنی یہ ہیں کہ زمین کو اس طرح پاؤں تلے بچھا دیا جائے کہ اس میں افادہ کی قابلیت اور استعداد ہو۔ اس لئے معنی یہ ہوں گے کہ گو زمین کو پیدا تو پہلے کیا گیا ہے۔ مگر مفید بعد میں بنایا گیا ہے۔ جیسا کہ علم الحیات کے ماہرین کا خیال ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعد یہاں ترتیب کے لئے نہ ہو۔ بلکہ ترتیبِ تعقیب بیان کے لئے ہو۔ یعنی غرض یہ ہو کہ اس واقعہ کے بعد اللہ نے آسمان کو بنایا ہے اور اس کو بلندی بخشی ہے اور لیل و نہار کا انتظام فرمایا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس نے زمین کو پیدا کیا ہے۔

### جہنمی اور جنتی

[2] ان آیتوں میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ قیامت کے بعد جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے کن باتوں کی ضرورت ہے۔ فرمایا جن لوگوں نے سرکشی اختیار کی۔ حدود مذہبی سے تجاوز کیا اور اس دنیائے حقیر کی زندگی کو زیادہ اہمیت دی اور یہ سمجھا کہ جو کچھ بھی ہے یہی چند روزہ حیات ہے۔ انھوں نے اپنی جگہ جہنم میں بنائی۔ جو لوگ اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتے کہ مبادا کہیں اعمال کی گرفت نہ ہو اور نفس کو ناجائز خواہشات سے روکا۔ وہی جنت اور اس کی نعمتوں کے مستحق قرار دیئے جائیں گے۔

### حلِ لغات

سَمْكَهَا۔ بلندی ٭ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ میں اس طرف اشارہ ہے کہ منکرین تو یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ان کو چونکہ مال و دولت کی نعمتوں سے نوازا گیا ہے۔ اس لئے آخرت میں بھی ان کو جنت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا موقع دیا جائے گا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ خلاف توقع ان کے سامنے جو چیز لائی جائے گی، وہ جہنم ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ الْهَوٰى ۙ

۴۱- فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ

۴۲- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ

۴۳- فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؕ

۴۴- اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؕ

۴۵- اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ؕ

۴۶- كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؑ

نفس کو خواہشات سے روکا ○

۴۱- اُس کا ٹھکانا بس جنّت ہے ○

۴۲- لوگ تجھ سے اس گھڑی کی بابت پُوچھتے ہیں کہ اس کے لنگر ڈالنے (یعنی قائم ہونے) کا وقت کب ہے؟ ○

۴۳- تو اس کی یاد سے کس خیال میں ہے؟ ○

۴۴- اس کے علم کی انتہا تیرے رب کے پاس ہے ○

۴۵- تُو تو صرف اس شخص کو ڈرانے والا ہے جو اُس سے ڈرے ○

۴۶- جس دن وہ اُسے دیکھیں گے ایسے ہونگے کہ گویا وہ دُنیا میں ایک شام یا ایک صبح سے زیادہ نہ رہے تھے ○

| آیاتہا ۴۲ | (۸۰) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (۲۴) | رکوعاتہا ۱ |
|---|---|---|

## (۸۰) سُورۂ عبس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱- عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۙ

۲- اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- تیوری چڑھائی اور مُنہ موڑا ○

۲- اس سے کہ اس کے پاس اندھا آیا ○

### سُورۂ عبس اور مقامِ نبوت

ف یہاں اس بات کو بطور اصل اور حقیقت کے ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ مقامِ نبوت اس سے کہیں بلند و ارفع ہے کہ اس کی جانب گناہ یا معصیت کو منسوب کیا جائے۔ کیونکہ نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ ایک سیرت ہے جو عام انسانوں سے ممتاز اور برتر ہے اور ایک ایسا کیرکٹر ہے جو عصمت اور عفت کے زیور سے آراستہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ساری زندگی بے داغ اور سراسر پاک ہوتی ہے۔ اگر ان سے بہ تقاضائے بشریت لغزش کا صدور ہوتا ہے تو محض وہ اور ان اجتہاد میں بعض اوقات یہ اَولیٰ اور اَولیٰ تر میں امتیاز نہیں کر پاتے اور اجتہاد کے ایسے پہلو اختیار کر لیتے ہیں جو اَولیٰ تو ہوتا ہے۔ مگر اَولیٰ تر نہیں ہوتا اور ان کے مرتبہ و مقام کی بلندی اور رفعت کی وجہ سے اتنی سی بات بھی اللہ کو ناگوار ہوتی ہے اور اس پر ان کو تا در ینا مطلع کر دیا جاتا ہے۔

سُورۂ عبس میں بھی بالکل اسی قسم کا ایک واقعہ مذکور ہے۔ کہ کیونکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجتہاد میں سہو ہوا اور کیونکر اللہ کی جانب سے متنبہ کیا گیا۔ بات یہ تھی کہ ایک دن صنادید قریش کا ایک گروہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصروفِ کلام تھا اور آپ بکمال توجہ ان کو اسلام کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اتنے میں ابن ام مکتوم جو نابینا تھے شوق اور وارفتگی کے عالم میں آئے اور آپ سے مسائل پوچھنے لگے۔ اور یہ نہ دیکھ سکے کہ آپ پہلے کن لوگوں کو شرفِ مکالمہ بخش رہے ہیں۔ آپ نے اس خیال سے کہ یہ لوگ جذبۂ تنفر سے کہیں نفسِ اسلام کی دعوت کو نہ ٹھکرا دیں، یہ موزوں خیال کیا کہ اس وقت ان کو قدرے تغفّص کے ساتھ روک دیا جائے اور ان سرداران قریش سے گفتگو کو برابر جاری رکھا جائے شاید اس التفات اور توجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو یہ ادا ناگوار معلوم ہوئی کیونکہ یہ بات وہی علام الغیوب خوب جانتا ہے کہ نتائج کے اعتبار سے کون چیز بہتر تھی۔ یعنی ان قریش کے بڑے بڑے آدمیوں کے ساتھ بحث و مکالمہ کو جاری رکھنا یا ایک مخلص مسلمان کے ساتھ علم و رافت کے ساتھ گفتگو کرنا۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔

### حلِ لُغات

مُرْسٰهَا۔ قیام۔ وقوع۔

عَبَسَ۔ اظہارِ تغفّص فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۔ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰىٓ ۝
۳۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید وہ پاک ہو جاتا ۝

۴۔ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرٰىٓ ۝
۴۔ یا نصیحت سنتا اور وہ نصیحت اُسے مفید ہوتی ۝

۵۔ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝
۵۔ وہ جو پرواہ نہیں کرتا ۝

۶۔ فَأَنتَ لَهُ تَصَدّٰى ۝
۶۔ تو اُس کی فکر میں ہے ۝

۷۔ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ۝
۷۔ اگر وہ پاک نہ ہو تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں ۝

۸۔ وَأَمَّا مَن جَآءَكَ يَسْعٰى ۝
۸۔ اور وہ تیرے پاس دوڑتا آیا ۝

۹۔ وَهُوَ يَخْشٰى ۝
۹۔ اور وہ ڈرتا ہے ۝

۱۰۔ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝
۱۰۔ تُو تو اُس سے تغافل[ف] (بے پرواہی) کرتا ہے ۝

۱۱۔ كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝
۱۱۔ ہرگز نہیں یہ تو نصیحت ہے ۝

۱۲۔ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ۝
۱۲۔ سو جو چاہے اُسے یاد کرے ۝

۱۳۔ فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝
۱۳۔ اور یہ ان ورقوں میں (لکھی) ہے جن کی تعظیم کی جاتی ہے ۝

۱۴۔ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۝
۱۴۔ جو بلند قدر مقدس[ک] (پاک) ہیں ۝

۱۵۔ بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ۝
۱۵۔ وہ ورق لکھنے والوں کے ہاتھ میں ہیں ۝

---

ف غور کیجئے۔ واقعہ کے لحاظ سے یہاں کوئی نافرمانی یا معصیت نہیں ہے۔ بلکہ معاملہ صرف یہ ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان باتوں میں کہ کون توجہ اور التفات کا زیادہ مستحق ہے۔ مکہ والے یا یہ نابینا صحابی صحیح اور اولیٰ فیصلہ نہیں کر پائے اور مسئلہ کے ایسے پہلو کو اختیار کر لیا جو عند اللہ معقول تھا، افضل نہیں تھا۔

قرآن کی یہ آیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صادق اور مامور من اللہ ہونے پر بہترین دال ہے کیونکہ معاذ اللہ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے نہ ہوتے تو ان آیتوں کو جن میں آپ کو متنبہ کیا گیا ہے کبھی قرآن کے اوراق میں درج نہ فرماتے۔ یہ واقعہ بجائے خود دعوئے نبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ اتنی بڑی تنبیہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر کسی تشریحی نوٹ کے ابد تک باقی رکھا اور اپنے عقیدت مندوں کو بتایا کہ مجھے اس مقام پر ٹھوکر لگی ہے۔

ک صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ سے مراد اوراق قرآن ہیں جو عند اللہ مکرم ہیں اور رفعت اور پاکیزگی میں ممتاز ہیں۔ اور بِأَيْدِى سَفَرَةٍ سے مقصود صحابہ ہیں جن کے بزرگ اور مقدس ہاتھوں میں ان کی کتابت ہوئی اور جن کی مساعی سے یہ کتاب حکیم ساری دنیا میں اشاعت پذیر ہوئی۔

## حل لغت

لَهُ تَصَدّٰى۔ آپ اس کے درپے ہوئے۔ اس کی فکر میں پڑتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۶- كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○
۱۷- قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ○
۱۸- مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ○
۱۹- مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ○
۲۰- ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ○
۲۱- ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ○
۲۲- ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ○
۲۳- كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ○
۲۴- فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ○
۲۵- أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ○
۲۶- ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ○
۲۷- فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ○
۲۸- وَعِنَبًا وَقَضْبًا ○

۱۶- جو بزرگ اور نیکو کار ہیں ○
۱۷- آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا کچھ ناشکر گزار ہے ○
۱۸- خدا نے اُسے کس چیز سے پیدا کیا ○
۱۹- نطفہ سے اسے پیدا کیا۔ پھر اس کا اندازہ رکھا ○
۲۰- پھر اس کے لئے راہ آسان کی ○
۲۱- پھر اُسے مُردہ کیا۔ پھر اُسے قبر میں رکھوایا ○
۲۲- پھر جب چاہے گا اُسے اُٹھائے گا ○
۲۳- کوئی نہیں جو اسے حکم ملا ہے اُس نے اُسے پورا نہیں کیا ○
۲۴- سو چاہئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے ○
۲۵- کہ ہم نے بڑے زور سے پانی برسایا ○
۲۶- پھر ہم نے زمین کو پھاڑ کر چیرا ○
۲۷- پھر ہم نے اُس میں دانہ اُگایا ○
۲۸- اور ترکاری ○

## آپا دھاپی اور نفسا نفسی

ف غرض یہ ہے کہ آج تو یہ مادیت میں پھنسے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بوقلموں نعمتوں سے استفادہ کر رہے ہیں اور ان چیزوں کو حاصل حیات سمجھے ہوئے ہیں۔ مگر ایک وقت آنے والا ہے جب کانوں کو بہرہ کر دینے والی آواز کا دھاکا ہوگا اور یہ محسوس کریں گے کہ اب احتساب کی گھڑی قریب تر ہو رہی ہے۔ اس وقت یہ تعلقات جو یہاں گناہ اور معصیت کا سبب بن جاتے ہیں، منقطع ہو جائیں گے اور ہر شخص آپا دھاپی اور نفسا نفسی میں کچھ ایسا منہمک ہوگا کہ دوسروں کی ہمدردی کا خیال بھی اس کے دل میں پیدا نہیں ہوگا۔ جس بھائی پر وہ جان دیتا تھا اور جن کی وجہ سے کئی ہنگامے اور لڑائیاں اس نے مول لی تھیں۔ آج اُن سے بھاگے گا اور ان کا سامنا نہیں کرے گا۔ وہ ماں اور باپ جن کے پیار اور جن کی محبتوں پر اس کو ناز تھا اور جن کی بے جا محبت اور ناز برداری کی وجہ سے اس کے اخلاق بگڑے تھے۔ ان کو چھوڑ دے گا۔

(باقی صفحہ ۱۴۰۳ پر)

## حل لغت

فَاَقْبَرَہٗ۔ یعنی عالم قبر میں پہنچایا۔ جس کا آغاز موت کے بعد ہوتا ہے۔
قَضْبًا۔ ترکاری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۹ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۝
۳۰- وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ۝
۳۱- وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۝
۳۲- مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝
۳۳- فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝
۳۴- يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝
۳۵- وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۝
۳۶- وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ۝
۳۷- لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝
۳۸- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝
۳۹- ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝
۴۰- وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝
۴۱- تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝
۴۲- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ع

۲۹- اور زیتون اور کھجوریں ۝
۳۰- اور گھنے باغ ۝
۳۱- اور میوے اور چارہ ۝
۳۲- تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے نفع کے لئے ۝
۳۳- پھر جب کان پھوڑنے والی آئے گی ۝
۳۴- اُس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا ۝
۳۵- اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ۝
۳۶- اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے ۝
۳۷- اُس دن اُن میں سے ہر آدمی ایک حال میں مشغول ہوگا جو اس کو کافی ہوگا ۝
۳۸- کتنے منہ اُس دن روشن ہوں گے ۝
۳۹- ہنستے خوشی کرتے ۝
۴۰- اور کتنے منہ اُس دن ایسے ہوں گے جن پر غبار پڑا ہوگا ۝
۴۱- اُن پر سیاہی چھائی ہوگی ۝
۴۲- وہ لوگ وہی ہیں جو کافر بدکار ہیں ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۰۲)
وہ بیوی اور بچے جن کے لئے رات دن سرگرداں رہتا تھا اور جن کی آسودگی اور آسائش کے لئے اُس نے حلال اور حرام کی تمیز بھی اٹھا رکھی تھی آج اس کو یہ اپنے دشمن نظر آئیں گے۔ آج صرف اپنی ذات اور اس کی فکر ہوگی۔ اپنا معاملہ اور اس کے متعلق تشویش ہوگی جس کی وجہ سے ہر آدمی حیران اور پریشان ہوگا۔
پھر اعمال کی تقسیم کا تقاضا یہ ہوگا کہ کچھ لوگ تو خوش و خرم ہوں گے اُن کے چہروں پر مسرت کھیل رہی ہوگی اور کچھ ایسے ہوں گے کہ بداعمالیوں کی وجہ سے رُو سیاہ ہوں گے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)
۱ جن پر گرد و غبار چھا رہا ہوگا۔ مؤخر الذکر وہ ہوا ہے جنہوں نے دنیا میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کا انکار کیا اور ساری زندگی فسق و فجور میں گزار دی۔

حلِ لغات
اَبًّا۔ چارہ۔ بھوسی۔ گھاس۔
اَلصَّآخَّةُ۔ نفخۂ ثانیہ جس کی وجہ سے ایک شور ہوگا۔
قَتَرَةٌ۔ ندامت و حسرت کی سیاہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| رکوعها | (٨١) سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ (٧) | آیاتها |
|---|---|---|
| ١ | | ٢٩ |

## (٨١) سورۂ تکویر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

١- إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○
٢- وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ○
٣- وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ○
٤- وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ○
٥- وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ○
٦- وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○
٧- وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ○
٨- وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ○
٩- بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ○
١٠- وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ○

١- جب سورج لپیٹا جائے گا ○
٢- اور جب تارے ماند پڑ جائیں گے ○
٣- اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ○
٤- اور جب اس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بیکار پھریں گی ○
٥- اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○
٦- اور جب دریا جھونکے جائیں گے ○
٧- اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں گے ○
٨- اور جب اس لڑکی سے جو زندہ گاڑی گئی تھی پوچھا جائیگا ○
٩- کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی تھی ○
١٠- اور جب اعمالنامے کھولے جائیں گے ○

### سورۃ التکویر

ف قرآن حکیم نے جن صداقتوں کو آج سے چودہ سو سال قبل بیان کیا تھا، آج سائنس اور علوم جدیدہ اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ چنانچہ تکویر شمس کا مسئلہ وہ ہے جس کو قیامت کی توضیح کے سلسلہ میں قرآن حکیم نے بوضاحت ذکر کیا اور آج بڑے بڑے ماہرین کہہ رہے ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب کہ سورج کی حرارت اور روشنی کا خزانہ بالکل ختم ہو جائے گا اور یہ عظیم کرۂ بے نور ہو کر رہ جائے گا۔ اس وقت کے عقل مند اس نظریہ پر ہنستے تھے کہ کہیں آفتاب کا چشمۂ نور و ضیاء بھی خشک ہو سکتا ہے؟ مگر آج کے عقلاء ان لوگوں کی عقل پر ہنستے ہیں جو اس نظام کو دائمی سمجھتے تھے۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ سے غرض یہ ہے کہ وہ وقت اتنا ہولناک ہوگا کہ چوپایہ کی وہ قسم جو مالک کو بہت عزیز ہوتی ہے، وہ اس سے بھی بے پرواہ ہو جائے گا۔

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ یعنی وحشی جانور بھی گھبرا جائیں گے اور مارے وحشت اور اضطراب کے جنگلوں میں جمع ہونے شروع ہو جائیں گے۔

### حل لغات

اَلْمَوْءُدَةُ:- زندہ گاڑی ہوئی لڑکی۔
بعض قبائل میں عزت اور شرف کا یہ غلط خیال رواج پذیر ہوگیا تھا کہ لڑکیاں ناموس اور عزت کے لئے موجب ننگ ہیں۔ اس لئے وہ ان کو جب پیدا ہوتیں تو زندہ زمین میں گاڑ دیتے۔ اس برائی کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل عربوں کی اخلاقی حالت کیا تھی؟ اور اسلام نے ان لوگوں کی اصلاح کے سلسلہ میں کتنا بڑا کام کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱- وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ○
۱۲- وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ○
۱۳- وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ○
۱۴- عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ○
۱۵- فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○
۱۶- الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ○
۱۷- وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ○
۱۸- وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ○
۱۹- إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ○
۲۰- ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ○
۲۱- مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ○
۲۲- وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ○

۱۱- اور جب آسمان کی کھال اُتاری جائے گی ○
۱۲- اور جب دوزخ دہکائی جائے گی ○
۱۳- اور جب بہشت نزدیک لائی جائے گی ○
۱۴- اُس وقت ہر شخص معلوم کریگا جو اُس نے حاضر کیا ہے ○
۱۵- سو مَیں پیچھے ہٹنے والوں کی قسم کھاتا ہوں ○
۱۶- سیدھے چلنے والوں تھم رہنے والوں کی ○
۱۷- اور رات کی قسم جبکہ وہ جانے لگے ○
۱۸- اور صبح کی قسم جبکہ وہ سانس لے ○
۱۹- کہ بیشک یہ قرآن بزرگ رسول ؑ کا قول ہے ○
۲۰- وہ رسول صاحب قوت ہے عرش والے کے پاس عزت والا ہے ○
۲۱- سب کا مانا ہوا ہے وہاں امانت دار ہے ○
۲۲- اور یہ کہ تمہارا رفیق کچھ دیوانہ نہیں ہے ○

## آفتابِ نبوت کا طلوع

ف قرآن کے متعلق یہ شبہ تھا کہ یہ کلام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے پیش کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام کی وساطت سے نازل نہیں ہوا۔ اس کا جواب مرحمت فرمایا ہے کہ ان پانچ سیاروں کو دیکھو جن کو مریخ۔ زحل مشتری۔ زہرہ اور عطارد کہتے ہیں کہ جس وقت پیچھے ہٹتے مشرق کی جانب گھوم جاتے ہیں اور جس وقت تاریک رات جانے لگتی ہے اور صبح صادق کا وقت ہوتا ہے اور آفتاب کی آمد آمد ہوتی ہے کیا اس وقت دن کی تابندگی اور روشنی میں کوئی شک و ارتیاب باقی رہتا ہے اور کیا اس وقت سوائے آفتاب کے اور کوئی دلیل آفتاب کے وجود کی پیش کی جا سکتی ہے ع " آفتاب آمد دلیلِ آفتاب "
ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ یہ پانچ سیارے آخری رات کو آفتاب کی پیشوائی کے لئے مشرق کی جانب آ جاتے ہیں اور اپنی آب و تاب کھو بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح انبیائے سابقین کا زمانہ اپنی حیات پر چمکنے کا ختم ہو چکا ہے۔ کفر و ظلمت کی رات جو ان کے بعد چھا چکی تھی، اب چھٹ چکی ہے اور صبح کا اُجالا نمودار ہے اور آفتابِ نبوت جلوہ گر ہے۔ اس لئے اب ان حالات میں یہ واقع ہے کہ یہ قرآن جبریل علیہ السلام کی وساطت سے نازل ہوا ہے۔ جو بزرگ ہے۔ صاحب قوت ہے۔ مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے۔ مطاع اور آسمانوں میں امانت داری میں مشہور ہے۔
ف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور کسبِ فیض کیا تو منکرین نے کہا کہ یہ محض جنون ہے۔ اس کی تردید میں فرمایا کہ وہ شخص جو تمہارے ساتھ برسوں سے ہے اور جس کی عقل مندی اور دوستی پر تمہیں ناز رہا ہے۔ آج یکایک مجنون کیونکر ہو گیا۔ کیا محض اس لئے کہ وہ الہام کا مدعی ہے یقین مانو کہ اُس نے جبریل کو اُس کی اصل شکل میں صاف آسمان کے کنارہ پر دیکھا ہے۔

## حلِ لغات

کُشِطَتْ۔ کَشْطٌ سے ہے۔ جس کے معنی کھال اُتارنے اور برہنہ کرنے کے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ نظامِ آسمانی کو درہم برہم کر دیا جائے گا۔
عَسْعَسَ۔ ذوات الاضداد میں سے ہے۔ اس کے معنی آنے اور جانے دونوں کے ہیں۔ مگر یہاں مراد یہ ہے کہ جب رات جانے لگتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳- وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝

۲۳- اور کچھ شک نہیں کہ اُس نے اُس رسُول کو آسمان کے کھلے کنارہ پر دیکھا ہے ۝

۲۴- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝

۲۴- اور وہ پوشیدہ بات پر بخیل بھی نہیں ہے ۝

۲۵- وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

۲۵- اور قرآن شیطان مردود کا قول نہیں ہے ۝

۲۶- فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝

۲۶- پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ۝

۲۷- اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

۲۷- یہ تو جہان بھر کے لئے ایک نصیحت ہے ۝

۲۸- لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝

۲۸- اس کے لئے جو تم میں سیدھی راہ پر چلنا چاہے ۝

۲۹- وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

۲۹- اور جب تک اللہ جو جہان کا رب ہے، نہ چاہے تم ہرگز نہیں چاہ سکتے ۝

## اٰیاتہا ۱۹　(۸۲) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (۸۲)　رکوعہا ۱

## (۸۲) سُورۃ انفطار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝

۱- جب آسمان پھٹ جائے ۝

۲- وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝

۲- اور جب ستارے جھڑ پڑیں ۝

۳- وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝

۳- اور جب دریا بہہ چلیں ۝

ف ضَنِیْن بالضاد کے معنی بخل کے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو باتیں رُشد و ہدایت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے معلوم ہوتی ہیں وہ ان کو از راہ بخل نہیں چھپاتے بلکہ بلا کم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے ہیں۔
ایک قرأت میں ظَنِیْن بالظاء بھی آیا ہے اس کے معنی متہم ہونے کے ہیں۔ اس صورت میں غرض یہ ہوگی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب و افتراء سے متہم نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی ساری زندگی صداقت شعاری سے معمور رہی ہے جس کو تم بھی جانتے ہو۔
قرائین کے تواتق سے معلوم ہوتا ہے کہ ضاد کو ظاء کے قریب پڑھنا چاہئے۔
ف۲ اس آیت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ قرآن حکیم تمام کائنات کے لئے رُشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ آج تم لوگ از راہ جہل و تعصب اس کے حقائق کو تسلیم نہیں کرتے ہو مگر ایک وقت آنے والا ہے کہ اس کی روشنی سارے عالم میں پھیلے گی اور اس کی تعلیم کو دنیا کے ہر حصہ میں قبولیت اور پذیرائی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

## حلِ لُغت

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ۔ یعنی جب اس بساط ارضی کو اُلٹ دیا جائے گا۔ اس وقت سمندر چھلک جائیں گے اور اِدھر اُدھر بہنے لگیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝
۵- عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ۝
۶- یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝
۷- الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝
۸- فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝
۹- كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۝
۱۰- وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝
۱۱- كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝
۱۲- یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝
۱۳- اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝
۱۴- وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝
۱۵- یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝
۱۶- وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۝

۴- اور جب قبریں اُٹھائی جائیں ۝
۵- اُس وقت ہر نفس معلوم کریگا جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ہے ۝
۶- اے انسان کس چیز نے تجھ کو تیرے ربِ کریم کی نسبت فریب دیا ۝
۷- جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا پھر برابر کیا ۝
۸- جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ۝
۹- ہرگز نہیں بلکہ تم انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہو ۝
۱۰- حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں ۝
۱۱- یعنی بزرگ لکھنے والے ۝
۱۲- جو کچھ تم کرتے ہو اُن کو معلوم رہتا ہے ۝
۱۳- بے شک نیک لوگ نعمت میں ہوں گے ۝
۱۴- اور بے شک بدکار دوزخ میں ہوں گے ۝
۱۵- انصاف کے دن اس میں داخل ہوں گے ۝
۱۶- اور کبھی اس دوزخ میں غائب نہ ہوں گے ۝

## تم فریبِ نفس میں کیوں مبتلا ہوئے؟

ف علاماتِ قیامت کی تفصیل بیان کرنے کے بعد یہ فرمایا تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے جب کہ ہر شخص اپنے کئے ہوئے کو دیکھے گا اور معلوم کرے گا کہ اس نے اپنی نجات کے لئے اعمال کی پونجی کیا آگے بھیجی ہے اور کن فرائض اور واجبات کو اس نے ادا نہیں کیا اور ان میں پیچھے رہ گیا۔ پھر منکر و سرکش انسان سے پوچھا ہے کہ تیرے پاس اس دن کے لئے کیا تحفہ ہے؟ تجھ کو آخر ربِ کریم کے باب میں کس چیز نے خداعِ نفس اور بھول میں مبتلا کر رکھا ہے؟ کیا اس کی ربوبیت اور کرم و نوازش نے؟ مگر تم نے کبھی سوچا ہے کہ صرف تو ہی اس کا کیوں مستحق ہے؟ کیا وہ لوگ جنہوں نے اپنی جان تک اللہ کی راہ میں دے دی، جنہوں نے اپنے خون سے اپنے اعمال نامہ کو لکھا، جنہوں نے اس دُنیائے دُوں کو آخرت کے مقابلہ میں ہمیشہ حقیر سمجھا، وہ کیوں اس کی رحمت و بخشش کے مستحق نہیں؟ کیا وہ خدا جس نے تجھ کو تم عدم سے وجود کی نعمت بخشی۔ جس نے جوڑ بند درست کئے۔ جس نے احشاء اور اعضاء میں توازن و اعتدال پیدا کیا اور جس نے حسبِ پسند تیری صورت بنائی، اس کے کرم اور بخشش کا تقاضا یہ نہ تھا کہ تو اس کے سامنے جھکتا۔ سرکشی کو چھوڑ کر رضا کا شیوہ اختیار کرتا اور کفر کی تاریکیوں میں سے نکلتا اور ایمان و یقین کی روشنی میں داخل ہوتا۔ مگر تو نے جب اس کی بخششوں اور ان نوازشوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تو اب اس کے کرم اور نوازشوں کا کیوں متوقع ہے۔

## حلِ لغات

مَا غَرَّكَ۔ تجھ کو کس چیز نے بھول میں رکھا۔

كِرَامًا كَاتِبِیْنَ۔ وہ فرشتے جو انسانوں کے عمل لکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۷- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝
۱۸- ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝
۱۹- يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْــًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۝

۱۷- اور تُو کیا جانے انصاف کا دن کیا ہے؟ ۝
۱۸- پھر تُو کیا جانے انصاف کا دن کیا ہے؟ ۝
۱۹- جس دن کوئی (منکر مجرم) کسی کے لئے کچھ نہ کر سکے گا اور اُس دن حکم اللہ ہی کا ہوگا ۝

(۸۳) سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ (۸۶) | اٰیاتہا ۳۶ | رکوعہا ۱

(۸۳) سُورۂ تطفیف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱- وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝
۲- الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝
۳- وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝
۴- اَلَا يَظُنُّ اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝
۵- لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
۶- يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۷- كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱- کم دینے والوں کی خرابی ہے ۝
۲- وہ کہ جب لوگوں سے ناپ لیں تو پورا بھریں ۝
۳- اور جب انہیں ناپ کر یا وزن کر کے دیں تو گھٹا کر دیں ۝
۴- کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اُٹھائے جائیں گے ۝
۵- ایک بڑے دن کے لئے ۝
۶- جس دن آدمی جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے ۝
۷- ہرگز نہیں بدکاروں کے اعمالنامے سجین میں پہنچے ۝

ف اس میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے جو سرکشی اور عناد کا وتیرہ اختیار کر رکھا ہے تو وہ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رُشد و ہدایت کے استفادہ کے مواقع عنایت نہیں فرمائے ہیں یا عقل و دانش اس راہ میں حائل ہے اور تنگ نظری کے ساتھ اسلام کے حقائق کو سمجھ نہیں پاتے۔ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ اصول مکافات عمل کے قائل نہیں ہیں۔ قیامت اور جزا و سزا کو نہیں تسلیم کرتے اس لئے دین کی قدر و قیمت ہی اُن کے دلوں سے اُٹھ گئی ہے اور اب یہ اس قابل نہیں رہے کہ ان معارف پر غور کر سکیں۔

## سُورۃ التّطفیف

ف اس سُورۃ کا موضوع یہ ہے کہ کاروبار اور معاملات میں اعتماد و صداقت کی رُوح کو پیدا کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ مذہب کا تعلق صرف عبادات سے نہیں اور عبادت کا مفہوم صرف یہ نہیں ہے کہ مجاہدہ و ریاضت سے نفس کو پاک کیا جائے۔ بلکہ مذہب نام ہے عقائد سے لے کر معاملات تک اصلاح کا۔ اور عبادت تعبیر ہے معاملہ کی پاکیزگی سے۔ اور ریاضت و زہد کہتے ہیں قلب کو حرص و آز کے جذبات سے پاک کرنے کو۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایک مسلمان کا تخیل صرف یہی نہیں ہے کہ وہ توحید و سُنّت کا قائل ہے اور پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لین دین، بیع و شرا اور معاملات باہمی میں بھی مسلمان ہو۔ چنانچہ فرمایا کہ جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ عذاب کے مستحق ہیں۔ ان لوگوں کی لالچ اور حرص کا یہ عالم ہے کہ جب یہ دُوسروں سے کوئی چیز ناپ کر لیتے ہیں تو پوری پوری لیتے ہیں اور جب دُوسروں کو دینے لگتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں سے پوچھا ہے کہ کیا ان لوگوں کو خدا کے سامنے پیش نہیں ہونا ہے اور پیش ہو کر جواب نہیں دینا ہے۔

## حلِ لغت

لِلْمُطَفِّفِيْنَ۔ مُطَفِّف کی جمع ہے۔ چیز کو گھٹا کر دینے والے۔ شَيءٌ طَفِيْفٌ۔ اے قلیل۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝
۸- اور تو کیا جانے سجّین کیا ہے؟ ○

۹- كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝
۹- ایک لکھا ہوا دفتر ہے ○

۱۰- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
۱۰- اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○

۱۱- الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝
۱۱- جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں ○

۱۲- وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝
۱۲- اور اُسے وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے باہر نکلنے والا گنہگار ہے ○

۱۳- اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
۱۳- جب اُس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ○

۱۴- كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
۱۴- ہرگز نہیں، بلکہ جو وہ کماتے ہیں اُس نے اُن کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے ○

۱۵- كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝
۱۵- ہرگز نہیں، وہ اُس دن اپنے رب سے پردہ میں ہوں گے ○

۱۶- ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝
۱۶- پھر ان کو ضرور دوزخ میں جانا ہوگا ○

۱۷- ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
۱۷- پھر کہا جائے گا یہ وہ ہے جسے تم

## ان دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے

ف اس دن افسوس اُن لوگوں کے لئے ہے جو مکذب ہیں اور مکافات عمل کے اصول کو تسلیم نہیں کرتے۔ جو یہ نہیں مانتے کہ انسان مرنے کے بعد زندہ ہوتا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دہ ہوتا ہے۔ جن کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جانے کے بعد کیونکر دوبارہ زندگی عطا ہو سکے گی اور جن کے نزدیک عقلاً یہ مستبعد ہے کہ حیات رواں دواں اور مسلسل ہے۔ جن کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی بُری بھلی زندگی ہے یہیں ہے۔ اس کے بعد نہ برزخ ہے نہ جنت اور نہ دوزخ۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ ان لوگوں کا انکار بربنائے معقول نہیں ہے۔ ان کے پاس دلائل نہیں ہیں۔ جن کی وجہ سے کفر پر مصر ہوں اور جزا و سزا کے اس قانون عدل و انصاف کو نہ مانیں۔ بلکہ اس انکار و کفر کے پس پردہ سب سے بڑا محرک جذبۂ معصیت ہے۔ خواہشات نفسانی کی تکمیل کے سلسلہ میں یہ نہیں چاہتے کہ کوئی قانون، کوئی ضابطہ اور کوئی دین درمیان میں حائل ہو اور ان کو فسق و فجور کے لذائذ سے روک دے۔ کبر و نخوت کا یہ عالم ہے کہ جب قرآن حکیم کی آیتیں ان کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تاکہ ان کو روشنی اور نور کے اکتساب کا موقع ملے تو یہ نہایت بے توجہی سے کہہ اٹھتے ہیں کہ اس میں بجز پہلوں کے قصے کہانیوں کے اور کیا رکھا ہے۔ حالانکہ واقعہ ایسا نہیں ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں زندگی کے معارف اور رُوح کی بالیدگی اور رفعت سے بحث کی گئی ہے۔ جس میں قوموں کے عروج و زوال کے اسباب بیان کئے گئے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے لئے قانون فطرت کیا ہے۔ جس میں اخلاق و معاشرت کی وہ گتھیاں سلجھائی گئی ہیں جن کو انسان تاحین تدبیر سے اب تک نہیں سلجھا سکا ہے جس میں خدا تک پہنچنے کے اور اس کے حصول و تقرب کے وسائل کی تشریح ہے۔

(باقی صفحہ ۱۴۵۰ پر)

## حل لغت

مُعْتَدٍ۔ حد اعتدال و توازن سے بڑھ جانے والا۔
اَثِیْمٍ۔ عادی مجرم۔ رَانَ۔ زنگ بیٹھ گیا۔ دل کی حقیقت پر غالب آگیا۔ چھا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تُكَذِّبُوْنَ ۝

۱۸- كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝

۱۹- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝

۲۰- كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

۲۱- يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

۲۲- اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝

۲۳- عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝

۲۴- تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝

۲۵- يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝

۲۶- خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ۝

۲۷- وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝

۲۸- عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

جھٹلاتے تھے ۝

۱۸- ہرگز نہیں بیشک نیکوں کے اعمالنامے علّیین (اونچے محلوں) میں ہیں ۝

۱۹- تو کیا سمجھا علیّیون کیا ہے ۝

۲۰- وہ لکھا ہوا دفتر ہے ۝

۲۱- مقرّب (فرشتے) اس پر حاضر ہوتے ہیں ۝

۲۲- بیشک نیک لوگ نعمت میں ہوں گے ۝

۲۳- تختوں پر بیٹھے ہوں گے ۝

۲۴- تو اُن کے چہروں پر نعمت کی تازگی پہچانے گا ۝

۲۵- مُہر لگی ہوئی خالص شراب ان کو پلائی جائے گی ۝

۲۶- اس کی مُہر مشک (کستوری) پر ہوتی ہے اور اسی ہی کی چاہئے کہ رغبت کریں ۝

۲۷- اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے ۝

۲۸- وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب[۱] پیتے ہیں ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۰۹)

اور جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر زمانے میں وہ کون دین ہے جو کائنات انسانی کے لئے سرمایۂ صد رحمت و برکت قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کی رائے غور و فکر پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ قلب بے حس ہو چکا ہے۔ گناہوں کا غبار اس پر چھا گیا ہے اور بصیرت اور نور دب چکا ہے۔ اب اس میں وہ معرفت نہیں ہے۔ وہ عمق اور گہرائی نہیں ہے جس کی وجہ سے انسان کسی معاملہ کی تہ تک پہنچ سکتا ہے۔

[۲] یعنی آج تو یہ لوگ دُنیا میں حقائق دینی سے رُوگردانی کرتے ہیں مگر کل آخرت میں مومنین جب کہ حق تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوں گے اور اس کی تجلیات سے دل و دیدہ کی تسکین کا سامان بہم پہنچائیں گے، یہ اس نعمت سے محروم رہیں گے اور جہنم میں پھینکے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ یہی وہ مقام ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ آج بتاؤ کیا ہم جھوٹ کہتے تھے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱] پاکبازوں کا نامۂ اعمال مقام علو و رفعت میں ہوگا۔ جس کو فرشتے بھی عزت اور فخر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کا ٹھکانا جنت ہے۔ جہاں اُن کو ہر نعمت سے نوازا جائے گا۔ جہاں یہ سہریوں پر بیٹھے خدا کی نعمتوں اور بخششوں کا نظارہ کریں گے۔ تم ان کو دیکھو گے کہ چہروں سے تکلف اور تنعم کے اثرات نمایاں ہیں۔ ان کو وہاں ہر نوع کے کھانے پینے کی آزادی میسّر ہوگی۔ حتیٰ کہ شراب بھی ملے گی جو سر بمہر ہوگی اور آخر میں جو مزا ہوگا، مشک سا ہوگا۔ خوشبودار اور معطر۔ یہ وہ کیفیت اور زندگی ہے جس میں تنافس اور تفاخر کی ضرورت ہے۔ دنیا کی ذلیل چیزوں کے لئے ایمان اور دیانت کو قربان کر دینا انتہا درجہ کی بے عقلی ہے۔

## حلِ لُغات

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ۔ ناز و نعمت کی زندگی کی شگفتگی۔ آسائش کی بشاشت۔ رَحِيْقٍ۔ خالص شراب و صافی یا بہتر و خوشبو تر۔ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ۔ آخری گھونٹ مشک کی خوش بوئے ہونگے یا مُہر مشک کی ہوگی۔ دونوں معنی مُراد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹- اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝

۲۹- وہ جو گناہ گار ہیں، ایمان داروں پر ہنستے تھے ۝

۳۰- وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝

۳۰- اور جب اُن کے پاس سے گزرتے تھے تو آپس میں آنکھ مارتے تھے ۝

۳۱- وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

۳۱- اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو باتیں بناتے لوٹتے تھے ۝

۳۲- وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

۳۲- اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے کہ بے شک یہ لوگ گمراہ ہیں ۝

۳۳- وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝

۳۳- اور حالانکہ وہ ایمانداروں پر محافظ بنا کر نہیں بھیجے گئے ۝

۳۴- فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝

۳۴- سو آج مومن کافروں پر ہنسیں گے ۝

۳۵- عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝

۳۵- تختوں پر بیٹھے دیکھیں گے ۝

۳۶- هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع

۳۶- کیا کافروں کو اُن کے اعمال کا بدلہ ملا ۝

| آیاتها ۲۵ | (۸۴) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) | رکوعها ۱ | (۸۴) سورۂ انشقاق |
|---|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

## مذاق کا بدلہ مذاق

ان کفار کے لئے یہ منظر کتنا تکلیف دہ اور اذیت بخش ہوگا کہ دنیا میں جن لوگوں پر یہ لوگ ہنستے تھے جن کی تحقیر اور تذلیل کے لئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے ہوتے تھے۔ جن لوگوں کو اپنے گھروں میں یہ ہدف طعن و تشنیع بناتے تھے اور جن کو دیکھ پاتے تھے تو بڑی بے باکی اور دلسوزی سے کہتے تھے کہ افسوس یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہ بات کہنے کا ان کو کوئی استحقاق نہ تھا آیا ان کو دیکھیں گے کہ وہ بلندیوں اور رفعتوں کے مالک ہیں اور مسہریوں پر تمکنت اور وقار سے بیٹھے ان کا مضحکہ اُڑا رہے ہیں۔ آج ان منکرین اور کفار کو اُن کے استہزا اور تمسخر کا پورا پورا بدلہ مل گیا اور آج اُن کی آنکھوں سے سارے پردے اور حجاب اٹھ گئے۔ آج اُن کو معلوم ہو گیا کہ اللہ کے نزدیک معیارِ تقرب کیا ہے؟ مال و دولت کی فراوانی یا سیم و زر کے انبار یا اخوان و انصار کی کثرت؟ نہیں، بلکہ اعمالِ صالحہ، پاک بازی، دولتِ ایمان سے بہرہ مندی، خلوص، جاں بازی، ایثار اور پیہم اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے جدوجہد۔ یہ وہ نعمتیں ہیں، جن سے اُن کے دامن ہمیشہ خالی رہے۔ انہوں نے اس بات پر بڑے فخر و غرور کا اظہار کیا کہ ان کو دنیا کی ساری آسائشیں حاصل ہیں اور مسلمان اُن سے یک قلم محروم ہیں۔ مگر اس بات کو یہ لوگ معلوم نہ کر سکے کہ زندگی کا اصلی و حقیقی نصب العین دنیا نہیں ہے۔ دنیا کی آسودگیاں اور تکلفات نہیں ہیں، بلکہ رضاءِ الٰہی ہے۔ وہ اگر خوش ہو گیا تو دارین کی نعمتیں حاصل ہیں اور اگر وہ روٹھ گیا تو چاندی سونے کے محل بھی محض بے کار ہیں۔ یہی وہ راز تھا جس کو مسلمان نے سمجھا اور جس کی وجہ سے آج جنت اُن کے قدموں میں ہے۔ اور کفار نے نہ سمجھا اور جہنم کا ایندھن بنے۔

## حل لغات

فَكِهِيْنَ۔ مذاق اُڑاتے ہوئے۔

هَلْ ثُوِّبَ۔ یہاں هل بمعنی قَدْ ہے۔

www.KitaboSunnat.com



۱- إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝
۲- وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝
۳- وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝
۴- وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝
۵- وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝
۶- يَآأَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝
۷- فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُ بِيَمِينِهِ ۝
۸- فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝
۹- وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝
۱۰- وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُ وَرَآءَ ظَهْرِهِ ۝
۱۱- فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا ۝
۱۲- وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝
۱۳- إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝

۱- جب آسمان پھٹ جائے گا ۝
۲- اور اپنے رب کا حکم سُنے اور وہ اسی لائق ہے ۝
۳- اور جب زمین پھیلائی جائے ۝
۴- اور جو اس میں ہے نکال ڈالے اور خالی ہو جائے ۝
۵- اور اپنے رب کا حکم سُنے اور وہ اسی لائق ہے ۝
۶- اے انسان! بیشک تو محنت کرنے والا ہے اپنے رب کی طرف پھر تو اس سے ملے گا ۝
۷- سو جسے اُس کی کتاب داہنے ہاتھ میں ملی ۝
۸- اُس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا ۝
۹- اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا ۝
۱۰- اور جسے اُس کی کتاب پیٹھ پیچھے سے دی گئی ۝
۱۱- وہ موت کو پکارے گا ۝
۱۲- اور وہ دوزخ میں جائے گا ۝
۱۳- وہ اپنے اہل میں خوش وقت تھا ۝

## سُورۂ اِنشقاق

ف۱ یہ سورہ مکی ہے اور اس میں مسائلِ معاد سے زیادہ تر بحث کی گئی ہے۔ جیسا کہ مکی سورتوں کی خصوصیت ہے۔ فرمایا کہ جب قیامت آجائے گی اور اللہ کا حکم ہوگا کہ یہ قبۂ زرنگار توڑ دیا جائے۔ تاکہ فرشتے اس میں آجا سکیں اور یہ بساطِ ارضی کھینچ کر بڑھا دی جائے تو اس میں ان کو قطعاً تخلّف نہیں ہوگا۔ دونوں انتہائی عاجزی سے اللہ کے حکموں کی اطاعت کریں گے۔

ف۲ یعنی ساری زندگی میں انسان اس جدوجہد میں مبتلا رہتا ہے کہ کسی شاہدِ آرزو کے حصول میں کامیابی ہو اور کسی نہ کسی طریق سے اس کی تمنائیں ٹھکانے لگیں۔ دن رات دوڑ دھوپ کرتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک لمحہ بھی وہ فارغ نہیں ہے۔ سو اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایک دن اس نصب العین تک رسائی ہونے کو ہے جس کے لئے اس نے عمر بھر سعی کی اور تگ و دو جاری رکھی۔ مگر شرط کامرانی یہ ہے کہ یہ عمل پیہم، یہ شوقِ وصال اور یہ تگ و دو اللہ کو پسند آجائے اور وہ از راہِ تکریم و اعزاز اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دے دیں۔ ورنہ ہلاکت ہے اور جہنّم کی آگ ہے اور یہ سارے اعمال بے کار اور اکارت ہیں۔

### حلِّ لُغات

وَحُقَّتْ۔ اور اس کے لئے یہی زیبا تھا۔ وہ اسی لائق تھا۔
كَادِحٌ۔ محنت اور شدید برداشت کرنے والا ہے۔
ثُبُورًا۔ ہلاکت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۴- اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۚۛ

۱۵- بَلٰٓى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ؕ

۱۶- فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ

۱۷- وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ۙ

۱۸- وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ

۱۹- لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ

۲۰- فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ

۲۱- وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ۩

۲۲- بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۖ

۲۳- وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۖ

۲۴- فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ

۲۵- اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

۱۴- وہ سمجھا تھا کہ وہ پھر ہرگز (خدا کی طرف) نہ لوٹے گا○

۱۵- کیوں نہیں، اس کا رب اسے دیکھتا تھا○

۱۶- سو میں قسم کھاتا ہوں شام کی سُرخی کی○

۱۷- اور رات کی جو اس نے سمیٹا اس کی○

۱۸- اور چاند کی جب وہ پُورا ہو○

۱۹- کہ تم ضرور ایک حال سے دُوسرے حال میں آؤ گے○

۲۰- سو انہیں کیا ہُوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے○

۲۱- اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے○

۲۲- بلکہ یہ کافر تو جھٹلاتے ہیں○

۲۳- اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ دلوں میں رکھتے ہیں○

۲۴- سو تو انہیں دُکھ دینے والے عذاب کی بشارت دے○

۲۵- مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے، اُن

ف جس شخص کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، وہ اللہ کی نظروں میں حقیر و ذلیل ٹھہرے گا۔ دنیا میں اس شخص کی کیفیت یہ تھی کہ عاقبت کے متعلق کبھی اس نے سوچا ہی نہ تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ ہمیشہ اپنے متعلقین اور وابستگان میں اسی طرح خوش و خرم زندہ رہے گا۔ نہ کبھی مرے گا اور نہ مر کر اللہ کے حضور میں پیش ہوگا۔ مگر کیونکر ایسا ہونا ممکن تھا۔ جب کہ موت و بعثت اس ذات کے اختیار میں ہے۔ جو سب کچھ جانتی اور دیکھتی ہے۔ جو یہ علم رکھتی ہے کہ بعض لوگ میرے نام کے اپنانے کی پاداش میں سخت تکلیف و عسرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ میرے دشمن ہیں۔ مگر دنیا میں میں نے ان کو کسی تکلیف سے دوچار نہیں کیا۔ اس لئے انصاف و عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دن ایسا مقرر کیا جائے جب سب ایک جگہ جمع ہوں اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا پائیں۔

## زندگی یک قلم تحولات کا نام ہے

ف اس سے قبل کی آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو بعثت و حشر کے عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس آیت کی وجہ استدلال کی تردید ہے۔ اور فرمایا کہ اس میں عقلاً کوئی اشکال نہیں ہے۔ جس طرح نظامِ قدرت میں تم دوسری تبدیلیاں دیکھتے ہو اور تم کو کوئی تعجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ بھی فطرت کی ایک تبدیلی اور تحوّل ہے۔ جیسا کہ سُورج غروب ہوتا ہے اور اس وقت ایک سُرخی سی افق پر چھا جاتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے اور رات کی تاریکی اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ جیسا کہ چودھویں شب کا چاند سارے آسمان کو روشن کر دیتا ہے۔ اسی طرح تمہاری زندگی کا آفتاب غروب ہوتا ہے تو موت کی شفق برزخ کے کناروں پر نظر آتی ہے۔ اسی طرح عالم قبر کی تاریکی چھا جاتی ہے اور پھر اسی طرح نئی زندگی کا بدرِ منیر ضَو فگن ہو جاتا ہے۔ اس میں کون سی بات تعجب اور حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ یقیناً تمہاری ساری زندگی پیدائش سے حساب و کتاب تک ایک سلسلۂ تحولات ہے۔ ایک کیفیت کے بعد دوسری اور دُوسری کے بعد تیسری کا ظہور ناگزیر ہے۔

بعض مفسرین کی رائے میں لَتَرۡكَبُنَّ بالفتح ہے اور یہ اشارہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معراجِ آسمانی کی طرف کہ آپ عنقریب طبقاتِ علوم کی سیر کے لئے جائیں گے۔

## حلِ لُغات

بِالشَّفَقِ۔ وہ سُرخی جو سُورج ڈوبنے کے لئے نمودار ہوتی ہے۔
اِذَا اتَّسَقَ۔ جو چاند پورا ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

کے لئے بے انتہا اجر ہے ۝

آیاتها ۲۲ — (۸۵) سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷) — رکوعها ۱

## سورۃ بروج (۸۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝

۱۔ برجوں والے آسمان کی قسم ۝

۲۔ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝

۲۔ اور اُس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے ۝

۳۔ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝

۳۔ اور حاضر ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں ۝

۴۔ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝

۴۔ خندقوں والے مارے گئے ۝

۵۔ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝

۵۔ وہ ایندھن سے بھری ہوئی آگ تھی ۝

۶۔ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝

۶۔ وہ اُس کے پاس بیٹھے تھے ۝

۷۔ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝

۷۔ اور جو وہ ایمانداروں سے کرتے تھے دیکھ رہے تھے ۝

۸۔ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

۸۔ اور انہوں نے ایمانداروں میں صرف یہی ایک عیب پکڑا تھا کہ وہ اُس اللہ پر ایمان لائے تھے جو زبردست قابلِ تعریف ہے ۝

۹۔ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

۹۔ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝

### سُورَةُ الْبُرُوجِ

اصحاب اُخدود کا قصہ یہ ہے کہ ذونواس یہودی نے جب یہ دیکھا کہ بہت سے لوگوں نے دینِ مسیحی کو قبول کر لیا ہے تو اُس کا خون کھولنے لگا۔ اُس نے اُن مسیحیوں سے کہا کہ تم لوگ دو چیزوں میں سے ایک چیز کو پسند کر لو۔ یا تو آگ یا یہودیت۔ اِن صاحب عزیمت لوگوں نے عیسائیت سے انحراف کو دیانت و تقویٰ کے خلاف سمجھا اور دہکتی ہوئی کھائیوں میں کود پڑے۔

ان آیات میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور بتانا یہ مقصود ہے کہ حق کی اشاعت کے لئے پہلی قوموں نے کتنی تکلیفیں برداشت کیں اور کتنے استقلال سے کام لیا ہے۔ اس لئے مسلمان بھی مکہ والوں کی مخالفت سے نہ گھبرائیں۔ بلکہ ان عیسائیوں کی طرح بڑی سے بڑی مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔

### قاتل کی توبہ

ف ایک طرف اصحابِ اُخدود کے مظالم ہیں کہ بارہ ہزار عیسائیوں کو محض اس پاداش میں نذرِ آتش کر دیا کہ انہوں نے ایک خدا کو کیوں تسلیم کیا اور دوسری جانب اللہ کا عفو و کرم دیکھئے کہ وہ ان لوگوں کو توبہ و مغفرت کی دعوت دیتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۳۱۵ پر)

### حلِّ لغت

ذَاتِ الْبُرُوجِ۔ یعنی نجوم و کواکب والا۔

اَلْيَوْمِ الْمَوْعُودِ۔ قیامت کا دن۔

شَاهِدٍ۔ احوالِ قیامت کا مشاہدہ کرنے والا۔

مَشْهُودٍ۔ قیامت کے احوال و اہوال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

۱۰- جن لوگوں نے ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو ستایا۔ پھر توبہ نہ کی، اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور اُن کے لئے جلنے کا عذاب ہے ۝

۱۱- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝

۱۱- بے شک جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کئے۔ اُن کے لئے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ ہی بڑی مُراد پانی ہے ۝

۱۲- اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝

۱۲- بے شک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے ۝

۱۳- اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝

۱۳- بیشک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دُوسری بار پیدا کریگا

۱۴- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝

۱۴- اور وہی بخشنے والا محبت کرنے والا ہے ۝

۱۵- ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝

۱۵- عرش کا مالک ہے۔ بڑی شان والا ہے ۝

۱۶- فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝

۱۶- جو چاہتا ہے سو کر ڈالتا ہے ۝

۱۷- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝

۱۷- بھلا تجھے لشکروں کا حال بھی معلوم ہُوا ہے؟ ۝

۱۸- فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝

۱۸- یعنی فرعون اور ثمود کا ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۱۴) اور کہتا ہے کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچانا بہت بڑا گناہ ہے اور جب تک ظالم توبہ نہیں کرتا، اللہ کی بخشش کا حق دار نہیں ہے، بلکہ جہنمی ہے۔ اور عذاب احتراق کا مستحق ہے۔ اس آیت سے بعض مفسرین نے یہ استدلال کیا ہے کہ قاتل بھی اگر خلوص کے ساتھ توبہ کرلے تو اس کی توبہ عند اللہ مقبول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں کو دعوت دی جارہی ہے جنہوں نے ہزاروں عیسائیوں کو آگ میں جھونک دیا تو پھر وہ شخص توبہ کا کیوں حق نہیں رکھتا جس نے نادانی سے قتل کا ارتکاب کیا ہے اور اب پچھتا رہا ہے اور اپنے فعل پر نادم ہے۔

ف۲ اس آیت میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ جنت میں وہ لوگ جائیں گے اور فوزِ کبیر سے وہ لوگ بہرہ مند ہوں گے جو ایمان لے آئیں گے اور دل سے تسلیم کرلیں گے کہ اسلام کا نظامِ عمل صحیح اور درست ہے اور اس کے بعد عزیمت و استقلال کے ساتھ اس نظام پر عمل پیرا ہوں گے۔ وہ نہیں جنہوں نے مال و دولت کی فراوانی کو کافی سمجھا اور سیم و زر کے انبار کو گھروں میں جمع کرکے رکھا اور اللہ کے ہر حکم کی مخالفت کی۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

## خُدا اور اُس کی نوازش

ف۱ ان آیتوں میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے۔ اس کے ارادوں میں کوئی قوت اور کوئی شخصیت حائل نہیں ہوسکتی۔ وہ اگر مجرموں اور منکروں کو سزا دینا چاہے تو اس کی گرفت بہت سخت ہے اور اگر اپنے بندوں کو مغفرت اور دوستی سے نوازنا چاہے تو وہ غفور اور ودود ہے۔ جو لوگ خدا کے اسلامی تخیل سے خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس تصور میں وہ پیار نہیں ہے جو عیسائی مذہب میں ہے، وہ ودود کے لفظ پر غور کریں کہ اس کے معنی دوست کے ہیں یعنی احکم الحاکمین رب السمٰوٰت والارض خدا اور محبت کے لئے منتخب فرماتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۴۱۶ پر)

### حلِ لغات

فَتَنُوْا۔ فتنہ کے معنی دراصل عذاب اور کسی چیز کو آگ میں ڈالنے کے ہیں۔ یہاں مقصود ہے آزمائش میں ڈالنا۔ اَلْحَرِیْق۔ آگ۔ سوزش۔ اَلْبَطْش۔ پکڑ۔ گرفت۔ اَلْجُنُوْد۔ عساکر۔

www.KitaboSunnat.com



۱۹- بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝
۲۰- وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝
۲۱- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝
۲۲- فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

۱۹- کوئی نہیں بلکہ کافر جھٹلانے میں مصروف ہیں ۝
۲۰- اور اُن کے پیچھے سے انہیں اللہ نے گھیر رکھا ہے ۝
۲۱- بلکہ یہ تو قرآن ہے بڑی شان والا ۝
۲۲- لوحِ محفوظ پر لکھا ہے ۝

## آیاتها ۱۷ (۸۶) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۳۶) رکوعها ۱

## (۸۶) سورۂ طارق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱- وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝
۲- وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ ۝
۳- النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝
۴- اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝
۵- فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝
۶- خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝
۷- يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱- آسمان کی قسم اور اندھیرا پڑے آنے والے کی قسم ۝
۲- اور تو کیا جانے اندھیرا پڑے آنے والا کیا ہے ۝
۳- وہ چمکتا تارا ہے ۝
۴- بے شک ہر شخص پر ایک نگہبان مقرر ہے ۝
۵- سو چاہئے کہ انسان دیکھے کہ وہ کس شے سے بنایا گیا ہے ۝
۶- اُچھلتے پانی سے بنایا گیا ہے ۝
۷- جو پیٹھ (یعنی بواسطہ حرام مغز و دماغ) کے بیچ سے اور
چھاتیوں (یعنی اعضائے رئیسہ[ف]) کے بیچ سے نکلتا ہے ۝

(بقیہ صفحہ ۱۴۱۵)
کیا اس سے بڑھ کر نوازش اور محبت کا کوئی دوسرا انداز ہو سکتا ہے؟ وہ جس کے ہم ادنیٰ چاکر ہیں۔ جس کے حقیر غلام بھی اگر قرار پاسکیں تو جائے صد فخر و مباہات ہے۔ وہ عزت بخشتا ہے۔ دوستی اور محبت کی۔ جو خود محبوب ہے اور اس لائق ہے کہ ساری دنیا اس کو دل سے چاہے۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تمہارے حق میں محبوب ہونے کے ساتھ محب بھی ہوں۔ تم کو چاہتا ہوں اور تم سے دوستی اور مودت کا اظہار کرتا ہوں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

### حشر و نشر پر استدلال

ف قرآن حکیم کے انداز بیان کی یہ خصوصیات میں سے ہے کہ وہ با افادہ حقائق کو پیش کرتا ہے اور ان سے علم الٰہی کے نہایت دقیق مسائل کا استنباط کرتا ہے اور جتلاتا ہے کہ اگر تم لوگ کوتاہی نظر سے کام نہ لو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتے ہیں، وہ بالکل درست اور واقعہ ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تم یہ روز مرہ دیکھتے ہو کہ وہ چھلکتا ہوا پانی جو بدن کے ہر حصے سے نچڑ کر نکلتا ہے، وہ بے جان پانی ہوتا ہے مگر ایک جیتے جاگتے انسان کو منصۂ شہود پر جلوہ گر کر دیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ علیم و حکیم خدا نے یہی مناسب اور موزوں سمجھا کہ اس معزز اور مقدّس انسان کو اس طرح اور اس نہج سے پیدا کیا جائے۔ پھر تمہیں جب اس میں تعجب نہیں ہوتا اور تم کبھی اس حقیقت کا انکار نہیں کرتے کہ محض قطرۂ آب ایک انسان کی تخلیق کا باعث ہو سکتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۴۱۷ پر)

### حلِ لغات

اَلطَّارِق۔ رات کو آنے والا۔ نمودار ہونے والا۔
لَمَّا۔ بمعنی اِلَّا ہے۔
مَآءٍ دَافِقٍ۔ اُچھل کر نکلنے والا پانی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸- اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝
۹- يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝
۱۰- فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝
۱۱- وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝
۱۲- وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝
۱۳- اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝
۱۴- وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝
۱۵- اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝
۱۶- وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝
۱۷- فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ ع

۸- بے شک وہ اُسے پھیر لانے پر قادر ہے ۝
۹- جس دن بھید آزمائے جائیں گے ۝
۱۰- سو اس کے لئے نہ طاقت ہوگی نہ مددگار ۝
۱۱- آسمان مینہ ل والے کی قسم ۝
۱۲- اور زمین پھٹنے والے کی قسم ۝
۱۳- کہ یہ قرآن قولِ فیصل (دو ٹوک بات) ہے ۝
۱۴- اور وہ بے فائدہ بات نہیں ۝
۱۵- بے شک یہ لوگ ایک داؤ میں لگے ہوئے ہیں ۝
۱۶- اور میں بھی ایک داؤ میں لگا ہوا ہوں ۝
۱۷- تو کافروں کو مہلت دے زیادہ نہیں بلکہ انھیں تھوڑے دنوں کی مہلت دے ۝

| آیاتها ۱۹ | (۸۷) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (۸) | رکوعها ۱ | (۸۷) سورۂ اعلیٰ |
|---|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱۶)

تو پھر اس میں کیوں تعجب ہے کہ جب وہ چاہے گا تو موت کو زندگی سے بدل دے گا۔ کیا موت اور حیات کے واقعات روزانہ تمہارے سامنے نہیں ہیں؟ ایک وقت ضرور آئے گا جب کہ تمام رازہائے سربستہ امتحان کی کسوٹی پر کسے جائیں گے اور دیکھا جائے گا کہ کون حق وصداقت کے مطابق ہیں اور کون مخالف۔ پھر جن لوگوں کے متعلق وہ عذاب کا فیصلہ دے گا۔ دنیا کی کوئی قوت اس کی اعانت نہیں کر سکے گی۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ل وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کے سامنے یہ حقیقت بالکل واشگاف طور پر موجود تھی کہ بخارات سمندر سے اُٹھتے ہیں اور اس کے بعد یہی بخارات ابر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور پھر یہی برستے ہیں۔ اسی لئے اس کو ذَاتِ الرَّجْعِ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ ایسے ابر جو اس امانت کو جو انھوں نے سمندروں سے لی ہے۔ پھر سمندروں کو لوٹا دیتے ہیں۔
زمین کو بھی تمثیل میں پیش کیا ہے۔ جس میں سبزیاں نکلتی ہیں اور وہ پھٹ جاتی ہے۔ وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح ابر برستا ہے اور کھیت لہلہا اُٹھتے ہیں اور جس طرح زمین بوقلمون سبزیوں کو اُگلتی ہے، اسی طرح قرآن فیضانِ الٰہی ہے اور اس سے دلوں کے کھیت شگفتہ وشاداب ہو جاتے ہیں اور جس طرح بوقلمون سبزیاں زمین سے پھوٹتی ہیں اور انسان ان سے استفادہ کرتا ہے۔ اسی طرح یہ حق وصداقت کی کونپلیں جن کو قرآن کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔ قلبِ پیغمبر سے پھوٹی ہیں۔

## حلِ لغت

مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ۔ صُلب کے معنی پُشت کے ہیں اور ترائب سینے کی ہڈیوں کو کہتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ سارے بدن سے پانی نچڑ کر نکلتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱- سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝
۲- الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝
۳- وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝
۴- وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝
۵- فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝
۶- سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ ۝
۷- إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝
۸- وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝
۹- فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝
۱۰- سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ ۝
۱۱- وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝
۱۲- الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝
۱۳- ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝

۱- اپنے رب کے نام کی جو سب سے بلند مرتبہ ہے تسبیح کر ۝
۲- جس نے پیدا کیا۔ پھر درست کیا ۝
۳- اور جس نے اندازہ کیا۔ پھر راہ دکھائی ۝
۴- اور جس نے چارہ نکالا ۝
۵- پھر اُسے کالا کوڑا کر دیا ۝
۶- اے پیغمبرؐ ہم تجھے پڑھائیں گے۔ پھر تو نہ بھولے گا ۝
۷- مگر جو اللہ چاہے۔ وہ ظاہر اور چھپے کو جانتا ہے ۝
۸- اور آسانی کی جگہ پہنچنے کو ہم تیرے لئے آسان کریں گے ۝
۹- سو تو نصیحت کر اگر تیری نصیحت سے نفع ہو ۝
۱۰- جو ڈرتا ہے شتاب نصیحت قبول کرے گا ۝
۱۱- اور وہ بڑا بدبخت اس سے یک سو ہو جائے گا ۝
۱۲- جو بڑی آگ میں داخل ہو گا ۝
۱۳- پھر اس میں نہ مرے گا نہ جئے گا ۝

## سُورَةُ الْأَعْلَىٰ

ف سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ میں اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ پیغمبرؐ کا دماغ خدا کی جانب سے محفوظ ہوتا ہے اور جہاں تک شرعیات کا تعلق ہے، اس پر کبھی سہو و نسیان کی کیفیتیں طاری نہیں ہوتیں۔

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کا استثناء تاکید کے لئے ہے۔ یعنی خدا کو یہ منظور نہ ہو کہ پیغمبرؐ تعلیمات کو بھول جائے۔ ورنہ دوسری قوت ایسی نہیں جو ذہن پیغمبرؐ پر غالب آسکے۔

## حلِ لُغات

فَسَوّٰی۔ اعضاء میں تسویہ پیدا کرنا۔
فَهَدٰی۔ بدن میں اعضاء و احشاء کو اُن کے وظائف طبعی سے اطلاع بخشی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۱۴- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ | ۱۴- بے شک جو پاک ہوا اُس نے مراد پائی ۝ |
| ۱۵- وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ | ۱۵- اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی ۝ |
| ۱۶- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ | ۱۶- بلکہ تم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو ۝ |
| ۱۷- وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝ | ۱۷- اور حالانکہ آخرت بہتر اور بہت باقی رہنے والی ہے ۝ |
| ۱۸- اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ | ۱۸- بیشک یہ بیان اگلے صحیفوں (اور قول) میں ہے ۝ |
| ۱۹- صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۝ | ۱۹- ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (اور قول) میں ۝ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| آیاتھا ۲۶ | (۸۸) سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۸) | رکوعھا ۱ | (۸۸) سورۂ غاشیہ ۲ |

| | |
|---|---|
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝ |
| ۱- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ | ۱- بھلا تیرے پاس ڈھانپنے والی کا حال پہنچا ہے ۝ |
| ۲- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ | ۲- اُس دن کتنے مُنہ ذلیل ہوں گے ۝ |
| ۳- عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ | ۳- محنت کر رہے ہوں گے، تھک رہے ہوں گے ۝ |
| ۴- تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ | ۴- جلتی آگ میں داخل ہوں گے ۝ |

## ہمہ گیر صداقت

ف۱ غرض یہ ہے کہ صداقت ہمہ گیر ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام نے بیک آواز جو چیز اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے سامنے پیش کی وہ یہ تھی کہ کامیابی اسی شخص کا مقدر ہے جو پاکباز ہے۔ جو خیال و فکر سے لے کر اعمال و جوارح تک پاکیزگی اور تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیتا ہے۔ جس کا قلب پاک ہے جس کا خیال پاک ہے۔ جس کا استدلال شوائب ضلالت سے پاک ہے اور جس کا عمل خلوص اور پاکیزگی ہے۔ جو ہر آن اللہ کو یاد رکھتا ہے اور اپنی عقیدت و نیاز مندی کے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ یعنی وہ جس کو ذوقِ عبادت بے قرار کر دیتا ہے اور مجبور کر کے اس کے حضور میں کھڑا کر دیتا ہے۔ جس کی جبین اس کے آستانۂ جلال پر جھکنے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتی ہے اور جس کا دل حمد و ستائش کے ترانوں سے گونجتا رہتا ہے۔ جس کی زبان اس کے ذکر سے تازہ و شگفتہ رہتی ہے اور جس کی پوری زندگی ثبوت ہوتی ہے اس بات کا کہ اس نے اپنی زندگی کے کسی حصہ میں اس کی یاد اور اس کے احکام کو فراموش نہیں کیا۔ جو متاعِ دنیا کو ذلیل اور حقیر سمجھتا ہے اور آخرت کو جو دائمی اور واقعی ہے، بہتر قرار دیتا ہے جس کے نقطۂ نگاہ سے اصل چیز جو حصول اور تگ و دو کے قابل ہے۔ وہ عقبیٰ کی نعمتیں ہیں دنیا کی احقر اور ارذل اشیاء نہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو مختلف انبیاء نے اپنے اپنے وقتوں میں بنی نوعِ انسان تک پہنچایا اور ان کے اخلاقی اور رُوحانی افق کو بلند اور تابناک بنانے کی کوشش کی۔

## سُوْرَةُ الْغَاشِيَة

ف۲ قیامت کے کئی نام قرآن میں آئے ہیں اور سب کو اس کی مختلف خصوصیات پر دلالت کرتے ہیں۔ غاشیہ کے معنی ڈھانپ لینے اور چھا جانے کے ہیں۔ مناسبت یہ ہے کہ قیامت کے احوال اور شدائد کسی شخص کو بھی مستثنیٰ نہیں کریں گے اور ہر ایک کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ان سے دوچار ہو۔

(باقی صفحہ ۱۴۲۰ پر)

## حَلِّ لُغات

تُؤْثِرُوْنَ۔ ترجیح دیتے ہو۔ زیادہ اہم سمجھتے ہو۔
حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔ قیامت کی خبر۔
عَامِلَةٌ۔ کام کرنے والی۔ نَاصِبَةٌ۔ خستہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۵- تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ | ۵- کھولتے چشمے سے اُن کو پانی پلایا جائے گا ○ |
| ۶- لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ | ۶- اُن کے لیے سوائے کانٹے دار گھاس کے اور کچھ کھانا نہیں ہوگا ○ |
| ۷- لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ | ۷- جو نہ موٹا کرے اور نہ بھوک دُور کرے ○ |
| ۸- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ | ۸- کتنے چہرے اُس دن تازہ ہوں گے ○ |
| ۹- لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ | ۹- اپنی کمائی پر راضی ○ |
| ۱۰- فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ | ۱۰- اُونچے باغ میں ○ |
| ۱۱- لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ | ۱۱- وہاں بکواس نہیں سنتے ○ |
| ۱۲- فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ | ۱۲- اس میں ایک چشمہ جاری ہے ○ |
| ۱۳- فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ | ۱۳- اس میں اُونچے اُونچے تخت ہیں ○ |
| ۱۴- وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ | ۱۴- اور آبخورے رکھے ہوئے ہیں ○ |
| ۱۵- وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ | ۱۵- اور تکیے ایک قطار میں رکھے ہوئے ہیں ○ |
| ۱۶- وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ | ۱۶- اور مسندیں بچھی ہوئیں ○ |
| ۱۷- اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ○ وقفۃ | ۱۷- سو کیا وہ اُونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیونکر پیدا کیے گئے ہیں ○ |
| ۱۸- وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ○ وقفۃ | ۱۸- اور آسمان کو کہ کیونکر بلند کیا گیا ہے؟ ○ |
| ۱۹- وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ○ وقفۃ | ۱۹- اور پہاڑ کو کہ کیونکر کھڑے کیے گئے ہیں؟ ○ |
| ۲۰- وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ○ وقفۃ | ۲۰- اور زمین کو کہ کیونکر بچھائی گئی ہے؟ ○ |

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۱۹) غاشیہ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ دن فیصلہ اور احتساب کا ہوگا کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ اُن پر ذلت برس رہی ہوگی اور دنیا میں انھوں نے جتنے کام کیے تھے آج یہ محسوس کریں گے کہ وہ بجز تعب اور بوجھ کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ غذا ان کی ناقص اور تکلیف دہ ہوگی۔ پانی ملے گا تو وہ کھولتا ہوا۔ اور کھانا پائیں گے تو ایسا جس میں ذرہ برابر غذائیت نہ ہو۔ نہ بھوک اس سے دُور ہوگی اور نہ قوت و توانائی پیدا ہوگی۔ اور کچھ چہرے شگفتہ اور شاداب ہوں گے اپنے اعمال پر خوش اور نازاں ہوں گے۔ بلند مرتبت جنت میں رہیں گے۔ جہاں لغویات کا کہیں مذکور نہیں۔ جہاں بہتے چشمے ہیں اور بلند تخت ہیں جو قرینے سے بچھے ہیں۔ جہاں آلاتِ عیش و عشرت کا پورا پورا انتظام ہے۔ جہاں عمدہ عمدہ گدّے اور قالین ہیں۔ غرضیکہ ایسی زندگی ہے جس میں رُوح و جسم کی ہر آسودگی مہیا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کو یہ قسمت ملے کہ انھیں یہ نعمتیں میسر ہیں۔ اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو ان سے محروم ہیں۔

## حلِ لغات

ضَرِيْعٌ۔ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جو نہایت بدمزہ اور زہردار ہونے کے باعث چارپائے اس کو کھا نہیں سکتے۔ مگر یہاں مراد وہ کھانا ہے جس میں غذائیت نہ ہو۔ نَاعِمَةٌ۔ بارونق۔ شگفتہ۔ نَمَارِقُ نُمْرُقَةٌ کی جمع ہے۔ تکیہ۔ گدّا۔ زَرَابِيُّ۔ زَرْبِيَّةٌ کی جمع ہے۔ فرش۔ قالین۔ اَلْجِبَال۔ علامہ زمخشری کے نزدیک جبال سے مراد بادل ہیں۔ مگر بطور تشبیہ و مجاز کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۱۔ فَذَكِّرْ ۟ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝
۲۲۔ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝
۲۳۔ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝
۲۴۔ فَيُعَذِّبُهُ ٱللَّهُ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَكْبَرَ ۝
۲۵۔ إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ۝
۲۶۔ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

۲۱۔ سو تو نصیحت دے تیرا کام ہی نصیحت دینا ہے ○
۲۲۔ تو اُن پر داروغہ نہیں ہے ○
۲۳۔ لیکن جس نے مُنہ موڑا اور کافر ہوا ○
۲۴۔ سو اللہ اسے بڑا عذاب دے گا ○
۲۵۔ بیشک انہیں ہماری طرف پھر آنا ہے ○
۲۶۔ پھر بیشک اُن سے حساب لینا ہمارا ذمہ ہے ○

## آیاتھا ۳۰ (۸۹) سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰) رکوعھا ۱

## ۸۹ سُورۂ فجر

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ○
۱۔ وَٱلْفَجْرِ ۝
۲۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝
۳۔ وَٱلشَّفْعِ وَٱلْوَتْرِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
۱۔ قسم ہے (عید قربان کی) فجر کی ○
۲۔ اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں کی ○
۳۔ اور جفت (یوم ترویہ اور یوم عرفہ) اور طاق (یوم عید الاضحیٰ) کی ○

### دینِ فطرت اور دینِ کون

ف قرآن صرف مسائل ہی بیان نہیں کرتا۔ بلکہ فطرت کے عجائبات کی طرف بھی انسانی توجہات اور فکر و غور کو مبذول کرتا ہے۔ اس لیے غرائبِ دنیا اور غرائبِ دین میں ایک عجیب تناسب ہے۔ بلکہ قرآن تو اس حقیقت کا برملا اظہار کرتا ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس میں اور قوانینِ فطرت وکون میں نہ صرف کوئی تضاد نہیں۔ بلکہ پورا توافق و تطابق ہے۔ قرآن یہ چاہتا ہے کہ انسان اتنا وسیع النظر ہو کہ اسرار و عجائباتِ کون پر کامل طریق سے نگاہ رکھتا ہو۔ اس لئے کہ حقائق کی راہ میں سب سے بڑی جو رکاوٹ ہوتی ہے، وہ تعصب اور کوتاہ نظری ہوتی ہے اور فطرت کے آزادِ مطالعہ سے یہ مرض دُور ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ان کو اُونٹ کی تخلیق پر غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کس درجہ مفید حیوان بنایا ہے اور ریگستانوں میں رہنے والے انسانوں کے لئے اس کا وجود کس درجہ سُود مند ہے۔
پھر آسمان کی بلندیوں کو دیکھنا چاہئے کہ یہ نظام کہ اب کیونکر بغیر ستون کے قائم اور استوار ہے۔ پہاڑوں کی طرف غور و فکر کی نظریں دوڑانا چاہئے کہ کس طرح زمین میں گاڑ دیئے گئے ہیں کہ اب ان کے ثقل اور بوجھ کی وجہ سے زمین میں غیر طبعی حرکت پیدا نہیں ہوتی اور سُورج اپنی طرف اس کو جذب نہیں کر لیتا۔ پھر بساطِ ارضی کو دیکھنا چاہئے کہ کیونکر اس کو پاؤں تلے بچھا دیا ہے کہ ہم اس کو پامال کرتے اور روندتے ہیں۔ مگر یہ احتجاج نہیں کرتی۔ کیا ان غرائب کونیہ میں ان لوگوں کے لئے ذکر و نصیحت کی کوئی بات پنہاں نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا کام صرف انتباہ ہے کہ آپ ان تک ان حقائق کو پہنچا دیں۔ اب اگر یہ غور و فکر سے کام نہیں لیتے تو نہ لیں۔ آپ پر اس کا بوجھ نہیں۔

(باقی صفحہ ۱۴۲۲ پر)

### حلِ لغات

بِمُصَيْطِرٍ۔ داروغہ۔ سیطرۃ سے ہے۔ جس کے معنی قبضہ اور اقتدار ہیں۔
اِيَابَهُمْ۔ لوٹنا۔ رجوع کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۝
۵- هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍ ۝
۶- اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝
۷- اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۝
۸- الَّتِىۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِى الۡبِلَادِ ۝
۹- وَثَمُوۡدَ الَّذِيۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۝
۱۰- وَفِرۡعَوۡنَ ذِى الۡاَوۡتَادِ ۝
۱۱- الَّذِيۡنَ طَغَوۡا فِى الۡبِلَادِ ۝
۱۲- فَاَكۡثَرُوۡا فِيۡهَا الۡفَسَادَ ۝
۱۳- فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ ۝
۱۴- اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ۝
۱۵- فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰٮهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ

۴- اور رات کی جب گذرنے لگے (حاجی میدان مزدلفہ میں) ۝
۵- کیا ان چیزوں میں عقل مندوں کے لئے پوری قسم ہے ۝
۶- کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے عاد کے ساتھ کیا کیا ۝
۷- (یعنی) عاد ارم ستونوں والے کے ساتھ ۝
۸- وہ ارم کہ ان کی مانند شہروں میں پیدا نہیں ہوئے ۝
۹- اور ثمود کے ساتھ کیا (کیا کیا) جنھوں نے وادی میں پتھر تراشے ۝
۱۰- اور فرعون میخوں والے کے ساتھ کیا کیا ۝
۱۱- یہ سب وہ تھے جنھوں نے شہروں میں سر اُٹھایا ۝
۱۲- پھر اُن میں بہت فساد مچایا ۝
۱۳- پھر تیرے ربّ نے اُن پر عذاب کا کوڑا چلایا ۝
۱۴- بے شک تیرا ربّ گھات میں ہے ۝
۱۵- سو جو انسان ہے (اس کا حال یہ ہے کہ) جب اس کو اس کا ربّ آزماتا اور اُس کو عزّت اور نعمت دیتا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲۱)

## سُورۃ الفجر

ؔ اس سورت میں قسموں کے انداز میں شواہد کو پیش فرمایا ہے اور دلائل کا ذکر کیا ہے۔ اسی واسطے فرمایا ہے۔ هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍ۔ کہ اس میں عقلمندوں اور غور و فکر کرنے والوں کے لئے ایک یقینی دلیل ہے۔ اس لئے مقام اور موقع کے لحاظ سے زیادہ موزوں یہ ہے کہ یہاں الفجر سے مراد فجر قیامت ہو اور دس راتوں سے مراد وہ دس راتیں ہوں جن میں نافرمان قوموں پر عذاب بھیجا گیا اور اَلشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ سے غالباً ایام عاد کی طرف اشارہ ہو۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ سَبۡعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوۡمًا اور اَلَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ غرض ہر وہ رات ہے جو معذب قوموں پر آتی ہے۔ اس نہج سے یہ دعویٰ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ بالکل درست اور صحیح ثابت ہوگا۔ یعنی ان معذب قوموں کی تاریخ پڑھو اور ان کے حالات کا مطالعہ کرو۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جب بھی انہوں نے اللہ کے احکام کی نافرمانی کی۔ اس کا غضب ان پر نازل ہوا اور ان کو صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

**حَلِّ لُغات**
يَسۡرِ۔ لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ ذَاتِ الۡعِمَادِ۔ بالاقد۔
ذِى الۡاَوۡتَادِ۔ میخوں والا۔ صاحبِ حشم و جاہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَكْرَمَنِ ۝
۱۶- وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ
رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝
۱۷- كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝
۱۸- وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝
۱۹- وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝
۲۰- وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝
۲۱- كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝
۲۲- وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝
۲۳- وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ
يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝
۲۴- يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝
۲۵- فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝

تو کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے بزرگی دی ○
۱۶- اور جو اُسے آزمائے اور اُس کا رزق اُس پر تنگ کرے
تو وہ کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے ذلیل کیا ○
۱۷- ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○
۱۸- اور ایک دوسرے کو فقیر کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے ○
۱۹- اور تم مُردے کا سامان سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو ○
۲۰- اور مال سے بڑی محبت رکھتے ہو ○
۲۱- ہرگز نہیں جب زمین ریزہ ریزہ توڑی جائے گی ○
۲۲- اور تیرا ربّ آئے گا اور فرشتے قطار قطار آئیں گے ○
۲۳- اور اُس دن دوزخ لائی جائے گی۔ اُس دن آدمی نصیحت
پکڑے گا اور اُسے نصیحت پکڑنا کہاں ملے گا ○
۲۴- کہیگا کاش کہ مَیں اپنی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجتا ○
۲۵- پھر اُس دن اللہ کے عذاب کے برابر کوئی عذاب کریگا ○

## اِنسانی تنگ ظرفی

ف قرآن حکیم کی خصوصیت ہے کہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں انسانی نفسیات تک پر بحث کی گئی ہے اور بتایا ہے کہ اس کی لغزش اور گمراہی کے منابع کون کون ہیں۔ فرمایا کہ انسان کا دل اتنا چھوٹا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو مال و دولت سے نوازتے ہیں تو پھر یہ آپے میں نہیں سماتا۔ تبختر اور غرور میں ڈوب جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر میرے رب کا بڑا فضل ہے اور جب مال و دولت کو چھین لیتا ہے اور تنگی اور عسرت سے بسر ہونے لگتی ہے تو بے قرار ہو کر کہہ اٹھتا ہے کہ خدا نے میری بڑی توہین کی ہے۔ گویا مال و دولت کے وقت اُس نے اس کا صحیح استعمال کیا تھا۔ اور اب چھن جانے پر اس درجہ متاسف ہے۔ حالانکہ جب اس کے پاس سرمایہ تھا۔ اس وقت یہ نفس کی ضروریات کو پورا کرتا تھا۔ مگر مسکینوں اور حاجت مندوں کو کھانا کھلانے کی توفیق اسے کبھی میسر نہیں ہوئی بلکہ اس حرص و آز کی کیفیت یہ تھی کہ جو پاتا اور جہاں پاتا کھا جاتا۔ اور اس میں جائز و ناجائز کی کوئی تمیز روا نہ رکھتا اور دولت کا تو اسے عشق تھا۔ حالانکہ یہ چاہیے تھا کہ دولت کے وقت حد سے زیادہ خوش نہ ہوتا اور اس کو اللہ کی امانت سمجھ کر مستحقین میں صرف کرتا اور جب اللہ تعالیٰ دولت سے محروم کر دیتے۔ اس وقت صبر اور شکر سے کام لیتا اور قناعت اختیار کرتا۔ واضح رہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے مال و دولت کی محبت اگر اندازے کے مطابق ہو تو ممنوع نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں ضروری ہے۔ اگر اندازے سے زیادہ ہو اور بے جا غرور اور خواہشاتِ نفس کی تکمیل کے جذبات پیدا کر دے تو ناجائز اور ممنوع ہے۔ فی نفسہٖ یہ چیز نہ بُری ہے اور نہ اچھی۔ اس کا اچھا استعمال محمود ہے اور بُرا استعمال مذموم۔ فرمایا کہ منکرین یہاں سیم و زر کے انباروں پر نازو کبر کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ قیامت کے دن جب فرشتے اس کے حضور میں صف بستہ کھڑے ہوں گے اس وقت ان کو احساس ہوگا کہ اے کاش دنیا میں ہم نے یہاں کے لئے کچھ بھیجا ہوتا۔

### حلِّ لغات

فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ۔ روزی کو اس پر تنگ کر دیتا ہے۔
اَكْلًا لَّمًّا۔ یعنی سارے کا سارا کھا جاتے ہو۔ لَمّ کے معنی جمع کرنے کے ہیں۔ شئی ملموم اے مجتمع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۶- وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۝
۲۷- يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝
۲۸- ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝
۲۹- فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝
۳۰- وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

۲۶- اور جیسا وہ زنجیروں میں جکڑے گا ایسا کوئی نہ جکڑے گا ۝
۲۷- اے تسلی پانے والی جان! ۝
۲۸- اپنے رب کی طرف لوٹ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ۝
۲۹- پھر میرے بندوں میں داخل ہو ۝
۳۰- اور میرے بہشت میں داخل ہو ۝

## (۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵)

آیاتها ۲۰ — رکوعها ۱

## (۹۰) سورۂ بلد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱- لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝
۲- وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝
۳- وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝
۴- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝
۵- اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱- میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں ۝
۲- اور تو اس شہر میں اترا ہوا ہے ۝
۳- اور میں جننے والے کی اور اس کی جسے جنا (یعنی باپ اور بیٹے کی) قسم کھاتا ہوں ۝
۴- کہ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے ۝
۵- کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا ۝

ف وہاں نصیحت اور عبرت بالکل بے کار اور عبث ہوگی کہ وہ مقام مقام احتساب ہے، مقام تذکیر و عمل نہیں۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی روح دنیا میں بھی بلند رہتی ہے اور طمع اور آلودگیوں سے ملوث نہیں ہوتی۔ اور باوجود اس کے کہ افلاس اور معیشت کے طوفان اٹھتے ہیں مگر ان کا نفس اطمینان کے عرش نشیمن پر متمکن ہوتا ہے، وہاں سے نیچے نہیں اترتا۔ ان مطمئن نفوس کو کہا جائے گا کہ جاؤ تمہارے لئے مقام رضا و خوشنودی ہے تم میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور میری جنت میں رہو بسو۔ فادخلی فی عبدی سے غرض یہ ہے کہ انسان بلند ترین مقامات پر پہنچنے کے بعد بھی دائرۂ عبودیت سے نہیں نکلتا اور روحانیت کے انتہائی ارتقاء میں بھی اس کا چاکر اور غلام ہی رہتا ہے۔

## حیات انسانی

ف سورۃ البلد میں تین چیزوں کو بطور استشہاد کے پیش فرمایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ انسانی زندگی مسلسل مصائب اور سختیوں کا نام ہے۔ ایک مکہ کی پوری تاریخ کہ کیونکر اللہ کے ایک بندے نے پریشانی اور اضطراب کے عالم میں یہاں اپنی اولاد کو بسایا اور اس غیر آباد زمین میں ایک معبد کی بنیاد رکھی۔ اور پھر وہ جگہ کس درجہ مقبول ہوئی۔ دوسرے آپ کا اس شہر میں فاتحانہ داخلہ اور تیسرے آدم اور بنی آدم کی ساری زندگی، ان واقعات کو دیکھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حیات انسانی تعبیر ہے محنت و جانفشانی سے، تگ و دو اور سعی سے، دوڑ دھوپ اور کوشش سے، اور وہی لوگ دنیا میں کامیابی اور کامرانی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں جو اس راز کو سمجھتے ہیں اور جو آسودہ تن ہیں اور آرام طلب ہیں۔ وہ ہمیشہ سیاسیات عالم میں غلام اور نکمے رہتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہاں وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ بطور جملہ معترضہ کے ہے اور یہ پیش گوئی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے معنی مُطلق مکہ میں سکونت پذیر ہونے کے ہوں۔ اس صورت میں آپ کی مکی زندگی کے پُرمصائب ہونے کی طرف اشارہ ہوگا۔

## حل لغات

وَثَاقَهٗ۔ باندھنا۔ قید کرنا۔ جکڑنا۔
كَبَدٍ۔ مشقت۔ کوفت اور مصیبت۔

۶- يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝
۶- کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کیا ۝

۷- اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝
۷- کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے کسی نے نہیں دیکھا؟ ۝

۸- اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝
۸- کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں؟ ۝

۹- وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝
۹- اور ایک زبان اور دو ہونٹ ۝

۱۰- وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝
۱۰- اور ہم نے اُسے دونوں راہیں دکھلائیں ۝

۱۱- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝
۱۱- پھر ابھی وہ گھاٹی پر ہو کر نہ گزرا ۝

۱۲- وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝
۱۲- اور تو کیا سمجھا کہ گھاٹی کیا ہے؟ ۝

۱۳- فَكُّ رَقَبَةٍ ۝
۱۳- وہ گردن چھڑانا ہے ۝

۱۴- اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝
۱۴- یا بھوک والے دن کھانا کھلانا ۝

۱۵- يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝
۱۵- رشتہ دار یتیم کو ۝

۱۶- اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝
۱۶- یا محتاج کو جو خاک پر پڑا رہتا ہے ۝

ف غرض یہ ہے کہ انسان کو تو اس لئے پیدا کیا گیا تھا کہ یہ حق وصداقت کی راہ میں جس قدر مشکلات پیش آئیں، ان کو صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرے۔ مگر اس کی سرکشی اور بغاوت کا یہ عالم ہے کہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا اور سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چل سکے گا۔ عیش وعشرت میں، شادی غمی کی رسموں میں اور نام ونمود کے موقع پر بے دریغ خرچ کرتا ہے دعوتوں میں اور حکام وقت کی خوشنودی اور ان کی استرضا میں ہزاروں روپے پانی کی طرح بہا دیتا ہے اور جب قومی اور ملی کاموں کے لئے خدا کے نام پر اس سے کچھ مانگا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ صاحب! میں نے بڑی دولت لٹائی ہے اور بڑا سرمایہ خرچ کیا ہے۔ اب میں کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ شاید اس کی فضول خرچیوں کو کسی نے نہیں دیکھا اور اس کی ریاکارانہ مساعی کو نظر احتساب نہیں جانتا۔ اللہ نے اس کو دو آنکھیں بخشی ہیں۔ تاکہ حقائق کا مشاہدہ کرے ایک زبان اور دو ہونٹ عطا کئے ہیں کہ دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور کلمۂ حق کے اظہار سے دریغ نہ کرے۔ اور نیکی وبدی کی دو راہیں اس کو دکھا دی ہیں تاکہ گمراہ نہ ہو۔ مگر یہ ہے کہ ان بیش قیمت نعمتوں کو قدر وتشکر کی نظروں سے نہیں دیکھتا سو ایسا نہیں ہوتا کہ یہ دشوار گزار اخلاق وروح کی گھاٹی کو عبور کرے اور وہ دشوار گزار گھاٹی یہ ہے کہ غلامی کے خلاف جہاد کرے اور اللہ کے غلاموں کو بندوں کی غلامی سے چھڑائے یا قحط اور بھوک کے زمانہ میں اپنے رشتہ دار یتیموں کی مدد کرے۔ یا فقیر خاک نشین کی طرف دست شفقت بڑھائے اور ان پاکبازوں میں سے ہو جو مومن ہیں اور صبر وہمدردی کے جذبات کی تلقین کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اعزاز وتکریم کے مستحق ہیں اور اصحاب یمین ہیں اور وہ منکرین جو خدا کی نعمتوں سے استفادہ نہیں کرتے جن کے دلوں میں خلق اللہ کے لئے کوئی شفقت کا جذبہ موجزن نہیں، وہ بدبختی اور محرومی کے مالک ہیں، جہنم میں جائیں گے۔ اور اس کی آگ ان کو چاروں طرف سے گھیرے گی۔

فَكُّ رَقَبَةٍ سے مصطلح غلامی مراد ہے جس کے صاف اور واضح معنی یہ ہیں کہ قرآن کا مشورہ یہ نہیں ہے کہ وہ بندگی کے نظام کی تقویت کرے۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اخلاقاً لوگوں میں یہ روح پیدا کر دی جائے کہ وہ غلامی کو دور کرنا اپنے لئے بڑی سعادت سمجھنے لگے۔

## حل لغات

لُبَدًا۔ بہت زیادہ۔ اَلنَّجْدَيْنِ۔ نیکی اور بدی کی دو راہیں۔
اَلْعَقَبَةُ۔ گھاٹی۔ رَقَبَةٍ۔ گردن۔
مَسْغَبَةٍ۔ بھوک۔ فاقہ۔ ذَا مَتْرَبَةٍ۔ خاک نشینی۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۷- ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

۱۷- پھر اُن لوگوں میں داخل ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو سہارنے کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو رحم کھانے کی وصیت کرتے ہیں ۝

۱۸- أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝

۱۸- وہی دہنی طرف والے ہیں ۝

۱۹- وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝

۱۹- اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی بائیں طرف والے ہیں ۝

۲۰- عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝

۲۰- ان کے اُوپر منہ بند آگ ہے ۝

| آیاتها ۱۵ | (۹۱) سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) | رکوعها ۱ | (۹۱) سورۂ شمس |
|---|---|---|---|

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝

۱- سُورج اور اس کی دُھوپ کی قسم ۝

۲- وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝

۲- اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ۝

۳- وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ۝

۳- اور دن کی جب اس کو روشن کرے ۝

۴- وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۝

۴- اور رات کی جب اس کو ڈھانپ لے ۝

۵- وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۝

۵- اور آسمان کی اور اس کی جس نے اُسے بنایا ۝

۶- وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ۝

۶- اور زمین کی اور اس کی جس نے اُسے پھیلایا ۝

## کامیاب کون ہے؟

ف سورہ الشمس میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مظاہر فطرت کو پیش فرمایا ہے کہ تم ان پر غور کرو اور بتاؤ کہ انسان کو منصۂ شہود پر لانے کا مقصود کیا ہے۔ آفتاب کو دیکھو اور دھوپ ملاحظہ کرو چاند کو دیکھو جب کہ وہ غروب آفتاب کے بعد اس کی جگہ بقع ارض کو نور و ضیا بخشتا ہے۔ دن کو دیدۂ عمق سے دیکھو جب کہ خدا اس کو لوگوں کے لئے جلوہ گر کرتا ہے۔ رات کو دیکھو جب کہ وہ آفتاب کی روشنی پر چھا جاتی ہے۔ آسمان کی بلندیوں کو دیکھو اور اس ذات کے متعلق سوچو جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔ زمین کو دیکھو اور یہ ملاحظہ کرو کہ اس ذات نے کیونکر اس کو ہمارے پاؤں تلے بچھایا ہے۔ پھر نفس انسانی کی منزلوں کی طرف نظریں دوڑاؤ اور اس خدائے حکیم کی مدح و ستائش کرو جس نے اس میں اعتدال اور توازن پیدا کیا ہے اور فجور و تقویٰ کے درمیان اسے تمیز کی استعداد بخشی۔ تم خود بخود غور و فکر کی وجہ سے اس نتیجے پر پہنچو گے کہ اس سارے نظام کو پیدا کرنے کا مقصود یہ ہے کہ حضرت انسان جس کی خاطر شمس و قمر کی ضیا باریاں ہیں، آسمان کی بلندیاں اور زمین کی وسعتیں ہیں۔ انسان تفکر اور پاک بازی کی زندگی بسر کرے اور اس راز کو معلوم کرے کہ جو شخص اپنے نفس کو غور و فکر کی گمراہیوں سے بچاتا ہے اور خواہشات کی آلودگی سے پاک رکھتا ہے۔ وہی کامیاب ہے اور اسی کے لئے کامرانی مقدر ہے۔ اور وہ جو نفس گمراہی اور ضلالت تلے دبا دیتا ہے اور اس کی تقویٰ پرور آواز کو نہیں سنتا۔ وہ خائب و خاسر ہے۔

### حل لغات

وَضُحٰهَا۔ سورج کی روشنی یعنی دھوپ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝
۸۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝
۹۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝
۱۰۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝
۱۱۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝
۱۲۔ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝
۱۳۔ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝
۱۴۔ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝
۱۵۔ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

۷۔ اور جان کی اور اس کی جس نے اُسے درست اندام بنایا ۝
۸۔ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری کی اس کو سمجھ دی ۝
۹۔ بیشک جس نے نفس کو پاک کیا مُراد کو پہنچا ۝
۱۰۔ اور جس نے نفس کو گاڑ دیا نامراد رہا ۝
۱۱۔ اور ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ۝
۱۲۔ جب اُن میں کا بڑا بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا ۝
۱۳۔ تو اللہ کے رسول نے اُن سے کہا کہ محافظت کرو خدا کی اُونٹنی اور اس کے پانی پلانے کو ۝
۱۴۔ سو انہوں نے اُسے جھٹلایا پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے پھر اُن کے گناہوں کے سبب اُن کے رب نے اُن پر ہلاکت ڈالی اور انہیں برابر کر دیا ۝
۱۵۔ اور خدا اس سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس کا پیچھا کریں گے ۝

## آیاتها ۲۱ (۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹) رکوعها ۱

## (۹۲) سُورۂ لیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱۔ رات کی قسم جب چھپا لے ۝

ف قوم ثمود کا ذکر ہے کہ جب انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کی اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ حالانکہ انہوں نے پہلے سے کہہ رکھا تھا کہ تم اس کو پانی پینے سے نہ روکنا اور اس کا خیال رکھنا۔ تو اللہ کا غضب بھڑکا اور ان کو پیغمبر کی نافرمانی میں ہلاک کر ڈالا اور اللہ اس نوع کے انجام سے قطعاً خائف نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسی سرکش اور نافرمان قوموں کا مٹ جانا ہی بہتر ہے۔

### سُورۃ الّیل

یعنی جس طرح تاریک رات اور روشن دن میں اختلاف ہے اور خدا کی اس تقسیم میں اختلاف ہے اللہ تعالیٰ نے مرد کو بھی پیدا کیا اور عورت کو بھی۔ نر کو بھی اور مادہ کو بھی۔ اسی طرح کفر و ایمان کی مساعی یکساں نہیں ہیں۔ نہ فطرت اور ساخت کے اعتبار سے اور نہ نتائج و ثمرات کے اعتبار سے۔ کفر ہمہ تاریکی ہے اور ایمان ہمہ روشنی۔ کفر انوثیت اور نامرادی ہے اور ایمان جرأت و جسارت۔

(باقی صفحہ ۱۴۲۸ پر)

### حلِ لُغات

فَاَلْهَمَهَا۔ یہ الہام "الہام فطرت" ہے جس میں ساری نوعِ انسانی مساوی ہے جس کی وجہ سے نیکی اور برائی میں قلب امتیاز کرتا ہے۔
دَسّٰىهَا۔ دبا دیا۔ گاڑ دیا۔
فَدَمْدَمَ۔ مسلسل ہلاکت نازل کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



٢- وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۞
٣- وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۞
٤- إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۞
٥- فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۞
٦- وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۞
٧- فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۞
٨- وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۞
٩- وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۞
١٠- فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۞
١١- وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۞
١٢- إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۞
١٣- وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۞
١٤- فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ۞
١٥- لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۞
١٦- الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۞
١٧- وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۞

۲- اور دن کی جب روشن ہو ۞
۳- اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا ۞
۴- البتہ تمہاری کوشش مختلف ہے ۞
۵- سو جس نے دیا اور ڈرا ۞
۶- اور اچھی بات کو سچ جانا ۞
۷- ہم آسانی کی جگہ اس کے لئے آسان کریں گے (یعنی بہشت کا رستہ) ۞
۸- ولیکن وہ جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی ۞
۹- اور اچھی بات کو جھٹلایا ۞
۱۰- ہم اس کے لئے سختی کی جگہ آسان کریں گے ۞
۱۱- اور جب وہ نیچے گرے گا (یعنی دوزخ کے گڑھے میں) تو اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا ۞
۱۲- بیشک ہدایت کرنا ہمارا ذمہ ہے ۞
۱۳- اور بیشک پہلا اور دوسرا جہان ہمارے ہاتھ میں ہے ۞
۱۴- سو میں نے تمہیں شعلہ مارنے والی آگ سے ڈرا دیا ۞
۱۵- اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے ۞
۱۶- جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا ۞
۱۷- اور بڑا متقی (ڈر والا) اس سے یکسو کیا جائے گا ۞

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۲۷)
نتائج و ثمرات کے لحاظ سے بھی دونوں مختلف ہیں۔ وہ شخص جو دولت ایمان سے بہرہ مندی کی وجہ سے اس کی راہ میں اپنا مال صرف کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے اور ہر نیک بات کی عمل سے تصدیق کرتا ہے اس کے لئے تیسیر کی نعمتیں اس کی طرف سے مرحمت ہوتی ہیں اور جو بخل اور بے پروائی کا اظہار کرتا ہے اور اسلام کو جھٹلاتا ہے وہ مشکلات میں گرفتار ہوگا اور اس کو توفیق خیر عنایت ہوتی ہے۔

ایسا شخص جب قیامت میں ہلاکت اور بربادی محسوس کرے گا۔ اس وقت دیکھے گا کہ وہ مال و دولت جس کی وجہ سے اس نے ایمان کی متاع عزیز کو ٹھکرایا تھا۔ اس کے بالکل کام نہیں آتا ہے۔

## حل لغت

تَلَظّٰی۔ شعلہ زن ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



١٨- الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ ○
١٩- وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ ○
٢٠- اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ ○
٢١- وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ○

١٨- جو اپنا مال دیتا ہے کہ پاک ہو جائے ○
١٩- اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا وہ بدلہ دے ○
٢٠- مگر اپنے بلند تر رب کے چہرہ کی تلاش میں دیتا ہے ○
٢١- اور ضرور وہ عنقریب راضی ہوگا ○

## (٩٣) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (١١) — اٰیاتها ١١ — رکوعها ١

## (٩٣) سورہ ضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

١- وَالضُّحٰىۙ ○
٢- وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ ○
٣- مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىؕ ○
٤- وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ ○
٥- وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ ○

١- دھوپ چڑھتے وقت کی قسم ○
٢- اور رات کی جب چھا جائے ○
٣- کہ تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا اور نہ بیزار ہوا ○
٤- اور البتہ آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے ○
٥- اور البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پھر تو راضی ہو جائے گا ○

**وَالضُّحٰی** ف اس زمانہ میں چند دنوں کے لئے نزول وحی میں توقف ہو گیا تھا تو مخالفین نے یہ شور کرنا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاذ اللہ خدا نے اب اپنی توجہ ہٹالی ہے۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا اور بتایا کہ یہ بات غلط ہے جس طرح آفتاب نکلتا ہے اور پھر جب تک اپنا دور ختم نہیں کر لیتا اس وقت تک غروب نہیں ہوتا اور جس طرح رات کی تاریکی چھا جاتی ہے اور صبح تک برابر قائم رہتی ہے۔ درمیان میں پلٹ نہیں جاتی۔ اسی طرح دنیائے روحانیت میں نبوت کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ حق و صداقت کا خاور درخشاں نکلتا ہے۔ تب ناممکن کہ وہ وقت سے پہلے بے توجہی کے افق میں غروب ہو جائے اور اگر تم اس کو سورج نہ قرار دے سکو تو پھر بھی یہ اگر رات اور تاریکی ہے۔ جب بھی وقت مقررہ تک اس کا قائم رہنا از بس ضروری ہے۔ پھر آئندہ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہر دم اور ہر آن عنایات الٰہیہ کا ہجوم رہتا ہے اور کسی وقت بھی آپ توجہات آسمانی سے محروم نہیں رہتے۔ فرمایا کہ اگر آج کچھ تکلیف اور مصیبت کے دن ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آنے والے دن نہایت مبارک ہیں۔ سعادت اور کامیابی کے دن ہیں۔ مکے والے اگر آپ کی قدر و قیمت کو نہیں پہچانتے تو ان کی محرومی اور بدبختی ہے۔ مدینے میں آپ کے استقبال اور خیر مقدم کی تیاریاں ہو رہی ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ وہاں قبولیت، فتوحات، غنائم اور مراتب اس قدر دیں گے کہ آپ خوش ہو جائیں گے اور موجودہ غم و اندوہ بھول جائیں گے ف ان آیتوں میں یہ بتایا ہے کہ آپ دیکھ لیجئے۔ ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تربیت کا خاص خیال رکھا ہے۔ آپ یتیم پیدا ہوئے تو دادا نے آغوشِ شفقت میں لے لیا۔ دادا نے آنکھیں بند کیں تو جوانی تک آپ کے چچا ابو طالب ساتھ رہے اور انتہائی محبت کے ساتھ آپ کی مدد کی۔ جب آپ کو ایک عظیم خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے تو کیا آپ سے بے اعتنائی اور بے توجہی کا سلوک کیا جائیگا پھر سب سے بڑی روحانی امانت جو فرمائی وہ یہ تھی کہ روح کے شوق اور جستجوئے حق کی پیاس کی تسکین کا سامان بہم پہنچایا اور آپ کو ایک مکمل دستور العمل رحمت فرمایا جو سارے عالم انسانی کے لئے باعث صد برکت و سعادت ہے۔ مالی طور پر آپ کو غنی کیا اور قیصر و کسریٰ کے غنائم آپ کے عقیدت مندوں میں بانٹا اور جو بوریا اور چٹائی بھی نہ رکھتے تھے، اُن کو دیبا و قاقم کے فرش عطا کئے کہ ان کو اپنے پاؤں تلے بچھائیں۔ اور جو کھانے پینے سے عاجز تھے، وہ مرغ و ماہی سے کام و دہن کی تواضع کرنے لگے۔

### حلِ لغات

وَالضُّحٰی۔ چاشت کا وقت + سَجٰی۔ ڈھانپ لے۔ چھا جائے۔ قَلٰی۔ ناراض ہوا + وَلَلْاٰخِرَةُ۔ عاقبت یا ہجرت کے بعد کی زندگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶- اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝
۷- وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝
۸- وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝
۹- فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝
۱۰- وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝
۱۱- وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

۶- کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا، پھر جگہ دی ○
۷- اور تجھے رستہ نہ جانتا پایا سو (تجھے) رستہ دکھایا ○
۸- اور تجھے محتاج پایا، سو تونگر کر دیا ○
۹- اور جو یتیم ہو، اس کو نہ دبا ○
۱۰- اور جو سائل ہو، اس کو نہ جھڑک ○
۱۱- اور جو تیرے رب کا احسان ہے اُس کو بیان کر ○

ع ۱۹

## ایاتہا ۸ (۹۴) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (۱۲) رکوعہا ۱

## (۹۴) سورۂ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
۱- اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝
۲- وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝
۳- الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝
۴- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝
۵- فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
۱- کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا ○
۲- اور ہم نے تجھ پر سے تیرا بوجھ اُتار دیا ○
۳- جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی ○
۴- اور تیرے ذکر کا آوازہ بلند کیا ○
۵- سو بے شک سختی کے ساتھ آسانی ہے ○

ف فرمایا۔ ان انعامات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اظہار تشکر کے طور پر یتیموں کے حق میں بدرجۂ غایت شفیق ہو جائیں۔ ان پر سختی نہ کریں اور سائل کو نہ جھڑکیں اور اپنے قول و فعل سے اپنے رب کی نعمتوں کا اظہار کرتے رہیں۔

ف حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے کفار مکہ جب یہ کہتے کہ اگر آپ اسلام کی منادی کو چھوڑ دیں تو ہم آپ کو افلاس و فقر سے نکال کر مال و دولت کی وادی میں لا متمکن کریں۔ تو آپ ایک قلبی کوفت محسوس کرتے۔ آپ کو یوں معلوم ہوتا کہ میرا افلاس گویا حق و صداقت کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہے۔ اس پر بطور تسلی و تسکین دہی کے فرمایا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ دنیا کی مشکلات کے ساتھ اللہ نے آپ کے لئے دنیا و عقبیٰ کی سہولتیں مقدر کر رکھی ہیں۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ یہ مال و زر پر ناز کرنے والے آپ کی اور مسلمانوں کی فارغ البالی کو دیکھ کر جلیں گے اور اس وقت یہ جانیں گے کہ اسلام فقر و افلاس کا نام نہیں ہے۔ بلکہ فضل و دولت اور یسر و آسانی کا نام ہے۔

### حل لغات

وَجَدَكَ ضَآلًّا ۔ قطبی نے تو ضلالت کے معنی ضلالت و کفر کے ہی لئے ہیں اور یہ وہ جسارت ہے جس کو نقل کرتے ہیں قلم کا جگر شق ہو جاتا ہے۔ مگر امام رازی نے کوئی بیس وجوہ تاویل کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ایک وجہ جو پسندیدہ ہے۔ یہ ہے کہ ضلالت کے معنی محبت اور شوق کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی وارفتگی و محبت کے متعلق ان کے لڑکوں نے کہا تھا۔ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے آپ کو بدرجۂ غایت حق و صداقت کا عاشق و متجسس پایا۔ اور پھر اس جاں نثار محبت کی تسکین یوں کی کہ آپ کو پورا انکشاف معرفت عطا کیا۔ فافہم فما قیل۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سینہ مبارک کو وساوس اور ہموم سے پاک کیا۔ اور علم سے بھرا اور اس میں کونین کی وسعت پیدا کی۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ سنت کے تحفظ کی طرف اشارہ ہے یعنی جس طرح متن قرآن سینوں میں محفوظ ہے اسی طرح آپ کی سیرت سہو و نسیان سے بلند و بالا رکھی جائے گی۔ جو اس متن کی عملی شرح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

۷۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝

۸۔ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

۶۔ اور آسانی کے ساتھ سختی ہے ۝

۷۔ سو جب تو فارغ ہو تو محنت (ریاضت) کر ۝

۸۔ اور اپنے رب کی طرف دل لگا ۝

ع ۱۹

## اٰیاتہا ۸ سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ (۹۵) (۲۸) رکوعہا ۱

## (۹۵) سُورۂ تین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝

۲۔ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝

۳۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝

۴۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝

۵۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝

۱۔ انجیر اور زیتون (یعنی مولد و مبعث مسیحؑ) کی قسم ۝

۲۔ اور طور سینین پہاڑ (یعنی مبعث موسیٰؑ) کی بھی ۝

۳۔ اور اس امن والے شہر (مکہ یعنی مولد و مبعث محمدؐ) کی بھی ۝

۴۔ کہ ہم نے آدمی کو خوب سے خوب انداز (یعنی خوبصورت) پیدا کیا ۝

۵۔ پھر ہم نے اسے سب نیچوں سے نیچے پھینک دیا ۝

### سُورۃ التین

ف اس وقت جبکہ دنیا میں انسانیت کی توہین ہو رہی تھی اور انسانیت کے لئے خود انسانوں کے دلوں میں کوئی جذبہ عزت و احترام نہ تھا۔ اس وقت جب پتھر پوجے جاتے تھے۔ درخت محترم تھے۔ دریا مقدس تھے۔ قبریں اور مزار قابل عزت و شرف تھے۔ انسان کی حیثیت محض حقیر و بیچارگی کی تھی۔ اس وقت جبکہ کلیسا سے اس کو ابدی و ازلی گنہگار کا سرٹیفکیٹ مل چکا تھا اور ہندو نقطہ نگاہ سے اس کی تناسخ کے آہنی چکر سے رہائی ناممکن تھی اور یہ موجودہ زندگی تعبیر قرار دی جا رہی تھی سابقہ کئی ہزار گناہوں کا۔ اسلام اٹھا اور ان سے انسانی شرف و فضیلت کے عالم بوسیدہ کو پھر سے جلا دی اور علی الاعلان کہا کہ انسان کو بہترین انداز میں پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے نہیں منصۂ شہود پہ آیا ہے کہ شجر و حجر کے سامنے سر جھکائے بلکہ اس لئے آیا ہے کہ ساری کائنات اس کے سامنے جھکے اور اس کی بزرگی اور برتری کا اقرار کرے۔ یہ فطرت کے اعتبار سے گنہگار نہیں ہے۔ اور اپنی ساخت کے اعتبار سے اشرف المخلوقات ہے۔ پہلی دفعہ دنیا میں آیا ہے کہ بر و بحر میں اپنی زندگی کا علم گاڑے۔ ثبوت یہ ہے کہ انسانی عظمت و بزرگی کی تاریخ پر غور کرو۔ ارض کو دیکھو جس میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنی رفعت کا اعلان کیا۔

ارض زیتون یعنی ملک شام کو ملاحظہ کرو کہ بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء کا مہبط و مسقط ہے۔ طور پر جلوہ فرمائی کے واقعات پر غور کرو کہ موسیٰ علیہ السلام کی جلالت و بزرگی پر شاہد ہے اور پھر فخر موجودات سید اکوان اور صاحب بلد امین کی شان دیکھو، تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ انسانیت کا رتبہ کتنا بلند اور ارفع ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو انسانیت کے افق کو تابناک اور روشن بنا دیتی ہے اور جس کی وجہ سے انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس دنیا کی تگ و دو میں حوصلہ مندانہ حصہ لے۔

### حل لغات

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔ یعنی جب عبادات سے فارغ ہو جائے تو کھڑا ہو جا۔ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ اور جو کچھ مانگنا ہے اللہ سے مانگ۔ وَالتِّيْنِ۔ ناصرہ سے تعبیر ہے۔ وَالزَّيْتُوْنِ ارض شام سے مراد ہے۔ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ۔ وہ پہاڑ مقصود ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شرف ہم کلامی حاصل کیا۔ تَقْوِيْمٍ۔ ترکیب۔ ساخت۔ انداز۔ صورت۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ۔ یعنی اصل اور فطرت کے اعتبار سے تو انسان نیک اور صالح ہے۔ مگر کبھی کبھی خواہشات کی پیروی میں اس مقام فضیلت سے نیچے اتر آتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۶- إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ | ۶- مگر جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے، اُن کے لئے بے انتہا اجر ہے ۝ |
| ۷- فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۝ | ۷- پھر اس کے بعد ایسی کیا چیز ہے جو جزا و سزا کے دن کی تکذیب کرتی ہے ۝ |
| ۸- أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝ | ۸- کیا اللہ سب حاکموں سے بہتر حاکم نہیں ہے ۝ |

| آیاتہا ۱۹ | (۹۶) سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱) | رکوعہا ۱ | (۹۶) سُورۂ علق |
|---|---|---|---|

| | |
|---|---|
| بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝ |
| ۱- اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ | ۱- اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا ۝ |
| ۲- خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ | ۲- انسان کو پھٹکی سے بنایا ۝ |
| ۳- اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ | ۳- پڑھ اور تیرا رب بہت کرم کرنے والا ہے ۝ |
| ۴- الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ | ۴- جس نے قلم سے علم سکھایا ۝ |
| ۵- عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ | ۵- آدمی کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ۝ |
| ۶- كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝ | ۶- ہرگز نہیں، آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے ۝ |
| ۷- أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝ | ۷- جب اپنے آپ کو بے پرواہ دیکھتا ہے ۝ |
| ۸- إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝ | ۸- بے شک تیرے رب کی طرف لوٹ جانا ہے ۝ |
| ۹- أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ | ۹- بھلا تُو نے اس (ابُوجہل) کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۝ |

## سُورَةُ الْعَلَق

ان پانچ آیتوں میں جو سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ یہ بتایا گیا ہے کہ علم کا حصول ایک مذہبی اور دینی فریضہ ہے اور پیغمبر کو جس بات کی اوّلاً تلقین کی جاتی ہے' وہ یہی ہے کہ اِقْرَأْ۔ ان پڑھ اس نہج سے ہو کر خالق کی طرف راہ نمائی کرے۔ گمراہی اور ضلالت کو نہ پھیلائے۔

**ابُوجہل کی گستاخی** ان آیتوں میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب عبدِ کامل اظہارِ عبودیت و نیاز مندی کے لئے اللہ کے حضور میں کھڑے ہوتے ہیں تو ایک بدبخت ازلی متکبر اڑتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ان کو ان کے سامنے جھکنے نہیں دوں گا اور اگر اب کی جھکیں گے تو ان کی گردن ناپوں گا۔ گویا نماز سے روکتا ہے۔ عبادت سے منع کرتا ہے۔ محض اس جرم میں کہ وہ راہِ راست پر گامزن کیوں ہیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کی کیوں تلقین کرتے ہیں۔ یہ محروم و بدنصیب دلائلِ نبوت کو دیکھتا ہے اور تکذیب و رُوگردانی کرتا ہے۔ کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کی ان حرکات کو جانتا ہے۔ یہ عبدِ کامل حضورؐ ہیں' علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور یہ بدبخت ازلی ابوجہل ہے۔

### حلِ لغات

عَلَقٍ۔ جرثومۂ حیات' جو قعرِ رحم سے چپک جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰- عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝

۱۰- ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہے ۝

۱۱- اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝

۱۱- بھلا دیکھ تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا ۝

۱۲- اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝

۱۲- یا پرہیزگاری کا حکم دیتا ۝

۱۳- اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

۱۳- بھلا دیکھ تو اگر اُس نے قرآن کو جھٹلایا اور مُنہ موڑا ۝

۱۴- اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝

۱۴- کیا اُس نے یہ نہ جانا کہ اللہ دیکھتا ہے ۝

۱۵- كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ۝

۱۵- ہرگز نہیں اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی پکڑ کر گھسیٹیں گے ۝

۱۶- نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝

۱۶- وہ پیشانی جو جھوٹی گنہگار ہے ۝

۱۷- فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝

۱۷- پس چاہیئے کہ وہ اپنی مجلس کو بلالے ۝

۱۸- سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝

۱۸- ہم بھی (سیاست کرنے کو) دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے ۝

۱۹- كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ (السجدۃ) ع

۱۹- ہرگز نہیں تو اس کی نہ مان اور سجدہ کر اور قریب ہو ۝

## (۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۲۵) — آیاتہا ۵ — رکوعہا ۱

## (۹۷) سورہ قدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝

۱- بیشک ہم نے یہ (قرآن) شب قدر میں اُتارا ہے ۝

۲- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝

۲- اور تو کیا سمجھا شب قدر کیا ہے ! ۝

ف فرمایا کہ اس معاند کو بغض و عداوت کے جذبات سے باز آ جانا چاہیئے۔ مال و جاہ کے غرور میں شان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس درجہ گستاخانہ کلمات کا اظہار نہ کرنا چاہیئے کہ اس کو اس کی پُر غدار پیشانی سے جو کذب و خطاء سے آلودہ ہے پکڑ کر گھسیٹا جائیگا اور ذلیل کیا جائے گا۔ یہ اللہ کی اٹل وعید ہے۔ جس کے واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ یہ جائے اور ہم نشینوں کو حمایت کے لئے بُلالے۔ ہم بھی اپنے فرشتوں کو بلا رہے ہیں۔ ہم کہے دیتے ہیں کہ یہ اپنی تمام مساعی تحقیر میں ناکام رہے گا اور آپ بدستور اطاعت و سجدہ میں قرب خداوندی کے حصول میں کوشاں رہیں گے۔

چنانچہ بالکل یہی ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشن کامیاب ہوا۔ سینکڑوں جبینیں اطاعت و سجدہ میں خدا کے سامنے جھک گئیں۔ اور غزوۂ بدر میں اس کی لاش کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور بتایا گیا کہ کفر و حق کی کامیابی یقینی اور ناگزیر ہے اور اس کے سامنے جھکنے والے بندوں کے قدموں میں خدائی کو جھکایا جاتا ہے۔

### حلِ لغت

عَبْدًا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی عبودیت و بندگی کا کامل نمونہ۔

لَنَسْفَعًا۔ سَفَعَ کے معنی مجلس دینے اور آلودہ کر دینے کے ہیں۔

اَلزَّبَانِيَةَ۔ عذاب کے فرشتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝

۳۔ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے ۝

۴۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝

۴۔ اس میں فرشتے اور روح ؑ اپنے رب کے حکم سے اُترتے ہیں ۝

۵۔ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

۵۔ ہر کام کے لئے وہ صبح کے نکلنے تک سلامتی ہے ۝

آیاتہا ۸ (۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰) رکوعہا ۱

(۹۸) سورۂ بیّنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

۱۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ منکر ہیں، وہ بغیر اس کے باز آنے والے نہ تھے کہ اُن کے پاس کھلی دلیل آئے ۝

۲۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝

۲۔ یعنی خدا کی طرف کا ایک پیغمبر جو پاک ورق پڑھ کر سنائے ۝

## سُورۃ القدر

جس طرح اماکن اور مقامات میں کچھ جگہیں زیادہ شرف اور فضیلت کی حامل ہوتی ہیں اور جس طرح اشخاص و افراد میں کچھ لوگ زیادہ مرتبہ اور درجے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اسی طرح کچھ دن اور کچھ راتیں اپنے اندر نسبتاً برکات کا زیادہ سرمایہ رکھتی ہیں۔ ایام رمضان سال بھر کے دنوں میں پُرسعادت اور ثواب اُخروی کے اعتبار سے افضل ہیں اور اس کی راتیں تمام راتوں سے زیادہ پُرنور اور بابرکت ہیں۔ اور پھر جب کسی رمضان کی رات کو یہ شرف بھی حاصل ہو جائے کہ اس میں قرآن کا نزول ہوا ہے تو اس کی بزرگی اور عظمت کتنی بڑھ جائے گی۔ اس کا اندازہ کچھ ارباب بصیرت و معرفت ہی کر سکتے ہیں۔

ف فرمایا۔ لیلۃ القدر، یہ فضیلت و بزرگی کی رات جس میں حق و صداقت اور نور و معرفت کا یہ پیغام نازل ہوا ہے۔ عبادت و زہد اور تقویٰ و بزرگی اور قبول و قرب کے لحاظ سے ایک ہزار مہینے کی راتوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور بالخصوص حضرت جبریل علیہ السلام ہر امر خیر کو لے کر زمین کی طرف اُترتے ہیں۔ یہ رات سراپا سلامتی کی رات ہے۔ یہ اپنی انھیں برکتوں کے ساتھ فجر تک رہتی ہے۔

واضح رہے کہ جمہور مفسرین کی رائے میں یہ رمضان کے عشرۂ آخر میں ایک رات ہے۔

**نفس بیّنہ**

ف اہل کتاب اور مشرکین مکہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ ہم اس وقت تک اپنے عقائد مروجہ کو نہیں چھوڑ سکتے جب تک کہ وہ شخصیت موعودہ نہ آ جائے جس کا ذکر کتب مقدسہ میں ہے۔ وہ ہمارے لئے زبردست دلیل اور برہان ہے۔ وہ آئے اور پاک اوراق اس پیغام کے ہم کو سنائے جن میں تمام کتابوں کا نچوڑ اور عطر ہے۔ ہم اس کو تسلیم کریں گے اور اس کے کہنے سے تمام خرافات کو ترک کر دیں گے۔

مگر یہ کتنی عجیب بات ہے کہ یہی اہل کتاب صاف مُکر گئے جبکہ ان کے پاس حجت حق آ گئی اور دلائل و براہین سے اس نے ثابت کر دیا کہ میں وہی ہوں جس کا ذکر پہلی کتابوں میں ہے اور جس کے انتظار میں تم نے اب تک عقائد کفریہ کو نہیں چھوڑا ہے اور اس طرح وہ اُن کے لئے کلمۂ اجتماع اور نکتہ مرکزی تھا۔ افتراق اور اختلاف کا موجب بن گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ خواہش جس کا اظہار وہ بار بار کرتے تھے۔ خلوص اور دیانت داری پر مبنی نہیں تھی اور یہ آواز اُن کے دل سے نہیں نکلی تھی۔ یا کم از کم یہ لوگ اس وقت اس آواز کی اہمیت کو نہیں سمجھتے تھے۔

### حل لغات

مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ ہزار مہینوں سے۔ عمر بھر سے۔
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔ پاک صحیفے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳- فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝

۳- جن میں مضبوط کتابیں (یعنی مضامین) مندرج ہوں اور جن لوگوں کو کتاب ملی ہے ۝

۴- وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

۴- انھوں نے تب ہی تفرقہ ڈالا۔ جب کہ اُن کے پاس کھلی دلیل [2] آچکی ۝

۵- وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝

۵- اور حالانکہ اُن کو اس کے سوا کچھ حکم نہیں ملا تھا کہ ابراہیم کے طریقے کے مطابق اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ خالص اللہ کی عبادت ہو اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط (لوگوں) کا دین ہے

۶- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝

۶- بیشک جو لوگ اہل کتاب [2] اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ جہنم میں جائیں گے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہی ساری خلقت میں بدترین [3] ہیں ۝

ف۱ ان آیتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لفظ بیّنہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اہل بصیرت کے لئے خود آپ کا وجود، آپ کی اخلاقی رفعت اور آپ کی شخصیت ایک دلیل ہے سچائی کی اور صداقت کی۔ آپ کو نفس دعویٰ کے اثبات کے لئے کسی خارجی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ کا وجود مبارک بجائے خود ایک علم ہے، ایک ثبوت ہے اور ایک آئینہ ہے۔ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے نقطۂ نگاہ میں یہ جامعیت موجود ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جس قدر صحائف کا نزول ہو چکا ہے ان سب کی تعلیمات بطور اصول و اساس کے اس میں موجود ہیں۔ اس میں تورات بھی ہے اور انجیل بھی۔ زبور بھی ہے اور صحف ابراہیم بھی اس لئے اگر مسلمان کے پاس قرآن موجود ہے تو وہ ان سب کتابوں کے لئے بطور معیار کے ہے۔ جتنی الہامی کتابیں اس وقت انسانی ہاتھوں میں موجود ہیں ان کی ایک ہی پرکھ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ان کی تعلیمات اس کے مطابق ہیں تو درست ہیں اور اگر اس کے مطابق نہیں ہیں تو غلط ہیں۔

ف۲ یعنی اللہ کے پیغمبر بلا تخصیص مکان اور زمان کے جہاں کہیں اور جب کبھی تشریف لائے۔ انھوں نے ایک ہی پیغام کی تلقین کی ہے اور ایک ہی نصب العین کی طرف بلایا ہے اور وہ پیغام اور نصب العین یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے۔ ایک خدا سے محبت ہو۔ ایک خدا کا خوف دلوں میں جاگزیں ہو اور ایک خدا ہو، جس کے لئے عقیدت اور نیاز کے جذبات مختص ہوں۔ پھر یہ کہ اس کی عبادت میں سرگرمی کا اظہار کیا جائے اور ان شرائط و آداب کو ملحوظ رکھا جائے جو اقامت صلوٰۃ کے لئے ضروری ہیں اور اللہ کی راہ میں باقاعدہ زکوٰۃ ادا کی جائے اور قوم و ملت کی جملہ ضروریات اقتصادی کو اپنے سامنے رکھا جائے۔

ف۳ اہل کتاب اور مشرکین کے گروہ سے جن لوگوں نے ان اصولوں کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ کائنات میں بدترین لوگ ہیں کہ ہدایت و سعادت کے ہمیشہ طالب رہے اور جب وہ ہدایت اور سعادت متشکل ہو کر ان کے سامنے آموجود ہوئی تو انھوں نے انکار کر دیا۔ اور بہترین خلائق وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھوں نے دولت ایمان سے اپنے دامن عقیدت کو بھر لیا اور اعمال صالحہ سے اپنی عاقبت سنوار لی۔ ان کا مقام جنت ہے۔ خدا اُن سے خوش ہو گا اور یہ خدا سے خوش ہوں گے۔

## حلِ لُغات

الْبَيِّنَةُ۔ یعنی وہی سابقہ شخصیت۔
حُنَفَاءَ۔ اخلاص کے ساتھ۔ ریاکاری اور خود غرضی سے الگ ہو کر۔
دِينُ الْقَيِّمَةِ۔ ایسا دین جس پر عمل کرنے سے قوموں میں قوت اور توانائی پیدا ہوتی ہو اور جس کی تعلیمات سے اُن کی دینی اور دنیوی تمام ضروریات پوری ہوتی ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞

۸۔ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞

۷۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام
کئے۔ وہی ساری خلقت میں بہتر ہیں ۞
۸۔ اُن کا بدلہ اُن کے رب کے پاس رہنے کے
باغ ہیں۔ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہاں ہمیشہ
رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی
یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرا ۞

| اٰیاتہا ۸ | (۹۹) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (۹۳) | رکوعہا ۱ | ۹۹ سُورۂ زِلزال |
|---|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
۱۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ
۲۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۞
۳۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ
۴۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ
۵۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۭ
۶۔ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ
لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۭ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
۱۔ جب زمین اپنے بھونچال سے ہلائی جائے گی ۞
۲۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال ڈالے گی ۞
۳۔ اور انسان کہے اسے کیا ہوگیا ۞
۴۔ اُس دن زمین اپنی خبریں بتائے گی ۞
۵۔ اس لئے کہ تیرا رب اُسے حکم دے گا ۞
۶۔ اُس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے۔ تاکہ
انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ۞

## سورۂ زلزال

ف سابقہ سورۃ کا اختتام ان آیتوں پر ہوا تھا کہ منکرین بد ترین خلائق ہیں اور ان کو جو سزا ملے گی۔ وہ بھی بد ترین مقام پر فائز ہوں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ یہ وقت مکافات اور جزا کا کب آئے گا۔ جب نفخ ثانیہ کے وقت زمین میں ایک شدید حرکت اور جنبش ہوگی۔ اور زمین اپنے تمام ذخائر و خزائن اگل دے گی۔ اس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اس وقت یہ بے زبان زمین بتائے گی کہ اس کے سینے پر انسانوں نے کیسی معصیت کوشی کی زندگی بسر کی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس نوع کی تلقین کر رکھی ہوگی۔ یہ وہ دن ہوگا جب لوگ گروہ در گروہ موقف حساب سے واپس ہوں گے۔ وہ لوگ دیکھیں گے کہ ذرہ برابر نیکی جو ہے، وہ بھی درج فہرست ہے اور ذرہ برابر برائی جو ہے، وہ بھی رقم ہے اور پورے پورے انصاف و عدل سے کام لیا گیا ہے۔

**حل لغت**
اَثْقَالَهَا۔ بوجھ یعنی خزائن جو زمین میں نہاں ہیں۔
مِثْقَالَ۔ ایک وزن ہے جو تقیل کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷- فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ
۸- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؑ

۷- سو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھ لے گا ○
۸- اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہے وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا ○

## (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) — اٰیاتھا ۱۱ — رکوعھا ۱

## ۱۰۰ سورۂ عادیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ
۲- فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ
۳- فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ
۴- فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ
۵- فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ
۶- اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ
۷- وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ
۸- وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ

۱- قسم ہے ہانپ کر دوڑنے والوں (گھوڑوں) کی ○
۲- پھر پتھر جھاڑ کر آگ نکالنے والوں کی ○
۳- پھر صبح ہوتے چھاپہ مارنے والوں کی ○
۴- پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○
۵- پھر اس وقت فوج میں گھس جاتے ہیں ○
۶- بے شک انسان اپنے رب کا ناشکر گذار ہے ○
۷- وہ اس چیز سے پورا خبردار ہے ○
۸- اور وہ مال کی محبت میں سخت ہے ○

### سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

ف ان آیتوں میں نہایت ہی لطیف پیرایہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان اپنے رب کی رحمتوں اور بخششوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ اسے تو چاہئے تھا کہ جس طرح اس نے اس کو عدم سے وجود بخشا ہے۔ گویائی کی قوت عطا فرمائی ہے۔ سمجھ دی ہے اور سارے عالم کائنات کو اس کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ ہر آن اس کے سامنے جھکا رہتا ہے اور کبھی اس کے حکموں کی تعمیل سے انحراف نہیں کرتا۔ اللہ کی نعمتیں اور انعامات اس درجہ زیادہ ہیں کہ ان کا احصار ہی ناممکن ہے اور اگر انسان چاہے بھی کہ ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرے جو اس پر واجب ہے تو کبھی اس فرض کو ادا نہ کر سکے۔ اگرچہ ہر بُن مُو زبان سپاس بن جائے اور ہر زبان وقف حمد و ستائش ہو جائے۔ اللہ کے بے شمار فضل و بخشش کا تقاضا تو یہ تھا کہ حضرت انسان بکمال وفاداری اپنی جان تک اس کی محبت میں لٹا دیتا اور دریغ نہ کرتا۔ مگر اس میں تو اتنی وفاداری بھی نہیں ہے جتنی ایک جانور میں ہوتی ہے۔ گھوڑوں کو دیکھئے کہ مالک کے ساتھ ایک ادنیٰ سا تعلق ہے۔ مگر اس کے اشارے پر کس طرح اپنی جان تک خطروں میں ڈال دیتے ہیں۔ میدان جہاد میں تلوار اور تیروں کی چھاؤں میں دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ نتھنوں سے آگ برستی ہے۔ ٹاپ پتھروں سے متصادم ہوتے ہیں اور شعلے نکلتے ہیں دشمنوں کی صفوں میں صبح تک جا پہنچتے ہیں اور حملہ کر دیتے ہیں غبار اڑاتے ہوئے نرغوں میں اور سپاہیوں کی صفوں میں بلاخوف گھس جاتے ہیں اور داد شجاعت و فرمانبرداری دیتے ہیں۔ کیا یہ جگرداری، یہ محبت، یہ وفا اور یہ جذبۂ ایثار انسانوں میں بھی ہے۔ کیا یہ لوگ بھی اللہ کے لئے اتنی شدید محنت اور قربانی کو برداشت کر سکتے ہیں؟ فرمایا۔ انسان ناشکری کے ساتھ مال و منال کی محبت میں گرفتار ہے اور اس شدت کے ساتھ گرفتار ہے کہ ایک لمحہ اس سے علیحدگی گوارا نہیں کرتا۔ کیا اس کو معلوم نہیں ہے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ جبکہ تمام لوگ قبروں سے اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے اور اُن کے سینے کے تمام بھید ظاہر ہوں گے۔ اس وقت علیم و خبیر خدا اُن کو اُن کے کئے دھرے کی سزا دے گا اور ان کو بتلائے گا کہ ان ارذل ترین خواہشات کا یہ احترام کس درجہ سزا کا موجب ہے۔

### حل لغات

ضَبْحًا۔ ہانپنا۔ نَقْعًا۔ غبار۔
لَكَنُوْدٌ۔ ناشکر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۹۔ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ

۱۰۔ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ

۱۱۔ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۟

۹۔ کیا وہ نہیں جانتا جبکہ جو کچھ قبروں میں ہے اٹھایا جائے گا ○

۱۰۔ اور جو دلوں میں ہے ظاہر کیا جائے گا ○

۱۱۔ بیشک اس دن اُن کے رب کو ان کی سب خبر ہے ○

## (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰)

آیاتها ۱۱ — رکوعها ۱

(۱۰۱) سورۂ قارعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

۱۔ اَلْقَارِعَةُ ۙ

۲۔ مَا الْقَارِعَةُ ۚ

۳۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ

۴۔ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ

۵۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۭ

۶۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ

۷۔ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۭ

۸۔ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ کھڑکھڑانے والی ○

۲۔ کیا ہے کھڑکھڑانے والی ○

۳۔ اور تو کیا سمجھا ہے کیا ہے کھڑکھڑانے والی ○

۴۔ جس دن آدمی بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند ہوں گے ○

۵۔ اور پہاڑ دُھنی ہوئی رُوئی کی مانند ہوں گے ○

۶۔ سو جس کی تولیں بھاری ہوں گی ○

۷۔ وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

۸۔ اور جس کی تولیں ہلکی ہوں گی ○

### سُورَةُ الْقَارِعَة

ف اس سُورت میں قرآن حکیم نے جو نظریہ نجات کے متعلق پیش کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہی قرین عقل و ثواب ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ فطرت کا مطالبہ تم سے یہ نہیں ہے کہ تم زندگی کے تمام شعبوں میں سو فی صدی نیک اور اطاعت شعار رہو اور تم سے کوئی فکر و خیال کی لغزش اور عمل کی کوتاہی سرزد ہی نہ ہو۔ بلکہ مطالبہ یہ ہے کہ حتی الامکان نیک اور صلح بننے کی کوشش کرو اور اس طرح ایمان دارانہ اور محتاط زندگی بسر کرو۔ اور یہ کہ بحیثیت مجموعی تمہارے اعمال میں نیکی اور صبر و التقویٰ اور پاکیزگی کے عناصر زیادہ ہوں۔ یہ معیار کم نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اگر دفتر اعمال میں برائیاں زیادہ ہیں اور نیکیاں کم تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تم نے دنیا میں حق و صداقت پر عمل پیرا ہونے کی کوئی مخلصانہ جدوجہد نہیں کی۔ اس لئے سزا ملے گی اور جہنم میں جاؤ گے۔ قرآن حکیم چونکہ خدائے علیم و خبیر کی کتاب ہے اس لئے اس میں انسانی فطرت کی پوری کمزوریوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ خدا کو معلوم ہے کہ یہ تقاضائے بشری کے خلاف ہے کہ اس سے کلیۃً نیکی اور تقویٰ کا مطالبہ کیا جائے اور اس کو ایسی مشکل میں ڈال دیا جائے جس سے یہ کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اس پر لایطاق بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ یہی وہ بات تھی جس کو عیسائیت نے نہیں سمجھا اور یہ قاعدہ وضع کیا کہ چونکہ انسان کا بالکل گناہ سے پاک ہونا محال ہے۔ اس لئے کفارہ کی ضرورت ہے۔ حالانکہ کلیۃً پاکیزگی کا فطرت مطالبہ ہی نہیں کرتی۔ تا بکفارہ چہ رسد۔ واضح رہے کہ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ نیکیوں کی تعداد زیادہ ہو اور برائیوں کی تعداد کم ہو۔ بلکہ جو بہاں ملے گی وہ ثمنیت یا قیمت ہوگی جس کو اعمال سے متعلق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک برائی تمام نیکیوں کو ضائع کر دے اور اسی طرح ایک نیکی تمام دفتر گناہ دھو ڈالے۔ اصل مقصود وہ قدر و قیمت ہے جو اعمال کے ساتھ ان کی اہمیت کی وجہ سے وابستہ ہے۔

---

www.KitaboSunnat.com



٩ فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ ۝
١٠- وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ ۝
١١- نَارٌ حَامِيَةٌۢ ۝

٩- اس کی ماں (یعنی ٹھکانا) ہاویہ ہوگی ○
١٠- اور تو کیا سمجھا ہے وہ کیا ہے؟ ○
١١- دہکتی آگ ہے ○

آیاتہا ٨ (١٠٢) سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (١٦) رکوعہا ١

(١٠٢) سورۃ تکاثر

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝
١- أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ۝
٢- حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ ۝
٣- كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝
٤- ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝
٥- كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ ٱلْيَقِينِ ۝
٦- لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ ۝
٧- ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ ٱلْيَقِينِ ۝
٨- ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
١- کثرت حرص نے تمہیں غفلت میں ڈال دیا ○
٢- یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے ○
٣- نہیں نہیں، تم آگے جان لوگے ○
٤- پھر نہیں نہیں، تم آگے جان لوگے ○
٥- ہرگز نہیں، اگر تم یقین کا جاننا جانتے ہوتے۔ (تو غافل نہ ہوتے) ○
٦- تم ضرور دوزخ دیکھوگے ○
٧- پھر ضرور اسے تم یقین کی آنکھ سے دیکھوگے ○
٨- پھر اس دن تم سے ضرور نعمت کی حقیقت پوچھی جائیگی ○

## سورۃ التکاثر

ف: لھو کے معنی غفلت و نسیان کے ہیں اور غرض یہ ہے کہ جس چیز نے تم کو بھلا رکھا اور غفلت میں ڈال رکھا ہے، وہ دنیاوی خاطر میں افزائش کا جذبہ ہے۔ تم لوگ پوری زندگی اس حرص کی تکمیل میں صرف کر ڈالتے ہو کہ کیوں کر ہزاروں کو لاکھوں اور لاکھوں کو کروڑوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور رات دن اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے ہو کہ کن ذرائع اور کن وسائل سے عزت و جاہ اور نفس کی آسودگیوں میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ موت آجاتی ہے اور تمہارے ارادے وہیں ختم ہوجاتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہوجائے گا اور قطعی معلوم ہوجائے گا کہ دنیا طلبی کے یہ جذبات اخروی زندگی کے لئے کتنا مضر تھے۔ تم جہنم کو دیکھوگے اور عین الیقین تم کو حاصل ہوجائے گا کہ یہی وہ مقام غضب و سخط ہے جس کا تم متکبر اڑایا کرتے تھے۔ اس وقت تم سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ دولت کو کن کن جگہوں میں صرف کیا تھا۔

### حل لغت

فَأُمُّهُ۔ تو اس کی جگہ یا ٹھکانا۔
حَامِيَةٌ۔ گرم دہکتی ہوئی۔
التَّكَاثُرُ۔ جذبہ افزائش دولت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| رکوعہا ۱ | سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰۳) (۱۳) | آیاتہا ۳ |
|---|---|---|

## سورۂ عصر (۱۰۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- وَالْعَصْرِ ۝

۱- عصر (اترتے دن) کی قسم ۝

۲- اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝

۲- بے شک انسان ٹوٹے میں ہے ۝

۳- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ع ۲۸

۳- مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور (نیز) ایک دوسرے کو صبر کی (وہ ٹوٹے میں نہیں) ۝

| رکوعہا ۱ | سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (۱۰۴) (۳۲) | آیاتہا ۹ |
|---|---|---|

## سورۂ ہمزہ (۱۰۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝

۱- ہر ایک عیب پکڑنے والے غیبت کرنے والے کی خرابی ہے ۝

۲- الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

۲- جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا (اور خدا کا حق نہ دیا) ۝

۳- يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝

۳- سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اسے رکھے گا ۝

### سورۃ العصر

۱ اس مختصر سی سورت میں انسانیت کی پوری تاریخ مضمر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تم عصر و زمانہ کے اوراق الٹ جاؤ۔ جو قومیں اس معمورۂ ارضی پر جلوہ گر ہوئیں اُن میں تمہیں ایک حقیقت نظر آئے گی اور وہ یہ ہے کہ جن قوموں نے فطرت کے قوانین کی رعایت کی اور اللہ کے احکام کو تسلیم کیا۔ وہ زندہ ہیں اور جنہوں نے مخالفت کی اور سرکشی و بغاوت کا اظہار کیا۔ وہ مٹ گئیں۔ یہی وہ راز ہے قوموں کے فنا اور بقا کا۔ جس کو اکثر لوگوں نے نہ سمجھا اور ابدی خسارے اور گھاٹے کو خرید لیا۔

### سورۃ الھمزۃ

۱ اس سورہ سے کوئی متعین شخص مراد نہیں ہے بلکہ صنادید قریش کی اخلاقی حالت عام طور پر یہی تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں کی تنقیص کرتے۔ ان کے عیوب بھری محفلوں میں از راہِ کبر و تبختر بیان کرتے اور ہنستے۔ اور سب سے بڑا عیب جو ان کی نظر میں کھٹکتا تھا وہ ان کی خدا دوستی اور توحید سے محبت تھی۔ اس بنا پر یہ لوگ دلوں میں بغض اور حسد کی آگ پنہاں رکھتے تھے اور موقع بموقع طعن و تشنیع سے ان کے دلوں کو چھیدتے۔ دن رات مال کی محبت اور حصول میں سرمست رہتے۔ گن گن کر لاتے اور لا لا کر گنتے اور یہ سمجھتے کہ یہ دولت و ثروت ہمیشہ ان کے پاس رہیگی فرمایا کہ یہ خیال محض غلط ہے ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

### حلِ لُغات

تَوَاصَوْا۔ تلقین کی۔ فہمائش کی۔

هُمَزَةٍ۔ چغل خور۔ پس پشت عیب نکالنے والا۔

لُمَزَةِ۔ طعن و تشنیع کرنے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝
۴- ہرگز نہیں وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا ۝

۵- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝
۵- اور تو کیا سمجھا کیا ہے روندنے والی ۝

۶- نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝
۶- اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ۝

۷- الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝
۷- وہ آگ جو دلوں کو جھانک لیتی ہے ۝

۸- اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝
۸- اس آگ میں وہ بند کر دیئے جائیں گے ۝

۹- فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝
۹- لمبے لمبے ستونوں میں ۝

آیاتہا ۵ (۱۰۵) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (۱۹) رکوعہا ۱

۱۰۶ سورۂ فیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝
۱- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ۝

۲- اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝
۲- کیا اس نے اس کا داؤ غلط نہیں کر دیا ۝

ف دنیا میں یہ لوگ اپنے آپ کو معزز سمجھے ہوئے ہیں۔ مگر ان کا ٹھکانا ایسی جگہ ہے جو ان کے نشۂ دولت اور غرور کو توڑ کر رہے گی اور جانتے ہو کہ یہ غرور اور تجبّر کو توڑ دینے والی چیز کون ہے۔ یہ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے۔ جو دل کی گہرائیوں تک پہنچ جائے گی۔ یہ آگ لمبے لمبے شعلوں میں گھرے ہوں گے اور یوں معلوم ہوں گے کہ گویا طویل ستونوں میں گھرے ہیں۔

## سورۃ الفیل

ف اس سورت میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک اصول و شعائر کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت بذاتِ خود فرماتے ہیں اور مسلمانوں کو جو مکلف بنایا ہے تو محض ان کی قوتِ ایمانی کی آزمائش کے لئے۔ ورنہ حاشا اللہ بغیر اللہ تعالیٰ کی اعانت اور فضل کے حقیر ترین دشمن پر بھی قابو پا لینا دشوار ہے۔ اس کا قانون یہ ہے کہ جب تک اس کے ماننے والوں میں غیرت و حمیت کا جذبہ باقی رہتا ہے۔ وہ ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اس کے دین کی حفاظت کریں اور حفاظت کے ضمن میں خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے سے دریغ نہ کریں۔ اور جب یہ جذبہ مفقود ہو جائے اور جب ایسی ہمت اور شجاعت والی جماعت باقی نہ رہے۔ جو جان نچھاور کر کے ملت اور اس کے شعائر کی حفاظت کر سکے۔ اس وقت وہ براہ راست اپنی قدرت اور حکمت کو بروئے کار لاتا ہے اور دین کو اعدائے دین کے چنگل سے چھڑا لیتا ہے۔ بات یہ تھی کہ ابرہہ نامی ایک شخص اس لئے کہ کعبہ کی مرکزیت کو ختم کر دے۔ مست ہاتھیوں کا ایک لشکر لے کر یمن سے چلا۔ تاکہ کعبہ والوں پر دھاوا بول دے اور اللہ کے اس گھر کو ڈھا دے۔ جس کو ابراہیم علیہ السلام کے مبارک اور بابرکت ہاتھوں نے بنایا تھا۔ مگر جب وہ وہاں آیا تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ کسی گروہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی صرف ایک عبد المطلب نکلے اور وہ بھی اپنے اونٹوں کی تلاش میں۔ اس نے ان سے کہا کہ اپنے اونٹوں کی تو تجھے فکر ہے۔ مگر کعبہ کی فکر نہیں۔ یہ دیکھ کر سیاہ ہاتھیوں کا ایک طوفان ہے جو تباہی اور بربادی کے لئے امڈا چلا آ رہا ہے۔ عبد المطلب حقیقتِ حال کو بھانپ گئے اور کمزور ہونے کی وجہ سے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ کہنے لگے۔ سردست تو مجھے صرف اپنے اونٹوں کی فکر ہے۔ یہ اگر واقعی اللہ کا گھر ہے تو وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔

حلِ لغات:- اَلْحُطَمَةُ۔ جہنم کا نام ہے۔ اصلی معنی توڑ دینے والی + مُؤْصَدَةٌ۔ آگ کے احاطہ کو ایک گھر کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کے دروازے بھیڑ دیئے گئے ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳- وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝
۴- تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝
۵- فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

۳- اور اُن پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے ۝
۴- جو کنکر کی پتھریاں اُن پر پھینکتے تھے ۝
۵- پھر انہیں ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھس ۝

## (۱۰۶) سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ (۲۹) — آیاتہا ۴ رکوعہا ۱

## (۱۰۶) سورۂ قریش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱- لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝
۲- اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝
۳- فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝
۴- الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱- قریش کو اُلفت دلانے کے لئے ۝
۲- انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر کی اُلفت دلانے کے لئے ۝
۳- تو چاہئے کہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں ۝
۴- جس نے بھوک میں انہیں کھانا دیا اور خوف سے انہیں امن بخشا ۝

## (۱۰۷) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۷) — آیاتہا ۷ رکوعہا ۱

## (۱۰۷) سورۂ ماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
۱- اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
۱- بھلا تُو نے اُسے بھی دیکھا جو انصاف کے دن کو جھٹلاتا ہے ۝

ف جب وہ حرم کی حد میں پہنچے تو عجیب وغریب پرندوں کے غول کے غول آئے اور انہوں نے کنکریاں مار مار کر ابرہہ کے لشکر کو بدحواس کر دیا ان کنکریوں میں کچھ عجیب طرح کی سمیت تھی کہ جس کی وجہ سے ان کو چیچک نکل آئی اور وہیں میدان میں سارا لشکر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ اور بقولے وہ کنکر بندوق کی گولی کی طرح لگے جن سے وہ ساری فوج فی الفور ہلاک ہو گئی۔

### سُورۃ القریش

ف بیت اللہ کی وجہ سے قریش کی مرکزیت قائم تھی۔ اس لئے گرمی اور جاڑے میں جہاں جاتے عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھے جاتے کہ اللہ کے گھر کے مکین ہیں۔
فرمایا کہ اس پڑوس کے سبب سے اللہ نے تمہیں قحط اور افلاس سے محفوظ رکھا ہے اور اس کی حفاظت کر کے تمہیں تباہی اور بربادی سے بچایا ہے۔ کیا یہ نعمت اتنی بڑی نہیں ہے کہ تم کو احساس ہو اور تمہیں اللہ کے آستانۂ شفقت وجلال پر جھکا دے۔

### حل لغات

اَبَابِیْل۔ صف بصف۔ غول کے غول۔
اَلدِّیْن۔ روزِ جزا۔

لہ اس سورت کا تعلق سورۂ فیل سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا نے ہاتھی والوں کو اس لئے غارت کیا ہے کہ قریش کو سفر میں کسی طرح کی مزاحمت نہ رہے۔ تو انہیں بھی چاہئے کہ خداوند کریم کی بندگی کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲- فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝
۲- سو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ۝

۳- وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝
۳- اور فقیر کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ۝

۴- فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝
۴- سو اُن نمازیوں کی خرابی ہے ۝

۵- الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝
۵- جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں ۝

۶- الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝
۶- وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۝

۷- وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝
۷- اور برتنے کی چیز مانگی نہیں دیتے ۝

| اٰیاتها ۳ | (۱۰۸) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) | رکوعها ۱ | (۱۰۸) سورۂ کوثر |
|---|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝
۱- (اے نبیؐ!) ہم نے تجھے کوثر دی ۝

۲- فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
۲- سو تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر ۝

## سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

ف ان آیات سے شخص معین مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت کے عام سرمایہ دار مراد ہیں کہ ان کی ذہنیت اس قسم کی تھی کہ یہ اللہ سے نہیں ڈرتے تھے اور عیش و عشرت میں اس چیز کا کبھی خیال نہیں کرتے تھے کہ ہمیں اللہ کے سامنے ایک دن ان رنگ رلیوں کا جواب دینا ہے۔ یہ فواحش اور برائیوں پر تو بے دریغ روپے خرچ کر دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی یتیم بے نوا آ جائے تو اس کو ڈانٹ دیتے تھے۔ ان کے دلوں میں کبھی یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا تھا کہ اپنی ثروت میں مسکینوں اور غریبوں کو بھی شامل کیا جائے اور ان کی ادنیٰ ضروریات بھی پوری کی جائیں۔ یہ لوگ محض سنگ دل اور بد اخلاق تھے اور کئی صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی سرمایہ داری کی یہی ذہنیت ہے۔ اس میں ذرہ برابر کمی نہیں پیدا ہوئی۔ آج بھی یہ شراب پر، ڈربی، گھوڑ دوڑ پر، بجُوئے پر اور فیشن پر ہزاروں روپے روزانہ صرف کر سکتا ہے۔ مگر اس کے پاس روپیہ نہیں ہے تو خدا کے لئے اور صرف قومی اور ملی ضروریات کے لئے نہیں ہے۔

اس کے بعد ان لوگوں کے لئے اظہار تاسف کیا ہے جو مال و دولت کے حصول میں تو سرگرم ہیں مگر خدا کے آگے جھکنے میں سست ہیں۔ جو نمازیں پڑھتے ہیں مگر سہو و غفلت کے ساتھ محض ریاکارانہ۔ اور جہاں کچھ ہاتھ سے دینا پڑے وہاں ان کو تامل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ صاف انکار کر دیتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ ملت کے لئے خدا کے نام پر تو کچھ نہ دیا جائے اور چند ریاکارانہ کھیلوں سے اس کو خوش کر لیا جائے۔

## سُوْرَةُ الْكَوْثَر

عین اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ناکامی اور نامرادی کے طعنے دئیے جا رہے تھے اور اپنی کامرانیوں پر مسرت و ابتہاج کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ عین اس وقت جب کہ مکہ کی سرزمین بھی آپؐ کے عقیدت مندوں کے لئے باوجود وسعت کے تنگ ہو رہی تھی اور کفار کے دام و لیئے یہ تھے کہ اس شمع ہدایت و عرفان کو یک قلم بجھا دیا جائے۔ یہ بشارت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خیر کثیر کے انعامات سے نوازا ہے۔ آپؐ کے رتبہ و درجہ میں اضافہ ہوگا۔ آپؐ کے اعوان و انصار بڑھیں گے اور آپؐ کے فتوحات مادی و روحانی کا دائرہ وسیع ہوگا۔ اس لئے آپؐ گھبرائیں نہیں اور برابر صبر و سکون کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کریں اور اس کے لئے قربانی کرنے میں مصروف رہیں۔ آپؐ کے دشمن سب کے سب رسوا ہوں گے۔ ذلیل ہوں گے اور بے نام و نشان ہو جائیں گے۔ دیکھئے کہ آج اس محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نام زندہ ہے جس کی انتہائی مخالفت کی جاتی تھی اور ان لوگوں کا وجود تک نظر نہیں آتا۔ جو مخالف تھے۔

حلِ لغات:- اَلْمَاعُوْن۔ ہر مَرتت کی چیز۔
اَلْكَوْثَر۔ خیر کثیر۔ وَانْحَرْ۔ قربانی کر۔
اَلْاَبْتَر۔ بے نام۔ بے اولاد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳- اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

۳- بیشک جو تیرا دشمن ہے وہی بے نام ہے ۝

| ایاتہا ۶ | (۱۰۹) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۱۸) | رکوعہا ۱ |
|---|---|---|

(۱۰۹) سورۃ کافرون[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝

۱- تو کہہ اے کافرو ۝

۲- لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝

۲- جسے تم پوجتے ہو اُسے میں نہیں پوجتا ہوں ۝

۳- وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝

۳- اور جسے میں پوجتا ہوں اسے تم پوجنے والے نہیں ۝

۴- وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝

۴- اور نہ میں پوجنے والا ہوں جسے تم نے پوجا ۝

۵- وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝

۵- اور نہ تم پوجنے والے ہو جسے میں پوجتا ہوں ۝

۶- لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

۶- تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ۝

| ایاتہا ۳ | (۱۱۰) سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۴) | رکوعہا ۱ |
|---|---|---|

(۱۱۰) سورۃ نصر[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝

۱- جب اللہ کی مدد اور فتح پہنچ چکی ۝

۲- وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝

۲- اور تُو نے دیکھ لیا کہ آدمی اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہو رہے ہیں ۝

## سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

[1] یعنی میں تمہارے عقائد شرکیہ سے بالکل متنفر ہوں اور کسی شکل اور کسی عنوان بھی تمہارے ساتھ متفق نہیں ہو سکتا۔ نہ تو یہ ممکن ہے کہ میں ان بتوں کے سامنے جھکوں جن کے سامنے تم جھکتے ہو اور نہ وہ طریق عبادت اختیار کر سکتا ہوں جو تم نے اختیار کر رکھا ہے میرا مسلک ہر آئینہ میرے لئے ہے جس میں کوئی تبدیلی اور ترمیم نہیں ہو سکتی اور تمہارا مسلک تم کو مبارک ہو۔

## سُوْرَةُ النَّصْرِ

[2] یہ سورۃ فتح مکہ سے قبل مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اس میں اس فتح کا ذکر ہے کہ وہ وقت بالکل قریب ہے کہ آپ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں گے اور آپ دیکھیں گے کہ کیوں کر لوگ اس فتح و نصرت سے متاثر ہو کر فوج در فوج اور کارواں در کارواں اللہ کے دین میں داخل ہوتے ہیں۔ بات یہ تھی کہ وہ سعادت مند روحیں جنہوں نے اسلام کو دلائل کی روشنی میں دیکھا اور اس کی حقانیت میں ان کو بالکل شک و شبہ نہیں رہا۔ وہ مکہ میں اس وقت حلقہ بگوش اسلام ہو چکی تھیں جب کہ اسلام ظاہری شان و شکوہ کا بالکل حامل نہیں تھا۔ مگر ایک تعداد کثیر ایسے لوگوں کی تھی، جن کی انجام کار پر نظر تھی۔ ان کی رائے تھی کہ دیکھنا چاہئے اسلام کو فتح و نصرت سے بہرہ وافر ملتا ہے یا نہیں۔ ان کا خیال تھا کہ اگر اسلام کے ساتھ خدا ہے۔ حق و صداقت اور سچائی ہے تو یہ غالب ہو کر رہے گا اور اگر یہ غلط ہے اور باطل تو مٹ جائے گا۔ جب ان لوگوں نے دیکھ لیا اور مشاہدہ کر لیا کہ باوجود کفر کی قوت اور ظاہری ٹھاٹ دبدبے کے اسلام کو فتح نصیب ہوئی اور مسلمان فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے تو ان کو یقین ہو گیا کہ یہ اللہ کا دین ہے۔ اس لئے جوق در جوق یہ لوگ آئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| ۳- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ | ۳- تو اب تُو اپنے رب کی تعریف[1] کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے (اُمّت کے) گناہ بخشوا۔ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے ۝ |
| آیاتہا ۵ (۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (۶) رکوعہا ۱ | (۱۱۱) سُورۂ لہب[1] |
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝ |
| ۱- تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ | ۱- ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ آپ بھی ٹوٹ گیا ۝ |
| ۲- مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ | ۲- اس کا مال جو اُس نے کمایا تھا اس کے کچھ کام نہ آیا ۝ |
| ۳- سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ | ۳- عنقریب وہ لپٹیں مارتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا ۝ |
| ۴- وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ | ۴- اور اس کی عورت بھی جو سر پر ایندھن لئے پھرتی ہے ۝ |
| ۵- فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ | ۵- اس کی گردن میں کھجور کی کھال کی رسّی ہے ۝ |

[1] فرمایا۔ چونکہ آپ کی اور آپ کے دین کی نصرت و اعانت مقدرات میں سے ہے۔ اس لئے آپ حمد و ستائش میں مصروف رہیں اور اللہ کے باب میں ہر قسم کے سُوءِ ظن سے بچیں۔ یقیناً اللہ توّاب اور رحیم ہے۔

## سُورۃ اللّھب

[1] ابُولہب کنیت ہے۔ اصلی نام عبدالعزّٰی تھا۔ لعب کے معنی آگ اور شعلے کے ہیں۔ وجہِ مناسبت یہ ہے کہ اس کے رُخسارے آگ کی طرح روشن تھے۔ یہ اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل بنت حرب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سخت معاندین میں سے تھے۔ جہاں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جاتے۔ وہاں ابُولہب ان کو بدنام کرنے کے لئے پہنچ جاتا اور ہر شرارت میں پیش پیش رہتا۔ اور اُمِّ جمیل جنگل سے خود کانٹے کاٹ کر لاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستے میں بچھا دیتی۔ اس پر ان آیتوں کا نزول ہوا کہ ابُولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ نہ دنیا اس کی سنورے اور نہ عاقبت۔ یہ ہلاک ہو اور اس کا مال اور اس کی اولاد اس کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیں۔ شعلہ زن آگ میں جلنے اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل بھی۔ جو خاردار لکڑیاں لاد لاد کر لاتی۔ جہنّم میں اس کے گلے میں ایک مضبوط بٹی ہوئی رسّی ہوگی۔ تحقیر اور تذلیل کے لئے۔

### حَلِّ لغات

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔ اس کے معنی بعض کے نزدیک چغل خور کے ہیں۔
فِيْ جِيْدِهَا۔ اس کی گردن میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## آیاتها ۴ (۱۱۲) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲) رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○

۲- اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○

۳- لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ○

۴- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

## (۱۱۲) سُورۂ اخلاص ف۱

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- تو کہہ وہ اللہ ایک ہے ○

۲- اللہ نرادھار ہے ○

۳- نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ○

۴- اور اُس کے جوڑ کا کوئی نہیں ○

## آیاتها ۵ (۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰) رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○

۲- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

۳- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○

۴- وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○

۵- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

## (۱۱۳) سُورۂ فلق ف۲

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- تو کہہ میں صبح کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں ○

۲- اُس چیز کی بُرائی سے جو اُس نے پیدا کی ○

۳- اور اندھیرا کرنے والی کی بُرائی سے جب چھا جائے ○

۴- اور گرھوں پر پھونک مارنے والی عورتوں کی بُرائی سے ○

۵- اور حاسد کی بُرائی سے جب وہ حسد کرے ○

## سُورۃ الاخلاص

ف۱ احد کا اطلاق جب اس طریق سے ہو تو اس کے معنی بجز ذات صمدیت کے اور کچھ نہیں ہوتے۔ غرض یہ ہے کہ اس کی ذات ہر نوع کے تکثر و تعدد سے پاک ہے۔

## سُورۃ الفلق

ف۲ یہ سورۃ استعاذہ ہے۔ اس میں مرد مسلم کو بتایا گیا ہے کہ اس کو ہر شر اور فتنہ کی بات سے احتراز کرنا چاہئے اور اللہ سے نیک توفیق مانگنا چاہئے کہ وہ اس کو جسم اور رُوح کی ہر آزمائش سے بچائے اور اپنی آغوش پناہ میں لے لے۔

## حلِ لُغات

اَلصَّمَدُ۔ ایسی بے نیاز اور بلند ذات جس کی بے نیازی پر بنائے معبودیت ہو۔

كُفُوًا۔ برابر۔ ہم جنس۔ مانند۔ ہمتا۔

اَلنَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۔ جادوگرنیاں۔ ابومسلم کی رائے میں اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو عزائم رجال میں التواء و انفساخ پیدا کر دیتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

## سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (۲۱) (۱۱۴) — اٰیاتها ۶ — رکوعها ۱

## (۱۱۴) سورۂ ناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○
۱- تو کہہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں ○

۲- مَلِكِ النَّاسِ ○
۲- آدمیوں کے بادشاہ کی ○

۳- اِلٰهِ النَّاسِ ○
۳- آدمیوں کے معبود کی ○

۴- مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ○
۴- وسوسہ (خیال) ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی بدی سے ○

۵- الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○
۵- وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ (خیال) ڈالتا ہے ○

۶- مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ ع ۳۹
۶- جنوں سے اور آدمیوں سے ○

## سُورة النّاس

ف۱ یہ سورۃ بھی سورۃ استعاذہ ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ ایک مرد مومن شیطان کے دھوکے میں نہ آجائے اور اس کے وسوسے سے متاثر ہو کر بے دین اور ملحد نہ ہو جائے۔ اس لئے اس سے بچنا اور احتراز کرنا از بس ضروری اور لازم ہے۔ مگر اس سے وہی شخص اپنے دامن کو بچا سکتا ہے جو اللہ کی ربوبیت عامہ پر ایمان رکھتا ہو۔ صرف اسی کو مالک اور آقا قرار دیتا ہو اور اسی کو معبود و محبوب سمجھتا ہو۔ فرمایا کہ یہ شیطان جو چھپ کر وار کرتا ہے اور تقویٰ و زہد کا جامہ پہن کر گمراہ کرتا ہے۔ کبھی انسان کی شکل میں ہوتا ہے اور کبھی جنوں کی صورت میں۔ اس کا کام صرف اس قدر ہے کہ قلب میں وسوسے اور ملحدانہ خیالات پیدا کرے۔ اس میں یہ قوت نہیں ہے کہ جبراً قلب و دماغ کی قوتوں پر چھا جائے۔

واضح رہے کہ اس طرح کے شیاطین کا تخیل جو ہم کو نظر نہ آتے ہوں اور قلب پر براہ راست اثر انداز ہو سکتے ہوں عقلاً ممنوع اور محال نہیں۔ کیونکہ جب ہم ایسے جراثیم فرض کر سکتے ہیں جو بدن میں گھس جاتے ہیں اور نظر نہیں آتے اور ان کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو ایسے جراثیم شر کیوں تسلیم نہیں کر سکتے جو صرف قلب میں یہ کام کریں اور خیالات کی بارود میں آگ لگا دیں۔ اور جذبات جو پہلے سے موجود ہیں ان کو بھڑکا دیں۔ اصل میں شیطان کے انکار کا باعث وہ فتنہ دہقنیت تھا جو آج سے چند سال قبل یورپ کے مادی علوم کی وجہ سے پیدا ہو گیا اور جس کی بنا پر یہ کہا گیا کہ جنوں کا وجود محض افسانہ ہے۔ مگر اب یہ وہم ایک حقیقت بن چکا ہے اور تسلیم کر لیا گیا ہے کہ فضا میں بے شمار قوتیں اس نوع کی موجود ہیں۔ جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ مگر وہ اپنا کام کر رہی ہیں اور وہ قوتیں دل اور دماغ کو جب چاہیں استعمال کر سکتی ہیں۔ چنانچہ اسی خیال کے مطابق اب وہاں کئی رُوحانیتین کی مجلسیں بن گئی ہیں اور ان ارواح سے گفتگو اور مکالمہ کرتی رہتی ہیں اور اب یہ حقیقت ہے کہ جنوں کا بھی اسی طرح وجود ہے۔ جس طرح ہمارا۔

### حل لغت

اَعُوْذُ۔ پناہ میں آتا ہوں۔
اَلْوَسْوَاسِ۔ برے برے خیالات کا دل میں سے گزرنا۔
اَلْخَنَّاسِ۔ منظر عام سے ہٹ کر گمراہ کرنے والا۔
یعنی جو کھلم کھلا مقابلے میں نہ آتا ہو۔

# تَمَّتْ بِالْخَيْر

کاتب الحروف سید احمد خوشنویس لاہور

www.KitaboSunnat.com

# دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ
جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَاءً ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَاءِ بَرَكَةً وَّبِالتَّاءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّاءِ ثَوَابًا
وَّبِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَاءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَاءِ خَيْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَاءً وَّبِالرَّاءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّاءِ
زَكٰوةً وَّبِالسِّيْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّيْنِ شِفَاءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِيَاءً وَّبِالطَّاءِ طَرَاوَةً
وَّبِالظَّاءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَيْنِ غِنًى وَّبِالْفَاءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ
كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَاءِ هِدَايَةً
وَّبِالْيَاءِ يَقِيْنًا ○ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○
وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَاءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ
عَنْ مَّوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَا اَنْزَلْتَهُ
عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ الْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ
اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ
مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهُ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ
اٰيٰتِ الرَّحْمَةِ وَاٰيٰتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا
بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ
رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا
اَدَاءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ